

# آخرت کے عجیب و غریب حالات

قرآن و حدیث اور اقوال صحابہ کی روشنی میں قیامت  
میدانِ حشر، میزانِ اعمیال، حوضِ کوثر، پلِ صراط اور  
جنت و جہنم وغیرہ کے تفصیلی احوال کا مستند مجموعہ

اردو ترجمہ  
البدور السافرة فی امور الآخرة

مؤلف:  
علامہ جلال الدین سیوطی

ترجمہ و تہذیب  
مولانا عبد العظیم ترمذی صاحب

بیت العلوم

۲۰۔ ناچھروڈ، پرائی انارکلی لاہور۔ فون: ۳۵۲۳۸۳

آخرت کے عجیب و غریب  
حالات



# آخرت کے عجیب و غریب حالات

قرآن و حدیث اور اقوال صحابہ کی روشنی میں قیامت  
میدان حشر، میزان اعمال، حوض کوثر، پل صراط اور  
جنت و جہنم وغیرہ کے تفصیلی احوال کا مستند مجموعہ

اردو ترجمہ  
الہدورالسافرة فی امور الآخرة

مؤلف،  
علامہ جلال الدین سیوطی

بیت العلوم

۲۰۔ ناہرہ روڈ، پرانی انارکلی لاہور۔ فون: ۳۵۱۲۸۳



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب

# آخرت کے عجیب و غریب حالات

مؤلف

علامہ جلال الدین سیوطی

ترجمہ و تہذیب

مولانا عبد العظیم ترمذی صاحب

باہتمام

مولانا محمد علی شرف

طبع و اشاعت بایرودوم

دسمبر ۲۰۱۱ء

ناشر

بیت العلوم

ہیڈ آفس: ۲۰ - ناچھ روڈ چوک برائی انارکلی - لاہور فون: 042-37352483

برانچ: دوکان نمبر ۱۱۳ گھنٹہ کارکٹ غزلی ٹریڈ ۳۰ ایسویڈار لاہور فون: 042-37313884

www.baitululoom.com

## فہرست

### باب

- ۷۰----- کون سی چیزیں فنا نہیں ہوں گی۔  
 ۷۰----- صورت کی حقیقت  
 حضرت اسرائیل صور منہ میں لیے تیار  
 ۷۰----- کھڑے ہیں  
 حضرت اسرائیل علیہ السلام  
 ۷۱----- کی حالت قیام  
 حضرت اسرائیل کی مستعدی  
 ۷۱----- صاحب صورت کی جسامت  
 صورت کی تخلیق اور حضرت اسرائیل علیہ السلام  
 ۷۲----- کو سپردگی  
 انسان کی سرین کی ہڈی فنا نہیں ہوگی  
 ۷۳----- انسان دوبارہ کیسے زندہ ہوں گے  
 ۷۴----- عرش کے نیچے سے آب حیات برے گا  
 ۷۵----- دو نخلوں کا درمیانی فاصلہ

### باب

- ۷۵----- نخل کا بوٹ  
 ۷۶----- چھوٹے بڑے ہر ایک کو زندہ کیا جائے گا  
 ۷۶----- مکھی بھی زندہ کی جائے گی  
 ہر شخص کے دوبارہ زندہ ہونے کی  
 ۷۶----- عجیب تمثیل  
 حضرت اسرائیل کا اعلان  
 ۷۷----- جب انسان محسور ہوگا تو اس کی عمر اور  
 زبان کیا ہوگی؟  
 ۷۷----- نخلوں کی تعداد

### باب

- ۷۹----- میدان حشر کہاں پنا ہوگا  
 ۷۹----- میدان حشر ملک شام میں قائم ہوگا

### باب

- قیامت کے وقت چاند سورج  
 ۸۰----- وغیرہ کا حال  
 ۸۰----- قیامت کا کھلی آنکھوں مشاہدہ  
 سورج اور ستاروں کو جہنم میں

### باب

- دنیا کا اختتام اور نئے صور  
 ۳۹----- قیامت کیسے قائم ہوگی؟  
 ۳۹----- آغاز قیامت  
 ۵۱----- قیامت کے دن کی تفصیلات  
 ۵۴-----

### باب

- آغاز قیامت کی شروعات  
 ۵۷----- قیامت کے وقت لوگ روزمرہ کاموں میں مصروف  
 ۵۷----- ہوں گے  
 قیامت بہت کم وقت میں قائم  
 ہو جائے گی  
 ۵۸----- آسمان پر ایک سیاہ بادل چھا جائے گا  
 ۵۹----- سب سے آخر میں قیامت کن لوگوں  
 پر قائم ہوگی  
 ۵۹----- قیامت کے وقت نبی آواز  
 ۶۰----- قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی  
 ۶۱----- قرب قیامت کی آخری علامت  
 ۶۲----- قیامت جمعہ کے دن قائم ہوگی  
 ۶۳----- جمعہ کے دن ہر چیز قیامت سے ڈرتی ہے  
 ۶۳-----

### باب

- (نخلی صورت)  
 ۶۴----- نخلی کے وقت بھی بعض حضرات کے  
 ہوش برقرار رہیں گے  
 ۶۴----- نخلی کے وقت کن لوگوں کے ہوش  
 برقرار رہیں گے؟  
 ۶۵----- بعض ملائکہ بھی بے ہوش  
 نہیں ہوں گے  
 ۶۵----- قیامت کس طرح قائم ہوگی؟  
 ۶۷----- رفع تعارض  
 ۶۸----- استثناء کے بارے میں علامہ حلبی کی تحقیق  
 ۶۸----- صحن کا مطلب  
 ۶۹----- قول راجح  
 ۶۹-----

[illegible]

۱۱۵	قرآن بھولنے والے کا انجام	۱۰۵	مؤذنین کی سواریاں
۱۱۶	بلاوجہ بیچ توڑنے والے کا انجام		دو دو تین تین دس دس دس
۱۱۶	منکبرین کا انجام	۱۰۶	ایک سواری پر
۱۱۷	بلا ضرورت مانگنے والے کا انجام	۱۰۶	کافر کے منہ کے بل کیسے چلیں گے
	قرآن کو کمائی کا ذریعہ بنانے	۱۰۷	فرشتے منہ کے بل ٹھنڈیں گے
۱۱۸	والے کا انجام		<b>باب</b>
۱۱۹	دو غلے آدمی کا انجام	۱۰۷	حضرات انبیاء اور صحابہ کی سواریاں
	دو بیویوں میں عدل نہ کرنے		مومن اور کافر کے اعمال ان کے
۱۱۹	والے کا انجام	۱۰۸	لیے سواریوں کا کام دیں گے
	قیامت کے دن امت محمدیہ ﷺ		مومن قبور ہی سے سواریوں پر سوار
۱۱۹	کی دس حالتیں	۱۰۹	ہو جائیں گے
	عیب جوئی، چغل خوری اور گناہ گاروں		<b>باب</b>
۱۲۰	کی پشت پناہی کا انجام		قیامت کے دن انسان کو لے کر
۱۲۱	زمین غصب کرنے والے کی سزا	۱۱۰	چلنے والے فرشتے
۱۲۱	رستہ کو اپنے مکان میں شامل کرنے کی سزا	۱۱۰	خوشخبری سنانے والے فرشتے
۱۲۱	پڑوسی کی زمین دبانے والے کی سزا		جنازہ کے ساتھ جانوروں کے اکرام کے لیے فرشتے
۱۲۲	ہدیہ لینے والے اہلکاروں کی سزا		انہیں قبروں سے لے کر
۱۲۲	ایک سوئی کی خیانت بھی ظاہر ہو جائے گی	۱۱۱	آئیں گے
	مال غنیمت میں خیانت کرنے		مومنین کو فرشتوں نے اپنے جلو میں
۱۲۳	والے کی سزا	۱۱۱	لے رکھا ہوگا
	بلا ضرورت بلند و بالا عمارت بنانے		<b>باب</b>
۱۲۳	والے کی سزا		قیامت کے دن ہر جماعت کا
۱۲۳	پانی کا حق ادا نہ کرنے والے کی سزا	۱۱۲	ایک نام ہوگا
	<b>باب</b>		محمد شین کے امام آنحضرت ﷺ
	قیامت میں کن لوگوں کو طوق ڈال کر یا	۱۱۲	ہوں گے
۱۲۵	لگام پہنا کر پیش کیا جائے گا	۱۱۲	ایمان کی حفاظت کرنیوالوں کے امام
۱۲۵	قاضی اور حاکم	۱۱۲	علماء و فقہاء کے قائد
۱۲۶	مسائل چھپانے والا عالم		مؤذنین کے امام ۱۱۳
	<b>باب</b>	۱۱۳	برے شعراء کا قائد امراء القیس ہوگا
۱۲۷	قیامت کے دن نیک اعمال کی پیشی		<b>باب</b>
۱۲۷	اعمال صالحہ کی پیشی	۱۱۳	میدان حشر میں انسانوں کی مختلف حالتیں
۱۲۷	قرآن و اہل قرآن کی پیشی	۱۱۳	سود خور کی حالت
۱۲۸	قرآن کریم قبر میں انسان کا نمونہ ہوگا		یتیم کا مال کھانے والے کے منہ
۱۲۸	چہرہ پر آیات کی دمک	۱۱۵	سے آگ کے شعلے

کتاب وسنت پر عمل پیرا بھی	۱۳۲	کے برابر ہوگا۔	۱۳۲
گمراہ نہیں ہو سکتا۔	۱۳۹	زکوٰۃ نہ دینے والے پر قیامت کے دن کیا گزرے گی	۱۳۳
نیکی اور گناہ کی پیشی	۱۳۹	کافر پچاس ہزار سال تک کھڑا رہے گا۔	۱۳۴
جمعہ کا دن	۱۳۰	قیامت کے دن کی تاریکی	۱۳۴
رات کی پکار	۱۳۰	مومن کے لیے روز قیامت کے	
دن کی دہائی	۱۳۰	دن کی خفت	۱۳۴
نیک آدمی اپنے اعمال پر جبکہ بروں		مومن کے لیے قیامت کے دن کی مقدار	۱۳۵
بران کے برے اعمال سوار ہوں گے	۱۳۰	بعض مومنین کے لیے روز	
نیکی اور گناہ انسان کو بھیج کر جنت اور		قیامت کی مقدار	۱۳۵
دوزخ میں لے جائیں گے	۱۳۲	مومن کا روز قیامت گویا خوش گہوں	
دوزخ سے بچاؤ کی ذوال	۱۳۲	میں گزرے گا۔	۱۳۵
قیامت کے دن دنیا کی پیشی	۱۳۲	مقربین نور کے منبروں پر ہوں گے۔	۱۳۶
دنیا کا برا حصہ دوزخ میں جائے گا۔	۱۳۳	اہل جنت کی آرام گاہ	۱۳۷
کعبہ اور حضور ﷺ مومنین کی		لوگ قیامت کے دن دو پہر سے	
شفاعت کریں گے	۱۳۳	پہلے حساب سے فارغ ہو جائیں گے	۱۳۷
قیامت کے دن حجر اسود کی ایک زبان اور			
دو ہونٹ ہوں گے	۱۳۴	<b>باب</b>	
حجر اسود کی گواہی	۱۳۴	قیامت کے دن کی پریشائیاں	۱۳۸
قرآن کریم کی شکایت	۱۳۴	لوگ کانوں تک پسینہ میں ڈوبے	
تین چیزوں کا جھگڑا۔	۱۳۵	ہوئے ہوں گے	۱۳۸
قربانی کے جانور کی پیشی	۱۳۵	لوگوں کو کس قدر پسینہ آئے گا۔	۱۳۸
اعمال کو جسم کیسے ملے گا	۱۳۶	پسینہ سے نجات کے لیے دوزخ کی تمنا	۱۳۸
		قیامت کی ہولناکی جہنم کے عذاب سے بھی زیادہ	
<b>باب</b>		محسوس ہوگی	۱۳۹
روزے قیامت کے مختلف نام	۱۳۷	لوگ تین سو سال پسینہ میں	
خدا تعالیٰ کا ظہور اور فرشتوں کی آمد	۱۳۹	ڈوبے رہیں گے	۱۳۹
خدا تبارک و تعالیٰ کرسی پر نزول		لوگ اپنے اعمال کی بقدر پسینہ میں ڈوبے ہوئے ہوں	
فرمائیں گے	۱۳۹	گئے	۱۳۹
خدا تبارک و تعالیٰ فرشتوں کے		سورج کی گرمی سے دماغ ہانڈی کی	
جلوس میں نزول فرمائیں گے	۱۴۰	طرح ابلے گا۔	۱۵۰
خدا تعالیٰ کی تشریف آوری متشابہات میں سے ہے	۱۴۱	پسینہ کی شدت	۱۵۱
حالمین عرش	۱۴۲	قیامت کے دن ساری زمین	
قیامت کا دن کافر کے لیے طویل اور مومن کے لیے		آگ بنی ہوئی ہوگی	۱۵۲
مختصر ہوگا۔	۱۴۲	انسان قیامت کی سختی دیکھ کر موت کی	
قیامت کا دن پچاس ہزار سال			

باب

قیامت کے دن علماء اور مدد رسین کا اکرام ----- ۱۸۵  
 کستوری کے ٹیلوں پر بیٹھنے والے ----- ۱۸۶  
 نور کے منبروں پر موتیوں کے  
 قبوں تلے بیٹھنے والے ----- ۱۸۷  
 مبلغین اسلام ----- ۱۸۸  
 محتاجوں کی ضرورت پوری کرنے والے ----- ۱۸۹  
 مسلمانوں کا دکھ دور کرنے والے ----- ۱۸۹  
 مسلمانوں کی تنہد کی دور کرنے والے ----- ۱۹۰  
 ایک نوالہ کی مدد کرنے والا ----- ۱۹۰  
 قیامت کی ہولناکیوں سے بچنے کا طریقہ ----- ۱۹۰  
 جتنا درد و اتنا آرام ----- ۱۹۱  
 مسلمانوں کی آنکھ ٹھنڈی کرنے کی جزاء ----- ۱۹۱  
 کسی بچے کو بپا کر کے کی جزاء ----- ۱۹۱  
 مسلمانوں کو خوش کرنے کے  
 لیے اس سے ملاقات کرنا ----- ۱۹۱  
 قیامت کی شکل احسن نجات کا طریقہ ----- ۱۹۲  
 مؤذنین کا اعزاز ----- ۱۹۲  
 آنکھ کے درست استعمال کا فائدہ ----- ۱۹۲  
 خوف خدا کے سبب رونے کی جزاء ----- ۱۹۲  
 حرمین شریفین میں وفات کی جزاء ----- ۱۹۳  
 روضہ اقدس پر حاضری پر انعام ----- ۱۹۳  
 آخرت کی پریشانی سے نجات کا طریقہ ----- ۱۹۳  
 مومن کو خوفزدہ کرنے کا عذاب ----- ۱۹۳  
 ماں اور بچے میں جدائی ڈالنے کا عذاب ----- ۱۹۳

### باب

میدان حشر میں کس کس کو لباس  
 پہنایا جائے گا؟ ----- ۱۹۵  
 سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو لباس  
 پہنایا جائے گا ----- ۱۹۵  
 حضرت ابراہیم کو سفید لباس پہنچایا  
 جائے گا ----- ۱۹۵  
 حضرت ابراہیم کو سب سے پہلے  
 لباس پہنانے کی حکمت ----- ۱۹۶  
 حضرت ابراہیم کو پہلے لباس پہنانے

جانے والے ----- ۱۷۴  
 شہداء ----- ۱۷۵  
 شہداء قبوں اور باغات میں ----- ۱۷۵  
 شہداء عرش کے پیچے نور کے منبروں  
 پر جلوہ فگن ہوں گے ----- ۱۷۵  
 مومن بچے ----- ۱۷۶  
 بچپن میں فوت شدہ بچے ----- ۱۷۷  
 صدقہ کرنے والا ----- ۱۷۷  
 آپ ﷺ نور کے منبر پر تشریف  
 فرما ہوں گے ----- ۱۷۸  
 صاحب اخلاق حسنہ ----- ۱۷۸  
 بہ کثرت درد و شریف پڑھنے والا ----- ۱۷۹  
 علم دین حاصل کرنے والا ----- ۱۷۹  
 مہاجرین کے لیے سونے کے منبر ----- ۱۷۹  
 اندھیرے میں مسجد آنے والوں  
 کے لیے نور کے منبر ----- ۱۸۰  
 عادل حکمران کے لیے نور کے منبر ----- ۱۸۰  
 عادل حکمران قرب خداوندی کا مستحق ----- ۱۸۰  
 اللہ کے لیے باہم محبت رکھنے  
 والے نور کے منبروں پر ----- ۱۸۳  
 انبیاء اور شہداء کے لیے بھی قابل رشک ----- ۱۸۳  
 اللہ تعالیٰ کے لیے محبت رکھنے والے بعض لوگ اللہ  
 تعالیٰ کے سامنے بیٹھے ہوں گے ----- ۱۸۲  
 ذاکرین حضرات ----- ۱۸۳  
 ذاکرین پر انبیاء اور شہداء بھی رشک  
 کریں گے ----- ۱۸۳  
 اللہ تعالیٰ کے لیے محبت رکھنے والے بعض لوگ عرش کی  
 دائیں جانب بیٹھیں گے ----- ۱۸۳  
 قیامت کے روز بعض لوگوں کے چہرے نور کے ہوں  
 گے ----- ۱۸۳  
 اللہ تعالیٰ کے لیے محبت رکھنے والے بعض حضرات  
 یا قوت کی کرسیوں پر ----- ۱۸۵  
 اللہ تعالیٰ کے لیے محبت رکھنے والے  
 کرسیوں پر ----- ۱۸۵

- فرمانی ..... ۳۱۰
- شفاعت ہی مقام محمود ہے ..... ۳۱۱
- حدیث ابن عباس ..... ۳۱۱
- شفیع المذنبین ..... ۳۱۳
- شائع ہر زمان ..... ۳۱۵
- بارگاہ ایزدی میں آنحضرت ﷺ
- کے الفاظ ..... ۳۱۵
- کفار سے ابلیس کا خطاب ..... ۳۱۶
- آپ ﷺ کو خصوصی معارف خداوندی
- کا حصول ..... ۳۱۷
- قیامت کے دن امت محمدیہ کہاں ہوگی ..... ۳۱۸
- اہل محشر کا حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح
- علیہ السلام کے پاس جانے کا
- درمیانی عرصہ ..... ۳۱۸
- کیا آنحضرت ﷺ با وضو
- سجدہ ریز ہو گئے ..... ۳۱۹
- آپ ﷺ پر محمد کا الہام ہوگا ..... ۳۱۹
- صرف انبیاء مذکورین سے ہی شفاعت کی درخواست
- کیوں کی جائے گی ..... ۳۱۹
- پہلے دیگر انبیاء سے شفاعت کی درخواست میں
- آنحضرت ﷺ کا شرف ..... ۳۲۰
- شفاعت کبریٰ کرانے کا خیال
- کن لوگوں کو ہوگا؟ ..... ۳۲۰
- شفاعت کس وقت کی جائے گی ..... ۳۲۰
- باب**
- بلا حساب جنت میں داخل ہونے والے ..... ۳۲۲
- ستر ہزار بغیر حساب جنت میں
- داخل ہوں گے ..... ۳۲۲
- ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار ..... ۳۲۳
- ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار
- بغیر حساب جنت میں داخل ہونے والوں کا توریت
- انجیل میں ذکر ..... ۳۲۳
- اللہ تبارک و تعالیٰ کی تین لہجوں ..... ۳۲۴
- امت کی بخشش کیلئے ایک

- کے باوجود آپ ﷺ پر فضیلت نہیں ..... ۱۹۶
- آپ اس لباس میں محسوس ہوں گے
- جس میں فوت ہوئے تھے ..... ۱۹۷
- لباس پہننے کی ترتیب ..... ۱۹۷
- آنحضرت ﷺ اپنی براق پر سوار ہو کر میدان حشر
- میں تشریف لائیں گے ..... ۱۹۷
- انبیاء اور شہداء کے بعد سب سے پہلے مؤذنین کو جنتی
- پوشاک پہنائی جائے گی ..... ۱۹۸
- زاہدین لباس پہن کر محسوس ہوں گے ..... ۱۹۸
- حافظ قرآن کے والدین کا اعزاز ..... ۱۹۹
- حافظ قرآن کا اعزاز ..... ۱۹۹
- مصیبت زدہ کو تسلی دینا ..... ۲۰۰
- کسی سے گم شدہ بچہ کی تعزیت کرنا ..... ۲۰۰
- غم زدہ کو تسلی دینا ..... ۲۰۰
- تواضع کے لیے عمدہ لباس نہ پہننا ..... ۲۰۰

## باب

- قیامت کے دن کام آنے
- والے اعمال ..... ۲۰۱
- عیدین کی راتوں میں عبادت ..... ۲۰۱
- غبارنی سبیل اللہ ..... ۲۰۱
- غبارنی سبیل اللہ کستوری بن جائے گا ..... ۲۰۲
- مجاہد کے نقلی اور فرضی روزے ..... ۲۰۲
- جہاد میں ایک دن کے پہرے کا اجر ..... ۲۰۳
- جہاد میں غبار آلود قدموں کی
- جہنم سے دوری ..... ۲۰۴
- مسلمانوں کو کھلانے پلانے کی جزاء ..... ۲۰۴
- عمدہ وضو اور عبادت کی جزاء ..... ۲۰۴
- اعتکاف کا ثواب ..... ۲۰۵

## باب

- شفاعت عظمیٰ ..... ۲۰۶
- حدیث شفاعت کن صحابہ سے
- منقول ہے ..... ۲۰۶
- قیامت کے دن حضور ﷺ کا اعزاز ..... ۲۰۹
- شفاعت حضور ﷺ کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ کی کرم



روایات میں تطبیق ----- ۲۳۳

### باب

جنت میں سب سے پہلے

کون داخل ہوگا؟ ----- ۲۳۴

آپ ﷺ سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے ----- ۲۳۴

آپ ﷺ کی امت تمام امتوں سے پہلے داخل ہوگی ----- ۲۳۵

مؤذنین جنت میں پہلے

داخل ہوں گے ----- ۲۳۵

اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے والے ----- ۲۳۵

سب سے پہلے جنت میں اور جہنم میں داخل ہونے

والے ----- ۲۳۶

غلام آقا سے ستر سال پہلے

جنت میں جائے گا ----- ۲۳۶

ذاکرین جنت میں پہلے

داخل ہوں گے ----- ۲۳۶

ظالم کو معاف کر دینے کی جزاء ----- ۲۳۷

### باب

مختصر احوال قیامت ----- ۲۳۸

حوض کوثر بل صراط کے بعد ہوگا ----- ۲۳۹

میزان پہلے ہوگا یا حوض ----- ۲۴۰

وزن اعمال ----- ۲۴۰

قیامت میں دوپل ہو گئے ----- ۲۴۱

میزان بل صراط پر ہوگا ----- ۲۴۱

### باب

جہنم میں پہلے کون لوگ داخل ہوں گے ----- ۲۴۲

ننانوے فیصد لوگ جہنم میں ----- ۲۴۳

ہزار میں سے نو سو نانوے جہنم میں ----- ۲۴۳

سرکش مشرک اور مصور جہنم ----- ۲۴۴

تین مواقع پر کوئی کسی کو یاد نہیں رکھے گا ----- ۲۴۴

اور دوں سے پانچ سو سال پہلے جہنم میں جانے والے -

۲۴۵

ظالم اور انبیاء علیہم السلام کو تکلیف

ہی لپ کافی ہے ----- ۲۴۴

اللہ تبارک و تعالیٰ کی

آپ ﷺ کو تسلی ----- ۲۴۵

صحابہ کے بعد والوں کو تسلی ----- ۲۴۵

بغیر حساب جنت میں داخل ہونے والوں کی صورت -

۲۴۵

شہداء بلا حساب جنت میں ----- ۲۴۶

قیامت میں کون لوگ بغیر حساب جنت میں داخل ہوں

گے ----- ۲۴۶

اصحاب فضل، صابریں اور اللہ کے لیے محبت رکھنے

والے ----- ۲۴۷

بیاری پر صبر کرنے والے ----- ۲۴۸

ناجینا کا اجر و ثواب ----- ۲۴۸

سفر مکہ میں وفات پانے والے ----- ۲۴۹

رحیم و صابر ----- ۲۴۹

قناعت اختیار کرنے والے ----- ۲۴۹

طالب علم فرمانبردار بیوی اور

اطاعت گزار لڑکا ----- ۲۵۰

فادہ کشی ----- ۲۵۰

کسی کی حاجت براری کرنا ----- ۲۵۰

افضل ترین شہداء ----- ۲۵۱

بچے کی پرورش ----- ۲۵۱

جمعہ کے دن وفات ----- ۲۵۱

### باب

فقراء انبیاء سے پہلے جنت میں

داخل ہوں گے ----- ۲۵۲

فقراء چالیس سال پہلے

داخل ہوں گے ----- ۲۵۲

فقراء کی تعریف ----- ۲۵۲

فقراء پانچ سو سال پہلے داخل

ہوں گے ----- ۲۵۲

آنحضرت ﷺ کی

دعائے مسکنت ----- ۲۵۳

غربت کا آخرت میں فائدہ ----- ۲۵۳

۲۳۵	دینے والا جہنم میں	صحابہ رضی اللہ عنہم حوض کوثر کی
۲۳۶	آدھے اہل جنت آپ ﷺ کے امتی ہوں گے	دعا مانگتے تھے
۲۳۶	جہنم میں صرف ظالمین ہی داخل ہوں گے	حوض کوثر کی زمین
۲۳۸	عہد الست	سونے اور چاندی کے پر تالے
۲۳۹	تجلی باری تعالیٰ	فقراء مہاجرین سب سے پہلے
۲۵۰	دیدار الہی	حوض کوثر پر
۲۵۱	کشف ساق	آپ ﷺ حوض کوثر پر منتظر ہوں گے
۲۵۳	کثرت امت محمدیہ اور آخرت میں	حوض کوثر کے برتنوں کی تعداد
۲۵۳	اس کی پہچان	ظالم کا معاون حوض کوثر سے محروم
۲۵۳	بعض انبیاء کا صرف ایک امتی ہوگا	صحابہ سے لاکھوں گنا زیادہ لوگ حوض پر
۲۵۳	کثرت امت محمدیہ	قرآن اور اہل بیت حوض پر
۲۵۴	شادی کر کے امت بڑھاؤ	حضرت علی سب سے پہلے حوض پر
۲۵۴	وضو کے سبب پیشانیوں کی چمک	حوض کوثر سے محروم
۲۵۵	امت محمدیہ	آپ ﷺ بھی حوض کوثر سے نوش فرمائیں گے
۲۵۵	سب سے پہلے امت محمدیہ	خود غرضی پر صبر
۲۵۶	کاحساب ہوگا	حوض کوثر کے کنارے
۲۵۶	امت محمدیہ کے گناہ یہود و نصاریٰ پر ڈال دیئے جائیں گے	حوض کوثر کے آنسو رے
۲۵۶	مسلمانوں کے گناہوں کو یہود و نصاریٰ پر ڈالنے کی حقیقت	حوض کوثر کی وسعت لامحدود ہوگی
۲۵۸	باب	مکرمین سنت حوض کوثر سے محروم
۲۶۰	حوض کوثر	حوض پر امت کا رش
۲۶۰	حوض کوثر پر آنے والوں کی تعداد	حوض سے پینے والوں کا چہرہ کبھی سیاہ نہ ہوگا
۲۶۰	منکرین حوض کوثر	پینے والوں کی کثرت پر
۲۶۰	حوض کوثر پر کیا سوال ہوگا	آپ ﷺ کا نذر
۲۶۱	حوض کوثر پر سب سے پہلے آنے والے	دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا
۲۶۱	حوض کوثر کا تعارف	حضور ﷺ کا منبر حوض پر
۲۶۲	بدعتی نہر کوثر سے دور	کوثر کی آواز
۲۶۳	حوض کوثر کی لمبائی چوڑائی	اجنبی امت کی کثرت پر انبیاء غر کر کریں گے
۲۶۳	انصار سے حوض کا وعدہ	ہر نبی اپنے حوض سے پلائے گا
		حوض نبوی کے نگران حضرت علی
		روزہ داروں کا مخصوص حوض

۲۸۵----- مومن کے اعمال نامہ کا عنوان  
غیبت کی وجہ سے نیکیاں مٹ

۲۸۵----- جانی ہیں

۲۸۵----- ہر شخص اپنے امام کے ساتھ ہوگا

۲۸۶----- امام ابو حازم کا خوف خدا

اعمال ناموں کی تقسیم کے وقت انسان

۲۸۶----- کی حالت

۲۸۷----- نیک سردار کا اکرام

### باب

قیامت میں اپنے اور باپ کے

۲۸۸----- نام سے پکارا جائے گا

۲۸۸----- اچھے نام رکھنے کی تاکید

### باب

۲۸۸----- لوگوں کی صفوف

۲۸۸----- فرشتے لوگوں کی صفیں بنائیں گے

۲۸۹----- لوگوں کو خدا تعالیٰ ندادیں گے یا فرشتہ

### باب

۲۹۰----- انسانوں اور جانوروں کے درمیان فیصلہ

۲۹۰----- جانوروں سے بھی قصاص لیا جائے گا

۲۹۰----- جانوروں کی خوشی

۲۹۰----- جانوروں کے درمیان فیصلہ

۲۹۱----- سب سے پہلا فیصلہ

۲۹۱----- جانور، پتھر، سبھی سے سوال ہوگا

۲۹۱----- بلا وجہ شکار کرنے کا قصاص

۲۹۲----- جانور کو چارہ نہ ڈالنے پر سزا

۲۹۳----- جلی پر ظلم کی سزا

جانور کو ذبح کرنے سے اس کی

۲۹۳----- شیع ختم ہو جاتی ہے

### باب

انبیاء کرام سے تبلیغ رسالت کے سوال

۲۹۴----- پر امت محمدیہ علیہ السلام کی گواہی

رسولوں اور امتوں سبھی سے

۲۹۴----- سوال ہوگا

۲۹۵----- حضرت نوح علیہ السلام سے سوال

۲۷۳----- قیامت کے دن ہر شخص پیاسا ہوگا

### باب

۲۷۴----- جام کوثر کا مستحق بنانے والے اعمال

۲۷۴----- روزہ دار کو پانی پلانا

۲۷۴----- گرمی کا روزہ رکھنا

۲۷۵----- کسی کو معاف کرنا

۲۷۵----- مرتد حوض کوثر سے محروم

۲۷۶----- فرق ضالہ حوض کوثر سے محروم

### باب

۲۷۷----- بچوں کی شفاعت

۲۷۷----- بچے کی وفات پر اجر

فوت شدہ بچے قیامت کے دن والدین کو جنت کا جام

۲۷۷----- پلائیں گے

### باب

عشر میں مختلف چیزیں کھانے

۲۷۸----- والے حضرات

روزہ دار عرش کے دسترخواں سے

۲۷۸----- کھائے گا

روزہ داروں کے منہ سے

۲۷۸----- کستوری کی خوشبو

روزہ دار کے لیے جواہرات سے

۲۷۹----- آراستہ سونے کا دسترخوان

### باب

۲۸۱----- اعمال نامہ کی تقسیم

۲۸۲----- اعمال ناموں کی تقسیم کا وقت

۲۸۳----- اعمال نامے ہوا کے ذریعے پہنچیں گے

۲۸۳----- ان پڑھ بھی اعمال نامہ پڑھ سکے گا

۲۸۳----- زندگی میں اعمال نامہ کہاں ہوتا ہے

مومن کا اعمال نامہ پردے میں دیا

۲۸۴----- جائے گا

مومن کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا

۲۸۴----- جائے گا

بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ کیسے دیا

۲۸۴----- جائے گا؟

۳۰۹	اعمال کی قبولیت کا دار و مدار نماز پر	۲۹۶	حضور اور آپ ﷺ کی امت کی گواہی
۳۰۹	نماز میں کمی کا حساب	۲۹۷	امت محمدیہ ﷺ پر سبھی رشک کریں گے
۳۱۰	پل صراط کے سات برجوں پر حساب ہوگا	۲۹۷	امت محمدیہ ﷺ کی گواہی پر اعتراض اور اس کا جواب
۳۰۱	تین چیزوں سے متعلق سوال نہیں ہوگا	۲۹۸	لوح محفوظ کا حساب
۳۱۱	پانی، سایہ اور کھجور کے متعلق بھی سوال ہوگا	۲۹۹	حساب کے ڈر سے بھی کانپ رہے ہوں گے
۳۱۱	جہنم میں سب سے پہلے طالبین شہرت داخل ہوں گے	۲۹۹	حضور ﷺ کے متعلق امت کی گواہی
۳۱۳	ریا کار اور طالب دنیا جہنم میں تندرست اور فارغ کا سخت ترین حساب	۳۰۰	جانوروں کے خاک ہو جانے کے بعد انبیاء ﷺ سے سوال ہوگا
۳۱۶	دانے دانے کا حساب	۳۰۰	کیا سوال ہوگا اور کس سے سوال ہوگا؟
۳۱۷	زیادہ مال زیادہ حساب	۳۰۱	ہر نعمت کے بارہ میں پوچھا جائے گا جو تا پہنچنا اور ٹھنڈا پانی پینا بھی نعمت ہے
۳۱۷	قلیل مال قلیل حساب	۳۰۲	مگندم کی روٹی اور حصول سایہ بھی نعمت ہے
۳۱۷	امیر اور غریب کی تمنا	۳۰۲	نعمت ہے
۳۱۸	غریبوں کا خیال نہ رکھنے کا وبال	۳۰۲	کھجوریں بھی نعمت میں داخل ہیں
۳۱۸	زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے امیر کا حساب	۳۰۲	صبح شام کھانا بھی نعمت ہے
۳۱۹	بعض لوگوں کو خود اللہ تعالیٰ جواب سمجھائیں گے	۳۰۳	چار نعمتوں کے متعلق سوال
۳۱۹	نہی عن المنکر نہ کرنے کا ثواب	۳۰۳	حضرت ابو الدرداء کا خوف
۳۲۰	دودھ میں ملاوٹ کرنے والے کو عذاب	۳۰۴	علم دین چھپانے کے متعلق سوال
۳۲۰	قبول نہ ہونے والی دعاؤں کا آخرت میں ثمر	۳۰۴	مال و جاہ کے متعلق سوال
۳۲۲	غلام، غنی اور مریض کا ثواب	۳۰۴	ہر قدم کے متعلق سوال ہوگا
۳۲۲	جھوٹی گواہی اور جھوٹی تعریف کا وبال	۳۰۵	سب سے پہلا سوال
۳۲۳	رعایا پر ظلم کی سزا	۳۰۵	مالک اور خاندنہ سے سوال
۳۲۳	ذکر اللہ نہ کرنے کا وبال	۳۰۶	آکھ میں سرمد ڈالنے کا سوال
۳۲۳	دروہ شریف نہ بڑھنے کا وبال	۳۰۶	بندے سے شادی کا سوال
۳۲۳	باعث حسرت مجلس	۳۰۷	امامت کی ذمہ داری کا سوال
۳۲۵	زبان کی وجہ سے مواخذہ	۳۰۷	تقریر کے متعلق سوال
۳۲۵	حاکموں سے سوال	۳۰۷	سب سے پہلے نماز کا حساب
		۳۰۸	سب سے پہلے ناحق خون کا فیصلہ

- ۳۳۰-----مقام سجدہ کی گواہی  
۳۳۱-----دن اور رات کی گواہی  
۳۳۱-----مال کی گواہی

### باب

- ۳۳۲-----توبہ کے بعد گناہ بھلا دیئے جاتے ہیں  
۳۳۲-----گناہ نیکیوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں  
۳۳۲-----گناہ کے بدلے نیکی  
۳۳۳-----اعمال نامے کے گناہ بھی نیکیوں میں بدل جائیں گے  
۳۳۴-----زیادہ گناہ کرنے کی تمنا

### باب

- ۳۳۵-----ہر عمل پر محاسبہ ہوگا  
۳۳۵-----کائنات بھینے سے گناہ معاف  
۳۳۶-----کن چیزوں کا حساب نہ ہوگا  
۳۳۷-----حساب بیکر  
۳۳۷-----صلہ رحمی کرنے والا  
۳۳۷-----حساب کو آسان کرنے والے تین کام  
۳۳۸-----کینہ نہ رکھنا  
۳۳۸-----شک و دقت کی مدد

### باب

- ۳۳۹-----اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف  
۳۳۹-----چودھویں کے چاند کی طرح خدا تعالیٰ کی زیارت  
۳۵۰-----مومن خدا تعالیٰ کے دامن رحمت میں  
۳۵۰-----مومن کے گناہوں کی پردہ پوشی  
۳۵۱-----ستار العیوب  
۳۵۲-----کون سے گناہ معاف ہوں گے  
۳۵۲-----اللہ کی ملاقات کو پسند کرنے والوں کا انعام  
۳۵۳-----غفار الذنوب  
۳۵۳-----جہنم میں جانا اللہ تعالیٰ کی باز پرس سے  
۳۵۳-----آسان لگے گا  
۳۵۴-----خدا کی رحمت کی امید

- ۳۳۵-----حاکم سے رعایا اور رعایا سے حاکم کے متعلق سوال  
۳۳۶-----ہر چھوٹے امیر سے بھی سوال ہوگا  
۳۳۶-----مرد سے افراد خانہ کے متعلق سوال  
۳۳۶-----قیامت کے دن سربراہوں کی خواہش  
۳۳۷-----رشوت خور کی سزا  
۳۳۸-----عادل حکمران سے بھی حساب لیا جائے گا  
۳۳۸-----سب سے پہلے ججوں کا حساب ہوگا  
۳۳۸-----ظالم حکمران جہنم میں  
۳۳۹-----جہنم کا تاریک کنواں  
۳۳۹-----حکام کو تنبیہ

### باب

- ۳۳۹-----حساب کے وقت انبیاء اور فرشتوں کی موجودگی

### باب

- ۳۳۱-----اعضاء کی گواہی  
۳۳۱-----بندے کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ مکالمہ  
۳۳۲-----منافق کے خلاف اس کے اعضاء کی گواہی

### باب

- ۳۳۳-----سب سے پہلے کون سے اعضاء گواہی دیں گے  
۳۳۳-----سب سے پہلے بائیں ران  
۳۳۵-----گواہی دے گی  
۳۳۵-----کافر و منافق اپنے گناہوں کا انکار کریں گے  
۳۳۵-----کافر اپنے خلاف گواہی دینے والے تمام افراد کو جھٹلائے گا  
۳۳۶-----انگلیوں کی گواہی

### باب

- ۳۳۸-----زمان و مکان کی گواہی  
۳۳۸-----زمین کی گواہی  
۳۳۸-----موزن کی اذان کی گواہی  
۳۳۹-----حجر اسود کی گواہی

- ۳۶۸ ----- ہر مقتداء کا جھنڈا  
۳۶۹ ----- غناء کا جھنڈا  
۳۶۹ ----- سود خور کو قیامت کے دن حکم  
۳۶۹ ----- ریا کاری کی رسوائی  
۳۶۹ ----- قیامت کے دن رسوائی کی شدت  
۳۷۰ ----- آخرت میں کس کی پردہ پوشی ہوگی  
۳۷۰ ----- دوسروں کی پردہ پوشی کی جزاء  
۳۷۰ ----- غصہ پینے کی جزاء

### باب

- ۳۷۲ ----- کفار سے سوال  
۳۷۳ ----- عزت کا دار و مدار تقویٰ پر ہے  
۳۷۶ ----- قیامت میں خجج و پکار کرنے والے  
۳۷۷ ----- بد اخلاقی کا انجام

### باب

- ۳۷۸ ----- میزان  
میزان کا اعتقاد ایمانیات میں  
۳۷۸ ----- ہے  
۳۷۹ ----- میزان کی وسعت  
۳۸۰ ----- میزان کی ہیئت  
۳۸۰ ----- میزان کے ذمہ دار  
۳۸۰ ----- ذرہ برابر عمل کا بھی وزن ہوگا  
۳۸۰ ----- ایک نیکی سے بھی نجات  
۳۸۱ ----- میزان پر کامیابی اور ناکامی کا اعلان  
۳۸۲ ----- کافروں کا میزان پر جھکنا  
۳۸۲ ----- ایک آنسو کی قدر و قیمت  
۳۸۲ ----- بر آنسو انمول ہے  
۳۸۳ ----- اعمال کا وزن خاتمہ کے اعتبار سے ہوگا  
جنتیوں اور دوزخیوں کو اپنے ٹھکانوں  
۳۸۳ ----- کا کیسے علم ہوگا؟  
۳۸۳ ----- حضور میزان پر تشریف فرما ہوں گے  
۳۸۴ ----- مہین تخت ترین مقامات  
۳۸۵ ----- کافر کے اعمال بے وزن ہوں گے  
۳۸۶ ----- کافر کی نیکی کا بدلہ دنیا میں  
۳۸۶ ----- ذکر خفی کی فضیلت

- ۳۵۵ ----- اللہ تعالیٰ کی ہم کلامی سے محروم لوگ  
۳۵۵ ----- خدا تعالیٰ کی نظر رحمت سے محروم لوگ  
۳۵۶ ----- خدا تعالیٰ کی ملاقات سے محروم لوگ  
خدا تعالیٰ مومنین سے بلا ترجمان گفتگو  
فرمائیں گے  
۳۵۷ -----

### باب

- جس سے سخت حساب لیا جائے وہ ہلاک  
ہو جائے گا  
۳۵۸ ----- آسان حساب اور سخت حساب  
۳۵۸ ----- مومن اپنا عمل قبر ہی میں دیکھ لے گا  
قیامت کے دن بڑے اعمال بھی چھوٹے  
محسوس ہوں گے  
۳۵۹ ----- خدا تعالیٰ کی بے نیازی  
۳۶۰ ----- اپنے اعمال پر اعتماد کرنے والے  
کا حال  
۳۶۰ ----- ایک نعمت کا تمام نیکوں پر غالب  
آ جانا  
۳۶۱ ----- پہاڑ برابر عمل بھی ایک نعمت کے سامنے  
چھپ جاتا ہے  
۳۶۲ ----- نگاہ کی نعمت پانچ سو سالہ عبادت کو گھیر  
لے گی  
۳۶۳ ----- انبیاء بھی اللہ کی رحمت سے جنت میں  
داخل ہوں گے  
۳۶۵ ----- ایک اعتراض اور اس کا جواب  
۳۶۵ ----- دنیا کا محدود عمل جنت کی لامحدود نعمتوں کا  
سبب نہیں بن سکتا  
۳۶۶ ----- حساب صرف مسلمانوں سے لیا  
جائے گا  
۳۶۶ -----

### باب

- مختلف افراد کے جھنڈے  
۳۶۷ ----- دھوکہ باز کا جھنڈا  
۳۶۷ ----- امان دینے کے بعد قتل کرنے والے  
کا جھنڈا  
۳۶۷ ----- برے شعراء کا جھنڈا  
۳۶۷ -----

۴۰۲	علم دین کی تعلیم	۳۸۷	اعمال ناموں کا رد و قبول
۴۰۳	علماء کی سیاسی کاوزن	۳۸۷	ریا کار کا انجام
	کن لوگوں کی میزان نقصان کا		جس کیلئے ریا کاری کی اسی سے ثواب
۴۰۳	شکار ہوگی	۳۸۸	لے لو
	امت محمدیہ کی میزان کیوں	۳۸۸	ریا کاری شرک اصغر
۴۰۳	وزنی ہوگی		<b>باب</b>
۴۰۳	بچوں کی وفات پر صبر اجر	۳۸۹	میزان کو بھاری کرنے والے اعمال
۴۰۴	ہر انسان کے اعمال کا وزن نہیں ہوگا	۳۸۹	سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا
	بلا حساب جنت میں جانے والوں کا	۳۸۹	الحمد للہ کہنا
۴۰۵	نجات نامہ	۳۹۰	لا الہ الا اللہ کہنا
۴۰۵	مصیبت زدگان کا انعام	۳۹۱	لا الہ الا اللہ کی شہادت دینا
	کافر اور منافق کے اعمال حسد پران		کلمہ طیبہ سے زیادہ کوئی چیز
۴۰۶	کافر غالب ہو جائے گا	۳۹۲	وزنی نہیں
۴۰۷	اعمال کیسے تولے جائیں گے	۳۹۳	حسن اخلاق
۴۰۷	ایمان کا وزن نہیں ہو سکے گا	۳۹۴	ضرورت مند کی حالت بر آری
۴۰۷	حساب دینے والوں کی تین قسمیں	۳۹۴	طویل خاموشی اختیار کرنا
	مومن اور کافر کے اعمال تولے جانے	۳۹۵	اہل و عیال پر خرچ کرنا
۴۰۹	کی وجہ	۳۹۵	تعلیم دین
	<b>باب</b>		مجاہد کے گھوڑے کا چارہ اور لید
۴۱۰	چہروں کی سفیدی اور سیاہی	۳۹۵	میزان میں
	گن کے چہرے سفید ہوں گے اور کن	۳۹۶	جنازہ کے ساتھ چلنا
۴۱۰	کے چہرے سیاہ؟	۳۹۶	درود پڑھنا
	<b>باب</b>		تسبیحات پڑھنا
۴۱۲	چہرہ روشن کرنے والے اعمال	۳۹۷	پانچ وزنی کلمات
۴۱۲	کلمہ طیبہ پڑنا	۳۹۸	تین کلمات
۴۱۲	فقر و فاقہ	۳۹۹	استغفار کرنا
۴۱۳	مجاہد کا رزم	۳۹۹	ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے کا مرتبہ
۴۱۳	سفید بال	۳۹۹	قربانی کا گوشت اور خون میزان میں
۴۱۳	قیامت کے دن روشنی اور اندھیرا	۴۰۰	صدقہ کردہ چیز میزان میں
۴۱۴	مؤمنین اور منافقین کی شکار	۴۰۰	وضو کا پانی میزان میں
۴۱۵	نور کی تقسیم	۴۰۱	ملازم پر لم بوجھ ڈالنا
۴۱۵	منافقین نور سے محروم ہوں گے	۴۰۱	رمی جمار کی سنگریاں میزان میں
۴۱۶	نور اعمال کی بقدر ملے گا	۴۰۱	صدقہ جاریہ میزان میں
۴۱۶	نفاق کی جزاء	۴۰۲	سوئے وقت آنحضرت ﷺ کی دعاء





۴۴۳	گناہ گاروں کو کسلی	۴۴۳	رحمت خداوندی اور شفاعت شافعیین کے
۴۴۴	تمام امت محمدیہ جنت میں	۴۴۴	سبب جنت میں دخول
۴۴۴	نیک عمل ترک کر کے شفاعت پر بھروسہ نہ رکھو	۴۴۴	گیارہ کروڑ کے لیے حضرت آدمؑ کی شفاعت
۴۴۵	رحمت خداوندی شفاعت نبوی سے بڑھ کر	۴۴۴	عتقاء اللہ
۴۴۵	آپؐ کی شفاعت کی ترتیب	۴۴۵	عالم کی شفاعت
۴۴۵	آپؐ کی شفاعت کا سبب بننے والے اعمال	۴۴۶	شہید کی شفاعت
۴۴۶	کلمہ اسلام	۴۴۶	عام لوگوں کی شفاعت
۴۴۶	اذان کے بعد دعا پڑھنا	۴۴۶	حضرت عثمانؓ کی شفاعت
۴۴۷	مدینہ کی تختی برداشت کرنا	۴۴۶	اپنے کنبہ قبیلہ کے بارے میں شفاعت
۴۴۷	مدینہ میں وفات	۴۴۷	شفاعت
۴۴۸	حرمین میں فوت	۴۴۷	شفاعت کی کثرت دیکھ کر شیطان بھی امید لگا بیٹھے گا
۴۴۸	جمعہ کے دن درود پڑھنا	۴۴۸	ہزار بالوگ شفاعت سے جنت میں جا میں گئے
۴۴۸	روزانہ صبح شام دس دس مرتبہ درود پڑھنا	۴۴۹	ایثار کرنے والے کے بارے میں شفاعت
۴۴۸	شفاعت واجب کرنے والی دعا	۴۴۹	شفاعت
۴۴۹	کثرت نماز	۴۴۹	حاجی کی شفاعت
۴۵۰	زیارت روضہ اقدس	۴۴۹	پہرہ دیتے ہوئے فوت ہونا
۴۵۱	شفاعت سے محروم	۴۴۹	حافظ قرآن کی شفاعت
۴۵۱	مرجہ اور قدریہ	۴۴۹	فوت شدہ ننھے بچوں کی شفاعت
۴۵۱	اہل عرب کو دھوکہ دینا	۴۴۹	باب
۴۵۱	ظلم کرنا اور دین میں غلو کرنا	۴۴۹	۴۴۳ اعمال صالحہ کی شفاعت
۴۵۲	ریا کاری	۴۴۹	۴۴۳ روزہ اور قرآن کی شفاعت
۴۵۲	باب	۴۴۹	۴۴۳ قرآن کی شفاعت
۴۵۲	آنحضرتؐ کے علاوہ دیگر حضرات کی شفاعت	۴۴۹	۴۴۳ حجر اسود کی شفاعت
۴۵۲	سب سے پہلے حضورؐ شفاعت کریں گے	۴۴۹	باب
۴۵۲	شفاعت کی ترتیب	۴۴۹	۴۴۵ شفاعت اجازت خداوندی سے
۴۵۲	شفاعت کے سبب جنت میں جانے والوں کا نام	۴۴۹	۴۴۵ اعتراضات اور ان کے جوابات
۴۵۳		۴۴۹	۴۴۶ شفاعت کرنے سے محروم لوگ
		۴۴۹	باب
		۴۴۹	۴۴۷ رحمت خداوندی
		۴۴۹	۴۴۸ رحمت کی وسعت
		۴۴۹	سومیں سے نانوںے رحمتیں صرف

۴۸۷	فرمانیں گے	۴۶۸	مسلمانوں کے لیے
۴۸۷	اگر حاصل کردہ قرض کسی آفت کی نذر ہو جائے	۴۶۸	صرف ایک رحمت کی جھلک
۴۸۸	اگر موت نے قرض ادا کرنے کی مہلت نہ دی۔	۴۶۹	اللہ تبارک تعالیٰ اپنے حبیب کو آگ میں نہیں ڈالیں گے
۴۹۰	باہمی معافی کا اعلان	۴۷۰	اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن کا انعام
۴۹۰	روزے کا انعام	۴۷۱	ابلیس بھی رحمت خداوندی کا امیدوار
۴۹۱	میت کا قرض اتارنے کا انعام	باب	
۴۹۲	باب اصحاب الاعراف	۴۷۱	علماء اور فقراء پر خصوصی فضل و کرم
۴۹۲	اصحاب الاعراف نہر حیات میں	۴۷۳	تمام امت محمدیہ جنت میں
۴۹۳	والدین کے نافرمان شہداء	۴۷۳	میں نے تمہیں عذاب دینے کے لیے عالم نہیں بنایا
۴۹۳	اصحاب اعراف کون ہوں گے	باب	
۴۹۵	اولاد مشرکین جنت میں اولاد مشرکین جہنم میں	۴۷۵	لوگوں میں عدل و انصاف
۴۹۵	حضرت ابراہیمؑ کی کفالت میں	۴۷۵	جنت اور جہنم کے درمیان پل پر
۴۹۵	جنتیوں کے خدام	۴۷۵	باہمی تصفیے ہوں گے
۴۹۶	اولاد مشرکین کے انجام میں اختلاف	۴۷۷	نیکوئیوں اور گناہوں کے ذریعہ قصاص لیا جائے گا
۴۹۶	رفع تعارض	۴۷۸	غلام اور نوکروں کے حقوق کا حساب
۴۹۷	ان لوگوں کا قیام کے دن امتحان	۴۷۹	سب سے پہلے خون کا حساب
۴۹۸	جب خدا کی انیس مانیں گے تو رسولوں کی کیا مانتے؟	۴۷۹	بعض لوگ نیک اعمال کے باوجود قیامت کے دن نادار ہوں گے
باب		۴۸۱	ایک ایک پھڑکا حساب ہوگا
۴۹۹	جنات	۴۸۳	غلام کو مارنے کا انجام
باب		۴۸۳	ایک ایک کوڑے کا حساب لیا جائے گا
۵۰۰	احوال جہنم	قرض دار کا انجام	
۵۰۰	جہنم سے مسلمانوں کی غفلت	والدین بھی اولاد سے قرض وصول کریں گے	
۵۰۰	جنت اور جہنم کا مکالمہ	۴۸۴	قیامت کے دن ادائیگی حقوق
۵۰۰	جہنم کی طرف سے مزید مطالبہ	۴۸۶	کسی کو برا بھلا کہنا
۵۰۱	جہنم کے ڈر سے حضرت میکائیلؑ نے ہنسا چھوڑ دیا	۴۸۶	کسی چھینٹ کا جواب نہ دینا
۵۰۱	حضرت جبرائیلؑ کی جہنم سے خوفزدگی	سب سے پہلے دو پڑوسیوں کا فیصلہ کیا جائے گا	
۵۰۲	جہنم سے فرشتوں کا خوف	باب	
۵۰۲	جہنم ہر روز دوسرے تہہ سانس لیتی ہے	۴۸۷	خود اللہ تبارک و تعالیٰ فرض ادا
۵۰۲	جہنم سے پناہ مانگنے کا انعام		

## باب

- جنت اور جہنم کہاں ہے ----- ۵۰۳  
جنت آسمان پر اور جہنم زمین پر ----- ۵۰۳  
قیامت کے دن جہنم سے انبیاء اور فرشتوں کا خوف ----- ۵۰۳  
سمندر کو جہنم بنا کر جہنم میں شامل کر دیا جائے گا ----- ۵۰۳

## باب

- جہنم کے دروازے ----- ۵۰۵  
جہنم کے دروازوں کے نام ----- ۵۰۵  
جہنم کے دروازے اور پر نیچے ہیں ----- ۵۰۶  
سات حویم سے جہنم کے ساتوں ----- ۵۰۶  
دروازے بند مسلمانوں پر تلوار اٹھانے والے ----- ۵۰۶  
کادروازہ بند ----- ۵۰۶  
زانیوں کا دروازہ ----- ۵۰۷  
دروازہ کھلنے کے وقت جہنم سے زیادہ ----- ۵۰۷  
پناہ مانگنی چاہیے ----- ۵۰۷  
جمعہ کے دن جہنم نہیں دکھائی جاتی ----- ۵۰۷

## باب

- جہنم کے داروغے ----- ۵۰۸  
جہنم کے نگران انیس فرشتے ہوں گے ----- ۵۰۹  
داروغہ جہنم کی جسامت ----- ۵۰۹

## باب

- جہنم کی دیواریں ----- ۵۱۰  
جہنم کی دیواروں کی لمبائی ----- ۵۱۰

## باب

- جہنم کی وادیاں سانپ، بچھو اور پہاڑ ----- ۵۱۰  
جہنم کی وادیوں میں پیپ بہتی ہے ----- ۵۱۱  
جہنم کی وادیوں میں موجود سانپ بچھو ----- ۵۱۲  
صعود پہاڑ پر کافر کو عذاب ----- ۵۱۲  
ریا کافر کا ٹھکانہ ----- ۵۱۳  
تین آدمیوں پر غضب خداوندی ----- ۵۱۴  
جہنم میں کس قدر عذاب ہوگا ----- ۵۱۵  
جہنم کے تنور کی تنگی ----- ۵۱۵

جہنم بھی جہنم کا عذاب برداشت نہیں

- کر سکتی ----- ۵۱۶  
جہنم کی گہرائی ----- ۵۱۶  
زبان کا غلط استعمال جہنم میں جانے کا سبب ہے ----- ۵۱۷

## باب

- جہنم کی گرمی سردی اور انگارے وغیرہ ----- ۵۱۷  
جہنم میں گندھک کے پہاڑ ----- ۵۱۸  
گندھک کے پہاڑوں کے ساتھ کیوں عذاب دیا جائے گا ----- ۵۱۸  
جہنم کی آگ سیاہ اور تاریک ہے ----- ۵۱۸  
جہنم کی آگ دنیاوی آگ سے ستر گنا زیادہ سخت ہے ----- ۵۱۹  
گرمی سردی کا حقیقی سبب ----- ۵۲۰  
جہنم سے پناہ مانگیے ----- ۵۲۰  
جہنم کے انگارے ----- ۵۲۱  
جہنمیوں کا لباس ----- ۵۲۱  
نوحہ کرنے والی کا لباس ----- ۵۲۲  
جہنم کے بستر ----- ۵۲۲

## باب

- جہنم کی بیڑیاں، طوق اور زنجیریں ----- ۵۲۳  
جہنمی کو زنجیر میں پرو کر بھونا جائے گا ----- ۵۲۳  
جہنم کے ہتھوڑے ----- ۵۲۳

## باب

- آگ کے سائے ----- ۵۲۳  
جہنم کا کھولنا پانی ----- ۵۲۵  
زقوم کی کڑواہٹ ----- ۵۲۵  
ضریح جہنم کا کائنات دار درخت ----- ۵۲۶  
جہنمیوں کو دیئے جانے والے کھانے ----- ۵۲۶  
جہنم کے پانی کی گرمی کی شدت ----- ۵۲۸  
جہنمی کو پیاس کا عذاب ----- ۵۲۸  
زہر کا سرچشمہ ----- ۵۲۸  
زانیوں کی شرمگاہوں سے جاری نہر ----- ۵۲۹  
جہنم کے پانی کی بدبو ----- ۵۲۹

جو مسلمان جہنم میں داخل ہوگا بے ہوش ہو

جائے گا ----- ۵۴۳

جہنمی آگ میں کتنے ڈوبے ہوں گے ----- ۵۴۴

### باب

جہنم میں زیادہ کون لوگ ہوں گے ----- ۵۴۴

جہنم میں زیادہ عورتیں جائیں گی ----- ۵۴۵

اوروں کی نصیحت خود میاں نصیحت ----- ۵۴۵

ریاکار کا انجام ----- ۵۴۸

بلحا تحقیق فتویٰ دینے کا وبال ----- ۵۴۸

چھپ کر لوگوں کی بات سننے کا انجام ----- ۵۴۹

کسٹمان ظلم کا وبال ----- ۵۵۰

دو غلے کا انجام ----- ۵۵۰

مشلہ کرنے کا انجام ----- ۵۵۰

اچھی طرح وضو نہ کرنے کا انجام ----- ۵۵۱

خود کشی کا انجام ----- ۵۵۱

غیبت کا انجام ----- ۵۵۲

زنا کار کا انجام ----- ۵۵۲

اہل مدینہ کا اکرام نہ کرنے کا انجام ----- ۵۵۳

کسی کو برا بھلا کہنے کا انجام ----- ۵۵۴

نوحہ گر کا انجام ----- ۵۵۴

تصویر کشی کا انجام ----- ۵۵۵

قاتلین انبیاء کا انجام ----- ۵۵۵

لوگوں کو تکلیف دہی کا انجام ----- ۵۵۵

### باب

ریاء کاری کا انجام ----- ۵۵۶

قیامت کے دن آگ کو چادر حکم دیے

جائیں گے ----- ۵۵۶

امت محمدیہ کو سب سے کم عذاب ہوگا ----- ۵۵۶

### باب

جہنم میں لے جانے والے اعمال ----- ۵۵۷

جھوٹی حدیث روایت کرنا ----- ۵۵۷

جھوٹے دعوے کا انجام ----- ۵۵۷

موت کی موت ----- ۵۵۸

موت کی موت پر جنتیوں کی خوشی اور

جہنم کے سانپ اور بچھو ----- ۵۲۹

دنیا میں مومن کو تکلیف دینے کا بدلہ ----- ۵۳۰

### باب

جہنم کی تکالیف ----- ۵۳۰

### باب

سورج اور چاند جہنم میں ڈال دیئے جائیں

گے ----- ۵۳۰

### باب

جہنم کے درجات ----- ۵۳۱

جہنم کا سب سے نچلا درجہ ----- ۵۳۱

جہنمی کی جسامت ----- ۵۳۲

جہنمی کی کھال کی موٹائی ----- ۵۳۲

جہنمی کی زبان کی لمبائی ----- ۵۳۳

کان کی لو اور گردن کا درمیانی فاصلہ ----- ۵۳۳

جہنمی کی ران اور پنڈلی کی جسامت ----- ۵۳۳

جہنمی کی ڈاڑھ ----- ۵۳۴

ذراع جبار ----- ۵۳۴

آگ جہنمی کو کیسے کھائے گی ----- ۵۳۴

### باب

جہنمی کے اعضاء کا ٹکرورندوں کے آگے ڈال

دیئے جائیں گے ----- ۵۳۶

### باب

جہنمیوں کی کھال سیاہ ہو جائے گی ----- ۵۳۶

### باب

اہل جہنم کا چیخنا، چلانا ----- ۵۳۷

جہنمی کے گالوں پر آنسوؤں کی وادیاں ----- ۵۳۸

جہنمیوں کی جنتیوں سے فریاد ----- ۵۳۸

کافر آگ کے تابوت میں بند کر دیا

جائے گا ----- ۵۳۹

جہنمی کے سانس کی گرمی ----- ۵۴۰

جہنمی کو جہنم میں کیسے داخل کیا جائے گا ----- ۵۴۰

اہل جہنم کی پکار اور اللہ تعالیٰ کا جواب ----- ۵۴۱

جہنم میں سب سے کم عذاب ----- ۵۴۲

### باب

۵۵۳	جنت کو جہنم سے پہلے پیدا کیا گیا	۵۵۹	جہنمیوں کی پریشانی
۵۵۳	جنت کا راستہ	۵۶۰	دنیا اور آخرت کا موازنہ
۵۵۳	جنت کا اعلان	۵۶۰	موت کی حقیقت
۵۵۴	ملائکہ کی جنت کو مبارکباد		<b>باب</b>
	اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس کو اپنے		مسلمان دوزخ میں ہمیشہ نہیں
۵۵۵	ہاتھ سے پیدا فرمایا	۵۶۱	رہیں گے
۵۵۵	جنت عدن		ہر گناہ گار مسلمان بالآخر جہنم سے چھٹکارا
	اللہ تعالیٰ نے چار چیزیں اپنے ہاتھ	۵۶۱	پالے گا
۵۵۶	سے بنائیں		خدا تعالیٰ کا قلیل ترین ذکر اور خوف بھی
۵۵۶	خدا خونی کا انعام	۵۶۳	باعث نجات ہے
۵۵۶	جنت سفید ہے		رحمت خداوندی کے سبب جہنم سے
	جنت کی قلیل ترین جگہ ساری دنیا سے	۵۶۳	خروج
۵۵۶	بہتر ہے		گناہ گار ترین شخص کی بھی مغفرت ہو
	اہل جنت کے بارے میں جنت	۵۶۴	جائے گی
۵۵۷	کا اشتیاق	۵۶۵	رحمتی سبقت غضبی
	تمام دنیاوی پریشانیاں جنت میں ختم ہو		<b>باب</b>
۵۵۷	جائیں گی		قیامت کے دن کافر کی مسلمان ہونے
	<b>باب</b>	۵۶۵	کی تمنا
۵۵۸	جنت الفردوس		جہنم میں کافر کی طعنہ زنی کے سبب مجرمین
۵۸۰	جنتوں کی تعداد	۵۶۵	کی نجات
۵۸۱	جنت کا سب سے بلند درجہ	۵۶۶	جہنم میں کفار کی شہادت توحید
۵۸۱	جنت الفردوس کی دعائیں کرو		<b>باب</b>
۵۸۲	جنت کے ایک درجے کی وسعت		سب سے آخر میں جہنم سے نکلنے والے جنتی
۵۸۲	جنت کے درجات کی ترقی کے اعمال	۵۶۷	کا حال
۵۸۲	حفظ قرآن کی فضیلت		خدا تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن رکھنے
	روزانہ دس آیات تلاوت کرنے	۵۶۹	کا انعام
۵۸۲	کی جزاء		ادنیٰ ترین جنتی کو کتنا کچھ عطاء کیا
	درجات جنت آیات قرآنیہ کے	۵۷۰	جائے گا
۵۸۳	برابر ہیں	۵۷۲	ابواب جنت
	جنت کے دو درجوں کا		جنت ہماری سوچ سے بھی زیادہ
۵۸۳	درمیانی فاصلہ	۵۷۲	اچھی ہے
	جنت کے درجات کیسے حاصل	۵۷۲	جنت کو دیکھ کر حضرت جبرائیل کا تاثر
۵۸۴	ہوں گے؟		جنت جہنم دونوں کو جمعہ کے دن
۵۸۴	ابتدائے مصیبت کا اجر	۵۷۳	پیدا کیا گیا

۵۹۴	باب التوبہ بند نہیں ہوتا	۵۸۵	پریشانی کا اجر
۵۹۴	رمضان شریف میں جنت کے دروازے	۵۸۵	جنت کا ایک خاص درجہ کا سبب بننے
۵۹۴	کھول دیئے جاتے ہیں	۵۸۵	والے اعمال
۵۹۵	باب جنت کی عمارت اور اس کی زمین	۵۸۵	اولاد کو والدین کے درجات میں پہنچا
۵۹۵	جنت کا میٹرل	۵۸۵	دیا جائے گا
۵۹۵	جنت کی عمارت	۵۸۶	ذکر اللہ کا اجر
۵۹۶	ایک اینٹ سونے کی اور ایک	۵۸۶	دل پسند چیزیں کھانے کا وبال
۵۹۶	چاندی کی	۵۸۶	مسلمان کی ضرورت پوری کرنے
۵۹۶	جنت کی مٹی خالص مشک ہے	۵۸۶	کا اجر
۵۹۶	جنت کے میدان	۵۸۷	باب جنت کے دروازے
۵۹۶	جنت کی زمین	۵۸۷	روزہ داروں کا دروازہ
۵۹۷	احد پہاڑ جنت کا حصہ ہے	۵۸۸	ہر عمل کا الگ دروازہ ہوگا
۵۹۷	باب جنت کے محلات	۵۸۸	چاشت کی نماز والوں کا دروازہ
۵۹۷	اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:	۵۸۸	بچوں کو خوش رکھنے والوں کا دروازہ
۵۹۷	جنت کا بالا خانہ	۵۸۸	جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے
۵۹۹	جنت کی ششہ جیسی عمارت کے	۵۸۹	والا عمل
۵۹۹	حاصل ہوگی	۵۹۰	بچوں کی وفات پر اجر
۵۹۹	سلام پھیلانے والے کو	۵۹۰	پاک دامن اور اطاعت گزار بیوی
۵۹۹	نرم گفتار کو	۵۹۰	کا انعام
۶۰۰	جنت کے کمرؤں کے حصول کا	۵۹۱	ناحق خون نہ بہانے کا انعام
۶۰۰	آسان طریقہ	۵۹۱	چالیس احادیث یاد کرنے کی فضیلت
۶۰۱	فقر پر صبر کا اجر	۵۹۱	دو خواتین کی کفالت کا اجر
۶۰۱	جنت میں موتی کا ایک محل	۵۹۲	باب جنت کی چابیاں
۶۰۲	جنت کا ایک خاص محل	۵۹۲	لا الہ الا اللہ
۶۰۲	ادنیٰ جنتی کا محل	۵۹۲	نماز
۶۰۲	اللہ تعالیٰ کے لیے محبت رکھنے	۵۹۲	قرض صدقہ سے افضل ہے
۶۰۲	والوں کا محل	۵۹۳	باب جنت کے دروازوں کی وسعت
۶۰۳	اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے	۵۹۳	جنت کے دروازے کا درمیانی فاصلہ
۶۰۳	والوں کا محل	۵۹۳	جنتی جنت کے دروازے پر نوٹ
۶۰۳	مریضوں، ناداروں اور مصیبت زدوں	۵۹۳	پڑیں گے
۶۰۳	کے محلات	۵۹۳	ستر لاکھ افراد ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر
۶۰۳	باب جنت میں محلات بنانے	۵۹۳	دروازے سے داخل ہوں گے
۶۰۳	والے اعمال	۵۹۳	زوال کے وقت جنت کے دروازے
۶۰۳	مسجد بنانا	۵۹۳	کھلتے ہیں

- ۶۱۵ ----- والے اعمال  
۶۱۵ ----- سبحان اللہ العظیم کہنا  
۶۱۶ ----- سبحان اللہ وحمده کہنا  
۶۱۶ ----- تیسرا کلمہ پڑھنا  
۶۱۶ ----- لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا  
۶۱۷ ----- سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کہنا  
۶۱۸ ----- قرآن کریم مکمل کرنا  
۶۱۸ ----- روزہ رکھنا  
۶۱۸ ----- ذکر اللہ کرنا

### باب

- ۶۱۹ ----- مصیبتوں کے فضائل میں

### باب

- ۶۱۹ ----- جنت کے پھل  
۶۲۰ ----- جنت میں ایک خوشہ کتنا بڑا ہوگا  
۶۲۱ ----- جنتی پھل میں پھٹکی نہیں ہوگی  
۶۲۱ ----- جنت کا انار

### باب

- ۶۲۲ ----- جنتی کھانا کیسے ضم ہوگا  
۶۲۳ ----- جنت میں پرندوں کا شکار  
۶۲۳ ----- جنتی صبح و شام کھانا تناول کریں گے  
۶۲۴ ----- شراب طہور  
۶۲۴ ----- اہل جنت کا پہلا کھانا

### باب

- ۶۲۴ ----- جنت کی نہریں  
۶۲۴ ----- جنت کی نہریں مشک کے پہاڑوں سے  
۶۲۵ ----- پھوٹیں گی  
۶۲۶ ----- جنت کی نہریں زمین کی سطح پر بہیں گی  
۶۲۶ ----- نہر کوثر  
۶۲۶ ----- زمین پر جنتی نہریں اور پہاڑ  
۶۲۷ ----- جنت میں دریا بھی ہوں گے  
۶۲۷ ----- نہر بیدخ  
۶۲۷ ----- حفاظ قرآن کا شہر  
۶۲۸ ----- نہر جنتیوں کے اشاروں پر چلے گی

### باب

- ۶۰۴ ----- چاشت کی نماز پڑھنا  
۶۰۴ ----- ظہر کی چار سنتیں ادا کرنا  
۶۰۵ ----- روزانہ بارہ سنتیں ادا کرنا  
۶۰۵ ----- بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھنا  
۶۰۵ ----- اوابین کی نماز ادا کرنا  
۶۰۶ ----- بازار میں داخل ہوتے وقت چوتھا کلمہ پڑھنا  
۶۰۶ ----- رمضان شریف کا روزہ رکھنا  
۶۰۷ ----- جنت میں گھر بنانے والے چار اعمال  
۶۰۷ ----- جمعہ کے دن سورۃ الدخان پڑھنا  
۶۰۷ ----- بیٹے کی وفات پر صبر کرنا  
۶۰۸ ----- دس مرتبہ قل ھو اللہ پڑھنا  
۶۰۸ ----- جہاد کرنا  
۶۰۸ ----- صفوں کے درمیان سے فاصلہ ختم کرنا  
۶۰۸ ----- بدزبانی پر صبر کرنا  
۶۰۹ ----- تنہائی میں نیکی کرنا  
۶۰۹ ----- رمضان شریف میں نماز پڑھنا  
۶۰۹ ----- قبر کھودنا  
۶۱۰ ----- باب جنت کے سائے  
۶۱۰ ----- باب جنت کی خوشبو  
۶۱۰ ----- جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے سونگھی جاسکتی ہے  
۶۱۱ ----- جنت کی خوشبو سے محروم لوگ

### باب

- ۶۱۳ ----- جنت کے درخت  
۶۱۳ ----- جنتی درخت کے سائے کی طوالت  
۶۱۳ ----- درخت طوبی  
۶۱۳ ----- جنتی درخت کے تنے، ٹہنیاں اور پتے  
۶۱۴ ----- جنت کے پھل منکوں کے برابر ہوں گے  
۶۱۵ ----- جنت میں ہنرے کی کثرت  
۶۱۵ ----- ہر درخت پر ہر پھل لگے گا  
۶۱۵ ----- بات جنت میں درختوں کا سبب بننے

[illegible]



- ۶۶۳ ----- ہوگی  
۶۶۳ ----- اہل جنت کی گفتگو  
اہل جنت فضول گوئی، جھوٹ اور گالی  
۶۶۵ ----- سے بچے رہیں گے  
۶۶۵ ----- اہل جنت کے خدام اور غلمان  
۶۶۶ ----- ادنیٰ جنتی کے دس ہزار خادم ہوں گے

### باب

- ۶۶۷ ----- جنت کے گھوڑے، پرندے اور جانور  
۶۶۷ ----- جنت کا گھوڑا  
۶۶۷ ----- جنتی گھوڑے کی زین اور لگام  
۶۶۸ ----- جنتی پرندے  
۶۶۸ ----- بکری جنتی جانور ہے  
۶۶۸ ----- جنت کا بازار  
۶۶۸ ----- جنتی بازار میں مشک کے ٹیلے  
۶۶۹ ----- جنتی بازار کا سودا  
۶۶۹ ----- اہل جنت کی کھیتیاں  
۶۷۰ ----- اہل وسیلہ  
۶۷۰ ----- جنت عدن  
۶۷۰ ----- اہل جنت کی بادشاہت  
۶۷۱ ----- رضائے خداوندی  
جنتی جنت میں کس شان سے داخل

- ۶۷۲ ----- ہوں گے  
۶۷۳ ----- دخول جنت کا اجازت نامہ  
۶۷۳ ----- دخول جنت کے بعد جنتی کیا کہیں گے؟  
۶۷۵ ----- فقراء مہاجرین کی عزت افزائی

### باب

- ۶۷۷ ----- انسان کا جنت جہنم میں ٹھکانہ  
۶۷۷ ----- در ثناء کو میراث سے محروم کرنے کی سزا  
۶۷۷ ----- اہل جنت کا قد، رنگ اور کیفیت وغیرہ  
۶۷۷ ----- اہل جنت کا قد  
۶۷۷ ----- اہل جنت کی عمر  
۶۷۸ ----- اہل جنت کی کیفیت  
اہل جنت بالوں سے صاف ہو کر  
۶۷۸ ----- جنت میں داخل ہوں گے

- ۶۵۳ ----- صبح دس بار یہ کلمات ادا کرنا  
۶۵۵ ----- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا  
۶۵۵ ----- اطاعت خداوندی  
بیوی کی ایذا رسانی پر حور کا گلہ  
۶۵۵ ----- اہل جنت کے لیے حوروں کا اشتیاق  
نماز کے بعد حور کے ساتھ شادی کی دعا  
۶۵۶ ----- کرنا چاہیے  
جنت میں میاں بیوی کو اکٹھا کر دیا  
۶۵۷ ----- جائے گا  
جس عورت کے دوشوہر ہوں وہ جنت میں  
۶۵۷ ----- کس سے ملے گی  
عورت آخرت میں اپنے دوسرے شوہر  
۶۵۷ ----- کو ملے گی

### باب

- ۶۵۸ ----- اہل جنت کا جماع  
ایک جنتی کو سو آدمیوں کی طاقت دی  
۶۵۸ ----- جائے گی  
اہل جنت کی شہوت ختم نہیں ہوگی  
۶۵۹ ----- جنت میں انزال نہیں ہوگا  
۶۵۹ ----- جماع کے بعد عورت دوبارہ باکرہ بن  
۶۵۹ ----- جائے گی

### باب

- ۶۶۰ ----- جنت میں اولاد

### باب

- ۶۶۱ ----- اہل جنت کے نفے  
جنت کے نفے تسبیح و تقدیس ہوں گے  
۶۶۱ ----- حضرت داؤدؑ کی زبان سے نفے  
۶۶۲ ----- جنتی درختوں کے گانے  
آخرت کے نعموں کا سبب بنے  
۶۶۳ ----- والے اعمال  
۶۶۳ ----- ملائکہ کے نفے  
۶۶۳ ----- جنت کے برتن  
چاندی کے برتن  
۶۶۳ ----- جنت کی چاندی شیشے کی طرح شفاف

۶۸۹	کی قریب سے زیارت کریں گے	۶۷۹	جنت میں کنیت نہیں ہوگی
۶۸۹	ہر جنتی اللہ تعالیٰ کی زیارت کرے گا	۶۷۹	عرب سے محبت رکھو
	اعلیٰ درجہ کا جنتی اللہ تعالیٰ کی صبح و شام	۶۷۹	اہل جنت کی زبان
۶۹۰	زیارت کرے گا		<b>باب</b>
۶۹۰	ادنیٰ جنتی کا دیدار خداوندی	۶۸۰	اہل جنت کی کثرت اور ان کی صفیں
۶۹۲	جنت میں زیارت خداوندی کی جگہ	۶۸۰	امت محمدیہ ﷺ کی صفیں
	زیارت خداوندی کے وقت		فقراء اور سیدھے سادھے لوگ
۶۹۳	اہل جنت کی دعوت	۶۸۰	جنت میں
	زیارت خداوندی کی دنیاوی	۶۸۱	اہل جنت کا ذکر و تلاوت
۶۹۴	مثال سے وضاحت	۶۸۱	جنت میں علماء کی ضرورت
۶۹۴	زیارت خداوندی جمعہ کے دن ہوگی		دنیا میں ترک ذکر پر اہل جنت
	زیارت خداوندی کے وقت	۶۹۲	کی حسرت
۶۹۴	حوروں کی تلاوت	۶۸۳	جنت میں نیند نہیں ہے
	زیارت خداوندی کے وقت	۶۸۳	جنت میں تھکاوٹ اور کمزوری نہیں ہوگی
۶۹۵	مومن کا اعزاز و اکرام	۶۸۳	اہل جنت کی آپس میں ملاقاتیں
۶۹۹	عابدین کا شوق زیارت	۶۸۳	انبیاء و غیرہ کی زیارت
	اللہ تعالیٰ کو سب سے پہلے اندھے	۶۸۳	دیدار خداوندی
۶۹۹	دیکھیں گے	۶۸۴	دیدار خداوندی سب سے بڑی نعمت ہے
	زیارت کے وقت جنت کی سب نعمتیں	۶۸۵	دیدار خداوندی کا قرآن سے ثبوت
۶۹۹	بھول جائیں گی		حسنی اور زیادہ کا وعدہ کیا تھا، حسنی جنت
۶۹۹	ستر گناہ حسن و جمال میں اضافہ	۶۸۵	ہے اور زیادہ دیدار الہی
۶۹۹	زیارت خداوندی کے مشتاق حضرات	۶۸۶	کفار دیدار خداوندی سے محروم
۷۰۰	روزانہ دو دفعہ زیارت خداوندی کا شرف	۶۸۶	زیارت خداوندی کے متعلق روایات
۷۰۰	زیارت خداوندی سے محروم لوگ	۶۸۶	تا جتنا بھی زیارت خداوندی کریگا
۷۰۰	عمل صالح زیارت خداوندی کا سبب		خدا تعالیٰ کو دیکھ کر اہل جنت
	فرشتے بھی قیامت کے دن اللہ	۶۸۷	سجدہ میں گر جائیں گے
۷۰۰	تبارک و تعالیٰ کی زیارت کریں گے	۶۸۷	دیدار خداوندی کی مستی
	بسا اوقات ایک نیکی بھی دخول جنت	۶۸۸	نماز فجر اور عصر دیدار خداوندی کا سبب
۷۰۲	کا سبب بن جاتی ہے		زیارت خداوندی کے لیے
	مسلمانوں کے راستے سے	۶۸۹	آنحضرت ﷺ کی دعا
۷۰۲	تکلیف دہ چیز کا ہٹانا	۶۸۹	دنیا میں خدا تعالیٰ کا دیدار نہیں ہو سکتا
			جمعہ میں جلدی پہنچنے والے اللہ تعالیٰ

## ﴿عرض مترجم﴾

الحمد لله وكفى والصلوة والسلام على خاتم الانبياء

و على اله واصحابه الاتقياء. اما بعد

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فطرتِ انسانی میں نیکی و بدی دونوں قسم کے مادے ودیعت فرمائے ہیں۔ مشیتِ ایزدی کے سامنے تو خیر انسان بے بس ہے لیکن عام طور سے مشاہدہ یہی ہے کہ یہ دونوں مادے خارجی عوامل کے زیر اثر ایک دوسرے پر فوقیت لے جاتے ہیں۔ اگر خارجی عوامل میں نیکی کا غلبہ ہو تو انسان نیکی و تقویٰ کے بام عروج تک جا پہنچا ہے اور اگر خدا نخواستہ خارج میں برائی چہار جانب دندناتی پھر رہی ہو تو انسان گناہوں میں اسفل السافلین تک دھنستا چلا جاتا ہے لیکن اس کے باوصف اگر انسان عزمِ راسخ سے کام لے تو کوئی وجہ نہیں کہ انسان برے خارجی عوامل کو اپنے قدموں تلے روندتے ہوئے قربِ خداوندی کے مدارج طے نہ کر سکے۔

۔ راستے کتنے گئے عزمِ سفر کے سامنے

منزلیں ہی منزلیں اب نظر کے سامنے

روزانہ نیا عزم، ولولہ، شوق بہت کچھ کر جانے کی دھن اور منزل کی گچی لگن ایک کامیاب سفر کے لئے سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ روزانہ سورج کی کرنیں یہی پیغام لے کر ہر روزن سے جھانکتی ہیں کہ اے غفلت میں پڑے ہوئے انسان، اے عزمِ نو سے خالی اور راحتِ منزل کے شوق سے عاری انسان! اٹھ تجوید عہد کا وقت ہے خوابِ غفلت کی چادر اتار اور اپنے اقبال کے سورج کو بلند ہوتا ہوا دیکھ۔ اسی طرح چاند کی شفاف چاندنی بھی ہمارے قلب و روح کو نئی جلا بخشنے کے لئے رات بھر ہمارے گھر ڈیرے ڈالے رکھتی ہے کہ ہو سکتا ہے یہ خوابِ خرگوش میں مست انسان دن کی کوتاہیوں اور غفلتوں کا اپنی شبِ بیداری سے مداوا کر دے۔ یقیناً خوش قسمت ہیں وہ افراد جو اپنی منزل تک رسائی کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہیں، جن کے دل و دماغ پر ہمہ وقت منزل کی دھن سوار ہے۔ انتہائی

بد بخت ہیں وہ لوگ جن کے پاس منزل کو سوچنے کا وقت ہی نہیں، جو منزل کی طرف جا رہے ہیں بالفاظ دیگر لے جائے جا رہے ہیں کہ اس کی ہولناکی انہیں خواب غفلت سے بیدار کرتی ہے اور نہ ہی وہاں کی پریشانی زندگی ان کے اسپ عمر کے لئے مہمیز کا کام دیتی ہے۔ اس منزل کی ہر منزل کس قدر عبور اور کس قدر اسبابِ راحت اپنے اندر سموئے ہوئے ہے آج کے راہرو کو وہ چیزیں معلوم ہیں اور نہ انہیں معلوم کرنے کی فرصت، حالانکہ اگر انسان اپنی منزل کو پیش نظر رکھے تو اس کے لئے راستے کا تعین آسان ہو جاتا ہے۔ اسی لیے بزرگانِ دین اپنے متوسلین کو مراقبہٴ آخرت کا حکم دیتے جو اصلاحِ باطن کے لئے انتہائی اکسیر اور زود اثر ہے۔ بقول حضرت تھانویؒ مراقبہٴ موت و مراقبہٴ آخرت کا اثر انسان کو ایک ہفتہ کے اندر ہی نظر آ جاتا ہے لیکن اگر انسان کو معلوم ہی نہ ہو کہ آخرت میں اسے کن حالات سے دوچار ہونا پڑے گا، آخرت کے کس کس مقام پر کیا کیا احوال پیش آئیں گے اور ان سے عہدہ برآ ہونے کے لئے میرے پاس کیا زادِ سفر اور توشہ ہونا چاہیے، تو اس کے لئے مراقبہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟ اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمانوں میں آخرت کے حالات کا علم عام کیا جائے، ہر مسلمان کو معلوم ہونا چاہیے کہ اسے کن اعمال کی پاداش میں کیا سزا اچھیلنا ہوگی اور کون سے اعمال اس کے لئے سرمدی نعمتوں کے پیامبر ہوں گے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر احقر نے علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی شہرہ آفاق تصنیف ”البدور السافرة فی امور الاخرة“ کا ترجمہ کیا ہے۔ اس کتاب میں علامہ موصوف نے نہ صرف آخرت کے تمام احوال ابتدائے قیامت، وقوعِ قیامت، نچھ، صور، بعثتِ انسان، نامہء اعمال، میزانِ اعمال، حوضِ کوثر، پلِ صراط، اعراف اور جنت و جہنم وغیرہ کو یکجا جمع کیا ہے، بلکہ وہ اعمال بھی ذکر فرمائے ہیں جو ان احوال کے ساتھ خاص طور سے متعلق ہیں۔ مثلاً کون سے اعمال جامِ کوثر کا مستحق بنانے والے ہیں اور کون سے اعمال اس سے محرومی کا باعث ہیں؟ یہ تمام احوال قرآن و سنت اور اقوالِ صحابہ سے نقل کردہ ہیں۔ تاہم کہیں کہیں مزید توضیح کے لئے کسی امام کا کوئی قول یا کوئی واقعہ ذکر کیا گیا ہے تاکہ اقرب الی الفہم ہو کر ذہن میں اچھی طرح راسخ ہو سکے۔

احقر نے ترجمہ کے ساتھ ساتھ قارئین کی مزید سہولت کے لئے جا بجا عنوانات

بھی قائم کر دیئے ہیں، نیز ہر بات کا حوالہ بھی ساتھ ہی ذکر کر دیا ہے۔

برادر محترم مولینا ناظم اشرف صاحب اس کتاب کو شائع کر رہے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کی اس مساعی جلیلہ کو بھی شرف قبولیت عطاء فرما کر ذخیرہ آخرت بنائیں اور احقر کے لئے بھی، اور اس کتاب کے ترجمہ سے اشاعت تک کے تمام مراحل میں کسی طرح بھی تعاون کرنے والوں کے لئے نافع اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائیں۔  
(آمین)

و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و عل الہ و  
صحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

احقر العباد

عبدالعظیم

جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ لاہور

## ﴿کلمات با برکات﴾

شیخ الحدیث حضرت مولانا مشرف علی تھانوی دامت برکاتہم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد! حکیم الاسلام حضرت مولینا قاری محمد طیبؒ ایک بار جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ لاہور تشریف لائے اور احقر سے کہنے لگے کہ مجھے ”البدور السافرة فی الامور الآخرة“ کا ایک نسخہ درکار ہے، احقر نے نسخہ مہیا کر دیا بہت خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا، یہ کتاب سفر و حضر میں اپنے ساتھ رکھتا ہوں اور روزانہ خود بھی اس کا مطالعہ کرتا ہوں اور اپنے تمام متعلقین سے بھی اس کے مطالعہ کے لئے کہتا ہوں۔

احوال آخرت کے استحضار کے لئے اس کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔

حضرت قاری صاحبؒ کے کہنے سے جب احقر نے اس کتاب کا مطالعہ کیا تو اسے واقعۂ انتہائی مفید پایا اور دل میں یہ داعیہ بھی پیدا ہوا کہ اسے اردو قالب میں ڈھالا جائے تاکہ اردو قارئین بھی اس سے مستفید ہو سکیں۔

لیکن احقر کی گونا گوں مصروفیات اس ارادے کی تکمیل میں حائل رہیں، پھر احقر نے عزیز عبدالعظیم سلمہ سے اس کے اردو ترجمہ کا کہا، انہوں نے اس کتاب کا اردو ترجمہ بھی کر دیا اور اس پر عنوانات بھی قائم کر دیئے تاکہ عام سے عام قاری بھی اس سے با آسانی استفادہ کر سکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اصل کتاب کی طرح اس کے ترجمہ کو بھی شرف و مقبول عطاء فرمائیں اور مصنف، مترجم، ناشر اور اس سلسلے میں کسی بھی قسم کی سعی کرنے والے تمام مسلمانوں کے لئے نافع بنائیں۔ (امین)

فقط

(حضرت مولینا) مشرف علی تھانوی (دامت برکاتہم)

جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ۔ لاہور

## ﴿علامہ جلال الدین سیوطیؒ کے مختصر حالات زندگی﴾

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ

الْانْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. آمَنَّا بِعَدِّ

بیشار لوگ اس رنگ و بو کے فانی جہان میں آئے اور چلے گئے۔ زمانے کے لیل و نہار اپنی دھیمی اور پرفریب رفتار سے چلتے رہے اور آنے جانے والوں کا نظارہ کرتے رہے۔ چلے جانے والے افراد کا ذکر بھی ان کے وجود کی طرح مٹی میں مل گیا۔ لیکن بعض عظیم الشان اور رفیع الصفات ہستیاں ایسی بھی گزری ہیں جن کے وجود باسعود سے تو لوگ محروم ہو گئے۔ لیکن ان کے تذکرے کو لوگوں نے حرز جاں بنالیا۔ ان کا نہ صرف نام، بلکہ ان کا وہ عظیم المرتبت کام، جو انہوں نے اس جہان بے ثبات میں رہتے ہوئے، زمانے کے شدائد کو سہتے ہوئے اور انتھک محنت کرتے ہوئے، عرق ریزی اور جانفشانی سے کیا تھا، ابھی تک باقی ہے۔ اس کام نے نہ صرف ان کی شخصیت کو اجاگر و ممتاز کیا بلکہ دین اسلام کے مسائل پر پڑی ہوئی گرد و غبار کو ہٹا کر اسے شیشے کی طرح صاف شفاف بنا دیا اور یہی وہ لوگ تھے جن کے قول و فعل، تقویٰ و طہارت، عدل و انصاف اور علم و عمل سے متاثر ہو کر، ان لوگوں نے بھی نور ہدایت کی ضیا پاشیوں سے اپنی زندگیوں کو منور کیا، جو جہالت کی اتھاہ گہرائیوں میں سرتاپا غرق تھے۔

مت سہل ہمیں جانو! پھرتا ہے فلک برسوں

تب خاک کے پردے سے انسان نکلتا ہے

انہی برگزیدہ و ستودہ صفات ہستیوں میں سے ایک ہستی علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی ہے۔ آپ کی ذات بابرکات میں وہ تمام عالی صفات موجود تھیں جو ایک جلیل القدر عالم باعمل کیلئے مشعل راہ ہوا کرتی ہیں۔ ان کے حالات زندگی اختصار کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں۔

## نام

آپ کا نام نامی اسم گرامی ابو الفضل عبدالرحمن بن ابی بکر بن محمد جلال الدین السیوطی ہے۔

## سیوطی کہنے کی وجہ تسمیہ

ابتداً آپ کا خاندان بغداد میں مقیم تھا، پھر تقریباً ۹ پشت قبل ہجرت کر کے مصر کے شہر ”سیوط“ میں آ کر آباد ہو گیا تھا، علاقے کی طرف نسبت کرتے ہوئے آپ کو سیوطی کہا جاتا ہے۔

## ولادت باسعادت

آپ یکم رجب المرجب ۷۴۹ھ / ۳ اکتوبر ۱۴۳۵ء کو قاہرہ میں پیدا ہوئے، جہاں آپ کے والد محترم مدرسہ ”الشیخوئیہ“ میں فقہ کے استاد تھے۔

## بچپن اور زمانہ تعلیم کے حالات

آپ کے عہد طفولیت ہی میں جبکہ آپ کی عمر پانچ چھ برس تھی۔ آپ کے والد صاحب کا سایہ شفقت آپ کے سر سے اٹھ گیا تاہم آپ کے والد صاحب کے ایک صوفی دوست نے آپ کو اپنا متبنی بنا لیا تھا۔ آپ کا حافظہ غضب کا تھا۔ ابھی آپ بمشکل آٹھ سال ہی کے تھے کہ قرآن حکیم حفظ کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف علوم کی متعدد کتب عہدہ الاحکام، منہاج اور الفینہ وغیرہ بھی حفظ کر لیں، اور نامور اساتذہ و شیوخ کو سنا کر سند اجازت بھی حاصل کر لی۔ اس کے بعد مصر کے مشہور اساتذہ کرام و ماہرین فن کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرتے ہوئے آپ نے تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان، لغت اور طب وغیرہ علوم و فنون میں مہارت حاصل کی۔



## درس و تدریس

آپ ۸۶۹ھ میں فریضہ حج کی ادائیگی کیلئے حجاز تشریف لے گئے۔ بعد ازاں قاہرہ واپس آنے پر پہلے قانونی مسائل میں مشیر کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ پھر آپ کو اپنے استاد امام بلقینی رحمۃ اللہ علیہ کی سفارش پر مدرسہ ”الشیخینۃ“ میں مدرس کی وہی جگہ مل گئی جہاں اس سے قبل آپ کے والد مرحوم رحمۃ اللہ علیہ مسند تدریس پر فائز تھے۔

۸۹۱ھ میں آپ ایک بڑے مدرسہ ”البیروسیۃ“ میں منتقل ہو گئے، لیکن رجب ۹۰۶ھ میں آپ کو اسی منصب سے علیحدہ کر دیا گیا۔ آپ مدرسہ چھوڑ کر جزیرہ نیل کے شہر ”الروضہ“ میں گوشہ نشینی کی زندگی گزارنے لگے۔ قریباً ۳ سال بعد مدرسہ البیروسیۃ میں آپ کے جانشین کا انتقال ہوا، تو دوبارہ آپ کو سابقہ مسند کی پیش کش کی گئی لیکن آپ نے اسے قبول نہ فرمایا۔

## علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے ادبی مشاغل

ادبی مشاغل کا آغاز علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے قریباً سترہ سال کی کم عمری ہی میں کر دیا تھا۔ آپ نے علوم و فنون کے تمام شعبوں میں طبع آزمائی کی۔ آپ کی تصنیفات سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ آپ بڑے وسیع النظر اور جامع العلوم عالم تھے۔ آپ کی تصنیف کی نمایاں خصوصیت غیر معمولی ہمہ گیری و جامعیت ہے۔ ضخیم کتابوں کے علاوہ آپ نے چھوٹے بڑے بے شمار رسائل بھی لکھے چھوٹے رسائل میں سے اکثر کا موضوع احوال آخرت ہے، جو کہ آپ کی خدا خونی کی بین دلیل ہے مصنفات سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک طویل فہرست ہے۔ ایک قول کے مطابق آپ نے ۵۶۱ کتب تحریر فرمائیں۔ آپ کی بعض تصنیفات فی الواقع بڑی انمول ہیں، کیونکہ وہ بعض گمشدہ قدیم علمی کتب، علوم و معارف کے قیمتی ذخائر اور امت مسلمہ کی کھوئی ہوئی متاع عزیز کی خالی جگہ پر کرتی ہیں۔

## تصنیفات و خدمات

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے امت اسلامیہ کے علمی خزانہ میں مختلف علوم و فنون، ادب و بلاغت، طب و اصول طب، فقہ و اصول فقہ پر گراں قدر تصانیف کا اضافہ فرمایا۔ خاص طور پر قرآن و حدیث کے حوالے سے آپ کی خدمات روز روشن کی طرح عیاں اور ناقابل فراموش ہیں۔ علامہ رحمۃ اللہ علیہ کی طبع شدہ تصانیف میں سے چند ایک کے اسماء بطور نمونہ کے پیش خدمت ہیں۔

(۱) الدر المنثور فی تفسیر الماثور (چھ جلدوں میں) (۲) لباب النقول فی اسباب النزول (۳) جلالین (دوسرے پندرہ پارے) (۴) مجمع البحرین و مطلع البدرین (۵) معترک الاقران فی اعجاز القرآن (۶) جامع المسانید (۷) الخصائص الکبریٰ (۸) شرح الصدور فی شرح حال الموتی فی القبور (۹) البدور السافرة فی امور الاخرہ (۱۰) النقباء (۱۱) الاشباہ والنظائر الخویہ (۱۲) المزہر فی علوم اللغۃ (۱۳) بدائع الزہور فی وقائع الدہور۔

## وفات

بالآخر عالم اسلام کا یہ عظیم اور ہونہار سپوت ۱۸ جمادی الاولیٰ ۹۱۱ھ/ ۱۷ اکتوبر ۱۵۰۵ء میں امت محمدیہ کو ہمیشہ کیلئے داغ مفارقت دے کر دار فانی سے دار عقبیٰ کی طرف کوچ کر گیا اور امت مسلمہ ایک قابل فخر فرزند ارجمند سے محروم ہو گئی۔

وَمَا كَانَ قِيسَ هَلَكَةٍ هَلَكٍ وَاحِدٍ وَلَكِنَّهُ بُنْيَانُ قَوْمٍ تَهْلُمَا  
اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کی قبر پر کروڑ ہا رحمتیں نازل فرمائے اور جنت الفردوس میں آپ کو اعلیٰ و ارفع مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد

وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین و ارزقنا اتباع

برحمتک یا ارحم الراحمین۔

## بسم الله الرحمن الرحيم

شیخ امام علامہ جلال الدین بن امام علامہ کمال الدین ابی بکر سیوطی شافعی  
نفعنا اللہ تعالیٰ بمرکتہ تحریر کناں ہیں، فرماتے ہیں:

الحمد لله الذي خلق السموات والارض وجعل الظلمات والنور، واوجد النوع الانساني ولم يكن شيئاً واجرى عليه تصارييف القضاء المقدور، وامتحنه في هذه الدار بانواع المحن والكدور، ثم نقله الى دار البرزخ مودعاً روحه في المستودع وجسده في القبور، ثم يعيده يوم البعث والنشور، ويحاسبه على النقيير والقطمير فمن فاز ظفر بالسرور، ومن خاسر ينادى بالويل والثبور، واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة تمحق كل افك وزور، واشهد ان سيدنا ومولانا محمداً عبده ورسوله صاحب المقام المحمود واللواء المنشور، وصلى الله تعالى عليه وعلى آله واصحابه واحبابه صلوة وسلاماً دائماً الى يوم يبعث من في القبور۔

یہ اسی وعدہ کا ایفاء ہے جو میں نے ”کتاب البرزخ“ کے خطبہ میں کیا تھا، یعنی میں نے اس کتاب میں قیامت سے متعلق تمام مضامین (نسخ، صور، نشر و نشر، میزان و پل صراط، سزا و جزا ہونا چاہیے اور جنت و جہنم وغیرہ) کے بارہ میں آیات مبارکہ، احادیث مرفوعہ اور اقوال صحابہؓ کو جمع کیا ہے، ہر آیت کی تفسیر احادیث مبارکہ اور اقوال صحابہؓ اور احادیث کی وضاحت حفاظ حدیث اور محققین کے کلام سے کی گئی ہے نیز تواتر معنوی کے لئے تتبع طرق بھی کیا گیا ہے۔ میں نے اس کتاب کا نام ”البدور السافرة فی امور الآخرة“ رکھا ہے جعلہ اللہ خالصاً لوجه موجباً للفرز لدیہ و نافعاً لجامعہ ومحصلہ یوم العرض بین یدیہ بمنہ و کرمہ و هو حسبنا و نعم الوکیل ۔

## باب

## ﴿دنیا کا اختتام اور نفع و صور﴾

## قیامت کیسے قائم ہوگی؟

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بیان

فرمایا:

”جب اللہ تبارک و تعالیٰ زمین و آسمان تخلیق فرما چکے تو صور پیدا فرما کر حضرت اسرافیلؑ کو دیا جسے حضرت اسرافیلؑ نے اپنے منہ سے لگا رکھا ہے اور وہ اپنی نگاہیں عرش پر جمائے اس انتظار میں ہیں کہ کب حکم ملے اور میں صور پھونکوں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! صور کی حقیقت کیا ہے؟ فرمایا: صور ایک سینگ ہے۔ میں نے عرض کیا کہ وہ کیسا سینگ ہے؟ فرمایا وہ بہت بڑا سینگ ہے، اس کے سوراخ کی وسعت آسمانوں اور زمین کی چوڑائی کے برابر ہے۔ اس میں تین مرتبہ پھونکا جائے گا: پہلی پھونک (نفع) گھبراہٹ کے لئے ہوگی، دوسری موت کے لئے اور تیسری اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونے کے لئے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیلؑ کو پہلے نفع کا حکم دے کر فرمائیں گے کہ گھبراہٹ کا نفع پھونکو! اس نفع سے سب آسمانوں اور زمین والے گھبرا جائیں گے سوائے ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ محفوظ رکھنا چاہیں گے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیلؑ کو حکم دیں گے کہ اس نفع کو طویل کر دیں چنانچہ وہ اسے طویل کر دیں گے اور کوئی وقفہ نہیں کریں گے۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَمَا يَنْظُرُ هَؤُلَاءِ إِلَّا صِحْرَةً وَاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ﴾ (ص: ۱۵)

”اور راہ نہیں دیکھتے یہ لوگ مگر ایک چنگھاڑ کی، جو بیچ میں دم نہ لے

گی۔“

پس پہاڑ بادلوں کی طرح چلیں گے حتیٰ کہ سراب ہو جائیں گے، اور زمین اپنے

رہنے والوں سمیت خوب ہلے گی اور سمندر کے بھنور میں گھری کشتی کی مانند ہو جائے گی جو موجوں کے تھپڑوں کی زد میں ہو اور اپنے سواروں سمیت گھوم رہی ہو۔ یا پھر چھت سے لٹکی ہوئی قندیل کی مانند ہو جائے گی جو ہوا سے ہلتی رہتی ہو۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿یوم ترجف الراجفة تتبعها الرادفة﴾ (نازعات: ۷، ۶)

”جس دن کانپنے والی، اس کے پیچھے آئیگی دوسری۔“

جب زمین اپنی پشت پر موجود لوگوں سمیت گھومے گی تو دودھ پلانے والی عورتیں اپنے بچوں سے غافل ہو جائیں گی اور حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے، بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور شیاطین گھبراہٹ کے مارے بھاگتے پھریں گے، حتیٰ کہ جب زمین کے کونوں پر پہنچیں گے تو سامنے فرشتے کھڑے ہوں گے جو ان کے چہروں پر ماریں گے، جس کے سبب یہ دوبارہ پیچھے کو بھاگیں گے۔ اور لوگ بھی ایک دوسرے کو پکارتے ہوئے دوڑیں گے۔ اسی کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿یوم التناد، یوم تولون مدبرین﴾ (مومن: ۳۲-۳۳)

”دن ہانک پکار کا، جس دن بھاگو گے پیٹھ پھیر کر۔“

لوگ اسی حالت میں ہوں گے کہ زمین پھٹ جائے گی اور اس کا ایک حصہ دوسرے میں دھنس جائے گا، لوگ اس امر عظیم کو دیکھیں گے، پھر لوگ آسمان کی طرف دیکھیں گے تو وہ تیل کی تلچھٹ کی طرح دکھائی دے گا، پھر آسمان پھٹ جائے گا اور اس کے ستارے جھڑ جائیں گے اور اس کے چاند اور سورج بے نور ہو جائیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس دن مردے اس قسم کے حالات کو بالکل نہیں جانتے ہوں گے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ”الا من شاء اللہ“ میں اللہ تعالیٰ نے کس کو مشقی کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس سے مراد شہداء ہیں۔ یہ گھبراہٹ تو صرف ان لوگوں کو ہوگی جو اس وقت دنیا میں زندہ ہوں گے جبکہ شہداء تو اللہ کے ہاں زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس دن کے شر سے محفوظ رکھیں گے۔ یہ ایک عذاب ہوگا جسے اللہ اپنی مخلوق کے شریر لوگوں پر مسلط کریں گے۔ اسی

کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ انْزِلَ السَّاعَةُ شَيْءٌ عَظِيمٌ ،  
يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ  
ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُمْ  
بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنْ عَذَابُ اللَّهِ شَدِيدٌ﴾ (الحج: ۲۰۱)

”اے لوگو! ڈرو اپنے رب سے، بھونچال قیامت کا ایک بڑی چیز  
ہے، جس دن اس کو دیکھو گے بھول جائیگی ہر دودھ پلانے والی  
اپنے دودھ پلائے کو، اور ڈال دے گی ہر پیٹ والی اپنا پیٹ، اور تو  
دیکھے لوگوں پر نشہ اور ان پر نشہ نہیں، پر آفت اللہ کی سخت ہے۔“

اللہ تعالیٰ جب تک چاہیں گے لوگ اس عذاب میں مبتلا رہیں گے، پھر اللہ تعالیٰ  
حضرت اسرافیلؑ کو حکم دیں گے تو وہ موت کا نغمہ پھونکیں گے، جس سے آسمانوں اور زمین  
والے سب مرجائیں گے سوائے ان لوگوں کے جن کی موت اللہ تعالیٰ نہیں چاہیں گے،  
جب وہ مرجائیں گے تو ملک الموت اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے:  
یا اللہ! آسمانوں اور زمین والے سب مر گئے ہیں سوائے ان کے جنہیں آپ نے نہیں مارنا  
چاہا، اللہ تعالیٰ استفسار فرمائیں گے جبکہ انہیں بخوبی علم ہوگا کہ کون باقی بچا ہے؟ حضرت  
اسرافیلؑ عرض کریں گے یا اللہ! آپ تو ہیں ہی باقی رہنے والے، آپ توحی و قیوم ہیں،  
جسے کبھی موت نہیں آتی، اے اللہ! عرش اٹھانے والے فرشتے باقی ہیں، جبرائیلؑ باقی ہے،  
میکائیلؑ باقی ہے اور میں باقی ہوں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جبرائیلؑ اور میکائیلؑ بھی  
مر جائیں تو وہ بھی مرجائیں گے، پھر ملک الموت اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض  
کریں گے: جبرائیلؑ و میکائیلؑ بھی مر چکے، اللہ تعالیٰ استفسار فرمائیں گے کہ کون باقی ہے؟  
حالانکہ وہ سب کچھ جانتے ہیں۔ ملک الموت عرض کریں گے اے اللہ! آپ تو ہیں ہی باقی  
رہنے والے، عرش اٹھانے والے باقی ہیں اور میں باقی ہوں۔ اللہ تعالیٰ حکم فرمائیں گے کہ  
عرش کو اٹھانے والے فرشتے بھی مرجائیں تو وہ بھی مرجائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ عرش کو حکم  
دیں گے کہ اسرافیلؑ سے صور لے لے۔ پھر ملک الموت اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو کر

عرض کریں گے یا اللہ! عرش اٹھانے والے بھی مر گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھیں گے جبکہ وہ خوب جانتے ہوں گے اب کون باقی بچا ہے؟ ملک الموت عرض کریں گے: آپ حی و قیوم تو ہیں ہی باقی رہنے والے جسے کبھی موت نہیں آ سکتی اور میں باقی ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تو بھی میری مخلوق ہے میں نے جب چاہا تجھے پیدا کیا تو بھی مر جا: چنانچہ حضرت اسرافیلؑ بھی مر جائیں گے۔ جب اللہ واحد کے سوا کوئی بھی باقی نہیں رہے گا تو اللہ تبارک و تعالیٰ آسمان اور زمین کو ایسے لپیٹ لیں گے جیسے لکھا ہوا کاغذ لپیٹ لیا جاتا ہے، اور ارشاد فرمائیں گے: میں جبار ہوں،

﴿لَمَنْ الْمَلِكُ الْيَوْمَ﴾ (مؤمن: ۱۶)

”کس کا راج ہے اس دن؟“

آج کس کی حکومت ہے؟ تین مرتبہ یہی ارشاد فرمائیں گے، جب اس کا جواب کوئی نہ دے گا تو خود ہی جواب ارشاد فرمائیں گے:

﴿لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ (مؤمن: ۱۶)

”اللہ کا ہے جو اکیلا ہے دباؤ والا۔“

اللہ واحد و قہار کی حکومت ہے۔

اور اس زمین و آسمان کو دوسری زمین سے بدل کر چمڑے کی طرح بچھادیا جائے گا:

﴿لَا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا امْتًا﴾ (طہ: ۱۰۷)

”نہ دیکھے تو اس میں موڑ اور ٹیلہ۔“

پھر اللہ تعالیٰ مخلوقات کو ایک جھڑکی دیں گے تو یہ سب بدلی ہوئی زمین پر اس طرح منتقل ہو جائیں گے جس طرح پہلی زمین پر تھے جو اس کے پیٹ میں ہوں گے وہ پیٹ میں اور جو اس کی پشت پر ہوں گے وہ پشت پر منتقل ہو جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے ان پر پانی نازل فرمائیں گے اور پھر آسمان کو حکم ہو گا کہ بارش برسائے، آسمان چالیس دن تک بارش برساتا رہے گا، حتیٰ کہ پانی لوگوں سے دس گز اونچا ہو جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ اجسام کو پیدا ہونے کا حکم دیں گے تو وہ اس طرح پیدا ہوں گے جس طرح سبزہ اُگتا ہے، حتیٰ کہ جب ان کے اجسام مکمل پیدا ہو جائیں گے اور ایسے ہو جائیں گے

جس طرح دنیا میں تھے تو اللہ تبارک و تعالیٰ حکم دیں گے کہ عرش کو اٹھانے والے زندہ ہو جائیں چنانچہ وہ زندہ ہو جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیلؑ کو حکم دیں گے تو وہ صور لیکر اپنے منہ میں رکھ لیں گے، پھر اللہ تعالیٰ حکم دیں گے کہ جبرائیلؑ اور میکائیلؑ زندہ ہو جائیں تو وہ زندہ ہو جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ارواح کو بلائیں گے تو وہ حاضر ہو جائیں گی، مؤمنین کی ارواح نور سے چمک رہی ہوں گی جبکہ کفار کی ارواح سے تاریکی پھوٹی ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ ان سب ارواح کو اپنی مٹھی میں لے کر صور میں ڈال دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیلؑ کو حکم دیں گے کہ قبروں سے اٹھنے کا فقہ پھونکیں جب وہ یہ فقہ پھونکیں گے تو روحیں اس طرح نکلیں گی جیسے شہد کی کھیاں جنہوں نے آسمان و زمین کے درمیانی خلا کو بھر دیا ہو، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے غلبہ اور جلال کی قسم! ہر روح اپنے اپنے جسم میں لوٹ جائے، چنانچہ ہر روح ناک کے راستے سے اپنے اپنے جسم میں داخل ہو جائے گی اور پورے جسم میں ایسے دوڑے گی جس طرح ڈسے ہوئے جسم میں زہر سرایت کرتا ہے۔

پھر تمہاری قبروں پر سے زمین کھل جائے گی اور زمین میں سے سب سے پہلے میں نکلوں گا پھر تم بھی قبروں سے نکل کر جلدی جلدی اپنے رب کے سامنے حاضر ہو گے:

﴿مَهْطَعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَذَا يَوْمَ عَسْرٍ﴾ (القمر: ۸)

”دوڑتے جائیں اس پکارنے والے کے پاس، کہتے جائیں منکر یہ دن مشکل ہے۔“

تم ننگے پاؤں، ننگے بدن اور نامختون ہو گے، پھر تم ایک ہی جگہ ستر سال تک رکے رہو گے، اللہ تعالیٰ نہ تمہاری طرف دیکھے گا اور نہ ہی تمہارے درمیان کوئی فیصلہ کرے گا۔ پس تم آنسو بہاؤ گے حتیٰ کہ تمہارے آنسو ختم ہو جائیں گے، پھر تم خون کے آنسو روؤ گے، پھر تمہارا اتنا پسینہ نکلے گا جو تمہارے منہ تک یا ٹھوڑیوں تک پہنچ جائے گا۔ تم چیونٹوں کے اور کہو گے ہمارے رب کے سامنے ہمارے لئے کون شفاعت کرے گا؟ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ فرما دیں، پھر لوگ آپس میں کہیں گے تمہارے باپ آدمؑ کے علاوہ اس شفاعت کا کون حقدار ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا، ان میں اپنی طرف سے روح پھونکی اور بالمشافہ ان سے بات کی، چنانچہ لوگ حضرت آدمؑ کے



پاس آئیں گے اور ان سے شفاعت کی درخواست کریں گے مگر وہ انکار کر دیں گے اور کہیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں۔ پھر لوگ ایک ایک کر کے انبیاء کرامؑ کے پاس جائیں گے، وہ جس نبی کے پاس بھی جائیں گے وہ نبی انکار فرمادیں گے۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: حتیٰ کہ لوگ میرے پاس آئیں گے میں شفاعت کے لئے ان کے ساتھ چل پڑوں گا حتیٰ کہ مقام فصّ پر آ کر سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مقام فصّ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عرش کے سامنے کے مقام کو فصّ کہتے ہیں، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجیں گے جو میرا بازو پکڑ کر کہے گا اے محمد! میں عرض کروں گا بلیک یا رب! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا بات ہے؟ حالانکہ وہ بہتر جانتے ہوں گے۔ میں عرض کروں گا یا اللہ! آپ نے مجھ سے شفاعت کا وعدہ کیا تھا اور اپنی مخلوق کے بارہ میں شفاعت کا حق دیا تھا، پس اے اللہ! آپ لوگوں کے مابین فیصلہ شروع فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے آپ کی شفاعت قبول کی۔ میں لوگوں کے درمیان فیصلہ شروع کر دیتا ہوں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پھر میں لوٹ کر لوگوں کے پاس آٹھہروں گا، دریں اثناء ہمیں اچانک آسمان سے ایک سخت آواز سنائی دے گی اور پہلے آسمان والے فرشتے زمین پر جنات اور انسانوں کے پاس نازل ہوں گے۔ جب وہ زمین کے قریب پہنچیں گے تو زمین ان کے نور سے جگمگا اٹھے گی۔ یہ فرشتے زمین پر اتر کر صف باندھ کر کھڑے ہو جائیں گے۔ ہم ان سے پوچھیں گے کیا ہمارا رب تم میں موجود ہے؟ وہ کہیں گے نہیں! وہ ابھی تشریف لاتے ہیں۔ پھر ہر آسمان کے فرشتوں سے دو گئے ہو کر یونہی زمین پر اترتے رہیں گے۔ حتیٰ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ بادلوں کے سائے میں اور فرشتوں کے درمیان اتریں گے:

﴿وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ﴾ (حافہ: ۱۷)

”اور اٹھائیں گے تحت تیرے رب کا اپنے اوپر اس دن آٹھ فرشتے۔“

جبکہ عرش اٹھانے والے فرشتے ابھی چار ہیں ان کے قدم زیریں زمین کی جڑ پر ہیں اور زمین و آسمان ان کی کمر پر ہیں اور عرش ان کے کندھوں پر ہے، حاملین عرش بلند

آواز سے تسبیح ادا کرتے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں سبحان ذی العزۃ والجبروت، سبحن ذی الملک والملکوت، سبحن الحی الذی لا یموت، سبحن الذی یمیت الخلاق ولا یموت، سبحن قدوس، سبحن ربنا الاعلیٰ رب الملائکۃ والروح سبحن ربنا الاعلیٰ الذی خلق الخلاق ولا یموت۔ پھر اللہ تعالیٰ جہاں چاہیں گے اپنی کرسی بچھائیں گے، پھر بآواز بلند ارشاد فرمائیں گے ”اے گروہ جن وانس! میں نے جس دن سے تمہیں پیدا کیا ہے اس دن سے آج تک تمہاری خاطر خاموش رہا، تمہاری باتیں سننا رہا اور تمہارے اعمال دیکھنا رہا، اب میری بات خاموشی سے سنو! یہ تمہارے اعمال اور صحیفے ہیں انہیں تم خود ہی پڑھو! جو ان میں خیر پائے اللہ کا شکر ادا کرے اور جسے خیر نہ ملے تو وہ اپنے نفس کے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرے۔“ پھر اللہ تعالیٰ جہنم کو حکم دیں گے تو اس سے ایک بلند آواز اور تاریک گردن نکلے گی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ حکم دیں گے:

﴿وامتازوا الیوم ایہا المجرمون الم اعهد الیکم یابنی

آدم ان لا تعبدوا الشیطن﴾ (یس: ۶۰-۵۹)

”اور تم الگ ہو جاؤ آج اے گنہگارو! میں نے نہ کہہ رکھا تھا تم کو

اے بنی آدم کہ نہ پوجیو شیطان کو۔“

پس اللہ تعالیٰ مجرمین کو الگ کر دیں گے:

﴿وتوری کل امۃ جائیۃ کل امۃ تدعی الی کتابہا﴾ (جاثیہ: ۲۸)

”اور تو دیکھے ہر فرقے کو کہ بیٹھے ہیں گھٹنوں کے بل ہر فرقہ بلایا

جائے اپنے اپنے دفتر کے پاس۔“

پھر اللہ تعالیٰ جن انسان کے علاوہ اپنی مخلوق کے مابین فیصلہ کریں گے۔ پس وحشی جانوروں اور بہائم میں فیصلہ کریں گے حتیٰ کہ بے سینگ والے جانوروں کا بدلہ سینگ والے جانوروں سے دلوائیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ یہ فرما چکیں گے اور ان جانوروں کا قضیہ باقی نہ رہے گا اس وقت اللہ تعالیٰ انہیں حکم فرمائیں گے کہ مٹی ہو جاؤ! اس وقت کافر تمنا کرے گا:

﴿بلیتینی کنت ترابا﴾ (النساء: ۴۰)

”کسی طرح میں مٹی ہوتا۔“

اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ شروع کریں گے، سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا، جہاد میں قتل کئے گئے عام کفار پیش ہونگے، اللہ تعالیٰ انہیں حکم دیں گے تو وہ اپنے سر اٹھائے بارگاہ خداوندی میں پیش ہونگے، ان کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا۔ کافر مقتول استغاثہ کرتے ہوئے کہے گا یا اللہ! اس مجاہد نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ مجاہد سے پوچھیں گے جبکہ وہ خوب جانتے ہوں گے، تو نے اسے کیوں قتل کیا؟ تو وہ عرض کرے گا یا اللہ! میں نے اسے اس لئے قتل کیا تھا تاکہ آپ کے دین کا غلبہ ہو، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو نے سچ کہا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس مجاہد کا چہرہ سورج کی طرح منور کر دیں گے اور فرشتے اسے جنت میں لے جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان مقتولین کو حکم دیں گے جو ناحق قتل ہوئے چنانچہ وہ بھی اپنا سر اٹھائے ہوئے بارگاہ ایزدی میں اس حال میں پیش ہونگے کہ ان کی رگوں سے بھی خون بہہ رہا ہوگا۔ پھر ناحق مقتول عرض کرے گا یا اللہ! فلاں نے مجھے کس وجہ سے قتل کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ قاتل سے استفسار فرمائیں گے کہ تو نے اسے کیوں قتل کیا تھا؟ وہ کہے گا میں نے اسے اس لئے قتل کیا تھا تاکہ مجھے عزت و غلبہ حاصل ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو ہلاک ہو گیا، پھر ہر ناحق مقتول کے بدلہ میں اس کا قاتل قتل کیا جائے گا، اور ہر ظلم کا بدلہ لیا جائے گا، پھر یہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہوگا اگر چاہے گا تو اسے عذاب میں مبتلا کر دیگا اور اگر چاہے گا تو اس پر رحم فرما دیگا۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی باقی ماندہ مخلوق کے مابین فیصلہ کرے گا حتیٰ کہ کسی پر کسی کا کوئی ظلم باقی نہ رہے گا، ہر ظالم سے مظلوم کا حساب لیا جائے گا۔ اور دودھ میں پانی ملانے والے کو حکم دیا جائے گا کہ دودھ کو پانی سے الگ کر، پھر جب اللہ تعالیٰ یہ فرما چکیں گے تو ایک منادی ندا کرے گا جسے سب مخلوقات سنیں گی وہ کہے گا ”ہر قوم خدا کو چھوڑ کر جن معبودوں کی عبادت کرتی تھی ان کے ساتھ ہو جائے“ چنانچہ ہر شخص کے سامنے اس کے معبود کی صورت بنادی جائے گی جس کی وہ عبادت کیا کرتا تھا۔ ایک فرشتہ کی شکل حضرت عزیرؑ جیسی اور ایک فرشتہ کی شکل حضرت عیسیٰ بن مریمؑ جیسی بنادی جائیگی، چنانچہ یہودی اور عیسائی ان دونوں کے پیچھے چل

پڑیں گے، پھر یہ معبود انہیں جہنم کی طرف لے جائیں گے۔ انہیں کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿لَوْ كَانَ هَؤُلَاءِ آلِهَةً مَا وَرَدُوا وَكُلَّ فِيهَا خَالِدُونَ﴾

(الانبیاء: ۹۹)

”اگر ہوتے ہی بت معبود تو نہ پہنچتے اس پر، اور سارے اس میں سدا

پڑے رہیں گے۔“

پھر جب کوئی نہیں بچے گا صرف مؤمن رہ جائیں گے البتہ مؤمنین میں کچھ منافق بھی ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان کے سامنے جس حالت میں چاہیں گے ظہور کریں گے اور فرمائیں گے ”اے لوگو! سب لوگ چلے گئے تم بھی اپنے خدا کے ساتھ جس کی تم عبادت کرتے تھے ہو جاؤ“ وہ عرض کریں گے خدا کی قسم! اللہ کے سوا ہمارا کوئی معبود نہیں، ہم غیر اللہ کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی مبارک سے پردہ ہٹا کر مؤمنین پر اپنی عظمت کی تجلی ڈالیں گے جس سے وہ پہچان لیں گے کہ وہی ان کا رب ہے۔ مؤمنین یہ دیکھ کر سجدہ ریز ہو جائیں گے جبکہ منافقین گدی کے بل جا گریں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں کو تیل کے سینک کی طرح سخت کر دیں گے، پھر اللہ تعالیٰ مؤمنین کو حکم دیں گے تو وہ اپنے سر اٹھائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ جہنم کی پشت پر پل صراط بچھائیں گے جو بال کی طرح باریک اور تلوار کی دھار کی طرح تیز ہوگی۔ اس پر لوہے کے نوکیلے اور سر مڑے ہوئے کنڈے اور سعدان کے کانٹوں کی طرح کانٹے ہوں گے۔ اس کے علاوہ ایک پھسلنے والا پل ہوگا جس پر سے بعض مؤمن پلک جھپکنے کی، بعض بجلی چپکنے کی، بعض ہوا گزرنے کی، بعض عمدہ گھوڑے کی اور بعض عمدہ سوار کی سرعت سے گزر جائیں گے۔ کوئی سلامتی سے نجات پائے گا، کوئی زخمی ہو کر نجات پائے گا اور کوئی زخمی ہو کر منہ کے بل جہنم میں جا کرے گا۔

جب جنتی جنت تک پہنچ جائیں گے تو کہیں گے ہمارے رب کے سامنے ہمارے لئے کون شفاعت کرے گا تاکہ ہم جنت میں داخل ہو جائیں؟ پھر کہیں گے اس شفاعت کا حقدار تمہارے باپ حضرت آدمؑ سے زیادہ کون ہو سکتا ہے؟ جسے اللہ نے اپنے

ہاتھ سے پیدا کیا، اس میں اپنی طرف سے روح پھونکی، اس سے براہ راست گفتگو کی اور اپنے فرشتوں سے انہیں سجدہ کرایا، چنانچہ لوگ حضرت آدمؑ کے پاس آئیں گے اور شفاعت کی درخواست کریں گے۔ حضرت آدمؑ کو اپنی لغزش یاد آئے گی چنانچہ وہ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں تم شفاعت کے لئے حضرت نوحؑ کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے سب سے پہلے رسول ہیں۔ چنانچہ وہ لوگ حضرت نوحؑ کے پاس آئیں گے اور شفاعت کی درخواست کریں گے۔ انہیں بھی اپنی لغزش یاد آئیگی چنانچہ وہ بھی کہیں گے، میں اس کا اہل نہیں، تم شفاعت کے لئے حضرت ابراہیمؑ کے پاس جاؤ، اللہ نے انہیں اپنا دوست بنایا ہے۔ چنانچہ وہ لوگ حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئیں گے اور شفاعت کی درخواست کریں گے۔ انہیں بھی اپنی لغزش یاد آئیگی چنانچہ وہ بھی کہیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں۔ تم حضرت موسیٰؑ کے پاس جاؤ، اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا قرب عطا کیا، ان سے کلام فرمایا، ان پر تورات نازل فرمائی۔ چنانچہ وہ لوگ حضرت موسیٰؑ کے پاس آئیں گے اور شفاعت کی درخواست کریں گے تو وہ فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں، تم روح اللہ اور کلمۃ اللہ حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کے پاس جاؤ، تو وہ لوگ حضرت عیسیٰؑ کے پاس جائیں گے اور ان سے درخواست کریں گے تو وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں، تم حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پھر لوگ میرے پاس آئیں گے۔ میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں تین شفاعتیں کروں گا جن کی قبولیت کا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے۔ میں جنت کے پاس آؤں گا اس کے حلقہ در کو پکڑوں گا پھر اسے کھلو آؤں گا چنانچہ میرے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا اور مجھے خوش آمدید اور مرحبا کہا جائے گا۔ جب میں جنت میں داخل ہوں گا اور اپنے رب عز و جل شانہ کو دیکھوں گا تو اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی تعریف اور بزرگی بیان کرنے کی ایسی اجازت دیں گے جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دی ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: یا محمد! اپنا سر اٹھائیں، شفاعت کریں، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، آپ سوال کریں، آپ کو عطا کیا جائیگا، جب میں سر اٹھاؤں گا تو اللہ تعالیٰ استفسار فرمائیں گے کہ آپ کو کیا چاہئے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں۔ میں عرض کروں گا یا اللہ! آپ نے

مجھ سے شفاعت کا وعدہ فرمایا تھا، پس آپ جنتیوں کے حق میں میری شفاعت قبول فرمائیں تاکہ وہ جنت میں داخل ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے ان کے حق میں آپ کی شفاعت قبول کی اور ان کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی۔

اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے، تم دنیا میں اپنی بیویوں اور گھروں کو اس سے زیادہ نہیں پہچانتے جس طرح جنت والے اپنی بیویوں اور گھروں کو پہچانتے ہیں۔ پس ہر آدمی بہتر (۷۲) حوروں سے ہمبستری کرے گا جنہیں اللہ تعالیٰ اس جنتی کے لئے پیدا کریں گے اور اولاد آدم میں سے دو عورتوں سے بھی ہمبستری کرے گا جنہیں عبادت خداوندی کی وجہ سے جنت کی عورتوں پر فضیلت حاصل ہوگی، ان میں سے پہلی سے یاقوت کے کمرے میں، سونے کے تخت پر ہمبستری کریگا جو موتیوں سے گھرا ہوا ہوگا۔ اس عورت نے ریشم کے ستر جوڑے پہنے ہوں گے اگر جنتی اپنا ہاتھ اس کے دامن سے کندھوں کے درمیان رکھ کر اپنے ہاتھ کی طرف دیکھے گا تو اسے اپنا ہاتھ اس کے سینے میں سے اس کے کپڑوں اور جلد اور گوشت کے پیچھے سے بھی دکھائی دیگا۔ نیز جنتی اس کی پنڈلی کے گودے کو بھی دیکھ سکے گا جس طرح تم میں سے کوئی یاقوت کی نلکی میں دھاگے کو دیکھ سکتا ہے۔ اس کی بیوی کا جگر اس کے لئے آمینہ ہوگا اور اس کا جگر بیوی کے لئے آمینہ ہوگا جب وہ اپنی بیوی کے پاس ہوگا تو نہ وہ اس سے اکتائے گا اور نہ اس کی بیوی اس سے اکتائے گی۔ یہ جب بھی اس کے پاس آئے گا اسے کنواری پائے گا نہ ہی مرد کا ذکر سستی کرے گا نہ ہی بیوی کی فرج کو شکایت ہوگی۔ اس دوران انہیں ندا دی جائے گی کہ تم دونوں میں سے کوئی بھی سیر نہ ہوگا اور نہ منی نکلے گی۔ جنتی مرد سے کہا جائے گا تیرے لئے اور بھی بہت سی بیویاں ہیں، وہ ایک ایک کر کے سب کے پاس جائے گا، جس بیوی کے پاس بھی جائے گا وہ کہے گی کہ واللہ! میں نے نہ جنت میں کوئی تجھ سا حسین دیکھا اور نہ کسی کو تجھ سے زیادہ محبوب پایا۔

اور جہنم کے مستحق جہنم میں جائیں گے اللہ تعالیٰ کی بہت سی مخلوق اپنے اعمال کی وجہ سے جہنم میں جائے گی۔ ان میں سے بعض کو جہنم کی آگ قدموں تک جلائے گی بعض کو آدھی پنڈلیوں تک، بعض کو گھٹنوں تک، بعض کو کونکھ تک اور بعض لوگوں کے چہرے کے سوا

تمام جسم کو جلائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے چہرے پر آگ کو حرام کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر میں اپنی امت کے ان لوگوں کے بارے میں شفاعت کروں گا جو جہنم میں چلے جائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ جنہیں آپ جانتے ہیں انہیں جہنم سے نکال لیں تو انہیں نکال لیا جائے گا حتیٰ کہ ان میں سے کوئی بھی جہنم میں باقی نہ رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ شفاعت کی اجازت دیں گے تو ہر نبی اور شہید شفاعت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ان لوگوں کو جہنم سے نکال لو! جن کے دل میں ایک دینار کے برابر بھی ایمان ہے لہذا انہیں جہنم سے نکال دیا جائے گا حتیٰ کہ ان میں سے کوئی بھی جہنم میں باقی نہ رہے گا۔ پھر شفاعت کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جن کے دل میں دو تہائی دینار کے برابر، آدھے دینار کے برابر، ایک تہائی دینار کے برابر اور چوتھائی دینار کے برابر بھی ایمان ہے انہیں بھی جہنم سے نکال لو! پھر اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے جن کے دل میں ایک قیراط کے برابر بھی ایمان ہے انہیں بھی جہنم سے نکال لو! پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جن کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے انہیں بھی جہنم سے نکال لو! پس وہ سب جہنم سے نکال لئے جائیں گے حتیٰ کہ ان میں سے ایک بھی جہنم میں نہیں رہے گا اور یہاں تک کہ ہر اس شخص کو جہنم سے نکال لیا جائے گا جس نے اللہ کے لئے کبھی نیکی کی ہوگی اور جو بھی شفاعت کا حقدار ہوگا وہ ضرور شفاعت کرے گا یہاں تک کہ ابلیس ملعون بھی اللہ کی رحمت سے اپنی شفاعت کی امید باندھنے لگے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں باقی رہ گیا ہوں اور میں ارحم الراحمین ہوں تو اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ جہنم میں ڈالیں گے اور ان گنت لوگوں کو اس سے نکالیں گے جو کوسلے کی مثل ہوں گے پھر ان کو ایک نہر میں ڈالیں گے جسے نہر حیوان کہتے ہیں پھر وہ اس دانے کی طرح اگیں گے جو سیلاب کے کوڑا کرکٹ میں اگتا ہے جس جانب سورج کی دھوپ پڑتی ہو وہاں سے سبز اور جہاں سورج کی دھوپ نہ لگتی ہو اس جانب سے زرد ہوتا ہے، پھر وہ گھنگرودار پودوں کی طرح اگیں گے یہاں تک کہ وہ چیونٹیوں کی طرح بکثرت ہونگے اور ان کی گردنوں پر ”اللہ کے آزاد کردہ جہنمی“ لکھا ہوگا، جنت والے ان کو اس لکھے ہوئے سے پہچانیں گے کہ انہوں نے کبھی نیک عمل نہیں کیا۔ جب تک اللہ تعالیٰ چاہیں گے وہ اسی طرح جنت میں رہیں گے اور یہ مکتوب ان کی گردنوں میں لٹکا ہوگا۔ پھر

وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہم سے یہ مکتوب مٹا دے تو یہ مکتوب ان سے مٹا دیا جائیگا۔<sup>۱</sup>

## آغازِ قیامت

حضرت ابن مسعودؓ کے پاس دجال کا ذکر ہوا تو آپؓ نے فرمایا اس وقت لوگ تین فرقوں میں تقسیم ہوں گے، ایک فرقہ اس کی پیروی کرے گا۔ اور ایک فرقہ اپنے آباء و اجداد کی زمین میں شیخ کے پودے کی طرح رہے گا۔ اور ایک فرقہ فرات کے کنارے آئیگا، دجال ان سے قتال کرے گا اور وہ دجال سے قتال کریں گے۔ یہاں تک کہ مؤمنین شام کی غربی جانب جمع ہونگے۔ پھر اس دجال کی طرف ایک جماعت بھیجیں گے۔ اس میں ایک گھڑ سوار سرخ و سیاہ یا سیاہ و سفید گھوڑے پر سوار ہوگا وہ تمام کے تمام شہید ہو جائیں گے، پھر حضرت مسیحؑ کا نزول ہوگا اور وہ دجال کو قتل کریں گے، پھر یاجوج ماجوج نکلیں گے جو زمین میں اترتے پھریں گے اور فساد پھیلانیں گے، پھر حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی ”وہم من کل حذب ینسلون“ پھر اللہ تعالیٰ نغفہ نامی (کیڑے کی طرح کا) ایک جانور بھیجیں گے وہ ان کے کانوں اور ناک کے سوراخوں میں داخل ہوگا جس سے وہ مرجائیں گے، ان کی بدبو سے زمین بدبودار ہو جائیگی پھر زمین والے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے اور اللہ تعالیٰ بارش برسائیں گے اور زمین ان سے پاک ہو جائیگی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجیں گے جس میں سخت ٹھنڈک ہوگی یہ ہوا زمین پر کسی مومن کو زندہ نہیں چھوڑے گی۔ پھر قیامت شریر لوگوں پر قائم ہوگی۔ ایک فرشتہ آسمان

۱ (اخر جہ ابن جریر فی تفسیرہ والطبرانی فی الطوالات و ابویعلیٰ فی مسندہ والبیہقی فی البعث و ابوموسیٰ المدینی فی الطوالات و علی بن معبد فی کتاب الطاعة والعصیان ہکذا اخرج هذا الحديث بطوله الاثمه المذكورون قال الحافظ مدار هذا الحديث علی اسماعیل بن رافع قاضی اهلا المدينة وقد تكلم فيه بسبب هذا الحديث وفي بعض سياقه نكارة وقد قيل انه جمعه من طرق واماكن متفرق فساقه سياقه واحداً وقال الحافظ ابوموسیٰ المدینی هذا الحديث وان كان فی اسناده من تكلم فيه فالذی فی متفرق فی اسانید ثابتة وقد اختلف الناس فی تصحیح هذا الحديث وتضعیفه فصحه ابن الحریری والقرطبی ومغلطانی وضعفه البيهقی وعبدالحق وصوبهما الحافظ ابن حجر )



وزمین کے درمیان صور لے کر کھڑا ہوگا اور اس میں پھونکے گا جس سے اللہ کی تمام مخلوق مرجائیگی مگر جسے اللہ چاہیں گے، پھر دو فحشوں کے درمیان جو اللہ تعالیٰ چاہیں گے وہی ہوگا پھر اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے موسلا دھار بارش برسائیں گے پس ان لوگوں کے جسم اور گوشت اس پانی سے اگیں گے جس طرح زمین خوش منظر چیزوں کو اگاتی ہے۔ پھر عبد اللہ ابن مسعودؓ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

﴿اللہ الذی یرسل الریاح فتثیر سحابا فسقناہ الی بلد میت

فاحینابہ الارض بعد موتہا کذلک النشور﴾ (فاطر: ۹)

”اللہ ہے جس نے چلائی ہیں ہوائیں، پھر وہ اٹھاتی رہیں بادل کو، پھر ہانک لے گئے ہم اس کو مردہ دیس کی طرف، پھر زندہ کر دیا ہم نے اس سے زمین کو اس کے مرجانے کے بعد۔“

پھر ایک فرشتہ زمین و آسمان کے درمیان کھڑا ہو کر صور پھونکے گا جس سے ہر روح اپنے جسم کی طرف آ کر اس میں داخل ہو جائیگی، پس وہ تمام لوگ اس طرح اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے آئیں گے جیسا کہ وہ تمام ایک ہی آدمی ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے سامنے ظاہر ہو کر ان سے ملیں گے، مخلوق میں سے جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی چیز کی عبادت کرتا تھا وہ چیز اس کے سامنے بلند ہوگی اور وہ اس کی پیروی کریگا، پھر اللہ تعالیٰ یہود سے استفسار فرمائیں گے کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: عزیزؐ کی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تمہیں پانی چاہیے؟ وہ کہیں گے: ہاں! تو اللہ تعالیٰ انہیں جہنم دکھائیں گے جو سراب کی طرح نظر آئیگی، پھر حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

﴿ثم عرضنا جہنم یومئذ للکفرین عرضا﴾ (کہف: ۱۰۰)

”اور دکھلا دیں ہم دوزخ اس دن کافروں کو سامنے۔“

پھر اللہ تعالیٰ نصاریٰ سے فرمائیں گے تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: مسیحؑ کی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تمہیں پانی چاہیے؟ وہ کہیں گے: ہاں! پس اللہ تعالیٰ انہیں جہنم دکھائیں گے جو سراب کی طرح نظر آئیگی اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی

عبادت کرنیوالوں کے ساتھ ایسا ہی ہوگا پھر حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی

﴿وَقِفُّهُمْ اَنْهُمْ مَسْئُولُونَ﴾ (صَفّت: ۲۴)

”اور کھڑا رکھو ان کو! ان سے پوچھنا ہے۔“

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے فرمائیں گے تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم اللہ کی عبادت کرتے تھے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے، اللہ تعالیٰ ان کو ڈانٹ کر ایک یا دو مرتبہ کہیں گے کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم اللہ کی عبادت کرتے تھے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تم اپنے رب کو پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے اللہ تعالیٰ پاک ہے، اگر وہ ہمارے سامنے آئے تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی ساق مبارک کی تجلی فرمائیں گے تو ہر مومن سجدے میں گر جائیگا اور منافقین باقی رہ جائیں گے ان کی کمرختی ہو جائیگی گویا کہ ان میں سیخیں پروئی گئی ہیں، منافقین التجاء کریں گے: اے ہمارے رب (ہمارے حال پر رحم فرما)! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جب تم تندرست تھے تمہیں سجدے کی طرف بلایا جاتا تھا لیکن تم سجدہ نہیں کرتے تھے، پھر اللہ تعالیٰ پل صراط کا حکم دیں گے تو اسے جہنم پر بچھا دیا جائیگا، لوگ اپنے اعمال کے مطابق جماعتوں کی شکل میں گزریں گے۔ ان میں سے پہلی جماعت بجلی کی طرح ہوگی، پھر لوگ ہوا کی طرح گزریں گے، پھر پرندے کی طرح، پھر تیز جانور کی طرح، پھر دوڑتے ہوئے آدمی کی طرح پھر چلتے ہوئے آدمی کی طرح پھر آخر میں ایک آدمی اپنے پیٹ کے بل ریگلتا ہوا گزرے گا، وہ کہے گا اے میرے رب! آپ نے مجھے ست کر دیا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تجھے تیرے عمل نے ست کر دیا، پھر اللہ تعالیٰ شفاعت کی اجازت دیں گے سب سے پہلے جبریل شفاعت کریں گے، پھر ابراہیمؑ، پھر موسیٰؑ، پھر چوتھے نمبر پر آپ ﷺ شفاعت فرمائیں گے، آپ ﷺ کے بعد آپ کی جگہ میں کوئی شفاعت نہیں کریگا اور وہ مقام محمود ہے، جس کا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے وعدہ کیا ہے، ہر شخص جنت اور جہنم میں اپنا گھر دیکھے گا، ان سے کہا جائیگا کاش تم عمل کرتے، وہ حسرت کا دن ہوگا، اہل دوزخ جنت میں اپنا گھر دیکھیں

گے۔ ان سے کہا جائیگا کہ اگر تم نیک اعمال کرتے تو یہ گھر تمہارا ہوتا اور اہل جنت دوزخ میں اپنا گھر دیکھیں گے۔ ان سے کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کا تم پر احسان نہ ہوتا تو کیا ہوتا؟ پھر ملائکہ، انبیاء، شہداء، صالحین اور مؤمنین شفاعت کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت قبول فرمائیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں ارحم الراحمین ہوں، پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جہنم سے اس سے زیادہ لوگوں کو نکالیں گے جن کو پہلے نکالا تھا، حتیٰ کہ نیکی والا ایک بھی شخص جہنم میں باقی نہ رہے گا، پھر جب اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی کو نہ نکالنے کا فیصلہ کر لیں گے تو ان کے چہرے اور رنگ بدل دیں گے، پھر ایک مومن آدمی آ کر شفاعت کریگا، اسے کہا جائیگا جو کسی کو پہچانتا ہے وہ اسے نکال لے، وہ آدمی آ کر دیکھے گا تو کسی کو نہیں پہچانے گا، ایک آدمی اس سے کہے گا اے فلاں! میں فلاں شخص ہوں تو وہ کہے گا میں تجھے نہیں پہچانتا۔ پھر وہ جہنمی کہیں گے:

﴿ربنا اخرجنامنہا فان عدنا فانا ظلمون قال اخسؤا

فیہا ولا تکلمون﴾ (مؤمنون: ۱۰۷-۱۰۸)

”اے ہمارے رب! نکال لے ہم کو اس میں سے، اگر ہم پھر کریں تو ہم گنہگار ہوں گے۔ فرمایا: پڑے رہو پھٹکارے ہوئے اس میں اور مجھ سے نہ بولو۔“

جب اللہ تعالیٰ یہ فرما چکیں گے تو ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیے جائیں گے اور کوئی بشر جہنم سے نہ نکل سکے گا۔<sup>۱</sup>

### قیامت کے دن کی تفصیلات

حضرت لقیط بن عامرؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ جو کچھ لوگوں کو سکھاتے ہیں ہمیں بھی سکھائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم زندہ رہو گے جتنے عرصہ بھی زندہ رہے حتیٰ کہ تمہارے نبی فوت ہو جائیں گے: پھر تم زندہ رہو گے جتنا عرصہ

۱ (اخرجه ابن ابی شیبہ وعبد بن حمید وابن ابی حاتم والطبرانی والحاکم وصححه

البیہقی فی البعث والطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

بھی زندہ رہے یہاں تک کہ ایک چیخ آئیگی۔ تیرے معبود کی قسم! وہ زمین پر کسی کو زندہ نہیں چھوڑے گی۔ تمہارا رب آسمان کو حکم دے گا تو وہ عرش کے نیچے سے پانی برسائے گا پس تیرے رب کی قسم! وہ زمین کی پشت پر کسی مقتول اور کسی مدفون میت کو نہیں چھوڑے گا مگر اس کی قبر پھاڑ دے گا اور اسے سر کی جانب سے پیدا کرے گا اور وہ سیدھا بیٹھ جائے گا۔

تیرا رب اسے کہے گا کیا حال ہے؟ وہ کہے گا اے میرے رب! اور اسے یوں محسوس ہوگا جیسے گھر والوں سے باتیں کر رہا ہو۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ ہمیں کیسے جمع کریں گے حالانکہ ہوا ہمارے ذرے ذرے کر چکی ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں اس کی مثال دیتا ہوں۔ یہ زمین جو خشک ڈھیلے کی طرح ہے تم نے کہا یہ کبھی زندہ نہیں ہوگی پھر تمہارے رب نے اس پر بادل برسایا تو کچھ ہی دنوں کے بعد یہ زمین زندہ ہو گئی۔ تیرے رب کی قسم وہ تمہیں جمع کرنے پر اس سے زیادہ قادر جتنا کہ پانی زمین کی نباتات اگانے پر قادر ہے۔ پس تم اپنی قبروں سے نکلو گے، تم کچھ دیر اللہ کو دیکھو گے اور وہ تمہیں دیکھے گا، میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم اسے کیسے دیکھیں گے اور وہ ہمیں کیسے دیکھے گا؟ حالانکہ وہ ایک ہے اور ہم سے زمین بھر جائے گی، آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں اس کی مثال دیتا ہوں۔ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی قریبی نشانیاں ہیں، جو اس سے چھوٹے ہیں، تم ان دونوں کو ایک ہی وقت میں دیکھتے ہو اور وہ تمہیں دیکھتے ہیں اور تم ان کے دیکھنے میں بھیڑ نہیں کرتے۔ تیرے رب کی قسم: وہ ان دونوں سے زیادہ اس پر قادر ہے کہ تم اسے دیکھو اور وہ تمہیں دیکھے۔ میں نے عرض کیا: ہم اپنے رب سے ملیں گے تو وہ ہمارے ساتھ کیا معاملہ کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس پر اس حالت میں پیش ہو گے کہ تمہارے نامہ اعمال اس کے سامنے کھلے ہوں گے اور تمہاری کوئی چیز اس پر مخفی نہیں ہوگی۔ پس تمہارا رب اپنے ہاتھ سے ایک چلو پانی لے گا اور تمہاری طرف چھڑکے گا۔ تمہارے رب کی قسم: تم میں سے ہر ایک کے چہرے پر اس کا ایک چھینٹا پڑے گا۔ اس چھینٹے کے سبب مومن کا چہرہ سفید کپڑے کی طرح ہو جائے گا اور وہ چھینٹا کافر کے ناک پر کالے گرم پانی کی طرح پڑے گا۔ پھر تمہارے نبی چلیں گے اور ان کے پیچھے صالحین چلیں گے پھر تم آگ کے بڑے حصے پر چلو گے جب تم

میں سے کسی کا پاؤں انگارے پر پڑیگا تو وہ کہے گا تھوڑا پانی پلاؤ: تیرا رب کہے گا: پانی تو اپنے وقت پر ملے گا۔ پھر تم پیاس کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے حوض پر آؤ گے، اللہ کی قسم: اس وقت ایسی پیاس ہوگی کہ میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ تیرے معبود کی قسم! جو بھی ہاتھ پھیلانے کا اسے پیالہ مل جائیگا۔ سورج اور چاند قید کر لئے جائیں گے تم ان میں سے ایک بھی نہ دیکھو گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اس دن کس چیز کے ذریعے دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس چیز کے ذریعے تم اب دیکھ رہے ہو۔ یہ گفتگو سورج کے طلوع سے پہلے ہو رہی تھی میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں اپنی نیکیوں اور برائیوں کی کیا جزا ملے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک ٹیکی دس گنا شمار ہوگی اور ایک گناہ ایک ہی شمار ہوگا یا پھر وہ معاف کر دیا جائیگا۔ میں نے عرض کیا: جنت اور دوزخ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا! تیرے معبود کی قسم: جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور دو دروازوں کے درمیان ایک سواری کی ستر سال کی مسافت کے برابر فاصلہ ہے۔ اور دوزخ کے سات دروازے ہیں۔ دو دروازوں کے درمیان ایک سواری کی ستر سال کی مسافت کے برابر فاصلہ ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں جنت میں کیا ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: صاف شہد کی نہریں اور ایسے دودھ کی نہریں جن کا ذائقہ نہ بدلے گا اور ایسے پانی کی نہریں جو بد بودار نہیں ہوگا اور ایسی شراب کی نہریں جن سے پینے کے بعد پیاس نہ لگے گی اور نہ ندامت ہوگی نیز تمہیں میوے بھی ملیں گے۔ تیرے معبود کی قسم! تمہارے نیک عمل اور تمہاری بھلائی کے بدلے میں پاکیزہ عورتیں بھی ملیں گی۔ میں نے عرض کیا: کیا ہمارے لئے جنت میں پاکیزہ نیک بیویاں ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیک عورتیں نیک مردوں کے لئے ہیں۔ تم ان سے اسی طرح لذت حاصل کرو گے جس طرح دنیا میں لذت حاصل کرتے ہو، اور وہ تم سے لذت حاصل کریں گی سوائے اس کے کہ اولاد نہ ہوگی۔

## ﴿آغاز قیامت کی شروعات﴾

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَا يَنْظُرُونَ إِلَّا صِحَّةَ وَاحِدَةٍ تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ،  
فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ﴾ (یس: ۴۹، ۵۰)  
”یہ راہ دیکھتے ہیں ایک چنگھاڑ کی جو ان کو آ پکڑے گی جب آپس  
میں جھگڑ رہے ہوں گے پھر نہ کر سکیں گے کہ کچھ کہہ ہی مریں اور نہ  
اپنے گھر کو پھر کر جاسکیں۔“

نیز ارشاد فرمایا:

﴿لَا تَأْتِيَكُمْ الْبَغْتَةُ﴾ (اعراف: ۱۸۷)  
”جب تم پر آئیگی تو بے خبر آئیگی۔“

## قیامت کے وقت لوگ روزمرہ کاموں میں مصروف ہوں گے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: صور پھونکا جائے گا  
اور لوگ اپنے بازاروں اور راستوں اور مجلسوں میں ہوں گے۔ یہاں تک کہ دو آدمی ایک  
کپڑے کا سودا کر رہے ہوں گے اور ان میں سے کوئی بھی کپڑے کو اپنے ہاتھ سے نہیں  
چھوڑے گا، یہاں تک کہ صور پھونک دیا جائیگا۔ لوگ اس سے بے ہوش ہو جائیں گے۔  
اور فرمایا یہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿مَا يَنْظُرُونَ إِلَّا صِحَّةَ وَاحِدَةٍ﴾ (یس: ۴۹)  
”یہ راہ دیکھتے ہیں ایک چنگھاڑ کی۔“

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے

﴿فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ﴾ (یس: ۵۰)  
”پھر نہ کر سکیں گے کہ کچھ کہہ ہی مریں، اور نہ اپنے گھر کو پھر کر  
جاسکیں گے۔“

کے بارہ میں فرمایا قیامت اس حال میں قائم ہوگی کہ لوگ بازاروں میں بیچ رہے ہوں گے اور کپڑوں کے گزناپ رہے ہوں گے اور اونٹنیوں سے دودھ نکال رہے ہوں گے۔ اور اپنے کاموں میں منہمک ہوں گے۔

حضرت عبداللہ بن احمد نے زوائد الزہد میں حضرت زبیر بن العوامؓ سے بھی اسی قسم کا مضمون روایت کیا ہے۔

## قیامت بہت کم وقت میں قائم ہو جائے گی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿لَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتْبَاعَانَهُ وَلَا يَطْوِيَانَهُ ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقَى فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبْسٍ لِقَحْتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ اِكْلَتَهُ اِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا﴾

(اخرجه البخاری فی الرقائق وفی الفتن ومسلم فی الفتن واشراط الساعۃ)  
”قیامت اتنے کم وقت میں قائم ہو جائے گی کہ دو شخصوں نے کپڑا پھیلا دیا ہو گا وہ ابھی اس کا سودا بھی نہیں کر پائیں گے اور نہ اس کو پیٹ پائیں گے کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ ایک آدمی اپنے حوض کی لپٹائی کر رہا ہو گا مگر اس کا پانی بھی نہ پی سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی، ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ دوہ کر آئے گا مگر اس کو نوش نہ کر سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ ایک آدمی نے لقمہ اپنے منہ کی طرف اٹھایا ہو گا مگر اس کو کھا بھی نہیں سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔“

## آسمان پر ایک سیاہ بادل چھا جائے گا

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ آپ فرمایا:

﴿يطلع عليكم قبل الساعة سحابة سوداء من قبل المغرب مثل الترس فلا تزال ترتفع في السماء وتنتشر حتى تملأ السماء ثم ينادى مناد يا ايها الناس اتي امر الله فلا تستعجلوه قال رسول الله والذى نفسى بيده ان الرجلين ينشران الثوب فلا يطويانه وان الرجل ليمدر حوضه فلا يسقى منه شيئا أبدا والرجل يحلب ناقته فلا يشربه أبدا﴾

(اخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير بسند جيد)

”قیامت قائم ہونے سے پہلے مغرب کی جانب سے ڈھال کی مانند سیاہ بادل طلوع ہوگا اور آسمان کی طرف بڑھتا چلا جائے گا حتیٰ کہ تمام آسمان پر چھا جائے گا، پھر ایک منادی ندا دے گا۔ اے لوگو! اللہ کا فیصلہ آپہنچا، اب تم جلدی نہ چاہو۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ دو شخصوں نے کپڑا پھیلایا ہوا ہوگا لیکن اسے پیٹ نہ سکیں گے۔ ایک آدمی اپنے حوض کی لپٹائی کر رہا ہوگا لیکن کبھی بھی اس کا پانی نہیں پی سکے گا۔ اور ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ دوہ رہا ہوگا لیکن کبھی بھی اسے پی نہ سکے گا۔“

## سب سے آخر میں قیامت کن لوگوں پر قائم ہوگی؟

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا

﴿آخر من يحشر راعيان من مزينة يريدان المدينة ينعقان بغنمهما فيجدانها وحوشا حتى اذا



بلغاثنية الوداع خرا على وجوههما ﴿﴾ (اخرجه البخاری)  
 ”آخر میں جن پر قیامت قائم ہوگی وہ قبیلہ مزینہ کے دو چرواہے  
 ہوں گے جو مدینہ جانا چاہیں گے، مگر جب بکریوں کو واپس لے  
 جانے کیلئے آواز لگائیں گے تو انہیں خوف زدہ پائیں گے۔ حتیٰ کہ  
 جب یہ دونوں مقام ”ثنية الوداع“ تک پہنچیں گے تو اپنے منہ  
 کے بل گر پڑیں گے۔“

امام حاکمؒ نے مذکورہ حدیث میں حضرت ابن صریحہ غفاریؒ کی روایت سے یہ  
 اضافہ بھی نقل کیا ہے کہ ”جب یہ مقام ”ثنية الوداع“ تک پہنچیں گے تو وہاں دو فرشتے  
 موجود ہوں گے جو انہیں ٹانگوں سے پکڑ کر گھیٹ کر میدان محشر میں پہنچا دیں گے۔ یہ  
 دو شخص سب لوگوں کے بعد محشر ہوں گے۔“

### قیامت کے وقت غیبی آواز

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ينادي مناد بين يدي الصيحة يا ايها الناس اتاكم  
 الساعة و قد بدا صوتها فيسمعون الاحياء والاموات  
 وينزل الله الى السماء ثم ينادي مناد "لمن الملك  
 اليوم لله الواحد القهار"﴾ (اخرجه ابن ابى داود في البعث)  
 ”صبحہ (نخچہء صور) کے وقت ایک منادی ندا دے گا۔ اے لوگو!  
 تم تک قیامت آ پہنچی۔ اور وہ اتنے زور سے یہ ندا دے گا کہ اسے  
 زندہ اور مردہ سب سنیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول  
 فرمائیں گے تو ایک منادی ندا کرے گا:

﴿لمن الملك اليوم لله الواحد القهار﴾ (مومن: ۱۶)

”آج کس کی حکومت ہے؟ اللہ واحد قہار کی۔“

## قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں دجال کا خروج ہوگا اور وہ ”چالیس“..... زندہ رہے گا۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ چالیس دن زندہ رہے گا۔ یا چالیس مہینے زندہ رہے گا یا چالیس سال۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ کو حضرت عروہ بن مسعودؓ جیسی شکل میں بھیجیں گے۔ حضرت عیسیٰؑ دجال کو تلاش کر کے قتل کر دیں گے۔ پھر لوگ سات سال تک اس طرح رہیں گے کہ کسی بھی دو شخصوں میں دشمنی نہ ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا چلائیں گے جس کے سبب ذرہ برابر ایمان اور خیر رکھنے والا شخص بھی روئے زمین پر زندہ باقی نہ رہے گا، حتیٰ کہ اگر تم میں سے کوئی پہاڑ کے درمیان بھی گھس گیا تو وہ ہوا وہاں بھی پہنچے گی اور اس کی روح قبض کر لے گی۔ پس شریر لوگ باقی رہ جائیں گے جو پرندوں کے ہلکے پن اور درندوں کی سوچ کی طرح نہ کسی کو نیکی پہنچاتے ہوں گے اور نہ کسی برائی کو برا سمجھتے ہوں گے۔ ان کے پاس شیطان انسانی شکل میں آ کر کہے گا تمہیں شرم نہیں آتی؟ وہ کہیں گے تم ہمیں کیا حکم دیتے ہو؟ شیطان انہیں بتوں کی پوجا کا حکم دے گا۔ لوگوں کو حسن معیشت اور رزق کی فراوانی حاصل ہوگی، پھر صور پھونکا جائیگا جو شخص بھی صور کی آواز سنے گا وہ ادھر ادھر گردن ہلائے گا۔ اپنے اونٹ کیلئے حوض درست کرنے والا شخص سب سے پہلے یہ آواز سن کر مرے گا، پھر دیگر لوگ بھی مرجائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش برسائیں گے جو سایہ کی مانند ہوگی اس سے لوگوں کے اجسام پیدا ہوں گے۔ پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا جس سے لوگ زندہ ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگیں گے۔ پھر کہا جائے گا اے لوگو! اپنے رب کے سامنے پیش ہو جاؤ

﴿وَقَفَّوْهُمْ اَنَّهُمْ مَسْنُولُونَ﴾ (صفت: ۲۴)

”اور کھڑا رکھوان کو ان سے پوچھنا ہے۔“

پھر حکم ہوگا دوزخیوں کو الگ کر دو! پوچھا جائے گا کس حساب سے الگ کریں؟ حکم ہوگا ہزار میں سے نو سونانوے کو، آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں یہی دن ہوگا:

﴿يَوْمَايَجْعَلُالْوِلْدَانَشِيَا﴾ (مزمّل: ۱۷)

”اس دن سے جو کر ڈالے لڑکوں کو بوڑھا۔“

اور یہی دن ہوگا:

﴿یوم یکشف عن ساق﴾ (القم: ۴۲)

”جس دن کہ کھولی جائے پنڈلی۔“

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿لا تقوم الساعة الا على شرار الناس﴾

”قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی۔“

## قرب قیامت کی آخری علامت

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان لله دیکاجناحاه موشیان بالزبرجد واللؤلؤ والیاقوت  
جناح بالمشرق وجناح بالمغرب وقوائمه بالارض  
السفلی ورأسه مثنی تحت العرش فاذا كان السحر  
الأعلى خفق بجناحیه ثم قال سبح قدوس ربنا الله  
ولاله غیره فعند ذلك تضرب الديكة اجنحتها وتسبح  
فاذا كان يوم القيامة قال الله تعالى ضم جناحیک وعض  
صوتک فیعلم اهل السموات والارض ان الساعة قد  
اقتربت﴾ (اخرجه ابو الشیخ ابن حبان فی کتاب العظمة)

”اللہ تعالیٰ کا ایک مرغ ہے جس کے دونوں پر زبرجد، لؤلؤ اور  
یاقوت سے مرصع ہیں۔ ایک پر مشرق میں ہے اور ایک مغرب  
میں، اس کے نیچے زمین کی تہہ میں ہیں اور اس کا سر عرش کے  
نیچے لگ رہا ہے۔ جب سحری کا وقت ہوتا ہے تو وہ مرغ اپنے پر  
پھڑپھڑاتا ہے پھر کہتا ہے: سبح قدوس ربنا الله ولا اله  
غیرہ اس وقت دنیا کے تمام مرغ اپنے پر پھڑپھڑاتے اور تسبیح

کہتے ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس مرغ کو حکم دیں گے کہ اپنے پر سمیٹ لے! اور آواز پست کر لے! اس وقت آسمانوں اور زمین والے جان لیں گے کہ قیامت قریب آن پہنچی ہے۔“

### قیامت جمعہ کے دن قائم ہوگی

حضرت اوس بن اوسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان من افضل ايامكم يوم الجمعة، فيه خلق آدم وفيه قبض وفيه نفخة الصور وفيه الصعقة﴾

(اخرجه ابوداؤد في كتاب الصلوة والنسائي في كتاب الجمعة والحاكم واحمد وابن خزيمة وابن حبان)

”تمام دنوں میں افضل ترین دن جمعہ المبارک کا ہے، اسی روز حضرت آدمؑ کو پیدا کیا گیا، اسی دن ان کا انتقال ہوا، اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔“

### جمعہ کے دن ہر چیز قیامت سے ڈرتی ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ما من دابة الا وهى مصيحة يوم الجمعة من حين تصبح حتى تطلع الشمس شفقاً من الساعة الا الجن والانس﴾

”جمعہ کے دن جب صبح کے وقت سورج طلوع ہوتا ہے تو سوائے جن وانس کے ہر جانور کی قیامت کے خوف سے چیخ نکل جاتی ہے۔“

حضرت لبابہ بن عبد المذہبؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ما من ملك مقرب ولا سماء ولا ارض ولا رياح ولا

جبال ولا بحر الا وهن يشفقن من يوم الجمعة ﴿﴾ (اخرجه ابن ماجه فى كتاب اقامة الصلوة والسنة فيها واليهي فى الشعب)  
 ”کوئی مقرب فرشتہ، آسمان، زمین، ہوا، پہاڑ اور کوئی سمندر ایسا نہیں جو روز جمعہ سے نہ ڈرتا ہو۔“

حضرت مجاہدؒ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو بر و بحر اور جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں سب ڈرتی ہیں۔ سوائے جن وانسان کے۔  
 (اخرجه سعيد بن منصور فى سننه)

### ﴿نفسِ صورت﴾

نفس کے وقت بھی بعض حضرات کے ہوش برقرار رہیں گے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی مدینہ کے بازار میں کہہ رہا تھا: مجھے اس ذات کی قسم ہے! جس نے حضرت موسیٰؑ کو تمام انسانوں سے برگزیدہ بنایا۔ یہ سن کر ایک صحابیؓ نے اسے طمانچہ رسید کیا، اور فرمایا کہ تو یہ کہتا ہے جب کہ ہم میں رسول خدا ﷺ بھی موجود ہیں۔ میں نے یہ بات آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ونفخ فى الصور فصعق من فى السموات ومن فى الارض الا من شاء الله ثم نفخ فيه اخرى فاذا هم قيام ينظرون﴾  
 (زمر: ۶۸)

”اور پھونکا جائے صور میں پھر بیہوش ہو جائے جو کوئی ہے آسمانوں میں اور زمین میں مگر جس کو اللہ چاہے، پھر پھونکی جائے دوسری بار تو فوراً وہ کھڑے ہو جائیں ہر طرف دیکھتے۔“

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰؑ نے عرش کا ایک پایہ پکڑ رکھا ہوگا۔ مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے مجھ سے پہلے سر اٹھایا ہوگا یا وہ متثنیٰ لوگوں میں سے ہوں گے۔ (اخرجه الشيخان والترمذی وابن ماجه)

## نفس کے وقت کن لوگوں کے ہوش قائم رہیں گے؟

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿سَأَلْتُ جَبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ: وَنَفَخَ فِي الصُّوْرِ فَصَقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ الْأَمِنْ شَاءَ اللَّهُ. مَنْ الَّذِينَ لَمْ يَشَاءَ اللَّهُ أَنْ يَصْعَقَهُمْ؟ قَالَ: هُمُ الشُّهَدَاءُ مُتَقَلِّدُونَ أَسْيَافَهُمْ حَوْلَ عَرْشِهِ﴾

(رواہ ابویعلیٰ والحاکم وصححه والبیہقی)

”میں نے آیت وَنَفَخَ فِي الصُّوْرِ فَصَقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ الْأَمِنْ شَاءَ اللَّهُ کے متعلق حضرت جبریلؑ سے سوال کیا کہ وہ کون ہونگے جن کے ہوش نہیں اڑیں گے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ یہ شہداء ہونگے جنہوں نے اپنی تلواریں اللہ کے عرش کے گرد لٹکا رکھی ہوں گی۔“

حضرت سعید بن جبیرؓ سے اسی قسم کی روایت یہ بھی مذکور ہے۔

(اخرجه هناد بن السرى والبيهقى والنحاسى فى معانى القرآن)

## بعض ملائکہ بھی بے ہوش نہیں ہوں گے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے جب یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَنَفَخَ فِي الصُّوْرِ فَصَقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ الْأَمِنْ شَاءَ اللَّهُ﴾

(زم: ۶۸)

”اور پھونکا جائے صور میں پھر بے ہوش ہو جائے جو کوئی ہے آسمانوں میں اور زمین میں مگر جس کو اللہ چاہے۔“

تو صحابہ کرامؓ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! یہ کون حضرات ہونگے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ قرار دیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا (۱) جبریلؑ (۲) میکائیلؑ (۳) ملک الموت (۴) اسرافیلؑ (۵) حاملین عرش۔ جب اللہ تعالیٰ مخلوقات کی ارواح قبض فرمائیں گے تو

ملک الموت سے پوچھیں گے۔ کون باقی ہے؟ وہ عرض کریں گے۔ اے پروردگار! آپ پاک ہیں، برکت والے ہیں، بلند ہیں اور صاحب جلال و اکرام ہیں، جبریلؑ باقی ہے میکائیلؑ باقی ہے اسرافیلؑ باقی ہے اور ملک الموت باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اسرافیلؑ کی روح قبض کرلو! ملک الموت اسرافیلؑ کی روح قبض کرلیں گے۔ اللہ تعالیٰ پھر پوچھیں گے اے ملک الموت کون باقی ہے؟ وہ عرض کریں گے اے میرے رب! آپ پاک ہیں بابرکت ہیں اور صاحب جلال و اکرام ہیں جبریلؑ، میکائیلؑ اور ملک الموت باقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میکائیلؑ کی روح بھی قبض کرلو! ملک الموت حضرت میکائیلؑ کی روح بھی قبض کرلیں گے اور حضرت میکائیلؑ بہت بڑے پہاڑ کی طرح گر پڑیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ اے ملک الموت! اب کون باقی ہے؟ تو وہ عرض کریں گے یارب جبریلؑ اور ملک الموت باقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے ملک الموت تو بھی مرجا! تو وہ بھی مرجائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھیں گے: اے جبریلؑ! کون باقی ہے؟ تو وہ عرض کریں گے آپ کی ذات کریم باقی ہے جو ہمیشہ ہمیشہ باقی رہنے والی ہے اور جبریلؑ فانی ہے، مرجانے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اس کا مرنا بھی ضروری ہے۔ حضرت جبریلؑ اپنے پر پھڑ پھڑاتے ہوئے سجدہ میں گر جائیں گے اور اسی حالت میں ان پر موت آ جائے گی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت میکائیلؑ کے جسم کے مقابلہ میں حضرت جبرائیلؑ کا جسم اتنا بڑا ہوگا جیسے عظیم پہاڑ۔ (الخروجہ القرآنی فی تفسیرہ)

حضرت انسؓ ارشاد باری تعالیٰ و نفع فی الصور کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ مستثنیٰ حضرات تین ہیں (۱) جبریلؑ (۲) میکائیلؑ (۳) اور ملک الموت پس اللہ تعالیٰ پوچھیں گے، حالانکہ وہ سب سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں۔ اے ملک الموت! کون باقی ہے؟ وہ عرض کریں گے، آپ کی ذات کریم تو ہے ہی باقی رہنے والی، جبریلؑ، میکائیلؑ اور ملک الموت باقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جبریلؑ کی روح بھی قبض کرلو! پھر فرمائیں گے حالانکہ وہ سب کچھ جانتے ہیں، کون باقی ہے؟ ملک الموت عرض کریں گے، آپ کی ذات کریم تو ہے ہی باقی رہنے والی، اور آپ کے عبد جبریلؑ و میکائیلؑ باقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میکائیلؑ کی روح بھی قبض کرلو! پھر اللہ تبارک

و تعالیٰ جو سب کچھ جانتے ہیں پوچھیں گے: کون باقی ہے؟ ملک الموت عرض کریں گے آپ کی ہمیشہ رہنے والی کریم ذات اور آپ کا عبد ملک الموت، جسے آخر کار مرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ملک الموت تو بھی مر جا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے ہی مخلوق کی ابتداء کی اور میں ہی اسے دوبارہ لوٹاؤں گا۔ کہاں ہیں سرکش اور تکبر کرنے والے؟ پس کوئی ایک بھی جواب نہ دے سکے گا۔ تو اللہ تعالیٰ خود ہی فرمائیں گے هو الله الواحد القهار پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا اور لوگ زندہ ہو کر دیکھنے لگیں گے۔ (اخر جہ البیہقی)

حضرت زید بن اسلمؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ فرمایا: مستثنیٰ حضرات بارہ ہیں (۱) حضرت جبرائیلؑ (۲) حضرت میکائیلؑ (۳) حضرت اسرافیلؑ (۴) ملک الموت اور آٹھ حاملین عرش فرشتے۔ (اخر جہ البیہقی)

### قیامت کس طرح قائم ہوگی؟

ارشاد باری تعالیٰ و نفع فی الصور کی تفسیر میں حضرت مقاتل بن سلیمان سے مروی ہے کہ صور سے مراد قرن (سینگ) ہے حضرت اسرافیلؑ نے اپنا منہ قرن (سینگ) پر اس طرح رکھا ہوا ہے جیسا کہ بگل پر رکھتے ہیں۔ قرن کے سر کا دائرہ آسمان وزمین کی چوڑائی کے برابر ہے، حضرت اسرافیلؑ اس انتظار میں اپنی نگاہ عرش پر جمائے ہوئے ہیں کہ کب صور پھونکنے کا حکم ملتا ہے؟ جب یہ پہلی مرتبہ صور پھونکیں گے تو سب کے ہوش اڑ جائیں گے، یعنی جو مخلوقات آسمان میں یا جو جاندار زمین پر ہیں صور کی آواز کی شدت اور گھبراہٹ سے فوت ہو جائیں گے۔ سوائے ان حضرات کے جن کو اللہ تعالیٰ مستثنیٰ کر لیں گے۔ یعنی حضرت جبرائیلؑ، حضرت میکائیلؑ، حضرت اسرافیلؑ اور ملک الموت۔ پھر اللہ تعالیٰ ملک الموت کو حکم دیں گے کہ میکائیلؑ کی روح کو قبض کرلو! پھر جبرائیلؑ کی اور پھر اسرافیلؑ کی روح بھی قبض کرلو! پھر اللہ تبارک و تعالیٰ ملک الموت کو حکم فرمائیں گے تو وہ بھی مرجائیں گے۔ پھر اس کے بعد مخلوقات برزخ میں چالیس سال تک ایسے ہی مردہ رہیں گی۔ پھر دوسرا نغمہ پھونکا جائیگا اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیلؑ کو زندہ کریں گے اور انہیں دوسرے نغمہ کا حکم دیں گے۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:



﴿ثُمَّ نَفَخَ فِيهِ سَاحِلَ الْأَرْضِ فَأُذِنَ لَهُمْ قِيَامُ يَوْمِ يُنْظَرُونَ﴾ (زمر: ۶۸)  
 ”پھر پھونکی جائے دوسری بار تو فوراً وہ کھڑے ہو جائیں ہر طرف  
 دیکھتے۔“  
 (آخر جہ البیہقی)

حضرت وہب سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ چار جبریل، میکائیل، اسرافیل اور ملک الموت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں سب سے پہلے انہیں پیدا کیا اور انہیں سب سے آخر میں موت دیں گے اور سب سے پہلے زندہ کریں گے یہی ہیں کام کرنے والے اور کام کو تقسیم کرنے والے۔

## رفع تعارض

ان روایات میں کوئی منافات نہیں کہ مستثنیٰ شہداء ہیں یا فرشتوں کی جماعت۔ اس لئے کہ ان روایات میں جمع ممکن ہے کہ شہداء بھی مستثنیٰ ہیں اور فرشتے بھی۔ اور شہداء کا استثناء اس لئے صحیح ہے کہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

جبکہ بعض کا قول ہے کہ مستثنیٰ حور، جنت کے خادم لڑکے، جنت اور دوزخ کے داروغے، جہنم کے سانپ اور بچھو ہیں۔

## استثناء کے بارے میں علامہ حلیمیؒ کی تحقیق

امام حلیمیؒ نے شہداء کے علاوہ دیگر کے استثناء کو ضعیف قرار دیا ہے۔ اس لئے کہ آیت میں آسمان اور زمین کے رہنے والوں سے استثناء ہے اور حاملین عرش اور چاروں مقرب فرشتے آسمانوں سے اوپر عرش کے گرد ہیں۔ اور جنت اور دوزخ مستقل جہان ہیں جنہیں باقی رکھنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے نہ کہ فنا کے لئے۔ پس یہ اس آیت کے تحت داخل نہ ہوں گے۔ نیز جنت اس لئے بھی مراد نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ بھی آسمانوں کے اوپر ہے اگرچہ عرش سے نیچے ہے۔ نیز آیت میں حور عین اور خادم لڑکے اور داروغے بھی شامل نہیں اس لئے کہ جنت ہمیشہ کا گھر ہے جو اس میں داخل ہوگا وہ بھی کبھی نہیں مرے گا۔ پس جو اسی میں پیدا ہوا وہ بطریق اولیٰ نہیں مرے گا۔ نیز موت تو مکلف حضرات پر قہر کے

لئے یا انہیں ایک جہان سے دوسرے جہان منتقل کرنے کے لئے ہے اور چونکہ اہل جنت مکلف نہیں تو وہ موت سے بھی محفوظ ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد کل شئی ہالک الا وجہہ (اس کی ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے) کا معنی یہ ہے کہ فنا کے قابل ہے یعنی ہر حادث ہلاک ہو سکتا ہے اگرچہ ہلاک نہ ہو۔ بخلاف قدیم ازلی کے کیونکہ اس کے لئے ہلاکت متصور نہیں۔ اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ عرش کے بارے میں کوئی خبر وارد نہیں ہوئی کہ وہ ہلاک ہوگا۔ پس جنت اس کی مثل ہوگی۔

### صعق کا مطلب

صاحب مفہم نے فرمایا ہے کہ صعق سے مراد موت عام ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو نہیں مرا وہ مر جائے گا اور جو مر چکا ہے وہ بے ہوش ہو جائے گا۔ پھر جب صور میں دوسری مرتبہ پھونکا جائے گا تو مردہ زندہ ہو جائے گا اور جو بے ہوش ہوا ہوگا اسے افاقہ ہو جائے گا۔ یہ بے ہوشی انبیاء کے لئے ہے سوائے حضرت موسیٰؑ کے کہ ان کی بے ہوشی میں تردد ہے کیونکہ انہیں کوہ طور پر صعق لاحق ہو چکی ہے۔ اور یہ ان کے حق میں بڑی فضیلت کی بات ہے۔ لیکن اس سے آپ علیہ السلام کی ہمارے نبی ﷺ پر فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ جزوی فضیلت کلی فضیلت کو تسلیم نہیں۔ امام بیہقیؒ نے فرمایا ہے: انبیاء کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ انہیں ان کی بیویاں لوٹا دیتے ہیں۔ پس وہ اپنے رب کے نزدیک شہداء کی طرح زندہ ہیں۔ تو جب پہلا صور پھونکا جائے گا تو وہ بھی دوسروں کی طرح بے ہوش ہوں گے لیکن یہ پوری طرح موت نہیں ہوگی بلکہ اس سے صرف شعور چلا جائے گا۔ پس اگر حضرت موسیٰؑ ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ مستثنیٰ کیا ہے تو اس حالت میں ان کا شعور نہیں جائیگا۔

### قول رائج

میں کہتا ہوں کہ اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہی بات رائج ہے کہ آیت مذکورہ میں مستثنیٰ مذکورہ فرشتے ہیں۔ چاہے آیت میں صعق سے مراد موت ہو یا بے ہوشی۔ نیز حضرت موسیٰؑ بھی مستثنیٰ ہیں۔ اور بے ہوشی سے شہداء کا استثناء درست نہیں اس لئے کہ

جب بے ہوشی انبیاء کو بھی ہوگی حتیٰ کہ سید المرسلین کو بھی تو شہداء کو بطریق اولیٰ ہوگی۔

### کون سی چیزیں فنا نہیں ہوں گی؟

علامہ نسفی بحر الکلام میں رقم طراز ہیں کہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک سات چیزیں فنا نہیں ہوں گی (۱) عرش (۲) کرسی (۳) لوح (۴) قلم (۵) جنت اور اس کی حوریں (۶) جہنم اور اس کے عذاب کے فرشتے (۷) روحیں۔

### صور کی حقیقت

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے آنحضرتؐ سے صور کے متعلق سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا:

﴿قَرْنٌ يَنْفَعُ فِيهِ﴾<sup>۱</sup>

”وہ ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا۔“

### حضرت اسرافیلؑ صور منہ میں لئے تیار کھڑے ہیں

حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں کس طرح اطمینان سے رہ سکتا ہوں جبکہ صور پھونکنے والے فرشتے نے صور کو منہ میں لیا ہوا ہے۔ اس کی جبین شکن آلود ہے اور وہ ہمہ تن گوش اس انتظار میں ہے کہ کب حکم دیا جاتا ہے۔ صحابہ کرامؓ یہ سن کر خوفزدہ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: حَسْبُنَا اللَّهُ وَنَعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا پڑھا کرو۔ (اخرجه احمد والطبرانی بسند جيد واخرج

الترمذی والحاکم والبیہقی عن ابی سعید بنحوہ واخرج ابو نعیم من حدیث جابر بنحوہ )

”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: بے شک جب سے صاحب صور کے ذمہ یہ کام سپرد ہوا ہے، اس کی نگاہ مستعد ہے اور عرش پر جمی ہوئی ہے۔ اس خوف سے کہ اسے آنکھ جھپکنے سے پہلے حکم نہ دے دیا جائے۔ اس کی دونوں آنکھیں چمکدار موتیوں کی طرح ہیں۔“ (اخرجه الحاكم وصححه)

۱ (اخرجه ابن المبارک و ابو داود و الترمذی و حسنه و الحاكم و ابن ماجہ و النسائی )

## حضرت اسرافیلؑ کی حالت قیام

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت جبریلؑ اس کی دائیں جانب اور حضرت میکائیلؑ اس کی بائیں جانب ہیں۔ اور صاحب صور حضرت اسرافیلؑ ہیں۔ (اخرجہ سعید بن منصور والبیہقی)

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے علماء فرماتے ہیں: اس بات پر اجماع امت ہے کہ صور پھونکنے والے حضرت اسرافیلؑ ہیں۔

## حضرت اسرافیلؑ کی مستعدی

حضرت ابوسعید خدریؓ نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے ہر صبح صور کا ذمہ دار فرشتہ انتظار کرتا ہے کہ اسے صور پھونکنے کا حکم کب دیا جاتا ہے۔

(اخرجہ الحاکم والبخاری)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صور والے دو فرشتوں کے ہاتھوں میں دو سینگ ہیں۔ وہ ٹھٹھکی باندھے ہوئے ہیں کہ انہیں کب حکم دیا جائے گا۔ (اخرجہ ابن ماجہ والبخاری)

## صاحب صور کی جسامت

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صور پھونکنے والے دو فرشتے دوسرے آسمان میں ہیں، ان میں سے ایک کا سر مشرق میں اور دونوں ٹانگیں مغرب میں ہیں وہ انتظار میں ہیں کہ انہیں صور پھونکنے کا حکم کب دیا جائے گا۔ (اخرجہ احمد بسند رجالہ ثقات)

علامہ قرطبیؒ نے فرمایا ہے کہ یہ احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضرت اسرافیلؑ کے ساتھ ایک اور فرشتہ بھی ہے۔ جو حضرت اسرافیلؑ کے بعد صور پھونکے گا۔ شاید اس کے پاس ایک صور اور ہو۔ میں کہتا ہوں کہ امام ابن ماجہؒ کی حضرت ابوسعیدؒ والی حدیث میں اس کی تصریح ہے۔

حضرت عبداللہ بن حارثؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس تھا۔ آپؓ کے پاس حضرت کعبؓ بھی تھے۔ اسی دوران حضرت اسرافیلؑ کا ذکر ہوا حضرت عائشہؓ نے فرمایا: مجھے اسرافیلؑ کے بارہ میں بتلاؤ! حضرت کعبؓ نے فرمایا: آپ کو علم ہے؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: ہاں لیکن پھر بھی آپ بتائیں! حضرت کعبؓ نے فرمایا: اس کے چار پر ہیں، اس کے دو پر ہوا میں ہیں اور ایک پر کا اس نے کرتہ بنایا ہے اور ایک پر اس کی گردن پر ہے اور عرش اس کی گردن پر ہے اور قلم اس کے کان پر ہے۔ جب وحی نازل ہوتی ہے تو وہ قلم کے ساتھ اسے لکھ لیتا ہے۔ پھر ملائکہ کو بتایا جاتا ہے۔ صور کا فرشتہ اپنے ایک گھٹنے پر بیٹھا ہوا ہے اور دوسرے گھٹنے کو کھڑا کیا ہوا ہے۔ اس کے منہ میں صور ہے۔ اس کی کمر مڑی ہوئی ہے وہ جب حضرت اسرافیلؑ کو دیکھتا ہے تو پر سمیٹ لیتا ہے۔ اسے صور پھونکنے کا حکم دیا جائے گا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: میں نے بھی حضور اکرم کو اسی طرح فرماتے سنا ہے۔

(اخر جہ الطبرانی فی الاوسط بسند حسن)

حضرت ابن حجرؒ فرماتے ہیں: کئی احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں کہ پہلا صور پھونکنے والا فرشتہ اور ہے جبکہ دوسرا صور یعنی نفع بعث پھونکنے والے فرشتے حضرت اسرافیلؑ ہیں۔

حضرت ابو بکر ہذلیؒ فرماتے ہیں: صور کے ذمہ دار فرشتہ کا ایک قدم ساتویں زمین پر ہے۔ وہ اپنے گھٹنوں کے بل کھڑا ہے۔ جس دن سے اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا فرمایا ہے اس کی نگاہیں حضرت اسرافیلؑ پر جمی ہوئی ہیں کہ کب اسے صور پھونکنے کا حکم ہوتا ہے۔

(اخر جہ ابو الشیخ فی کتاب العظمت)

### صور کی تخلیق اور حضرت اسرافیلؑ کو سپردگی

حضرت وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے صور کو سفید پتھر سے صاف شیشہ کی شکل میں پیدا فرمایا۔ پھر عرش کو حکم دیا کہ صور کو اٹھا لو۔ پس صور عرش سے چمٹ گیا۔ پھر امر کن سے حضرت اسرافیلؑ پیدا ہوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ وہ صور لے لیں تو انہوں نے صور لے لیا، اس صور کے سوراخ تمام مخلوق کی روحوں اور متفلسین کی تعداد

کے برابر ہیں۔ کوئی دور و رحیں بھی ایک سوراخ سے نہیں نکلیں گی۔ صور کے درمیان ایک سوراخ ہے جس کی گولائی زمین اور آسمان کے برابر ہے۔ پھر حضرت اسرافیلؑ نے اپنا منہ اس سوراخ پر رکھا، پھر اللہ جل شانہ نے حضرت اسرافیلؑ سے فرمایا: ادھر آؤ! میں نے تمہیں صور پر مقرر کیا، تم نے صور میں پھونکنا بھی ہے اور چیخ بھی لگانی ہے۔ پھر حضرت اسرافیلؑ عرش کے سامنے حاضر ہوئے، اور اپنا بایاں پاؤں عرش کے نیچے رکھا اور داہنا پاؤں آگے بڑھایا۔ اور جس وقت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کیا انہوں نے آنکھ بھی نہیں جھپکی وہ مسلسل اس انتظار میں ہیں کہ انہیں کب حکم ملتا ہے۔ (اخرجہ ابو الشیخ فی کتاب العظمت)

### انسان کی سرین کی ہڈی فنا نہیں ہوگی

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِيَنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَلِكَ﴾ (مریم: ۶۴)

”اسی کا جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے اور جو اس کے بیچ میں ہے۔“

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دونوں کے درمیان چالیس..... کا فاصلہ ہے، شاگردوں نے عرض کیا چالیس دن کا؟ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ میں انکار کرتا ہوں، شاگردوں نے پوچھا کہ چالیس مہینوں کا؟ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ میں انکار کرتا ہوں۔ شاگردوں نے پوچھا چالیس سال کا؟ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ میں انکار کرتا ہوں۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش برسائیں گے، اس سے جاندار اس طرح پیدا ہونگے جس طرح سبزہ اگتا ہے انسان کی ہر چیز سوائے ایک ہڈی کے بوسیدہ اور فرسودہ ہو جائے گی۔ اور وہ سرین کی ہڈی ہے، قیامت کے دن اسی سے مخلوقات کی ترکیب ہوگی۔ (اخرجہ البخاری و مسلم فی الفتن)

امام ابوداؤد نے بھی حضرت ابو ہریرہؓ سے اسی قسم کا مضمون بیان کیا ہے۔

حضرت ابن المبارکؒ حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: قبروں سے نکلنے کے لئے لوگوں پر چالیس دن تک گاڑھے پانی کی بارش ہوگی۔

## انسان دوبارہ کیسے زندہ ہوں گے؟

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر انسان کو زمین کھا جاتی ہے مگر اس کی ریڑھ کی ہڈی کے نچلے حصے کو نہیں کھاتی۔ اسی سے انسان کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ آبِ حیات برسائیں گے جس سے انسان ایسے پیدا ہو سکے جیسے سبزہ اگتا ہے۔ پھر جب اجسام کو قبروں سے نکالا جائے گا تو اللہ تعالیٰ روحوں کو آزاد کر دیں گے، ہر روح پلک جھپکنے سے بھی زیادہ تیزی سے اپنے اپنے جسم میں پہنچ جائے گی، پھر صور پھونکا جائے گا تو کھڑے ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگیں گے۔

(اخر جہ ابن ابی عاصم فی کتاب السنۃ)

## عرش کے نیچے سے آبِ حیات بر سے گا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ دونوں کے درمیان عرش کی جڑ سے پانی کی ایک وادی بہے گی، ان دونوں کے درمیان چالیس سال کا عرصہ ہوگا، اسی سے فنا شدہ انسان، پرند اور چرند پیدا ہوں گے۔ اگر کوئی شخص اپنے کسی واقف کے پاس سے گزرے گا تو اسے پہچان لے گا، اور ارواح کو چھوڑا جائے گا وہ اپنے اجساد میں داخل ہو جائیں گی۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ﴾ (التکویر: ۷)

”اور جب جیوں کے جوڑے باندھے جائیں۔“

(اخر جہ ابن ابی حاتم)

حضرت سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں کہ عرش کے نیچے سے ایک وادی بہے گی پھر اس سے زمین کے اوپر موجود ہر جاندار چیز پیدا ہو جائے گی۔ پھر روہیں اڑیں گے، پس ان کو جسموں میں داخل ہونے کا حکم دیا جائے گا۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمَطْمَئِنَّةُ، ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً

(الفجر: ۲۸)

مرضیۃ﴾

”اے وہ جی! جس نے چین پکڑ لیا پھر چل اپنے رب کی طرف، تو

اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔“ (اخرو جہ ابن جریر)

### دو ننحوں کا درمیانی فاصلہ

علامہ حلیسی نے فرمایا کہ روایات اس پر متفق ہیں کہ دو ننحوں کے درمیان چالیس سال کا وقفہ ہوگا۔

حضرت حسن بصریؒ مرسلہ روایت کرتے ہیں:

﴿بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ سَنَةً الْأُولَى يَمِيتُ اللَّهُ بِهَا كُلَّ

حَيٍّ وَالْآخِرَى يَحْيِي اللَّهُ بِهَا كُلَّ مَيِّتٍ﴾

”دو ننحوں کے درمیان چالیس سال کا عرصہ ہے، پہلے فقہ سے اللہ تعالیٰ ہر زندہ کو موت دیں گے اور دوسرے فقہ سے ہر مردہ کو زندہ کریں گے۔“

### ﴿نَفْخَةُ بَعْثٍ﴾

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ثُمَّ نَفْخُ فِيهِ آخِرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ﴾ (زمر: ۲۸)

”پھر پھونکی جائے دوسری بار تو فوراً وہ کھڑے ہو جائیں ہر طرف دیکھتے۔“

﴿وَيَوْمَ يَنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا﴾ (النبا: ۱۸)

”جس دن پھونکی جائے صور پھر تم چلے آؤ جٹ کے جٹ۔“

﴿وَنَفْخُ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ

يَنْسَلُونَ﴾ (یس: ۵۱)

”اور پھونکی جائے صور پھر وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف پھیل پڑیں گے۔“

﴿يَوْمَ تَرْجَفُ الرَّاجِفَةُ، تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ﴾ (نازعات: ۷، ۸)



”جس دن کانپنے کانپنے والی، اس کے پیچھے آئے دوسری۔“

﴿وما من دابة فى الارض ولا طائر يطير بجناحيه الا امم﴾

(الانعام: ۳۸)

امثالکم﴾

”اور نہیں ہے کوئی زمین میں چلنے والا اور نہ کوئی پرندہ اڑتا ہے اپنے

دوبازوؤں سے مگر ہر ایک امت ہے تمہاری طرح۔“

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ”تسرجف الراجفة“ سے نعرہ اولیٰ اور

تسبعها الرادفة سے نعرہ ثانیہ مراد ہے۔

### چھوٹے بڑے ہر ایک کو زندہ کیا جائیگا

حضرت مقدم بن معدی کربؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ

ﷺ سے سنا: یحشر ما بین السقط الی الشیخ الفانی یوم القيامة۔ (اخرجه البيهقي)

قیامت کے دن ضائع شدہ بچے سے لے کر بوڑھے کھوسٹ تک سب کو زندہ کیا

جائے گا۔ (رواہ الطبرانی بسند حسن)

علامہ حلیمیؒ اور علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ یہاں ضائع شدہ بچے سے وہ بچہ مراد

ہے جس کی تخلیق پوری ہو گئی ہو اور اس میں روح ڈال دی گئی ہو۔

### مکھی بھی زندہ کی جائے گی

حضرت ابن عباسؓ ﴿واذا الوحوش حشرت﴾ ”جب جنگل کے

جانوروں میں رول پڑ جائیں۔“ (تکویر) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ہر چیز کو زندہ کیا جائے گا

حتیٰ کہ مکھی کو بھی۔ (اخرجه ابن ابی حاتم)

### ہر شخص کے دوبارہ زندہ ہونے کی عجیب تمثیل

حضرت عکرمہؒ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جو سمندر میں غرق ہو جاتے ہیں اور ان

کے گوشت کو مچھلیاں کھا جاتی ہیں حتیٰ کہ سوائے ہڈیوں کے ان کی کوئی چیز باقی نہیں رہتی۔

پھر ان ہڈیوں کو سمندر کی موجیں خشکی میں پھینک دیتی ہیں۔ پھر یہ ہڈیاں کچھ عرصہ پڑے

رہنے سے بوسیدہ ہو جاتی ہیں اور وہاں سے گزرنے والا اونٹ انہیں کھا کر چلا جاتا ہے۔ پھر وہ لید کرتا ہے۔ پھر کچھ لوگ اس کے بعد وہاں آ کر قیام کرتے ہیں اور اس لید کو جمع کر کے آگ جلاتے ہیں۔ پھر آگ بھی بجھ جاتی ہے اور ہوا چلتی ہے جو اس راکھ کو اڑا کر زمین پر بکھیر دیتی ہے۔ تو جب نفعِ بعث پھونکا جائے گا تو یہ لوگ اور قبروں میں دفن ہونے والے سب ایک ہی طرح سے زندہ ہوں گے۔ (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ)

### حضرت اسرافیلؑ کا اعلان

حضرت یزید بن جعفر شافعیؒ اللہ تعالیٰ کے قول:

﴿وَاسْمَعِ يَوْمَ ينادِ الْمُنَادُ مَنْ مَكَانَ قَرِيبٍ﴾ (ق: ۴۱)  
”اور سن رکھ! کہ جس دن ایک پکارنے والا پاس ہی سے پکارے گا۔“

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حضرت اسرافیلؑ بیت المقدس کی چٹان پر کھڑے ہو کر کہیں گے: اے بوسیدہ ہڈیو! اور بکھرے جسمو! اور اکھڑے ہوئے بالو! اللہ تبارک و تعالیٰ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم حساب کیلئے جمع ہو جاؤ۔ (اخرجہ ابن عساکر)

### جب انسان محشور ہوگا تو اس کی عمر اور زبان کیا ہوگی؟

حضرت معبدؒ سے صور سے متعلق ایک طویل حدیث منقول ہے جس کے آخر میں یہ بھی ہے کہ جب تم نکلو گے تو تم میں سے ہر ایک کی عمر تینتیس سال ہوگی اور زبان سریانی ہوگی اور تم جلدی سے اپنے رب کی طرف چلو گے۔

### نفلوں کی تعداد

نفلوں کی تعداد میں اختلاف ہے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ نفلات تین ہیں: (۱) نفعِ فزع (۲) نفعِ صق (۳) نفعِ بعث۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَيَوْمَ يَنْفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ وَكُلُّ أَتَوْهٍ دَاخِرِينَ﴾ (النمل: ۸۷)

”اور جس دن صور میں پھونک ماری جاوے گی، سو جتنے آسمان اور زمین میں ہیں سب گھبرا جاویں گے مگر جس کو خدا چاہے، اور سب کے سب اسی کے سامنے دبے جھکے حاضر رہیں گے۔“

نیز ارشاد ہے:

﴿وَنفُخُ فِي الصُّورِ فَصُعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ الْأَمِنَ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نَفْخُ فِيهِ اخْرَاجِي فَادْأَاهُمْ قِيَامَ يَنْظُرُونَ﴾  
(الزمر: ۶۸)

”اور صور میں پھونک ماری جاوے گی۔ سو تمام آسمان اور زمین والوں کے ہوش اڑ جاویں گے مگر جس کو خدا چاہے۔ پھر اس میں دوبارہ پھونک ماری جاوے گی تو دفعۃً سب کے سب کھڑے ہو جاویں گے، دیکھنے لگیں گے۔“

علامہ ابن عربیؒ نے اسی قول کو اختیار کیا ہے اور صور والی لمبی حدیث میں بھی اس کی تصریح گزری ہے۔

جبکہ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ نفحات دو ہوں گے۔ وہ فرماتے ہیں کہ نفخہ قزع اور نفخہ صعق ایک ہی ہے۔ اس لئے کہ یہ دونوں امر لازم ملزوم ہیں یعنی وہ اتنی شدت کے ساتھ گھبرائیں گے جس سے وہ مر جائیں گے۔

علامہ قرطبیؒ نے اسی کو صحیح قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ نفخہ قزع میں بھی استثناء ہے اور نفخہ صعق میں بھی۔ پس اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ دونوں ایک ہی ہیں۔



## باب

## ﴿میدان حشر کہاں بپا ہوگا﴾

## میدان حشر ملک شام میں قائم ہوگا

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جسے اس بارہ میں شک ہو کہ میدان حشر شام میں بپا ہوگا اسے یہ آیت مبارکہ تلاوت کر لینی چاہئے۔

﴿هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ

دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ﴾ (اخرجه البزار والبيهقي)

”آپ ﷺ نے انہیں اس دن فرمایا تھا کہ تم چلے جاؤ! انہوں

نے پوچھا کہاں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ارض محشر کی طرف“

حضرت معاویہ بن حیدرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿تَحْشُرُونَ ههنا وَاوَمَا بَيدَهُ نَحْوَ الشَّامِ﴾

”کہ تم اس طرف جمع کئے جاؤ گے۔ اور آپؐ نے ملک شام کی

طرف اشارہ فرمایا۔“

حضرت سرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

﴿اَنكُمْ تَحْشُرُونَ اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ تَجْتَمِعُونَ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ﴾ (اخرجه البزار والطبرانی)

”تم بیت المقدس کی طرف محشور ہو گے پھر تم قیامت میں جمع ہو

گے۔“

حضرت وہب بن منبہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے صحرہ بیت المقدس سے فرمایا

تھا کہ میں تجھ پر اپنا عرش رکھوں گا اور تیری طرف اپنی مخلوق کو محشور کروں گا اور تیرے پاس

(اخرجه ابو نعیم فی الحلیۃ)

داؤد سوار ہو کر آئیں گے۔

حضرت وہبؒ ارشاد باری تعالیٰ

﴿فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرِ ۝﴾ (نازعت: ۱۴)

”پھر تبھی وہ آ رہیں میدان میں۔“

کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ بیت المقدس ہے۔ (رواہ البیہقی)

## باب قیامت کے وقت چاند سورج وغیرہ کا حال

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝﴾ (تکویر: ۱)

”جب سورج کی دھوپ تہہ ہو جائے۔“

﴿إِذَا السَّمَاءُ انفطَرَتْ ۝﴾ (انفطار: ۱)

”جب آسمان چر جائے۔“

﴿إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ ۝﴾ (انشقاق: ۱)

”جب آسمان پھٹ جائے۔“

﴿فَإِذَا انشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۝﴾ (رحمن: ۳۷)

”پھر جب پھٹ جائے آسمان تو ہو جائے گلابی جیسے نرمی۔“

﴿يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ ۝﴾ (معارج: ۸)

”جب دن ہوگا آسمان جیسے تانبا پگھلا ہوا۔“

## قیامت کا کھلی آنکھوں مشاہدہ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مَنْ سَرِهَ أَنْ يَنْظُرَ

إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَأَى عَيْنَ فَلْيَقْرَأْ: إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ، إِذَا السَّمَاءُ انفطَرَتْ،

إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ۔ (اخرجه احمد في سننه والترمذی وحسنه)

جو شخص یہ چاہے کہ اپنی آنکھ سے قیامت کا مشاہدہ کرے تو اس کو چاہئے کہ وہ

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ، إِذَا السَّمَاءُ انفطَرَتْ اور إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ کو پڑھ لے۔

## ان سورتوں نے آپ ﷺ کو بوڑھا کر دیا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ بوڑھے ہو رہے ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ شیتنی ہود والواقعة والمرسلات وعم يتساءلون واذا الشمس كورت مجھے سورہ ہود، سورہ واقعہ، سورہ مرسلات، سورہ عم يتساءلون اور سورۃ اذا الشمس نے بوڑھا کر دیا۔ (اخرجه الترمذی وحسنه والبيهقي)

## سورج اور ستاروں کو جہنم میں ڈال دیا جائیگا

حضرت ابومریخؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے اذا الشمس كورت کا مطلب یہ بیان کیا کہ سورج کو بے نور کر کے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ اور اذا النجوم انكدرت کا مطلب یہ بیان کیا کہ ستاروں کو توڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اور ہر اس معبود کو جس کی خدا کے سوا پرستش کی گئی دوزخ میں ڈالا جائے گا سوائے حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ کے۔ (اخرجه ابن ابی حاتم)

## سورج چاند ستاروں کو پہلے سمندر میں ڈالا جائیگا

حضرت ابن عباسؓ اذا الشمس كورت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سورج، چاند، ستاروں کو قیامت کے دن سمندر میں پھینک کر ان کی روشنی کو مسخ کر دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ مغرب کی طرف سے ہوائیں چلائیں گے، جو سمندر کو بھڑکا کر آگ میں بدل دیں گی۔ (اخرجه ابن ابی حاتم وابن ابی الدنيا فی کتاب الاحوال و ابو الشیخ فی کتاب العظمة) اور بعض حضرات نے یہ فرمایا ہے کہ جب سورج کو سمندر میں پھینکا جائے گا تو اس سے سمندر کھول اٹھے گا، پھر آگ میں بدل جائے گا۔

## قیامت کے دن سورج اور چاند بے نور کر دیے جائیں گے

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سورج اور چاند بے نور کر دیے جائیں گے۔ (اخرجه البخاری)

## قیامت کے وقت جن و انس کی بے چارگی

حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ قیامت سے پہلے چھ نشانیاں ظاہر ہوں گی۔  
لوگ بازاروں میں چل پھر رہے ہوں گے کہ سورج کی روشنی بجھ جائے گی۔ ابھی وہ اسی  
حالت میں ہوں گے کہ پہاڑ زمین پر گر پڑیں گے۔ اور زمین لرزنے لگے گی۔ جس سے  
جنات گھبرا کر انسانوں کی طرف اور انسان گھبرا کر جنات کی طرف بھاگیں گے۔ اور  
جانور، پرندے اور درندے آپس میں خلط ملط ہو جائیں گے، ارشاد خداوندی ہے:

﴿وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ﴾ (تکویر: ۵)

”جب جنگل کے جانوروں میں رول پڑ جائے۔“

یعنی ایک دوسرے میں مل جل جائیں گے۔ اور

﴿وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِلَتْ﴾ (تکویر: ۴)

”اور جب بیاتی اونٹنیاں چھٹی پھریں۔“

﴿وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ﴾ (تکویر: ۶)

”اور جب دریا جھونکے جائیں۔“

اس وقت جنات انسانوں سے کہیں گے ہم تمہیں کہتے ہیں کہ سمندر کی طرف چلو: جب وہ  
وہاں پہنچیں گے تو آگ ہی آگ نظر آئے گی جس سے شعلے اٹھ رہے ہوں گے۔ لوگ اسی  
حال میں ہوں گے کہ اچانک زمین پھٹ کر ساتویں زمین سے جا لگے گی اور آسمان پھٹ  
کر ساتویں آسمان سے جا ملے گا۔ تب ان پر ایک ایسی ہوا چلے گی جو انہیں موت کی آغوش  
میں سلا دے گی۔ (آخر جہ ابن ابی الدینا و ابن جریر و ابن ابی حاتم)

## آسمان کی تباہی

حضرت ابن مسعودؓ آیت مبارکہ

﴿لَتَرْكِبُنَ طَبَقًا عَن طَبَقٍ﴾ (انشقاق: ۱۹)

”کہ تم کو چڑھنا ہے سیڑھی پر سیڑھی۔“

کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں یعنی آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا اور پھر سرخ

ہو جائیگا۔ (اخر جہ ابن جریر وابن ابی حاتم والبیہقی وسعید بن منصور والفریابی)  
 حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں۔ آسمان کی حالت تبدیل ہوتی رہے گی کبھی تو وہ  
 المہل کی طرح ہوگی کبھی وردۃ کا لدھان اور کبھی واہیہ۔ آسمان پھٹتا رہے گا اور اس  
 کے احوال تبدیل ہوتے رہیں گے۔ (اخر جہ البیہقی)

حضرت محمد بن کعبؒ کی روایت سے امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن  
 لوگوں کو اندھیرے میں اٹھایا جائے گا اور آسمان کو لپینا جا چکا ہوگا، ستارے جھڑ جائیں گے،  
 سورج اور چاند ختم ہو جائیں گے۔ اور ایک منادی آواز دے گا۔ لوگ اس دن اس کی آواز  
 کے پیچھے دوڑیں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَوْمَ مَنذِيَتَبْعُونَ الدَّاعِيَ لَا عَوَجَ لَهُ﴾ (طہ: ۱۰۸)

”اس دن پیچھے دوڑیں گے پکارنے والے کے، ٹیزھی نہیں جس کی

(اخر جہ البیہقی)

بات۔“





## باب

## ﴿زمین کی تبدیلی﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَوْمَ تَبْدُلُ الْأَرْضَ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ وَبَرَزُوا لِلَّهِ

الوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ (ابراہیم: ۴۸)

”جس دن بدلی جائے اس زمین سے اور زمین، اور بدلے جائیں آسمان، اور لوگ نکل کھڑے ہوں سامنے اللہ اکیلے زبردست کے۔“

﴿وَالْأَرْضَ جَمِيعًا الْقَبْضَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَوَاتِ

مَطْوِيَّاتٍ بِيَمِينِهِ﴾ (زمر: ۲۷)

”اور زمین ساری ایک مٹھی ہے اس کی دن قیامت کے، اور آسمان لپٹے ہوئے ہوں گے اس کے داہنے ہاتھ میں۔“

﴿يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجْلِ لِلْكِتَابِ﴾ (انبیاء: ۱۰۴)

”جس دن ہم لپیٹ لیویں آسمان کو جیسے لپیٹتے ہیں کاغذ طومار میں۔“

﴿وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ﴾ (انشقاق: ۳)

”اور جب زمین پھیلا دی جائے۔“

﴿فَإِذَا نَفَخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ وَحَمَلَتِ الْأَرْضُ

وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً﴾ (حاقة: ۱۴)

”پھر جب پھونکا جائے صور میں ایک پھونکنا، اور اٹھائی زمین اور پہاڑ پھر کوٹ دیے جائیں ایک بار۔“

﴿إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا﴾ (فجر: ۲۱)

”جب پست کر دی جائے زمین کوٹ کوٹ کر۔“

## دوسری زمین چاندی کی طرح ہوگی

آیہ مبارکہ یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات کی تفسیر میں حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ یہ زمین ایک دوسری زمین سے بدل دی جائے گی جو چاندی کی طرح ہوگی۔ اس پر کسی کا ناحق خون نہیں کیا گیا ہوگا اور نہ ہی اس پر کوئی گناہ کیا گیا ہوگا۔

(آخر جہ عبدالرزاق وابن حمید وابن جریر وابن ابی حاتم فی تفاسیرہم والبیہقی بسند حسن)

ایک روایت میں حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ وہ زمین چاندی کی ڈلی کی طرح ہوگی۔

(آخر جہ البیہقی)

## تبدیلی زمین کے وقت مخلوقات کس جگہ ہوں گی؟

حضرت ابوایوب انصاریؓ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی عالم آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ آپؐ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اس زمین کو دوسری زمین کے ساتھ بدل دیں گے تو اس وقت مخلوقات کہاں ہوں گی؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ کی مہمان ہوں گی، اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے انہیں بے بہرہ نہیں کرے گا۔

(آخر جہ ابن ابی حاتم وابن جریر والحاکم واحمد)

## زمین چاندی کی اور آسمان سونے کا

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن زمین چاندی کی اور آسمان سونے کا

ہوگا۔

(آخر جہ ابن جریر فی صفة الجنة)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا قیامت کے دن زمین کو چمڑے کی طرح پھیلا دیا جائیگا اور مخلوقات کو محسوس کیا جائیگا۔

(آخر جہ الحاکم)

## قیامت میں ہر انسان کو صرف دو قدم رکھنے کی جگہ ملے گی

حضرت جابرؓ سے روایت ہے وہ آنحضرتؐ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن زمین کو چمڑے کی طرح کھینچ کر لمبا کر دیا جائے گا۔ پھر بھی ہر انسان کو صرف دو قدم

رکھنے ہی کی جگہ ملے گی۔ پھر مجھ سے لوگ شفاعت کی درخواست کریں گے۔ میں اللہ کے حضور سجدہ میں گر جاؤں گا اور کہوں گا اے اللہ! اس جبرائیل نے آپ کی جانب سے یہ باتیں پہنچائی تھیں، حضرت جبرائیل عرش کے دائیں جانب خاموش کھڑے رہیں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جبرائیل نے صحیح کہا، پھر اللہ مجھے شفاعت کی اجازت دیں گے۔ میں کہوں گا: یا اللہ! یہ لوگ جو زمین میں پھیلے ہوئے ہیں ان کا حساب شروع فرمادیجئے، یہی مقام محمود ہے۔

(آخر جہ الحاکم)

## جنتی زمین کو روٹی کی طرح کھائیں گے

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خَبْزَةً وَاحِدَةً يَتَكَفَّأُهَا الْجَبَّارُ

بِيَدِهِ كَمَا يَتَكَفَّأُ حَدَّكُمْ خَبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ نَزْلًا لِّلْأَهْلِ

الْجَنَّةِ﴾ (آخر جہ البخاری و مسلم)

”قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی شکل میں ہوگی، جس کو اللہ جبار نے اپنے ہاتھ میں ایسے اٹھایا ہوا ہوگا جیسے تم میں سے کوئی دوران سفر اپنی روٹی اٹھائے ہوتا ہے۔ یہ جنتیوں کی پہلی مہمان نوازی ہوگی۔“

حضرت داؤدی فرماتے ہیں حدیث مذکور میں ”نزل“ سے مراد وہ خاطر مدارت ہے جو مہمان کے سامنے کھانا پیش کرنے سے پہلے کی جاتی ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ میدان حشر کے جنتی جنت میں جانے سے پہلے اس کو تناول کریں گے۔

علامہ ابن ہر جانؒ نے اپنی کتاب ”الارشاد“ میں بھی ایسے ہی لکھا ہے وہ فرماتے ہیں کہ زمین روٹی کی شکل میں تبدیل کی جائے گی اور مومن اپنے پیروں کے سامنے سے اسے کھائے گا اور حوض کوثر سے پانی پیئے گا۔

## میدان حشر میں مومنین کو بھوک نہیں لگے گی

علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مومنین کو میدان

حشر کے طویل ہونے کی وجہ سے بھوک کی تکلیف نہیں ہونے دی جائے گی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے زمین کی حقیقت کو بدل دیں گے۔ اور جنتی اپنے پیروں کے نیچے سے بغیر کسی تکلیف اور محنت کے اللہ کی منشاء کے مطابق زمین میں سے تناول کریں گے۔ اس کی تائید حضرت سعید بن جبیرؓ کی حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں مذکور ہے کہ جنتی اپنے قدموں کے نیچے سے کھائے گا۔

(آخر جہ ابن جریر)

### بھوک کی شدت اور کپڑے کی تنگی

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگ اتنے بھوکے پیاسے اٹھائے جائیں گے کہ اتنی زیادہ بھوک پیاس انہیں پہلے کبھی نہیں لگی ہوگی اور لوگ اتنے زیادہ تھکے ہوئے ہوں گے کہ اس سے زیادہ تھکاوٹ ان کو کبھی لاحق نہ ہوئی ہوگی۔

پس جس نے اللہ کے لئے کھلایا ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو کھلائیں گے اور جس نے اللہ کے لئے پہنایا ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو پہنائیں گے اور جس نے اللہ کے لئے عبادت کی ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہو جائیں گے۔

(آخر جہ الخطیب)

### کفار کے چہروں پر غبار

حضرت ابی بن کعبؓ آیت مبارکہ

﴿وَحَمَلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً﴾ (حافۃ: ۱۴)

”اور اٹھائی جائے زمین اور پہاڑ، پھر کوٹ دیئے جائیں ایک بار۔“

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ زمین اور پہاڑ دونوں کافروں کے چہروں پر غبار بنیں گے نہ کہ مومنین کے چہروں پر۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وجوہ یومئذ علیہا غبرة ترہقہا فترہ

(آخر جہ البیہقی)

### لوگ زمین کی تبدیلی کے وقت پل صراط کے قریب ہوں گے

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ایک یہودی عالم نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا جس دن اس زمین کو دوسری زمین سے بدل دیا جائے گا لوگ اس

دن کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پل صراط پر۔ (اخرجہ مسلم)  
امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں پل پر ہونے کا حکم مجازی ہے۔ یعنی  
پل کے قریب ہوں گے جیسے کہ حدیث ثوبانؓ میں اس کی تصریح موجود ہے۔

### آسمانوں اور زمینوں کا پلیٹنا

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

﴿يطوى الله السموات يوم القيامة ثم ياخذهن بیده  
اليمنى ثم يقول انا الملك أين الجبارون أين  
المتكبرون ثم يطوى الارضين ثم ياخذهن بشماله ثم  
يقول انا الملك أين الجبارون أين المتكبرون﴾

(اخرجہ المسلم فی کتاب صفة القيامة)

”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب آسمانوں کو پلیٹ کر اپنے دائیں  
ہاتھ میں لے لیں گے۔ پھر فرمائیں گے: میں بادشاہ ہوں، کہاں  
میں جبارین؟ کہاں ہیں متکبرین؟ پھر زمینوں کو پلیٹ کر بائیں  
ہاتھ میں لے لیں گے۔ پھر فرمائیں گے: میں ہوں بادشاہ۔  
کہاں ہیں جبارین؟ کہاں ہیں متکبرین؟“

### زمین و آسمان دست خداوندی میں

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿اذا كان يوم القيامة جمع الله السموات السبع  
والارضين السبع في قبضته ثم يقول انا الله انا الرحمن  
انا الملك انا القدوس انا المؤمن انا المهيمن انا  
العزیز انا الجبار انا المتكبر انا الذى بدأت الدنيا ولم  
تک شیئا انا الذى اعيدھا أين الملوك أين الجبابرة﴾

(اخرجہ ابو الشیخ)

”جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو اپنی مٹھی میں جمع کریں گے۔ پھر فرمائیں گے میں اللہ ہوں، میں رحمن ہوں، میں رحیم ہوں، میں ملک (بادشاہ) ہوں، میں قدوس (پاک ذات) ہوں، میں مؤمن (امن دینے والا) ہوں، میں مہمکن (نگہبان) ہوں، میں عزیز (غالب) ہوں، میں جبار (زبردست طاقت والا) ہوں، میں متکبر (بڑائی والا) ہوں۔ میں نے دنیا کو پیدا کیا حالانکہ اس کا نام و نشان تک نہ تھا اور میں ہی اس کو دوبارہ پیدا کروں گا۔ کہاں ہیں بادشاہ اور تکبر کرنے والے سرکش و جابر لوگ؟“

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ یہاں لپٹنے سے مراد آسمانوں اور زمینوں کو فنا کر دینا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے داہنے اور بائیں ہاتھ سے مراد اللہ کی صفات ہیں۔ جو اس کی قدرت و طاقت پر دلالت کرتی ہیں۔ باقی اس کی مراد خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں زمین کی تبدیلی اور اسے لمبا کرنے اور کم کرنے کے متعلق تمام احادیث اسی زمین کے بارہ میں وارد ہیں۔ جبکہ ارض محشر اور ہے کیونکہ انسان اس زمین کے بدل دینے کے بعد ارض محشر کی طرف پہنچائے جائیں گے۔ باقی جن احادیث میں زمین کے روٹی بننے، غبار بننے اور بعض کے آگ بننے کے متعلق آیا ہے یہ زمین کے مختلف حصوں کے متعلق ہے۔ یعنی زمین کا کچھ حصہ روٹی بن جائیگا کچھ حصہ غبار بن جائیگا اور کچھ حصہ آگ بن جائیگا۔

مساجد کے علاوہ زمینوں کے باقی حصے ختم ہو جائیں گے

حضرت ابن عباسؒ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا۔

﴿تذهب الارضون کلھا یوم القیامة الا المساجد فانھا

ینضم بعضها الی بعض﴾

(اخرجه طبرانی فی الاوسط وابن عدی بسند ضعیف)

”قیامت کے دن تمام زمینیں ختم ہو جائیں گی مگر مساجد، یہ ایک دوسرے میں مل جائیں گی۔“

## ﴿زمین اور پہاڑ زلزلے کی زد میں﴾

﴿اذ ازلزلت الارض زلزالها واخرجت الارض انقالها﴾  
 ”اور جب ہلا ڈالے زمین کو اس کے بھونچال سے اور نکال باہر کرے زمین اپنے اندر سے بوجھ۔“  
 (زلزال: ۱-۲)

﴿والقت مافیہا وتخلت﴾ (انشقاق: ۴)  
 ”اور نکال ڈالے جو کچھ اس میں ہے اور خالی ہو جائے۔“  
 ﴿ان زلزلة الساعة شىء عظیم﴾ (حج: ۱)  
 ”بے شک بھونچال قیامت کا ایک بڑی چیز ہے۔“

﴿اذ اخرجت الارض رجا وبست الجبال بسا فکانت هباء منبثا﴾  
 (واقعہ: ۳-۶)  
 ”جب لرزے زمین کپکپا کر اور ریزہ ریزہ ہوں پہاڑ ٹوٹ پھوٹ کر، پھر ہو جائیں غبار اڑتا ہوا۔“

﴿يوم ترجف الارض والجبال وكانت الجبال کثیامہیلا﴾  
 (مزل: ۱۴)  
 ”جس دن کہ کانپے گی زمین اور پہاڑ، اور ہو جائیں گے پہاڑ ریت کے تو دے پھسلے۔“

﴿ویسنلونک عن الجبال فقل ینسفہا ربی نسفا فیذرها قاعا صفصفا لا تری فیہا عوجا ولا امتایو منذیتبعون الداعی لا عوج لہ وخشعت الاصوات للرحمن فلا تسمع الا همسا﴾  
 (طہ: ۱۰۵-۱۰۸)  
 ”اور تجھ سے پوچھتے ہیں پہاڑوں کا حال، سو تو کہہ ان کو بکھیر دے گا

میرا رب اڑا کر، پھر کر چھوڑے گا زمین کو صاف میدان، نہ دیکھے تو اس میں موڑ اور نہ ٹیلہ، اس دن پیچھے دوڑیں گے پکارنے والے کے ٹیڑھی نہیں جس کی بات، اور دب جائیں گی آوازیں رُحمن کے ڈر سے، پھر تو نہ سنے گا مگر کھس کھسی آواز۔“

﴿وَيَوْمَ نَسِيرُ الْجِبَالُ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً وَحَشَرْنَا هُمْ فَلَمْ نَغَادِرْ مِنْهُمْ أَجْدًا﴾ (کہف: ۴۷)  
 ”اور جس دن ہم چلائیں پہاڑ اور تو دیکھے زمین کو گھسی ہوئی، اور گھربلائیں ہم ان کو پھر نہ چھوڑیں ان میں سے ایک کو۔“

﴿وَسِيرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سُرَابًا﴾ (نبا: ۲۰)  
 ”اور چلائے جائیں گے پہاڑ تو ہو جائیں گے چمکتا ریت۔“  
 ﴿الْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ﴾ (قارعة: ۱-۵)  
 ”وہ کھڑکھڑاڈالنے والی، کیا ہے وہ کھڑکھڑاڈالنے والی؟ اور تو کیا سمجھا کیا ہے وہ کھڑکھڑاڈالنے والی، جس دن ہوویں گے لوگ جیسے پتنگے بکھرے ہوئے، اور ہوویں پہاڑ جیسے رنگی ہوئی اون دھنی ہوئی۔“

حضرت ابن عباسؓ سے اللہ تعالیٰ کے قول: ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا﴾ (الزلزال: ۱) ”اور جب ہلاڈالے زمین کو اس کے بھونچال سے۔“ کی تفسیر میں منقول ہے کہ زمین اپنے سب سے نچلے حصے کے ساتھ حرکت کرے گی۔ اور

﴿وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا﴾ (زلزال: ۲)

”اور نکال باہر کرے زمین اپنے اندر سے بوجھ۔“

یعنی اپنے مردے نکال باہر کرے گی۔ (اخرجہ ابن ابی حاتم)

امام مجاہدؒ اللہ تعالیٰ کے قول: وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا کی تفسیر میں فرماتے



ہیں کہ زمین اپنے خزانے نکال دے گی۔ (اخرجہ الغریابی)

حضرت ابن عباسؓ اللہ تعالیٰ کے قول: ﴿وَالْقَت مَافِيهَا وَتَخْلَت﴾ (انشقاق: ۴) ”اور نکال ڈالے جو کچھ اس میں ہے اور خالی ہو جائے۔“ کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ زمین اپنے سونے کے کنگنوں کو باہر نکال دے گی۔ (اخرجہ ابن المنذر)

حضرت ابن عباسؓ ارشاد باری تعالیٰ کتبامہیلا (ریت کے تودے پھسلتے) کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اس سے مراد پھسلتی ہوئی ریت ہے۔ (اخرجہ ابن جریر)

حضرت قتادہؓ اللہ تعالیٰ کے قول: ﴿وَتَسْرِي الْأَرْضُ بِأَرْضِهَا﴾ ”اور تو دیکھے زمین کو کھسی ہوئی۔“ (کھف: ۷۷) کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اس زمین پر نہ کوئی عمارت ہوگی اور نہ کوئی درخت۔ (اخرجہ ابن ابی حاتم)

### زمین بالکل خالی ہو جائیگی

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے قول

﴿إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ﴾ (انشقاق: ۱)

”اور جب پھٹ پڑے آسمان۔“

کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: سب سے پہلے مجھ پر سے زمین پھٹے گی اور میں اپنی قبر میں بیٹھوں گا۔ میرے سر کے اوپر میرے لئے آسمان کی طرف ایک دروازہ کھلے گا حتیٰ کہ میں عرش تک دیکھوں گا۔ پھر میرے لئے نیچے کی جانب ایک دروازہ کھلے گا حتیٰ کہ میں ساتویں زمین تحت الثریٰ تک دیکھوں گا۔ پھر میرے لئے میری دائیں جانب ایک دروازہ کھلے گا حتیٰ کہ میں جنت اور اپنے صحابہؓ کے درجوں کو دیکھوں گا۔ اور زمین مجھے حرکت دے گی تو میں اسے کہوں گا: اے زمین! تجھے کیا ہوا؟ وہ کہے گی: مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ جو کچھ میرے پیٹ میں ہے اسے نکال دوں اور خالی ہو جاؤں اور اس وقت کی طرح ہو جاؤں جب مجھ میں کچھ نہ تھا۔ یہی ارشاد باری تعالیٰ وَالْقَت مَافِيهَا وَتَخْلَت کا مطلب ہے۔ (اخرجہ ابو القاسم الختلی فی الدیاج)

## زمین میں زلزلہ کب آئے گا؟

جس زلزلہ کی طرف ان آیات میں اشارہ ہے اس میں اختلاف ہے کہ کیا یہ زلزلہ نفعِ ثانیہ کے بعد پڑے گا یا نفعِ اولیٰ کے وقت؟ پس امام حلیؒ نے پہلے قول کو اور امام ابن العربیؒ نے دوسرے قول کو اختیار کیا ہے۔ اور علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ یہ نفعِ اولیٰ سے بھی پہلے ہوگا کیونکہ یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اس وقت مائیں دودھ پینے والے بچوں کو بھول جائیں گی اور حمل ساقط کر دیں گی۔ اور یہ چیزیں آخرت میں نہیں ہو سکتیں۔ اس کا جواب یہ دیا جاسکتا ہے کہ یہ مجاز اور تمثیل کے طور پر کہا گیا ہے کہ اس سے مراد گھبراہٹ اور خوف کی شدت ہے حقیقت مراد نہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ: ﴿يَوْمَايَجْعَلُالْوِلْدَانَشِيبًا﴾ ”جس دن کہ بچہ ہو جائے گا بوڑھا“ میں مجاز مراد ہے نہ کہ حقیقت۔“



## ﴿آپ ﷺ کی بعثت﴾

سب سے پہلے آپ ﷺ محشور ہونگے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿إنا أول من تنشق الأرض عنه﴾ (اخرجه البيهقي في السنن الكبرى)

”سب سے پہلے میری قبر کھلے گی۔“

آپ ﷺ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کے ساتھ محشور ہوں گے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کا سہارا لے کر مسجد میں تشریف لائے۔ جب کہ حضرت ابو بکرؓ آپ ﷺ کے دائیں طرف تھے۔ آپ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور حضرت عمرؓ آپ کے بائیں طرف تھے آپ نے ان کا ہاتھ بھی پکڑا ہوا تھا۔ اور ان دونوں حضرات پر آپ نے سہارا لگایا ہوا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہم قیامت کے دن اسی طرح سے اٹھیں گے۔ (اخرجه ابن ابی عاصم)

آپ ﷺ اہل حرمین کے مابین محشور ہونگے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿أبعث يوم القيامة بين ابى بكر وعمر ثم اذهب الى اهل

بقيع الغرقد فيبعثون معي ثم انظر اهل مكة حتى يا توني

فابعث بين اهل الحرمين﴾ (اخرجه حارث ابن اسامه في مسنده)

”قیامت کے دن میں ابو بکرؓ و عمرؓ کے درمیان اٹھوں گا پھر میں اہل بقیع غرقہ کی طرف جاؤں گا اور وہ میرے ساتھ اٹھیں گے۔ پھر میں اہل مکہ کی طرف دیکھوں گا حتیٰ کہ وہ بھی میرے پاس آجائیں گے تو میں اہل حرمین کے درمیان اٹھوں گا۔“

حضرت ابن المنکدرؓ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ میں چیخ

سنوں گا تو میں بقیع کی طرف جاؤں گا پس میرا حشران کے ساتھ ہوگا۔“  
(اخرجه حارث بن ابی اسامہ)

### حضور ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ محشور ہوں گے

حضرت کعب احبارؓ فرماتے ہیں کہ ہر فجر میں حضورؐ کی قبر شریف پر ستر ہزار فرشتے نازل ہو کر اپنے پروں سے روضہ اقدس پر گھیرا ڈال لیتے ہیں۔ اور شام تک استغفار کرتے اور صلوٰۃ و سلام پیش کرتے ہیں، جب شام ہوتی ہے تو یہ آسمان پر چلے جاتے ہیں اور اسی طرح سے ستر ہزار دیگر فرشتے نازل ہو جاتے ہیں جو صبح تک رہتے ہیں۔ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا، جب قیامت کا دن ہوگا تو آنحضرتؐ ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ قبر مبارک سے نکلیں گے۔ (اخرجه ابن المبارک و ابن ابی الدنیا)

### ﴿قبر سے نکلتے وقت لوگ کیا کہیں گے؟﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِهِ﴾ (بنی اسرائیل: ۵۲)  
”جس دن تم کو پکارے گا پھر چلے آؤ گے اس کی تعریف کرتے ہوئے۔“

نیز ارشاد ہے:

﴿قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا هَذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ﴾ (نہ: ۵۲)  
”کہیں گے اے خرابی ہماری! کس نے اٹھا دیا ہم کو ہماری نیند کی جگہ سے، یہ وہ ہے جو وعدہ کیا تھا رحمن نے، اور سچ کہا تھا پیغمبروں نے۔“

### مؤمن کیا کہیں گے؟

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

لا الہ الا اللہ پڑھنے والوں پر نہ تو موت کے وقت وحشت ہوگی نہ قبر میں اور نہ قبر سے اٹھتے وقت۔ گویا کہ میں فتح ثانیہ کے وقت دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے سروں سے مٹی جھاڑ رہے ہیں اور ”الحمد لله الذی اذهب عنا الحزن“ پڑھ رہے ہیں۔ (اخرجه الطبرانی)

### قبر سے نکلتے وقت کافر کا چہرہ سیاہ اور مومن کا چہرہ سفید ہوگا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا کہ جبرائیلؑ نے مجھے خبر دی کہ لا الہ الا اللہ مسلمان کے لئے انس ہی انس ہے، موت کے وقت بھی، قبر میں بھی اور قبر سے اٹھتے وقت بھی۔ (پھر حضرت جبرائیلؑ نے عرض کیا)

﴿يا محمد! لو تراهم حين يقومون من قبورهم ينفضون رؤسهم هذا يقول لا اله الا الله والحمد لله فيبيض وجهه، وهذا ينادی يا حسرتا على ما فرطت في جنب الله فيسود وجهه﴾ (اخرجه الختلى في الدياج)  
 ”اے محمد (ﷺ)! کاش کہ آپ ﷺ ان کو ان کی قبروں سے اٹھتا ہوا دیکھیں جب وہ اپنے سروں کو جھاڑ رہے ہوں گے۔ مسلمان جب لا الہ الا اللہ والحمد لله کہیں گے تو ان کا چہرہ سفید ہو جائے گا۔ اور جب کافریا حسرتا علی ما فرطت فی جنب اللہ پکارے گا تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا۔“

### لوگ اپنے اعمال اور نیتوں کے مطابق محشور ہونگے

#### مومن اپنی نیت کے مطابق اٹھیں گے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہؐ کو یہ فرماتے

ہوئے نا:

﴿انما يبعث المسلمون يوم القيامة على نياتهم﴾

(اخرجه ابو يعلى)

”مسلمان روز قیامت نیتوں کے مطابق اٹھیں گے۔“

لوگ اپنے پسندیدہ لوگوں کے ساتھ اٹھیں گے

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا:

﴿كل نفس تحشر على هواها فمن هوى الكفر فهو مع

الكفرة ولا ينفعه عمله شيئا﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

”ہر شخص اپنی پسند کے مطابق اٹھایا جائے گا۔ پس جو کفر کو پسند کرتا

ہے وہ کافروں کے ساتھ ہوگا۔ اس کو اس کا عمل کوئی فائدہ نہیں دے

گا۔“

جو جیسے مرے گا ویسے اٹھے گا

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يبعث كل عبد على ما مات عليه﴾ (اخرجه مسلم)

”ہر آدمی کو اسی حالت میں اٹھایا جائے گا جس میں وہ فوت ہوا

تھا۔“

شہید کا لہو کستوری کی مانند مہک رہا ہوگا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا:

﴿والذی نفسی بیدہ لا یکلم احد فی سبیل اللہ، واللہ

اعلم بمن یکلم فی سبیلہ، الا جاء يوم القيامة وجرحه

یشخب دما. اللون لون الدم والعرق عرق مسک﴾

(اخرجه الشيخان)

”اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! جو مسلمان بھی

اللہ کے راستہ میں زخمی ہوتا ہے۔ اور اللہ ہی بہتر جان سکتے ہیں کہ

اس کے راستے میں کون زخمی ہو رہا ہے۔ وہ قیامت کے دن اس

حالت میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا۔ اس کا رنگ تو خون جیسا ہوگا مگر اس کی خوشبو کتوری جیسی ہوگی۔“

### محرم تلبیہ کہتے ہوئے اٹھے گا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک محرم کو ان کی اونٹنی نے سر کے بل گرا دیا، جس سے وہ فوت ہو گئے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

﴿اغسلوه بماء سدر و کفنوه فی ثوبیه ولا تمسوه

طیبا ولا تخمروا رأسه فانہ یبعث یوم القیامۃ ملبیا، وفی

روایۃ ملبدا﴾ (اخرجه الشیخان)

”اسے پیری کے پتوں سے جوش دادہ پانی کے ساتھ غسل دو، اور

اسے احرام ہی کا کفن دو، اسے خوشبو نہ لگاؤ، نہ اس کا سر ڈھانپو۔ یہ

قیامت کے دن تلبیہ کہتے ہوئے اٹھے گا۔“

### مؤذن اذان دیتے ہوئے اٹھے گا

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان المؤذنین والمملین یخرجون من قبورهم یوم

القیامۃ یؤذن المؤذن ویلبی الملبی﴾ (اخرجه الاصبہانی)

”قیامت کے دن اذان دینے والے اور تلبیہ کہنے والے اپنی قبروں

سے اس طرح اٹھیں گے کہ مؤذن اذان دے رہا ہوگا اور تلبیہ کہنے

والا تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔“

### نشہ کرنے والا نشہ کی حالت میں اٹھے گا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من فارق الدنیا وهو سکران دخل القبر سکران

وبعث من قبره سکران﴾ (اخرجه الاصبہانی)

”جس شخص نے نشہ کی حالت میں دنیا چھوڑی، وہ قبر میں بھی نشہ کی حالت میں اترے گا اور قبر سے نشہ ہی کی حالت میں نکلے گا۔“

### ہجروے کی حالت

حضرت صفوان بن امیہؓ فرماتے ہیں: ایک ہجرا آپ ﷺ کی خدمت میں گانے کی اجازت مانگنے آیا۔ آپ ﷺ نے اسے اجازت نہ دی جب وہ چلا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿هؤلاء العصاة من مات منهم بغير توبة حشره الله يوم القيامة، كما كان في الدنيا مختلعا ريانا لا يستتر من الناس كلما قام صرع﴾ (اخرجه ابن ماجه)  
 ”ان گناہگاروں میں سے جو بغیر توبہ کے مر گیا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن بے لباس پیدا کریں گے۔ جیسے وہ دنیا میں لوگوں کے سامنے بے لباس ہوتا تھا۔ وہ جب بھی کھڑا ہوگا اسے مرگی کا دورہ پڑ جائے گا۔“

### ہر شخص اپنے ہم عمل کے ساتھ محسور ہوگا

﴿واذا النفوس زوجت﴾ (تکویر: ۷)  
 ”اور جب جیوں کے جوڑے باندھے جائیں۔“

﴿احشروا الذين ظلموا وازواجهم وما كانوا يعبدون من دون الله فاهدوهم الى صراط الجحيم﴾ (صافات ۲۲، ۲۳)  
 ”جمع کرو گناہگاروں کو اور ان کے جوڑوں کو اور جو کچھ پوجتے تھے اللہ کے سوا، پھر چلاؤ ان کو دوزخ کی راہ پر۔“

اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب دو آدمی ایک ہی عمل کرتے ہیں تو وہ اکٹھے جنت میں جائیں گے یا جہنم میں۔ اور آیت واحشروا الذين



ظلموا و ازواجہم (میں بھی ازواج سے مراد یہی ہے کہ انہی جیسے۔ حضرت ابن عباسؓ بھی فرماتے ہیں کہ احشروا الذین ظلموا و ازواجہم میں ازواج سے مراد امثال ہے۔ (اخرجہ البیہقی)

### ایک عمل کرنے والوں کو اکٹھا کر دیا جائے گا

حضرت عمرؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا نیک آدمی کو نیک آدمی کے ساتھ جنت میں اور برے کو برے کے ساتھ دوزخ میں اکٹھا کر دیا جائے گا۔

(اخرجہ سعید بن منصور)

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ واذا النفوس زوجت کی تفسیر میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر شخص کو اس جیسا عمل کرنے والے لوگوں کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وکنتم ازواجاً ثلاثہ فاصحاب المیمنة ما اصحاب المیمنة واصحاب المشئمة ما اصحاب المشئمة والسابقون السابقون اولئک المقربون﴾ (واقعہ: ۱۰۲۸)

”تم ہو جاؤ تین قسم پر، پھر داہنے والے کیا خوب ہیں داہنے والے، اور بائیں والے کیا برے لوگ ہیں بائیں والے، اور اگاڑی والے تو اگاڑی والے وہ لوگ ہیں مقرب۔“ (اخرجہ ابن ابی حاتم)

☆☆☆

## باب

## لوگ جس حالت میں پیدا ہوئے قیامت کے دن اسی حالت میں اٹھیں گے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿کما بدأنا اول خلق نعيده﴾ (انبیاء: ۱۰۴)

”جیسے سرے سے بنایا تھا ہم نے پہلی بار، پھر اس کو دہرائیں گے۔“

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ کھڑے ہوئے اور ارشاد

فرمایا:

﴿يا ايها الناس انكم تحشرون الى الله يوم القيامة حفاة

عراة غرلائم قرا: کما بدأنا اول خلق نعيده﴾

(اخرجه الشيخان و الترمذی)

”اے لوگو! تم قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے روبرو پیش ہونے کے

لئے ننگے پاؤں، بے لباس اور نامختون اٹھو گے۔“

پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿کما بدأنا اول خلق نعيده﴾ (انبیاء: ۱۰۴)

”پھر مخلوقات میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو پوشاک پہنائی

جائیگی۔“

لوگ ایک دوسرے کا ستر نہیں دیکھ سکیں گے

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿يَحْشُرُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِفَاةً غُرُلًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ؟ قَالَ: يَا عَائِشَةُ! الْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ شَدِيدٌ ذَلِكُ﴾ (اخرجه الشيخان)

”قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں اور غیر مختون اٹھیں گے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا مرد و خواتین ایک دوسرے کی طرف دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! وہ دن آج کی بنسبت بہت زیادہ سخت ہوگا۔“

حضرت سودہ بنت زمعہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن اور غیر مختون اٹھائے جائیں گے۔ وہ پسینہ میں غرق ہونگے اور پسینہ ان کے کانوں کی لوتک پہنچا ہوا ہوگا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہائے شرم! کہ لوگ ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ اس سے غافل ہونگے۔ ان میں سے ہر ایک اس دن (ایسی پریشانی میں) مشغول ہوگا۔ جو اس کو اوروں کی طرف متوجہ نہ ہونے دے گی۔ (اخرجه الطبرانی والبيهقي)

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: لوگ قیامت کے دن ننگے بدن اور ننگے پاؤں اٹھائے جائیں گے۔ تو میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہائے شرم! کہ ہم ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ اس سے غافل ہونگے۔ میں نے کہا: انہیں کوئی چیز غافل کرے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: صحیفوں کا کھلنا جن میں رائی کے دانہ کے برابر بھی اعمال مندرج ہونگے۔ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

حضرت حسن بن علیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

﴿يَحْشُرُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِفَاةً عُرَاةً فَقَالَتْ امْرَأَةٌ:

يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ يَرَى بَعْضُنَا بَعْضًا؟ فَقَالَ: إِنَّ الْأَبْصَارَ

شَاخِصَةٌ، فَرَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ﴾ (اخرجه الطبرانی)

”لوگوں کو قیامت میں ننگے پاؤں، ننگے بدن اٹھایا جائے گا، ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ کیسے ہوگا؟ کیا ہم ایک

دوسرے کو نہیں دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ پھر آپ نے اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھا دیں۔ (مطلب یہ تھا کہ آنکھیں اس طرح پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی)۔“

غیر مختون کا یہ مطلب ہے انسان کی جو کھال ختنہ کے دوران کاٹی گئی تھی وہ کھال واپس لگا دی جائیگی۔ اسی طرح انسان کا ہر عضو اور جزو اسے جو دنیا میں اس سے جدا ہوا تھا اسے واپس کر دیا جائے گا۔ تاکہ وہ نعمتوں سے کامل طور پر مستفید ہو یا عذاب میں کامل طور پر مبتلا ہو۔

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث پاک میں جو ”غیر لا“ (غیر مختون) کا لفظ استعمال ہوا ہے یہ ان احادیث کے خلاف نہیں ہے جن میں یہ وارد ہوا ہے کہ مردے اپنی قبروں میں کفن میں ایک دوسرے کے ساتھ ملاقات کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ احادیث برزخ کے متعلق ہیں۔ البتہ جب یہ اپنی قبروں سے اٹھیں گے تو ننگے ہوں گے، مگر شہید اس سے مستثنیٰ ہیں جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے۔

### جو شخص جس لباس میں فوت ہوا اسی میں اٹھے گا

حضرت ابوسعید خدریؓ کی جب وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے کپڑے منگوا کر زیب تن کئے اور کہا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

﴿ان الميت يبعث في ثيابه التي يموت فيها﴾

(آخر جہ ابو داؤد والحاکم وصححه وابن حبان والبیہقی)

”میت جن کپڑوں میں فوت ہوتی ہے انہیں میں اسے اٹھایا جائے گا۔“

### دونوں احادیث میں تطبیق

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ان احادیث کے معارض ہے جن میں یہ ہے کہ مردوں کو بغیر کپڑوں کے محشور کیا جائے گا۔ بعض حضرات نے تو ان احادیث کے

ظاہری معنی مراد لئے ہیں۔ جبکہ اکثر حضرات نے ان احادیث کو شہید پر محمول کیا ہے کہ شہداء کو انہیں کپڑوں میں محسور کیا جائیگا جن میں انہیں شہید کیا گیا تھا۔ اور حضرت ابوسعید خدریؓ شہداء والی احادیث کو بھی عام مردوں پر محمول کرتے ہیں۔

امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ ان دونوں قسم کی احادیث میں اس طرح تطبیق دی جاسکتی ہے کہ ابتداءً مردے اپنی حالت موت کے کپڑوں میں قبروں سے کھڑے ہوں گے۔ پھر حشر کی ابتداء میں ان کے کپڑے گر پڑیں گے، اور وہ بے لباس ہو کر میدان حشر میں جمع ہوں گے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ لباس والی احادیث میں لباس سے لباس تقویٰ اور نیک اعمال مراد ہیں۔



## باب

## قیامت کے دن نیک لوگ سوار ہو کر، گنہگار پیدل اور کافر منہ کے بل اٹھیں گے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَفْدًا وَنَسُوقُ

الْمَجْرُمِينَ إِلَى جَهَنَّمَ وَرِدًا﴾ (مریم: ۸۵: ۸۶)

”جس دن ہم اکٹھا کروائیں گے پرہیزگاروں کو رحمن کے پاس  
مہمان بلائے ہوئے، اور ہانک لے جائیں گے گناہگاروں کو  
دوزخ کی طرف پیاسے سے۔“

﴿وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَىٰ وَجْهِهِمْ﴾ (بنی اسرائیل: ۹۷)

”اور اٹھائیں گے ہم اس دن قیامت کے چلیں گے منہ کے بل۔“

﴿الَّذِينَ يَحْشُرُونَ عَلَىٰ وَجْهِهِمْ﴾ (فرقان: ۳۴)

”جو لوگ کہ اٹھائے جائیں گے اوندھے پڑے ہوئے اپنے منہ پر۔“

### مؤذنین کی سواریاں

حضرت علیؓ بن ابی طالب نے ﴿الَّذِينَ يَحْشُرُونَ عَلَىٰ وَجْهِهِمْ﴾

(فرقان: ۳۴) ”جو لوگ کہ اٹھائے جائیں گے اوندھے پڑے ہوئے اپنے منہ پر۔“

تلاوت کی اور فرمایا: اللہ کی قسم! مؤذن پیدل نہیں اٹھیں گے، اور نہ انہیں پیدل چلایا جائے

گا بلکہ ان کے پاس جنت کی اونٹنیاں لائی جائیں گی۔ مخلوقات نے ایسی حسین سواریاں کبھی

نہیں دیکھی ہوں گی، ان پر سونے کے کجاوے ہوں گے۔ ان کی نیکیں زبرد کی ہوگی، یہ ان

پر سوار ہوں گے حتیٰ کہ جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ (آخر جہ ابن جبر و ابن ابی حاکم)

## دو دو تین تین دس دس مومن ایک سواری پر

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يَحْشُرُ النَّاسَ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ: رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ  
وَأَنْثَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةَ عَلَى بَعِيرٍ وَعَشْرَةَ عَلَى بَعِيرٍ  
وَتَحْشُرُ بِقِيَّتِهِمُ النَّارَ ثَقِيلَ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتَبِيتَ  
مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا﴾ (اخرجه الشيخان)

”لوگوں کو تین طرح محشور کیا جائے گا، رغبت و شوق والے اور خوف  
والے مومن۔ دو دو مومن ایک ایک اونٹ پر، تین تین مومن ایک  
ایک اونٹ پر سوار ہو کر اٹھیں گے۔ اور دس دس بھی ایک ایک اونٹ  
پر سوار ہو کر اٹھیں گے۔ باقی لوگوں کو آگ کے ساتھ اٹھایا جائیگا۔  
آگ ان کے ساتھ دو پہر کا وقت گزارے گی جب وہ دو پہر کا وقت  
گزاریں گے، اور رات گزارے گی جب وہ رات گزاریں  
گے۔“

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ (راغبین و راہبین) ایک گروہ ہے۔ یہ عام  
مؤمنین ہوں گے اور دو دو افراد سے لے کر دس دس تک کے سوار کا ذکر افاضل کیلئے ہے۔  
جبکہ آپ ﷺ نے ایک ایک سوار کا ذکر اس لئے نہیں فرمایا کیونکہ یہ فضیلت صرف  
حضرات انبیاء کرامؑ کے لئے ہوگی۔

امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث میں موجود راغبین سے ابرار اور راہبین سے  
خوف رجا کی درمیانی حالت والے مراد ہیں۔ اور جو لوگ آگ کے ساتھ اٹھیں گے وہ  
کفار ہوں گے۔

## کافر منہ کے بل کیسے چلیں گے؟

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يَحْشُرُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ رَكْبَانَا

ومشاة وعلی وجوہہم فقال رجل: یا رسول اللہ ﷺ أو  
یمشون علی وجوہہم؟ قال: الذی أمشاهم علی  
أقدامہم قادر علی ان یمشیہم علی وجوہہم ﴿﴾

(اخرجه ابو داؤد والبیہقی)

”لوگوں کو قیامت میں تین طرح محشور کیا جائے گا (۱) سوار  
(۲) پیدل (۳) چروں کے بل۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول  
اللہ ﷺ! کیا وہ اپنے چروں کے بل چلیں گے؟ آپ ﷺ  
نے فرمایا: جس ذات نے انہیں قدموں پر چلایا ہے وہ اس پر بھی  
قادر ہے کہ انہیں چروں کے بل چلائے۔“

### فرشتے منہ کے بل گھسیٹیں گے

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان الناس يحشرون يوم القيامة على ثلاثة افواج فوج  
طاعمين كاسين راكبين وفوج يمشون ويسعون وفوج  
تسحبهم الملائكة على وجوہہم﴾ (اخرجه النسائي والبیہقی)  
”لوگوں کو قیامت میں تین گروہوں کی شکل میں پیش کیا جائے گا  
(۱) ایک گروہ نجات کی امید لگائے لباس پہنے ہوئے اور سواری پر  
ہوگا (۲) ایک گروہ پیدل چلتا ہوا ہوگا (۳) ایک گروہ کو فرشتے  
چروں کے بل گھسیٹتے ہوئے میدان حشر میں لائیں گے۔“

### ﴿حضرات انبیاء اور صحابہؓ کی سواریاں﴾

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿تحشر الانبياء يوم القيامة على الدواب ويبعث صالح  
عليه السلام على ناقته وأبعث على البراق ويبعث ابني



الحسن والحسين على ناقتين من نوق الجنة ويبعث بلال على ناقة من نوق الجنة فينادى بالأذان محضاً وبالشهادة حقاً حتى اذا قال: اشهد ان محمداً رسول الله شهد له المؤمنون من الاولين والآخرين، فقبلت ممن قبلت ورددت ممن رددت ﴿﴾ (اخرجه الطبرانی)

”حضرات انبیاء کرام کو قیامت کے دن سوار یوں پر محشور کیا جائے گا۔ حضرت صالحؑ کو ان کی اونٹنی پر محشور کیا جائے گا، اور میں براق پر سوار ہو کر آؤں گا، میرے دونوں بیٹے حسنؑ اور حسینؑ جنت کی دو اونٹنیوں پر سوار ہو کر پیش ہوں گے، حضرت بلالؓ جنت کی ایک اونٹنی پر سوار ہو کر اذان دیتے ہوئے اور حق کی گواہی دیتے ہوئے آئیں گے۔ حتیٰ کہ جب وہ اشہد ان محمد ارسول اللہ کہیں گے تو تمام اولین و آخرین مسلمان اس کی گواہی دیں گے۔ پس جس کی گواہی قبول ہوئی قبول ہو جائیگی اور جس کی رد ہوئی رد ہو جائیگی۔“

### مومن و کافر کے اعمال ان کیلئے سوار یوں کا کام دیں گے

حضرت عمرو بن قیس الملائکی سے مروی ہے کہ جب مومن اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کا عمل حسین صورت اور پاکیزہ خوشبو کی شکل میں اس کا استقبال کرے گا، اور کہے گا کہ کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ وہ کہے گا نہیں۔ عمل کہے گا: سن! اللہ تعالیٰ نے تیری خوشبو کو پاکیزہ کر دیا اور تیری صورت کو حسین کر دیا۔ نیز وہ کہے گا کہ تو دنیا میں بھی اسی طرح تھا، میں تیرا نیک عمل ہوں، میں دنیا میں تجھ پر بہت سوار رہا، آج تو مجھ پر سوار ہو جا۔ پھر حضرت عمرو بن قیسؓ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَفْدًا﴾ (مریم: ۸۵)

”جس دن ہم انھیں کرلائیں گے پرہیزگاروں کو رحمن کے پاس

مہمان بنائے ہوئے۔“

اور کافر کا عمل بدترین صورت اور بدترین بدبو کی شکل میں اسکا استقبال کرے گا، اور کہے گا کہ تو مجھے پہچانتا ہے؟ وہ کہے گا نہیں۔ تو عمل کہے گا سن: اللہ تعالیٰ نے تیری صورت کو گندہ اور بو کو بدبودار کر دیا ہے۔ نیز وہ کہے گا: تو دنیا میں بھی ایسا ہی تھا، میں تیرا عمل ہوں، تو مجھ پر اکثر سوار رہتا تھا، آج میں تم پر سوار ہوں گا۔ پھر حضرت عمرو بن قیسؓ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

﴿وہم یحملون اوزارہم علی ظہورہم﴾ (انعام: ۳۱)  
 ”اور وہ اٹھاویں گے اپنے بوجھ اپنی پیٹھوں پر۔“

### مومن قبور ہی سے سوار یوں پر سوار ہو جائیں گے

امام حلیمیؒ اور امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ جو میدان حشر میں سوار یوں پر محسور ہونگے وہ اپنی قبور ہی سے سوار یوں پر سوار ہو جائیں گے۔ جبکہ امام اسماعیلیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حضرات اپنی قبور سے میدان حشر تک پیدل آئیں گے پھر وہاں سے سوار ہونگے۔ تاکہ ننگے پاؤں چلنے والی اور سوار ہونیوالی دونوں حدیثوں میں تطبیق ہو سکے۔ لیکن امام غزالیؒ وغیرہ کا قول اولیٰ ہے۔ امام بیہقیؒ نے بھی یہی فرمایا ہے۔



## باب

## ﴿قیامت کے دن انسان کو لے کر چلنے والے فرشتے﴾

﴿وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ﴾ (ق: ۲۱)

”اور آیا ہر ایک جی اس کے ساتھ ہے ایک ہانکنے والا اور ایک

احوال بتلانے والا۔“

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿فَإِذَا قَامَتِ السَّاعَةُ انْحَطَّ عَلَيْهِ مَلَكُ الْحَسَنَاتِ وَمَلَكُ

السَّيِّئَاتِ وَانْشَطَ كِتَابًا مَعْقُودًا فِي عُنُقِهِ ثُمَّ حَضَرَ مَعَهُ آخِرُ

سَائِقٍ وَآخِرُ شَهِيدٍ﴾ (اخرجه ابن ابی حاتم والبیہقی)

”جب قیامت قائم ہوگی تو ہر انسان پر ایک فرشتہ نیکیوں کا اور ایک

گناہوں کا اترے گا۔ اور یہ دونوں اس کی گردن میں ایک کتاب لٹکا

دیں گے۔ پھر ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے، ایک فرشتہ

بارگاہ خداوندی میں لانے والا، اور ایک نگران ہوگا۔“

## خوشخبری سنانے والے فرشتے

حضرت ثابت البنانیؓ نے سورۃ حم سجدہ کی تلاوت کی۔ جب وہ ﴿إِنَّ الَّذِينَ

قَالُوا رَبَّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ﴾ (حم السجدة: ۳۰)

”تحقیق جنہوں نے کہا رب ہمارا اللہ ہے، پھر اسی پر قائم رہے ان پر اترتے ہیں فرشتے۔“

پر پہنچے تو فرمایا کہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ مومن کو جب اس کی قبر سے اٹھایا جائے گا تو

اسے دو فرشتے ملیں گے جو دنیا میں اس کے ساتھ رہے تھے، وہ اس سے کہیں گے خوف نہ

کر، غمگین نہ ہو اور تجھے اس جنت کی خوشخبری ہو جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ نیز فرمایا کہ

پھر اللہ تعالیٰ اس کو خوف سے امان دے دیں گے، اور اس کی آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیں گے۔

(اخرجه ابو نعیم وابن ابی حاتم وابن ابی الدنیا)

## جنازہ کے ساتھ جانے والوں کے اکرام کیلئے فرشتے انہیں قبروں سے لے کر آئیں گے

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا کہ اس آدمی کو کیا بدلہ عطا کیا جائیگا جو جنازہ کے ساتھ جاتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا میں اس آدمی کے پاس ملائکہ بھیجوں گا جو اپنے جھنڈے لیکر اس کی قبر پر پہنچیں گے اور اس کے ساتھ چلتے ہوئے اسے قبر سے میدان حشر تک لائیں گے۔ (اخرجہ سعید ابن منصور فی مسندہ)

## مؤمنین کو فرشتوں نے اپنے جلو میں لے رکھا ہوگا

حضرت داؤد بن ہلال الضمیؒ فرماتے ہیں: حضرت ابراہیمؑ کے صحیفوں میں لکھا ہوا ہے ”اے دنیا! ابرار کے سامنے تو زیب و زینت کے ساتھ جاتی تو ہے مگر تو ان کے سامنے کتنی ذلیل ہے؟ میں نے ان کے دلوں میں تیرا بغض اور تیری دوری ڈال دی ہے۔ میں نے تم سے زیادہ بے قیمت کوئی چیز پیدا نہیں کی۔ تو ہر حال میں گھٹیا ہے اور تیرا انجام فنا ہے۔ میں نے جب تجھے پیدا کیا اسی دن فیصلہ کیا تھا کہ نہ تو کسی کے لئے رہے گی اور نہ کوئی تیرے لئے رہے گا۔ اگرچہ کوئی تیری وجہ سے بخل کرے اور کنجوس بنے۔ ان نیک لوگوں کو بشارت ہو جنہوں نے اپنے دلوں سے میری رضا کو پہچان لیا اور خود میں صدق و استقامت کو جگہ دی۔ ان لوگوں کے لئے بشارت ہو جب وہ قبروں سے نکل کر وفد کی شکل میں میرے پاس آئیں گے تو ان کی جزایہ ہوگی کہ ان کا نور ان کے آگے آگے روشنی کرتا ہوگا اور فرشتوں نے انہیں اپنے گھیرے میں لے رکھا ہوگا، حتیٰ کہ میں انہیں وہاں پہنچا دوں گا جس کے وہ میری رحمت سے امیدوار تھے۔ (اخرجہ ابو نعیم)



## باب

## ﴿قیامت کے دن ہر جماعت کا ایک امام ہوگا﴾

## محدثین کے امام آنحضرت ﷺ ہونگے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿یوم ندعو اکل اناس بامامهم﴾ (بنی اسرائیل: ۷۱)

”جس دن ہم بلائیں گے ہر فرقہ کو ان کے سرداروں کے ساتھ۔“

بعض سلف اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت مبارکہ محدثین کے لئے سب سے بڑا شرف ہے کیونکہ ان کے امام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہوں گے۔

## ایمان کی حفاظت کرنے والوں کے امام

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿احب شیء الی اللہ الغرباء قیل: ومن الغرباء؟﴾

قال: الفرارون بدینهم یجتمعون الی عیسیٰ علیہ

السلام یوم القيامة﴾ (اخرجه احمد)

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ لوگ غرباء ہوں گے۔“

عرض کیا گیا غرباء کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ وہ لوگ جو اپنے دین کو

بچاتے پھریں گے۔ یہ حضرات قیامت کے دن حضرت عیسیٰؑ کے

پاس جمع ہوں گے۔“

## علماء و فقہاء کے قائد

حضرت ابی عونؓ سے روایت کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿یأتی معاذ بن جبل یوم القيامة امام العلماء برتوة﴾

(اخرجه ابن سعد فی الطبقات وسعید ابن منصور فی سننہ)

”حضرت معاذ بن جبلؓ قیامت کے دن علماء سے ایک درجہ آگے ہوں گے۔“

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
﴿اعلم امتی بالحلل والحرام معاذ بن جبل﴾ (اخرجہ ابن سعد)  
”میری امت میں حلال و حرام کو سب سے زیادہ جاننے والے حضرت معاذ بن جبلؓ ہیں۔“

علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں اسی وجہ سے قیامت کے دن حضرت معاذؓ علماء کے امام بن کر آئیں گے اور علماء ان کے پیچھے پیچھے ہوں گے۔

حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرات علماء کرام قیامت کے دن پیش ہوں گے تو حضرت معاذ بن جبلؓ ایک پتھر پھینکنے کی مسافت کے برابر ان سے آگے ہوں گے۔ (اخرجہ ابن سعد)

### مؤذنین کے امام

حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿نعم المرء بلال سید المؤذنین يوم القيامة:  
والمؤذنون اطول الناس أعناقاً القيامة﴾

(اخرجہ ابن ابی شیبہ فی المصنف والاصہبانی فی الترغیب)

”بلالؓ خوب آدمی ہیں۔ یہ قیامت کے دن مؤذنین کے سردار ہوں گے۔ اور مؤذنین کی گردنیں قیامت کے دن باقی لوگوں سے لمبی ہوں گی۔“

### برے شعراء کا قائد

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
﴿امرؤ القیس حامل لواء الشعر الى النار﴾ (اخرجہ البخاری)

”امرؤ القیس شعر کا جھنڈا اٹھا کر دوزخ کی طرف جائے گا۔“

تاریخ ابن عساکر میں مذکور الفاظ یہ ہیں: ”قائد الشعراء الی النار لانه اول من احکم قوا فیہا“ ۱ امرؤ القیس شعراء کو جہنم میں لے جانے والا قائد ہوگا، کیونکہ اسی نے سب سے پہلے شعر کے قوانین کو مستحکم کیا تھا۔

## ﴿میدان حشر میں انسانوں کی مختلف حالتیں﴾

﴿ونحشرہ یوم القیامۃ اعمی قال رب لم حشرتہ اعمی وقد کنت بصیرا﴾  
(طہ: ۱۲۳، ۱۲۵)

”اور لائیں گے ہم اس کو قیامت کے دن اندھا، وہ کہے گا اے میرے رب! کیوں اٹھالایا تو مجھ کو اندھا اور میں تھا دیکھنے والا۔“

﴿الذین یا کلون الربوا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخطہ الشیطن من المس﴾  
(بقرہ: ۲۷۵)

”جو لوگ کھاتے ہیں سود، نہیں اٹھیں گے قیامت کو، مگر جس طرح اٹھتا ہے وہ شخص کہ جس کے حواس کھو دیے ہوں جن نے لپٹ کر۔“

## سود خور کی حالت

حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن نیک اور بد سبھی لوگ کھڑے ہو سکیں گے لیکن سود خور کھڑے نہیں ہو سکیں گے مگر اس شخص کی طرح جس کو شیطان نے چھو کر خطی بنا دیا ہو۔

حضرت عوف بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ان گناہوں سے بچو جنکی مغفرت نہیں ہوگی۔ جس شخص نے کسی چیز کا دھوکہ کیا تو وہ اسے قیامت کے دن لائے گا۔ اور سود خور کو قیامت کے دن مجنوں اور خطی بنا کر اٹھایا جائیگا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

﴿الذین یا کلون الربوا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخطہ الشیطن من المس﴾  
(بقرہ: ۲۷۵)

”جو لوگ کھاتے ہیں سود، نہیں اٹھیں گے قیامت کو، مگر جس طرح اٹھتا ہے وہ شخص کہ جس کے حواس کھودے ہوں جن نے لپٹ کر۔“

(اخرجه الطبرانی)

## یتیم کا مال کھانے والے کے منہ سے آگ کے شعلے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يَبْعَثُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَوْمًا مِنْ قُبُورِهِمْ تَاجِجٌ أَفْوَهِمُ نَارًا فَقِيلَ مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: اِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا اِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا﴾

(اخرجه ابن ابی شیبہ فی مسنده وابن ابی حاتم و ابویعلیٰ وابن حبان)

”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک قوم کو ان کی قبروں سے نکالیں گے تو ان کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہوں گے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ کون لوگ ہوں گے؟“

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے نہیں سنا؟ کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا اِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا﴾ (نساء: ۱۰)

”جو لوگ کھاتے ہیں مال یتیموں کا ناحق، وہ لوگ اپنے پیٹوں میں آگ ہی بھر رہے ہیں۔“

## قرآن بھولنے والے کا انجام

حضرت سعد بن عبادہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا:

﴿مَنْ رَجَلَ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَنَسِيَهُ لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ يَلْقَى

(اخرجه احمد و ابو داؤد)

وَهُوَ اجْذَمٌ﴾



”جس شخص نے بھی قرآن سیکھا پھر اس کو بھول گیا تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حال میں پیش ہوگا کہ اسے کوڑھ کی بیماری لاحق ہوگی۔“

### بلا وجہ بیع توڑنے والے کا انجام

حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَمَنْ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ نَاكَثٌ بَيْعَةٍ لَقِيَهُ وَهُوَ أَجْذَمٌ﴾

(اخرجه ابن ابی حاتم فی السنۃ)

”جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملا کہ وہ بیع کر کے توڑ دیا کرتا تھا تو وہ اللہ تعالیٰ کو اس حالت میں ملے گا کہ اسے کوڑھ کی بیماری لاحق ہوگی۔“

### متکبرین کا انجام

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يَبْعَثُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاسًا فِي صُورَةِ الذَّرِّ يَطَاهُمُ النَّاسُ بِأَقْدَامِهِمْ فَيَقَالُ مَا بَالُ هَؤُلَاءِ فِي صُورَةِ الذَّرِّ فَيَقَالُ هَؤُلَاءِ الْمُتَكَبِّرُونَ فِي الدُّنْيَا﴾ (اخرجه البزار)

”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کچھ لوگوں کو چیونٹیوں کی صورت میں اٹھائیں گے، جنہیں لوگ اپنے پیروں تلے روندتے ہوں گے۔ پوچھا جائے گا کہ ان چیونٹیوں کی جسامت والوں نے کیا جرم کیا ہے؟ تو بتایا جائے گا کہ یہ دنیا میں تکبر کرتے تھے۔“

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يَحْشُرُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ امثال الذر في صور الرجال يغشاهم الذل من كل مكان يساقون الى سجن

فی جہنم یسمی بولس تعلوہم نار الانیار یسقون من  
عصارة اهل النار طینة الخیال ﴿﴾ (اخرجه الترمذی والنسائی)  
”قیامت کے دن متکبروں کو چیونٹی کی جسامت کے برابر انسانی  
شکل میں اٹھایا جائیگا، ہر طرف سے ان پر ذلت چھائی ہوگی۔ انہیں  
بولس نامی جہنم کے قید خانہ طرف لے جایا جائیگا۔ وہاں وہ آگ  
دہک رہی ہوگی جو سب آگوں کا مرکز ہوگی۔ انہیں جہنمیوں کا پسینہ  
”طینة الخبال“ پلایا جائیگا۔“

حضرت عوف بن مالک اجمعیؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:  
﴿ان الله یبعث المتکبرین یوم القیامة فی صورة الذر  
لهو انهم علی الله یطأهم الانس والجن والدواب  
بارجلها حتی یقضى الله بین عباده﴾ ﴿﴾ (اخرجه ابن عدی)  
”اللہ تبارک و تعالیٰ متکبرین کو چیونٹیوں کی صورت میں قیامت کے  
دن اٹھائیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انکی کچھ وقعت  
نہیں۔ انہیں انسان، جنات اور چوپائے اپنے پیروں تلے روندیں  
گے۔ یہاں تک کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ  
فرمادیں گے۔“

### بلا ضرورت مانگنے والے کا انجام

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
﴿من سئل وله ما یغنیہ جاء یوم القیامة وفی وجهه  
کدوح وخموش﴾ ﴿﴾ (اخرجه الاربعة والحاکم)  
”جو شخص اس حالت میں سوال کرے کہ اس کے پاس اتنا موجود ہو  
کہ اس کی ضرورت پوری ہو سکتی ہو تو وہ قیامت کے دن اس حال  
میں آئے گا کہ اس کا چہرہ عیب دار اور خراش دار ہوگا۔“

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ما يزال الرجل يسأل حتى يأتي يوم القيامة وليس في

وجهه مزغة لحم﴾ (اخرجه الشيخان)

”بھکاری قیامت کے دن اس حال میں پیش ہوگا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہیں ہوگا۔“

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من سأل من غير فاقة نزلت أوعى لا يطيقهم جاء يوم

القيامة بوجه ليس عليه لحم﴾ (اخرجه البيهقي)

”جس نے فاقہ میں مبتلا ہوئے بغیر اور اہل خانہ کی کفالت کی عدم طاقت کے بغیر دست سوال دراز کیا تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرہ پر گوشت نہ ہوگا۔“

### قرآن کو کمائی کا ذریعہ بنانے کا انجام

حضرت زاذانؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من قرأ القرآن يستأكل به الناس جاء يوم القيامة

ووجهه عظم ليس عليه لحم﴾ (اخرجه ابو نعیم)

”جس نے قرآن پاک سیکھا اور اسے کمائی کا ذریعہ بنایا تو قیامت کے دن اس کے چہرے پر ہڈیاں ہی ہوں گی، گوشت نہیں ہوگا۔“

### قبلہ رخ تھوکنے والے کا انجام

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من تفل من تجاه القبلة جاء يوم القيامة وتفله بين

عينيه﴾ (اخرجه ابو داؤد وابن خزيمة وابن حبان)

”جس نے قبلہ رخ تھوک پھینکا وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ وہ تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لگا ہوا ہوگا۔“

## دو غلے آدمی کا انجام

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

﴿ذو الوجهین فی الدنیا یاتی یوم القیامة وله وجهان من نار﴾  
(اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

”دنیا میں دو رخ اختیار کرنے والا، قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے آگ کے دو منہ ہوں گے۔“

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من کان ذا اللسانین جعل الله له لسانین من نار﴾

(اخرجه الطبرانی وابن ابی الدنیا فی الصمت والاصہانی)

”جو شخص دو رخ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی آگ کی دو زبانیں بنا دیں گے۔“

## دو بیویوں میں عدل نہ کرنے والے کا انجام

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من کان عنده امرأتان فلم يعدل بینہما جاء یوم القیامة وشقه مائیل وفی لفظه ساقط﴾  
(اخرجه الاربعة وابن حبان والحاکم)

”جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں عدل نہ کرتا ہو، تو قیامت کے دن اس حال میں ہوگا کہ اس کی ایک جانب جھکی ہوئی ہوگی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ گری ہوئی ہوگی۔“

## قیامت کے دن امت محمدیہ ﷺ کی دس حالتیں

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت کہ آنحضرت ﷺ نے

﴿یوم ینفخ فی الصور فتأتون افواجا﴾ (نبأ: ۱۸)

”جس دن پھونکی جائے صور پھر تم چلے آؤ جٹ جٹ کے۔“

کی تلاوت فرمائی تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! فأتون افواجا کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے جواب مرحمت فرمایا: میری امت دس قسموں میں محشور ہوگی۔ کچھ لوگ بندروں کی شکل میں اٹھیں گے وہ قدریہ ہیں۔ کچھ لوگ خزیروں کی صورت میں اٹھیں گے وہ مرجہ ہیں۔ کچھ لوگ کتوں کی صورت میں اٹھیں گے وہ حروشیہ ہیں۔ کچھ لوگ گدھوں کی صورت میں اٹھیں گے وہ رافضی ہیں۔ کچھ لوگ چیونٹیوں کی صورت میں اٹھیں گے وہ متکبر ہیں۔ کچھ لوگ جانوروں کی صورت میں اٹھیں گے وہ سودخور ہیں۔ کچھ لوگ درندوں کی صورت میں اٹھیں گے وہ زندیق ہیں۔ کچھ لوگ اپنے چہروں کے بل اٹھیں گے وہ تصویر ساز، عیب جو، چغل خور اور شکایت لگانے والے ہیں۔ کچھ لوگ سوار ہو کر اٹھیں گے وہ مقرب حضرات ہیں۔ اور کچھ لوگ پیدل چلنے کی حالت میں اٹھیں گے وہ جنتی لوگ ہونگے۔

(اخر جہ ابن عساکر)

### عیب جوئی چغل خوری اور گناہ گاروں کی پشت پناہی کا انجام

حضرت علاء بن حارثؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿الهمazon واللمazon والمشاءون بالنميمة الباغون﴾

﴿للبراء العنت يحشرهم الله تعالى في وجوه الكلاب﴾

(اخر جہ ابو الشیخ وابن حبان فی کتاب التوبینخ)

”پس پشت عیب جوئی، چغل خوری کرنے اور گناہ گاروں کی صفائی

پیش کرنے میں حد سے گزر جانے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کتوں کی

شکل میں اٹھائیں گے۔“

## غصب شدہ چیزیں قیامت کے دن غاصبین کی گردنوں پر ہونگی

اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (ال عمران: ۱۶۱)  
”اور جو کوئی چھپاوے گا وہ لائے گا اپنی چھپائی چیز دن قیامت کے۔“

### زمین غصب کرنے والے کی سزا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ ظَلَمَ قَيْدَ شَبْرٍ مِنْ أَرْضٍ طَوَّقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ  
أَرْضِينَ﴾ (اخرجه الشيخان)  
”جس شخص نے ایک بالشت برابر بھی کسی کی زمین غصب کی تو  
قیامت کے دن اسے ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائیگا۔“

### راستہ کو اپنے مکان میں شامل کرنے کی سزا

حضرت حکم بن حارثؓ فرماتے ہیں: جس نے مسلمانوں کے راستہ میں  
سے ایک بالشت پر بھی قبضہ کیا تو وہ قیامت کے دن اسے لائیگا اور اسے سات زمینوں  
کا وزن اٹھانا پڑے گا۔ (اخرجه الطبرانی)

### پڑوسی کی زمین دبانے والے کی سزا

حضرت ابو مالک اشعرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے  
ارشاد فرمایا:

﴿أَعْظَمُ الْغُلُولِ عِنْدَ اللَّهِ ذِرَاعٌ مِنَ الْأَرْضِ تَجْدُونَ  
الرَّجُلَيْنِ جَارَيْنِ فِي الْأَرْضِ أَوْ فِي الدَّارِ فَيَقْطَعُ أَحَدُهُمَا

من حق صاحبه ذرا اذا اقتطعه طوقه من سبع ارضين  
يوم القيامة ﴿﴾ (اخرجه احمد والطبرانی)

”سب سے بڑی خیانت اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک گز زمین کی خیانت ہے۔ تم زمین کے یا گھر کے دو پڑوسیوں کو دیکھتے ہو کہ ایک دوسرے کے حق میں سے ایک گز زمین کی خیانت کر لیتے ہیں۔ اگر وہ اس پر قبضہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انہیں سات زمینوں کا طوق پہنائے گا۔“

### ہدیہ لینے والے اہلکاروں کی سزا

حضرت ابو حید الساعدیؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قبیلہ ازد کے ایک شخص کو جو ابن النبیہ یا ابن الکلبیہ کے نام سے مشہور تھے، صدقہ کی وصولی کے لئے مقرر کیا۔ جب وہ واپس آئے تو کہنے لگے یہ مال آپ ﷺ کا ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ یہ سن کر جناب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی، پھر فرمایا: اما بعد! اگر میں تم میں سے ایک شخص کو ایسے کام کی ذمہ داری سپرد کرتا ہوں جس کی ذمہ داری اللہ نے مجھے سونپی ہے تو وہ واپس آ کر کہتا ہے کہ یہ آپ ﷺ کا ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ اگر وہ سچا ہے تو اپنے والدین کے گھر کیوں نہیں بیٹھ جاتا کہ اس کے پاس وہ ہدیہ خود بخود آ جاتا۔ اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی بھی شخص کوئی چیز ناحق نہ لے۔ ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کے رو برو پیش ہو تو اس نے اونٹ کو اٹھا رکھا ہو جو بلبلارہا ہو گا یا تیل کو اٹھا رکھا ہو جو ڈکار رہا ہو گا یا بکری اٹھا رکھی ہو گی، جو میاری ہو گی۔ (اخرجه البخاری ومسلم)

### ایک سوئی کی خیانت بھی ظاہر ہو جائے گی

حضرت عدی بن عمیرؒ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿من استعملناه منكم على عمل فكنتمنا مخطئا فمافوقه  
كان غلوا لا ياتی به يوم القيامة﴾ (اخرجه مسلم)

”ہم اگر تم میں سے کسی کو کوئی کام سپرد کریں، اور وہ ہماری ایک سوئی یا اس سے بھی چھوٹی چیز چھپالے تو یہ خیانت ہوگی۔ جسے وہ قیامت کے دن ساتھ لائے گا۔“

### مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کی سزا

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر خیانت اور اس کے معاملہ کے بارے میں بڑی تنبیہ فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا: خبردار! میں تم میں سے کسی سے اس حالت میں نہ ملوں کہ اس کی گردن پر اونٹ بلبلا رہا ہو، اور وہ یہ کہے کہ یا رسول اللہ ﷺ! میری فریاد سی کریں۔ اور میں کہوں کہ اللہ کے سامنے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا، میں نے تمہیں آگاہ کر دیا تھا۔ خبردار: میں تم میں سے کسی سے اس حالت میں بھی نہ ملوں کہ اس کی گردن پر گھوڑا ہنہنارہا ہو، اور وہ یہ کہے کہ یا رسول اللہ ﷺ! میری فریاد سی کریں۔ اور میں کہوں کہ میں اللہ کے سامنے تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا، میں نے تمہیں آگاہ کر دیا تھا۔ میں تم میں سے کسی سے اس حالت میں بھی نہ ملوں کہ اس کی گردن پر بکری میا رہی ہو۔ اور وہ یہ کہے کہ یا رسول اللہ ﷺ! میری فریاد سی کریں۔ اور میں کہوں کہ میں اللہ کے سامنے تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا، میں نے تمہیں آگاہ کر دیا تھا۔ خبردار! میں تم میں سے کسی سے اس حالت میں بھی نہ ملوں کہ اس کی گردن پر کوئی جاندار چیخ رہا ہو، اور وہ مجھے کہے کہ یا رسول اللہ ﷺ! میری فریاد سی کریں۔ اور میں کہوں کہ میں خدا تعالیٰ کے سامنے تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ میں نے تمہیں آگاہ کر دیا تھا۔ خبردار! میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں بھی نہ ملوں کہ قیامت کے دن اس کی گردن پر کپڑا حرکت کر رہا ہو، اور وہ یہ کہے کہ یا رسول اللہ ﷺ! میری مدد کریں اور میں کہوں کہ میں اللہ کے سامنے تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ میں نے تمہیں آگاہ کر دیا تھا۔ اور میں تم میں سے کسی سے اس حالت میں نہ ملوں کہ قیامت کے دن اس کی گردن پر مال و دولت ہو۔ اور وہ فریاد کرے کہ یا رسول اللہ ﷺ! میری مدد کریں اور میں کہوں کہ میں اللہ کے سامنے تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ میں نے تمہیں آگاہ کر دیا تھا۔ (آخر جہ البخاری و مسلم و احمد)



## بلا ضرورت بلند و بالا عمارت بنانے والے کی سزا

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں: جس نے اپنی ضرورت سے بلند عمارت بنائی تو اسے مجبور کیا جائیگا کہ وہ اسے اپنی گردن پر اٹھائے۔

(اخرجه الطبرانی و ابو نعیم فی الحلیۃ بسند ضعیف)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک انصاری کی قبہ والی عمارت کے پاس سے گزرے تو فرمایا:

﴿کل بناء اکثر من هذا، و اشار بیده علی رأسه، فہو

وبال علی صاحبه یوم القيامة فبلغ صاحب القبة

فہدمها﴾ (اخرجه ابو داؤد و ابن ماجہ و الطبرانی)

”جو عمارت اس سے زیادہ ہوگی، اور اپنے ہاتھ سے سر کے اوپر تک

اشارہ کیا، وہ عمارت مالک کے لئے قیامت کے دن وبال ہوگی،

جب یہ ارشاد اس قبہ والے صحابی تک پہنچا تو انہوں نے اس قبہ کو

گرادیا۔“

## پانی کا حق ادا نہ کرنے والے کی سزا

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا ایک کنویں پر گزر ہوا۔

لوگ اس کنویں سے پانی پی رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان صاحب هذا البئر یحملها یوم القيامة ان لم یؤد

حقها﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

”اس کنویں کے مالک کو یہ کنواں اٹھانا پڑتا اگر وہ اس کا حق ادا نہ

کرتا۔“

## قیامت میں کن لوگوں کو طوق ڈال کر یا لگام پہنا کر پیش کیا جائیگا؟

قاضی اور حاکم

حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت سعد بن عبادہؓ دونوں سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مامن امیر عشرة الا یوتی به يوم القيامة مغلولاً لا یفکھ من ذلک الغل الا العدل﴾ (اخرجه احمد بسند صحیح)  
”جو شخص دس افراد کا بھی امیر ہوگا اسے بھی قیامت کے دن تھکڑی لگا کر پیش کیا جائے گا۔ اس تھکڑی سے سوائے اس کے عدل و انصاف کے کوئی چیز اسے نہ چھڑا سکے گی۔“

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مامن رجل ولی عشرة الا اتی به يوم القيامة مغلولاً یدہ الی عنقه حتی یقضی بینہ و بینہم﴾ (اخرجه الطبرانی)  
”جو شخص دس آدمیوں کا بھی حکمران بنایا گیا۔ اسے قیامت کے دن اس حال میں پیش کیا جائیگا کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ جکڑا ہوا ہوگا۔ حتیٰ کہ اس کے اور اس کی رعایا کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔“

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مامن حاکم یحکم بین الناس الاحشر و ملک آخذ بقفاه حتی یوقفہ علی جہنم ثم یرفع رأسہ الی اللہ تعالیٰ فان قيل له القہ القاہ فی مہوی أربعین خریفا﴾

(اخرجه الدیوری فی المعالمة)

”ہر وہ حاکم جو لوگوں کے درمیان فیصلے کرتا ہے اس حالت میں اٹھے گا کہ ایک فرشتہ نے اسے گدی سے پکڑا ہوا ہوگا حتیٰ کہ وہ اس کو جہنم پر لا کھڑا کرے گا۔ پھر وہ فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف اپنا سر اٹھائے گا۔ اگر اسے حکم ہوا کہ اسے دوزخ میں پھینک دو تو وہ اس کو ایسی جگہ پھینکے گا جس میں چالیس سال تک گرتا رہے گا۔“

### مسائل چھپانے والا عالم

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ سَنَلَ عَنْ عِلْمِ فَكْتَمِهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَلْجُمًا بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ﴾ (اخرجه ابو يعلى والطبرانى)

”جس عالم سے کسی مسئلہ کے متعلق پوچھا گیا اور اس نے وہ مسئلہ چھپالیا تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالی جائیگی۔“



## باب

## ﴿قیامت کے دن نیک اعمال کی پیشی﴾

## اعمالِ صالحہ کی پیشی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اعمال پیش ہوں گے، نماز آئے گی اور عرض کرے گی: یا اللہ! میں نماز ہوں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو خیر پر ہے۔ پھر صدقہ آئے گا اور عرض کرے گا: یا اللہ: میں صدقہ ہوں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو بھی خیر پر ہے۔ پھر روزہ پیش ہوگا اور عرض کرے گا: یا اللہ: میں روزہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو بھی خیر پر ہے۔ پھر اور اعمال بھی اسی طرح پیش ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی فرمائیں گے کہ تم خیر پر ہو۔ پھر اسلام پیش ہوگا اور عرض کرے گا: یا اللہ: آپ السلام ہیں اور میں اسلام ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو خیر پر ہے۔ تیری وجہ سے میں آج گرفت کروں گا اور تیری ہی وجہ سے عطا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ قَمِنٌ﴾

(الخاسرین) (ال عمران: ۸۵) (اخرجه احمد ابو یعلی الطبرانی)

”اور جو کوئی چاہے سوا دین اسلام، اور کوئی دین سوا اس سے ہرگز

قبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں خراب ہے۔“

## قرآن و اہل قرآن کی پیشی

حضرت نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ

فرماتے ہوئے سنا:

﴿يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاهْلُهُ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ﴾

تقدمهم سورة البقرة و آل عمران كأنهما غماتان او غيابتان  
او ظلتان سوداوان بينهما شرق او كأنهما فرقان من طير  
صواف تحاجان عن صاحبهما ﴿﴾ (اخرجه مسلم)  
”قرآن کریم اور ان حضرات کو جو اس پر عمل کرتے تھے قیامت  
کے دن پیش کیا جائے گا۔ سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران دوسیاہ  
بادلوں یا سائبانوں کی طرح ان کے آگے آگے چل رہی ہوں گی،  
اور ان دونوں کے درمیان ایک کرن ہوگی۔ یا یہ کہ وہ صف در صف  
پرندوں کی دونولیاں ہیں جو اپنے پڑھنے اور عمل کرنے والے کے  
حق میں سفارش کر رہی ہیں۔“

### قرآن کریم قبر میں انسان کا مونس ہوگا

حضرت بریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: صاحب قرآن کی  
جب قبر کو کھولا جائیگا تو اسے قرآن دبلے پتلے آدمی کی شکل میں ملے گا۔ اور استفسار کرے گا  
کہ کیا تو مجھے جانتا ہے؟ صاحب قرآن کہے گا نہیں۔ تو قرآن کریم کہے گا میں ہی ہوں  
جس نے گرمیوں کی دوپہر میں تجھے پیاسا رکھا، اور راتوں کو تجھے بیدار رکھا۔ ہر تاجر کو  
تجارت کے بعد منافع ملتا ہے، اور میں تیری تجارت کا منافع ہوں۔ پھر صاحب قرآن  
کے دائیں ہاتھ میں ملک اور بائیں ہاتھ میں خلد دیدی جائے گی، اور وقار کا تاج اس کے  
سر پر رکھ دیا جائیگا۔ اور اس کے والدین کو دو پوشاکیں پہنائی جائیں گی کہ ساری دنیا جنکا  
بدل نہیں بن سکے گی۔ صاحب قرآن کے والدین پوچھیں گے ہمیں یہ پوشاکیں کیوں  
پہنائی جا رہی ہیں؟ تو انہیں جواب دیا جائیگا: اس لئے کہ تمہارے بیٹے نے قرآن کریم یاد  
کیا ہے۔ (اخرجه احمدو البيهقي في شعب الايمان بسند صحيح)

### چہرہ پر آیات کی دمک

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
﴿من تعلم آية من كتاب الله استقبلته يوم القيامة﴾

تضحک فی وجہہ ﴿﴾ (اخرجه الطبرانی بسند جيد)

”جس شخص نے کتاب اللہ کی کوئی آیت سیکھی تو وہ قیامت کے دن

اسے ملے گی اور وہ اس کے چہرے پر دمک رہی ہوگی۔“

کتاب وسنت پر عمل پیرا کبھی گمراہ نہیں ہو سکتا

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ترکت فيكم شيئين لن تضلوا بعد هما كتاب الله

وسنتي ولن يفرقا حتى يردا على الحوض﴾ (اخرجه الحاكم)

”میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک یہ تمہارے پاس

ہیں تم گمراہ نہیں ہو سکتے۔ کتاب اللہ اور میری سنت۔ اور یہ دونوں

علیحدہ علیحدہ نہیں ہو سکتیں حتیٰ کہ حوض کوثر پر میرے پاس آجائیں

گی۔“

نیکی اور گناہ کی پیشی

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان المعروف والمنكر لخليقتان ينصبان للناس يوم

القيامة فاما المعروف فيبشر اهله واما المنكر فيقول

اليكم اليكم ولا يستطيعون له الا لزوما﴾

(اخرجه ابن المبارك واحمد والبخاري والطبراني في الاوسط)

”نیکی اور برائی مخلوق ہیں، جو لوگوں کے سامنے قیامت کے دن

پیش ہوں گی۔ نیکی تو نیک لوگوں کو بشارت سنائے گی، اور برائی کہے

گی: مجھ سے دور ہو جاؤ: مجھ سے دور ہو جاؤ! مگر برے لوگ اس

سے دور نہیں ہو سکیں گے۔“

## جمعہ کا دن

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایام کو ان کی شکلوں میں مبعوث کریں گے۔ اور جمعہ کے دن کو خوب چمکنے والا بنائیں گے، جمعہ کے دن عبادت کا اہتمام کرنے والے حضرات کو جمعہ نے ایسے اپنے جلو میں لیا ہوا ہوگا جس طرح دلہن کو اس کے خاوند کے پاس لے جایا جاتا ہے، یہ دن ان کے لئے روشن اور چمکدار ہوگا اور وہ اس کی روشنی میں چلتے ہوں گے۔ ان کے رنگ برف کی مثل سفید ہوں گے اور ان کی خوشبو کستوری کی مثل مہک رہی ہوگی۔ وہ کافروں کے پہاڑوں پر گفتگو کر رہے ہوں گے، انسان اور جنات دونوں ان کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔ اور وہ خوشی سے پلک تک نہ جھپکائیں گے یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ ان کے مرتبہ تک کوئی شخص نہیں پہنچ سکے گا سوائے ان مؤذنین کے جنہوں نے محض اللہ کی رضا کے لئے اذان کہی تھی۔ (اخرجہ الحاکم وابن خزيمة)

## رات کی بیکار

حضرت ابو عمران الجونیؓ فرماتے ہیں: ہر آنے والی رات یہ منادی کرتی ہے کہ تم میں جتنی طاقت ہو، مجھ میں نیک اعمال کرلو! پھر میں قیامت تک تمہارے پاس نہیں آؤں گی۔ (اخرجہ ابو نعیم فی الحیلة)

## دن کی دہائی

حضرت امام مجاہدؒ فرماتے ہیں: ہر دن یہ کہتا ہے: اے انسان! میں آج تیرے پاس آیا ہوں، اس کے بعد تیرے پاس کبھی نہیں آؤں گا۔ سو خوب دیکھ لے کہ تو مجھ میں کیا عمل کر رہا ہے؟ نیز ہر رات بھی اسی طرح سے کہتی ہے۔ (اخرجہ ابو نعیم)

## نیک آدمی اپنے اعمال پر جبکہ بروں پر انکے برے اعمال سوار ہوں گے

حضرت زید بن اسلمؓ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ قیامت کے دن مومن کے سامنے اس کا نیک عمل نہایت حسین صورت میں پیش ہوگا۔ ایسی حسین صورت

اور لباس میں جس کو اللہ نے سب سے زیادہ حسین بنایا ہے۔ نیز اس کی خوشبو نہایت پاکیزہ ہوگی۔ عمل صالح نیک آدمی کے پہلو میں بیٹھے گا۔ جب بھی نیک آدمی گھبرائے گا یہ اس کو تسلی دے گا اور اگر خوف زدہ ہوگا تو اس کے خوف کو دور کرے گا، یہ نیک شخص عمل صالح سے کہے گا: اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر دے تم کتنے اچھے ہو، کون ہو تم؟ وہ کہے گا تم مجھے نہیں جانتے؟ میں قبر میں بھی تمہارے ساتھ تھا، اور دنیا میں بھی۔ میں تیرا عمل ہوں۔ اللہ کی قسم! تیرا عمل اچھا تھا اس لئے تو نے مجھے بھی پاکیزہ دیکھا ہے، آج مجھ پر سوار ہو جا، میں بھی دنیا میں عرصہ دراز تک تجھ پر سوار رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَيُنَجِّي اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا بِمِثْلِ أَثَمِهِمْ﴾ (زمر: ۶۱)

”اور بچائے گا اللہ ان کو جو ڈرتے رہے ان کے پچاؤ کی جگہ۔“

حتیٰ کہ یہ عمل کہے گا یا اللہ! ہر عمل کرنے والا اپنے عمل کے نتیجے کو پہنچ گیا، ہر تاجر اور رکابگیر اپنی تجارت حاصل کر چکا، سوائے میرے ساتھی کے۔ اس نے خود کو مجھ میں مشغول رکھا۔ اللہ تعالیٰ اس سے استفسار فرمائیں گے: اب تیرا کیا مطالبہ ہے؟ وہ عرض کرے گا اے اللہ مغفرت اور رحمت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں نے اسے بخش دیا۔ پھر اس کو کرامت کی پوشاک پہنائی جائے گی، اور اس پر وقار کا تاج سجایا جائے گا۔ جس میں ایک ایسا موتی ہوگا جو دودن کی مسافت سے بھی چمکتا ہوگا۔ پھر وہ عمل کہے گا: یا اللہ! اس نے اپنے والدین کی طرف سے بھی نیک اعمال کئے تھے، اور ہر مزدور اور ہر تاجر اپنے منافع میں اپنے والدین کو شریک کرتا ہے۔ یوں والدین کو بھی وہ انعامات ملیں گے جو صاحب عمل کو ملے تھے۔ جبکہ کافر کا عمل بدترین شکل اور بدبودار ترین صورت میں تبدیل ہو کر اس کے پہلو میں بیٹھے گا۔ جب بھی کافر کو کوئی چیز خوفزدہ کرے گی یہ اس کے خوف میں اضافہ کرے گا۔ جب گھبراہٹ ہوگی تو یہ اسے مزید گھبراہٹ میں مبتلا کرے گا۔ کافر اسے کہے گا تو بہت برا ساتھی ہے، تو کون ہے؟ وہ کہے گا: کیا تو مجھے نہیں جانتا؟ کافر کہے گا: نہیں۔ تو وہ کہے گا: میں تیرا برا عمل ہوں۔ تیرا عمل برا تھا اس لئے تو نے مجھے بد شکل دیکھا، اور تیرا عمل بدبودار تھا اس لئے تو نے مجھے بھی بدبودار دیکھا۔ اپنا سر نیچے کرو! میں تم پر سوار ہوں گا، دنیا میں عرصہ دراز تک تو مجھ پر سوار رہا۔ اسی کے متعلق اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے:



﴿لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (نحل: ۲۵)

(اخرجه ابن المبارک)

”تا کہ اٹھائیں بوجھ اپنے پورے دن قیامت کے۔“

## نیکی اور گناہ انسان کو کھینچ کر جنت اور دوزخ میں لے جائیں گے

حضرت بلالؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: نیکی اور گناہ لوگوں کیلئے قیامت کے دن کھڑے ہوں گے، نیکی نیک آدمی سے مل کر اسے کھینچ کر جنت میں لے جائیگی اور گناہ گناہگار آدمی سے مل کر اسے کھینچ کر جہنم میں لے جائیگا۔

(اخرجه الخرائط فی مکارم الاخلاق)

## دوزخ سے بچاؤ کی ڈھال

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿خُذُوا جَنْتَكُمْ مِنَ النَّارِ قُولُوا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ

لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

فَإِنَّهُنَّ يَأْتِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْجِيَّاتٍ وَمَنْجِيَّاتٍ وَمَعْقَبَاتٍ

وَهُنَّ الْبَاقِيَّاتُ الصَّالِحَاتُ﴾

(اخرجه النسائی والحاکم وصمد والبیہقی والطبرانی فی الصغیر)

”دوزخ کے سامنے اپنے لئے ڈھال حاصل کر لو ’سبحان اللہ والحمد للہ

واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ‘ کیونکہ قیامت کے دن یہ کلمات نجات دینے

والے ہیں، اور سامنے سے اور پیچھے سے حفاظت کرنے والے

ہیں اور باقیات صالحات ہیں۔“

## قیامت کے دن دنیا کی پیشی

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ”دنیا“ کو سفید و سیاہ بالوں

والی بد شکل بڑھیا کی شکل میں پیش کیا جائے گا۔ اس کے نوکیلے دانت باہر نکلے ہوئے ہونگے۔ دنیا جب مخلوق کے سامنے ظاہر ہوگی تو مخلوق سے پوچھا جائے گا: تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے: ہم اسے پہچاننے سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ تو انہیں کہا جائے گا یہ ”دنیا“ ہے۔ اسی کے سبب تم نے ایک دوسرے پر فخر کیا، اسی کے سبب قطع رحمی کی، اور بغض رکھا اور دھوکے میں رہے۔ پھر فرمایا: دنیا کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ وہ پکارے گی: اے اللہ! میرے پیروکار اور طلب گار کہاں ہیں؟ اللہ تعالیٰ حکم دیں گے کہ اس کے پیروکاروں اور طلب گاروں کو بھی اس کے ساتھ جہنم میں پھینک دو۔ (اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی شعب الایمان)

### دنیا کا برا حصہ دوزخ میں جائے گا

حضرت عمرو بن عبسہؓ فرماتے ہیں: جب قیامت کا دن ہوگا تو دنیا کو پیش کیا جائے گا۔ پھر اس سے وہ حصہ الگ کر دیا جائے گا جو اللہ کے لئے تھا۔ اس کے علاوہ باقی تمام حصہ کو جہنم کی آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ (اخرجہ البیہقی)

### کعبہ اور حضور ﷺ مومنین کی شفاعت کریں گے

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اذا كان يوم القيامة زفت الكعبة الى قبري فيقول السلام عليك فاقول وعليك السلام يا بيت الله ما صنع بك امتي بعدى؟ فيقول من اتاني فاكفيه واكون له شفيعا ومن لم ياتني فانت تكفيه وتكون له شفيعا﴾ (اخرجہ الاصفهانی فی ترغیبه)

”جب قیامت کا دن ہوگا کعبہ کو میری قبر کے ساتھ ملا دیا جائے گا اور وہ کہے گا ”السلام علیک“ میں کہوں گا ”وعلیک السلام یا بیت اللہ“ میرے بعد میری امت نے تیرے ساتھ کیا کیا؟ وہ کہے گا: جو میرے پاس آیا تھا میں اس کو کافی ہوں، اور اس کی شفاعت کروں گا۔ اور جو میرے پاس نہیں آیا، اس کے لئے

آپ ﷺ کافی ہیں اور آپ ﷺ شفاعت فرمائیں گے۔“

## قیامت کے دن حجر اسود کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہونگے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يأتى الركن يوم القيامة اعظم من ابى قبيس له لسان

وشفتان﴾ (اخرجه الحاكم وغيره)

”قیامت کے دن رکن یعنی حجر اسود ابوقبیس پہاڑ سے بھی بڑے

وجود میں آئے گا، اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے۔“

## حجر اسود کی گواہی

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا:

﴿الحجر الاسود ياقوتة بيضاء من يواقيت الجنة

وانما سوده خطايا المشركين يبعث يوم القيامة مثل احد

يشهد لمن استلمه وقبله من اهل الدنيا﴾ (اخرجه ابن خزيمة)

”حجر اسود جنت کے یواقیت میں سے ایک سفید یاقوت تھا۔ اسے

مشرکین کے گناہوں نے سیاہ کر دیا ہے۔ قیامت کے دن اسکو احد

پہاڑ کے برابر پیش کیا جائے گا۔ یہ دنیا کے ہر اس شخص کے متعلق

گواہی دیگا جس نے اسکا استلام کیا ہوگا یا اس کا بوسہ لیا ہوگا۔“

## قرآن کریم کی شکایت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من تعلم القرآن وعلق مصحفالم يتعاهده ولم ينظر

فيه جاء يوم القيامة متعلقا به، يقول، عبدك هذا اتخذني

مهجورا، اقص بيني وبينه﴾ (اخرجه الطوسي في عيون الاخبار)

”جس شخص نے قرآن کریم کو سیکھا، یاد کیا، پھر اسے چھوڑ دیا اور یاد نہ رکھا، اور نہ اس پر نگاہ ڈالی تو قیامت کے دن قرآن اسے پکڑے ہوئے کہہ رہا ہوگا: اے اللہ! تیرے اس بندے نے مجھے چھوڑ دیا تھا۔ آپ میرے اور اس کے درمیان فیصلہ فرمائیں۔“

### تین چیزوں کا جھگڑا

حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ثَلَاثَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْقُرْآنُ يَحَاجُّ الْعِبَادَ وَالْأَمَانَةُ وَالرَّحْمُ تَنَادَى الْإِلَهِ مِنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ﴾ (اخرجه احمد بن رنجويه في فضائل الاعمال)

”تین چیزیں قیامت کے دن عرش کے نیچے ہوں گی (۱) قرآن بھی لوگوں کے ساتھ جھگڑ رہا ہوگا (۲) امانت بھی (۳) اور صلہ رحمی بھی۔ یہ صلہ رحمی پکار رہی ہوگی سن لو! جو صلہ رحمی کرتا تھا، اللہ تعالیٰ اس سے تعلق جوڑ لے، اور جو قطع رحمی کرتا تھا، اللہ تعالیٰ بھی اس سے تعلق توڑ لے۔“

### قربانی کے جانور کی پیشی

حضرت عائشہؓ سے روایت کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَاعَمَلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النُّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ أَهْرَاقِ الدَّمِ وَأَنْهَا لَتَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَقَرُونََهَا وَأَشْعَارُهَا وَأُظْلَافُهَا وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ فَطَبَّيْوا بِهَا نَفْسًا﴾ (اخرجه الترمذی وابن ماجہ والحاکم)

”قربانی کے دن انسان کا کوئی عمل بھی اللہ کے نزدیک خون بہانے (قربانی) سے افضل نہیں ہوتا۔ قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ پیش ہوگا۔ اور بلاشبہ جانور کا

خون اللہ تعالیٰ کے نزدیک زمین پر گرنے سے بھی پہلے قبول ہو جاتا ہے۔ پس عمدہ قربانی کیا کرو۔“

### اعمال کو جسم کیسے ملے گا؟

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اعمال کا وجود عمل کرنے کے بعد باقی نہیں رہتا تو قیامت کے دن اعمال کو مختلف اجسام کی شکل میں کس طرح وجود بخشا جائے گا؟ بعض حضرات نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اعمال کے ثواب کو اشخاص کی شکل میں پیدا کر کے انہیں میزان عمل میں رکھیں گے۔ اسی طرح تلاوت قرآن کے ثواب کی بھی شکلیں بنائیں گے اور برے اعمال کی بھی۔ مگر اس کا صحیح ترین جواب یہ ہے کہ اعمال اور ان کے حقائق سب اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کی صورتیں مقرر ہیں، اگرچہ ہم ان کا مشاہدہ نہیں کر پاتے۔ ارباب حقیقت نے اس کی وضاحت فرمائی ہے کہ کشف کی اقسام میں ایک قسم معانی کے حقائق سے واقفیت حاصل کرنا اور ان صورتوں کا اجسام کی صورتوں میں ادراک کرنا ہے۔ بہت سی احادیث بھی اس پر شاہد ہیں جیسے حشر ایام والی احادیث۔ صحیح حدیث میں وارد ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے صلہ رحمی کو پیدا کیا تو وہ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی یہ جگہ قطع رحمی سے تیری پناہ لینے کی جگہ ہے۔ اس حدیث میں خبر دی گئی ہے کہ صلہ رحمی مخلوق ہے اور وہ کھڑی بھی ہوتی ہے اور بات بھی کرتی ہے۔ یہ سب کام اجسام کی صفات میں سے ہیں، ان میں مذکورہ تاویل درست نہیں ہے۔ آئندہ مذکور موت کو ذبح کرنے والی حدیث سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے۔



## باب

## ﴿روزِ قیامت کے مختلف نام﴾

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں روزِ قیامت کے سو کے قریب نام ذکر کئے ہیں۔ ان میں بعض نام تو لفظی ہیں جبکہ بعض بطور اشتقاق کے حاصل کئے گئے ہیں۔ ناموں کی کثرت مسمیٰ کی عظمت کی دلیل ہوتی ہے۔ پہلا نام ”الساعة“ جس کا معنی ہے ایک گھڑی اور ایک لمحہ، قیامت چونکہ قریب ہے اس لئے اسے ساعہ کہتے ہیں۔ یا اس لئے ساعہ کہتے ہیں کہ قیامت اچانک کسی گھڑی میں واقع ہونے والی ہے اور یا پھر اس لئے کہتے ہیں کہ قیامت کے دن مردے اپنی قبروں سے ایک لمحہ سے بھی کم عرصہ میں نکل کھڑے ہوں گے، یا اس لئے کہ اعمال کے فیصلے اس دن ایک گھڑی میں ہو جائیں گے۔

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ ان سے مخلوقات کے حساب کے متعلق پوچھا گیا، تو انہوں نے فرمایا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ ان سب مخلوقات کو صبح کے ایک ہی وقت میں کھانا کھلا دیتا ہے اسی طرح ان کا ایک ہی گھڑی میں محاسبہ بھی کر لے گا۔ قیامت کا دوسرا نام ”قیامت“ ہے قیامت کا معنی ہے قیام۔ چونکہ اس دن مخلوقات اپنی قبروں سے نکل کر رب العالمین کے سامنے کھڑی ہوں گی اور روح اور باقی فرشتے بھی صف بستہ کھڑے ہوں گے۔ اس لئے قیامت کو قیامت کہتے ہیں ”القارعة“ کیونکہ یہ اپنی ہولناکیوں سے دلوں کو ہلا دے گی اس لئے اسے ”القارعة“ کہتے ہیں۔ ”الحاقۃ“ کیونکہ یہ بے شک و شبہ واقع ہونے والی ہے۔ اور اس میں بہت سے امور قطعی اور یقینی طور پر ہونے والے ہیں۔ اس لئے اسے ”الحاقۃ“ کہتے ہیں ”الغاشیۃ“ چھپانے والی کیوں کہ یہ لوگوں کو اپنی ہولناکیوں میں چھپا دے گی ”آزفہ“ کیونکہ یہ عنقریب واقع ہونے والی ہے ”واقعة“ ”خافضة، رافعة، طامة، صاخة، یوم النفخة (جس دن صور پھونکا جائیگا) یوم الزلزلة (لرزنے کا دن) یوم الرجفة، یوم النافور، یوم الانشقاق، یوم الانفطار، یوم التکویر، یوم الانکدار، یوم الانتشار، یوم التیسیر، یوم التعطیل، یوم

التسجير، يوم التفجير، يوم الكشط والطي ويوم المد، يوم الدين، يوم البعث، يوم النشور، يوم الخروج، يوم العرض، يوم الجمع، يوم الفرق كما في قوله تعالى 'يومئذ يفرقون، يوم الصدع، كما في قوله تعالى 'يومئذ يصدعون وهو بمعنى يفرقون، يوم الصدر كما في قوله يومئذ يصدرون الناس اشتاتا، يوم البعثة، يوم الفرع، يوم التناد، بتخفيف الدال من النداء وبالتشديد من الند وهو الفرار والذهاب، يوم الدعاء، يوم الحساب، يوم السؤال، يوم يقوم الاشهاد، يوم القصاص، يوم الوعيد، يوم التلاق، يوم المآب اي يوم الرجوع الى الله، يوم المصير، يوم الفصل، يوم القضاء، يوم الحكمة، يوم الوزن، يوم عقيم، يوم عسير، يوم عظيم، يوم مشهود، يوم التغابن، يوم عبوس قمطرير، يوم تبلى السرائر، يوم الفرار يوم تقلب القلوب والابصار، يوم الفتنة، يوم الاذان - حضرت طاؤس، هشام بن عبد الملك کے پاس آئے تو یہ نصیحت فرمائی اللہ سے ڈرو اور روز اذان سے خوف کھاؤ! وہ کہنے لگا روز اذان کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فاذن مؤذن بينهم ان لعنة الله على الظالمين (پھر پکارنے والا لوگوں کے درمیان پکارے گا کہ اللہ کی لعنت ہو ظالموں پر)، يوم الخلود، يوم الجدل، يوم لا تملك نفس لنفس شيئا، يوم يدعون الى نار جهنم، يوم لا ينفع الظالمين معذرتهم، يوم لا ينطقون، يوم لا ينفع المال والبنون، يوم لا يكتمون الله حديثا، يوم لا مرد له من الله، يوم لا بيع فيه ولا خلال، يوم لا ريب فيه۔



## باب

## ﴿خدا تعالیٰ کا ظہور اور فرشتوں کی آمد﴾

﴿وجاء ربك والملك صفا صفا﴾ (فجر: ۲۲)

”اور آئے تیرا رب اور فرشتے آئیں قطار قطار۔“

﴿هل ينظرون الا ان ياتيهم الله في ظلل من الغمام

والملائكة وقضى الامر﴾ (بقرہ: ۲۱۰)

”کیا وہ اسی کی راہ دیکھتے ہیں کہ آوے ان پر اللہ ابر کے سائبانوں

میں اور فرشتے اور طے ہو جاوے قصہ۔“

﴿ويوم تشقق السماء بالغمام﴾ (فرقان: ۲۵)

”جس دن پھٹ جائے آسمان بادل سے۔“

﴿ونزل الملائكة تنزيلا﴾ (فرقان: ۲۵)

”اور اتارے جائیں فرشتے تار لگا کر۔“

﴿وانشقت السماء فهي يومئذ واهية والملك على

ارجائها ويحمل عرش ربك فوقهم يومئذ ثمانية،

يومئذ تعرضون لا تخفى منكم خافية﴾ (حاقة: ۱۶-۱۸)

”اور پھٹ جائے آسمان پھر وہ اس دن بکھر رہا ہے اور فرشتے ہوں

گے اس کے کناروں پر، اور اٹھائیں گے تخت تیرے رب کا اپنے

اوپر اس دن آٹھ شخص، اس دن سامنے کیے جاؤ گے چھپی نہ رہے گی

تمہاری کوئی چھپی بات۔“

خدا تبارک و تعالیٰ کرسی پر نزول فرمائیں گے

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:



﴿ان الله يجمع الامة يوم القيامة ثم ينزل من عرشه الى كرسیه وكرسیه وسع السموات والارض﴾ (اخرجه الطبرانی)  
 ”اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کریں گے، پھر عرش سے کرسی پر نزول فرمائیں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی کرسی آسمان اور زمین سے وسیع ہے“

### خدا تبارک و تعالیٰ فرشتوں کے جلو میں نزول فرمائیں گے

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے آیت: ﴿و یوم تشقق السماء بالغمام﴾ (فرقان: ۲۵) ”اور جس دن پھٹ جائے آسمان بادل سے۔“ کی تلاوت کی، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک میدان میں جنات، انسانوں، جانوروں، پرندوں اور تمام مخلوق کو جمع کریں گے۔ پھر پہلا آسمان پھٹ جائے گا اور اس کے رہنے والے نیچے اتریں گے جو تعداد میں تمام انسانوں اور تمام جنات سے بلکہ تمام زمینی مخلوق سے زیادہ ہوں گے۔ زمین والے ان سے پوچھیں گے کیا ہمارا رب تمہارے درمیان ہے؟ وہ کہیں گے نہیں۔ پھر دوسرے آسمان والے اتریں گے جو پہلے آسمان والوں سے اور زمین والوں سے بہت زیادہ ہوں گے، اہل زمین اور آسمان اول کے ملائکہ ان سے پوچھیں گے کہ کیا ہمارا رب تمہارے درمیان ہے؟ وہ کہیں گے: نہیں۔ پھر دوسرے آسمان والے فرشتے پہلے آسمان والے فرشتوں اور تمام زمینی مخلوقات کا احاطہ کریں گے، پھر تیسرے آسمان والے اتریں گے جو تعداد میں پہلے اور دوسرے آسمان اور زمین والوں سے بہت زیادہ ہوں گے۔ یہ تمام ان سے پوچھیں گے کیا ہمارا رب تم میں ہے؟ وہ کہیں گے: نہیں۔ پھر چوتھے آسمان والے اتریں گے جو تعداد میں تیسرے، دوسرے، پہلے آسمان والوں سے اور زمین والوں سے بہت زیادہ ہوں گے ان سے بھی سبھی پوچھیں گے کیا ہمارا رب تم میں ہے؟ وہ کہیں گے: نہیں۔ پھر پانچویں آسمان والے اتریں گے جو تعداد میں پہلوں سے بہت زیادہ ہوں گے پھر چھٹے آسمان والے بھی اسی طرح سے اتریں گے، پھر ساتویں آسمان

والے بھی اور یہ سب زمین و آسمان والوں سے بہت زیادہ تعداد میں ہوں گے۔ ان سے سب پوچھیں گے کیا ہمارا رب تمہارے درمیان ہے؟ تو وہ کہیں گے: نہیں۔ پھر ہمارا رب بادلوں کے سائے میں اترے گا۔ اس کے ارد گرد بڑے درجہ کے مقرب فرشتے ہوں گے اور یہ تعداد میں سب آسمانوں اور زمینوں کی مخلوقات سے زیادہ ہوں گے۔

(اخر جہ الحاکم وابن ابی حاتم وابن جریر وابن ابی الدنیا فی کتاب الاحوال)

### خدا تعالیٰ کی تشریف آوری متشابہات میں سے ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ کا اترنا اور آنا متشابہات میں سے ہے جس کی حقیقت اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ ہمارے ذمے یہی ضروری ہے کہ ہم اس پر ایمان رکھیں خواہ اس کی حقیقت کچھ ہی ہو۔

### روح فرشتہ

حضرت علیؓ بن ابی طالب فرماتے ہیں روح ایک فرشتہ ہے جس کے ستر ہزار چہرے ہیں۔ ہر چہرے میں ستر ہزار زبانیں ہیں۔ اور ہر زبان ستر ہزار بولیاں بولتی ہے۔ روح ان تمام زبانوں کے ساتھ ان تمام بولیوں میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہے۔ (اخر جہ ابو شیخ)

حضرت ضحاکؓ فرماتے ہیں کہ روح سے مراد حضرت جبرائیلؑ ہیں۔ (اخر جہ ابو شیخ)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن حضرت جبرائیلؑ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوں گے، ان کے کندھے کا گوشت اللہ تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے کانپ رہا ہوگا۔ ان کے کندھوں کے درمیان مشرق و مغرب جتنا فاصلہ ہو گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا﴾ (نبا: ۳۸) (اخر جہ ابو شیخ)

”جس کھڑی ہو روح اور فرشتے قطار باندھ کر۔“

## حاملین عرش

حضرت ابن زیدؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿العرش حملة اليوم اربعة ويوم القيامة ثمانية﴾ (اخرجه ابن جرير)  
 ”عرش کو آج چار فرشتوں نے اٹھایا ہوا ہے جبکہ قیامت کے دن  
 آٹھ فرشتوں نے اٹھا رکھا ہوگا۔“

حضرت ابن عباسؓ ﴿ويحمل عرش ربك فوقهم يومئذ ثمانية﴾ ”اور  
 اٹھائیں گے تحت تیرے رب کا اپنے اوپر اس دن آٹھ شخص۔“ (حافظ: ۱۷)  
 کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ،، آٹھ،، سے مراد فرشتوں کی آٹھ صفیں ہیں جن کی تعداد خدا  
 تبارک و تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ (اخرجه ابن جرير)

قیامت کا دن کافر کیلئے طویل اور مومن کیلئے مختصر ہوگا  
 اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿في يوم كان مقداره خمسين الف سنة﴾ (معارج: ۳)  
 ”دن میں جس کا نفاذ پچاس ہزار برس ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿فاذا نقر في الناقور فذلك يومئذ يوم عسير على  
 الكافرين غير يسير﴾ (مدثر: ۹-۱۰)  
 ”پھر جب بجنے لگے وہ کھوکھری چیز پھر وہ اس دن مشکل دن ہے  
 مکروں پر نہیں آسان۔“

قیامت کا دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ويعرج اليه في يوم كان مقداره الف سنة  
 مما تعدون﴾ ”پھر چڑھتا ہے وہ کام اس کی طرف ایک دن میں جس کا پیمانہ ہزار برس

کا ہے تمہاری گنتی میں۔“ (سجدہ: ۵) کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت دنیا سے متعلق ہے، فرشتے ایک دن میں اوپر جاتے ہیں جس کی مقدار ایک ہزار سال کے برابر ہے۔

﴿فی یوم کان مقدارہ خمسمین الف سنۃ﴾ (معارج: ۴)

”دن میں جس کا لنباء پچاس ہزار برس ہے۔“

قیامت کے دن کے متعلق ہے جسے اللہ تعالیٰ نے کافر کے لئے پچاس ہزار سال کے برابر بنایا ہے۔ (اخر جہ البیہقی)

### زکوٰۃ نہ دینے والے پر قیامت کے دن کیا گزرے گی؟

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر اس خزانے کو جس کا مالک اس کی زکوٰۃ نہیں نکالتا، دوزخ کی آگ میں پگھلا کر تختیوں کی صورت میں ڈھالا جائیگا، اور پھر اس کے ساتھ خزانے کے مالک کے پہلوؤں اور پیشانی کو داغا جائے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حساب سے اس دن فارغ ہو جائیں گے جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی، پھر یا تو وہ جنت کا راستہ دیکھے گا یا جہنم کا۔ اور ان اونٹوں کے لئے جن کا مالک ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا ایک ہموار اور نرم زمین بچھائی جائے گی، جو اونٹوں کے چلنے کے لئے وسیع راستہ کی طرح ہوگی، پھر وہ اونٹ اس زمین پر مالک کو روندیں گے، جب بھی اونٹوں کا آخری حصہ گزرے گا دوبارہ ابتدائی حصہ گزرنے لگے گا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حساب سے اس دن فارغ ہو جائیں گے جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی، پھر وہ اپنا راستہ دیکھے گا یا جنت کا یا جہنم کا۔ ان بکریوں کے لئے جن کا مالک ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا ایک ہموار اور نرم زمین بچھائی جائے گی کہ بکریاں اپنے مالک کو اپنے کھروں سے روند سکیں اور سینگوں سے نکریں مار سکیں۔ ان سب بکریوں کے سینگ ہوں گے جب آخر والی بکریاں روند چکیں گی تو دوبارہ پہلے والی روندنا شروع کر دیں گی، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان اس دن فیصلہ کر لیں گے جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی۔ پھر وہ اپنا راستہ دیکھے گا یا تو جنت کی طرف یا دوزخ

کی طرف۔ (اخرجه الشیخان)

## کافر پچاس ہزار سال تک کھڑا رہے گا

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يُنْصَبُ لِلْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِقْدَارُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ

كَمَا لَمْ يَعْمَلْ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّ الْكَافِرَ لِيرَىٰ جَهَنَّمَ وَيَظُنُّ

أَنَهَا مَوَاقِعَةٌ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ سَنَةٍ﴾

(اخرجه احمد وابو يعلى والحاكم وصححه)

”کافر نے چونکہ دنیا میں کوئی نیک عمل نہیں کیا ہوگا۔ لہذا اسے

قیامت کے دن پچاس ہزار سال تک کھڑا رکھا جائے گا۔ اور کافر

جہنم کو دیکھ رہا ہوگا اور سمجھ رہا ہوگا کہ وہ مجھے گھیرنے والی ہے حالانکہ

وہ جہنم سے چالیس سال کی مسافت کے بقدر دور ہوگا۔“

## قیامت کے دن کی تاریکی

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿تَمُكِّنُونَ أَلْفَ عَامٍ فِي ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تَكَلُمُونَ﴾

(اخرجه البيهقي)

”تم قیامت کے دن ہزار سال تک اندھیرے میں رہو گے، تم بات

نہیں کر سکو گے۔“

## مومن کیلئے روز قیامت کی خفت

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ جناب نبی کریم ﷺ

سے اس دن کے متعلق پوچھا گیا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے کہ وہ کس قدر طویل

ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَنَّهُ لِيُخَفَّفَ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتَّىٰ

يكون اهون عليه من الصلاة المكتوبة يصلّيها في الدنيا ﴿﴾ (اخرجه احمد و ابو يعلى وابن حبان والبيهقي بسند حسن)  
 ”مجھے اس ذات کی قسم: جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اس دن کو مومن کے لئے مختصر کر دیا جائے گا حتیٰ کہ وہ اس کے لئے اس سے بھی زیادہ سہل ہوگا جتنی دیر میں وہ فرض نماز ادا کر لیا کرتا تھا۔“

### مومن کے لئے قیامت کے دن کی مقدار

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ﴿يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كَمَقْدَارِ مَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ﴾ (اخرجه الحاكم والبيهقي)  
 ”مومنین پر قیامت کا دن ظہر اور عصر کے درمیانی وقت کے برابر ہوگا۔“

### بعض مومنین کے لئے روز قیامت کی مقدار

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ مَقْدَارِ نِصْفِ يَوْمٍ عَنْ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ فِيهِمْ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِ كَتَدَلَّى الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ إِلَى أَنْ تَغْرِبَ﴾ (اخرجه ابو يعلى وابن حبان)  
 ”اللہ رب العالمین کے سامنے مومنین پچاس ہزار سال میں سے صرف آدھے دن کی بقدر کھڑے ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس دن کو مومنین پر اتنا مختصر کر دیں گے جتنا کہ سورج کے قریب الغروب ہونے سے غروب ہونے تک کا درمیانی وقت ہے۔“

### مومن کا روز قیامت گویا کہ خوش گپیوں میں گزرے گا

حضرت ابن عمرؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

مجھے آپ ﷺ سے تین باتیں پوچھنی ہیں۔ (۱) لوگ قیامت کے دن اللہ رب العالمین کے سامنے کتنی دیر کھڑے رہیں گے؟ (۲) میدان حشر کا یہ قیام مسلمانوں پر کس قدر شاق ہوگا؟ (۳) کیا جنت اور جہنم کے درمیان کوئی مقام ہے؟ آپ ﷺ نے جواب مرحمت فرمایا (۱) قیامت کے دن لوگ ایک ہزار سال تک اللہ رب العالمین کے سامنے کھڑے رہیں گے، اور انہیں اجازت نہیں ہوگی (۲) مومنین کے دو گروہ ہونگے۔ سابقین مومنین ان دو آدمیوں کی طرح ہونگے جو آپس میں سرگوشی کر رہے ہوں اور وہ دیر تک سرگوشی کرتے رہیں، اور پھر بات چیت ختم کر کے جنت میں داخل ہو جائیں۔ میں نے عرض کیا یہ کس قدر آسان ہے؟ کیا جنت اور جہنم کے درمیان کوئی مقام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا (۳) ان دونوں کے درمیان حوض ہے۔ اسکی شہ نشیں اور بلند جگہیں ایک طرف جنت کے اوپر ہوں گی اور دوسری طرف جہنم سے لگ رہی ہو۔ اس کی لمبائی اور چوڑائی ایک ایک مہینے کی مسافت کی بقدر ہوگی۔ وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ اس کے پیا لے چاندی کے اور شیشے کے ہونگے۔ جو اس کا ایک پیالہ پیے گا نہ اسے کبھی پیاس لگے گی اور نہ ہی وہ حزین ہوگا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائیگا۔ (آخر جہ الطبرانی)

### مقربین نور کے منبروں پر ہوں گے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم قیامت کے دن جمع ہو گے، تو پکارا جائے گا کہ اس امت کے فقراء اور مساکین کہاں ہیں؟ پھر جب مساکین کھڑے ہو جائیں گے، تو ان سے پوچھا جائے گا تم نے دنیا میں کیا اعمال کئے؟ وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! آپ نے ہمیں آزمائشوں میں ڈالے رکھا، جبکہ مال و متاع اور اس کو استعمال کرنے والے ہمارے سوا اور لوگ تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم نے سچ کہا۔ پھر وہ اور لوگوں سے ایک عرصہ پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ اور شدت حساب مالداروں اور حکمرانوں پر باقی رہے گی۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا: جو اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہوں گے وہ اس دن کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان کے لئے نور کے منبر بچائے جائیں گے، ان پر بادل

سایہ کرتے ہوں گے، اور یہ دن مومنین پر دن کی ایک گھڑی سے بھی مختصر ہوگا۔

(اخر جہ ابن المبارک والطبرانی وابن حبان)

## قیامت کے دن اہل جنت کی آرام گاہ

حضرت سعید الصوافؒ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ قیامت کا دن مومنین پر بہت مختصر ہوگا حتیٰ کہ عصر اور مغرب کے درمیانی وقت کے برابر ہوگا، اس دوران یہ حضرات جنت کے باغوں میں آرام کریں گے، یہاں تک کہ لوگ حساب سے فارغ ہو جائیں گے۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اصحاب الجنة يومئذ خير مستقرا واحسن مقيلا﴾

(فرقان: ۲۴) (اخر جہ ابن جریر)

”بہشت کے لوگوں کا اس دن خوب ہے ٹھکانا اور خوب ہے جگہ

دوپہر کے آرام کی۔“

## لوگ قیامت کے دن دوپہر سے پہلے حساب سے فارغ ہو جائیں گے

حضرت ابن عباسؒ فرماتے ہیں: قیامت کے دن چاشت کا وقت اولیاء اللہ حور عین کے ساتھ جنت میں اور دشمن خدا شیاطین کے ساتھ جہنم میں دوپہر کا وقت گزاریں گے۔ (اخر جہ ابن ابی حاتم)

حضرت نخعیؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ یہ فرمایا کرتے تھے کہ لوگ قیامت کے دن دوپہر کے وقت سے پہلے حساب سے فارغ ہو جائیں گے، نیک لوگ جنت میں اور گنہگار جہنم میں دوپہر کا وقت گزاریں گے۔ (اخر جہ ابن المبارک و ابو نعیم)





## باب

## ﴿قیامت کے دن کی پریشانیاں﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (مطففين: ۶۰)  
 ”جس دن کھڑے رہیں لوگ راہ دیکھتے جہاں کے مالک کی۔“

لوگ کانوں تک پسینہ میں ڈوبے ہوئے ہونگے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے

﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (تطيف: ۶۰)  
 ”جس دن کھڑے رہیں لوگ راہ دیکھتے جہاں کے مالک کی۔“

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: يقوم احدہم فی رشحہ الی انصاف اذنیہ۔ لوگ اپنے کانوں کی لونک پسینے میں ڈوبے کھڑے ہونگے۔  
 (اخرجه الشيخان)

لوگوں کو کس قدر پسینہ آئے گا؟

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يُعْرِقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَرْقُهُمْ فِي الْأَرْضِ خَمْسِينَ بَاعًا وَيُلْجَمُهُمْ حَتَّى آذَانَهُمْ﴾ (اخرجه الشيخان)  
 ”قیامت کے دن لوگوں کو پسینہ آئے گا، حتیٰ کہ ان کا پسینہ زمین میں پچاس باع تک چلا جائے گا، اور اوپر کی جانب ان کے کانوں تک پہنچا ہوا ہوگا۔“

پسینہ سے نجات کے لئے دوزخ کی تمنا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان الكافر يلجم بعرقه يوم القيامة من طول ذلك  
اليوم حتى يقول يارب ارحني ولو الى النار﴾

(اخرجه الطبرانی وابو يعلى وابن حبان والبيهقی)

”قیامت کا دن اپنی طوالت کی وجہ سے کافر کو پسینہ میں ڈبو رہا ہوگا  
حتیٰ کہ وہ پکار اٹھے گا: یا اللہ! مجھے یہاں سے کہیں لے جائیں،  
چاہے جہنم کی طرف ہی لے جائیں۔“

قیامت کی ہولناکی جہنم کے عذاب سے بھی زیادہ محسوس ہوگی  
حضرت جابرؓ سے روایت ہے۔ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان العرق ليلزم المرء في الموقف حتى يقول يارب  
ارسالك الى النار اھون الى مما جدد وهو يعلم ما فيها  
من العذاب﴾

(اخرجه البزار والحاكم)

”قیامت میں پسینہ نے انسان کو گھیر رکھا ہوگا۔ حتیٰ کہ وہ کہے گا  
یا اللہ! آپ کا مجھے دوزخ میں ڈال دینا اس سے زیادہ آسان ہے  
جس مصیبت میں میں اب گھرا ہوا ہوں۔ حالانکہ اس کو پتہ ہوگا کہ  
دوزخ میں کتنا سخت عذاب ہے۔“

لوگ تین سو سال پسینہ میں ڈوبے رہیں گے

حضرت قتادہؓ ﴿يوم يقوم الناس لرب العلمين﴾ ”جس دن کھڑے  
رہیں لوگ راہ دیکھتے جہاں کے مالک کی۔“ (مطفین: ۶) کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں  
ہمیں علم ہوا ہے کہ حضرت کعبؓ فرمایا کرتے تھے کہ لوگ تین سو سال کی بقدر (پسینہ میں)  
کھڑے رہیں گے۔ (اخرجه البيهقي)

لوگ اپنے اعمال کی بقدر پسینہ میں ڈوبے ہوئے ہونگے

حضرت مقداد بن اسودؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے

﴿تَدْنُو الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّىٰ يَكُونَ مِنْهُمْ كَمَقْدَارِ مِيلٍ قَالَ سَلِيمُ بْنُ عَامِرٍ فَوَاللَّهِ مَا أَدْرَىٰ مَا يَعْنِي مِنَ الْمِيلِ؟ أَمَسَافَةُ الْأَرْضِ؟ أَمْ الْمِيلُ الَّذِي تَكْحُلُ بِهِ الْعَيْنُ؟ فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَىٰ قَدَرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ عَلَىٰ رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَىٰ حَقْوِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْجُمُهُ الْعَرَقُ الْجَامَاوَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْهِ فِيهِ﴾ (اخرجه مسلم)

”قیامت کے دن سورج مخلوق کے قریب ہوگا حتیٰ کہ ایک میل کی بقدر ہوگا۔ راوی فرماتے ہیں قسم بخدا مجھے نہیں معلوم میل سے آپ ﷺ نے کیا مراد لیا ہے؟ کیا اس سے زمین کی مسافت مراد ہے یا میل سے سرمہ سلائی مراد ہے؟ جس کے ساتھ آنکھ میں سرمہ ڈالا جاتا ہے۔ پس لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں غرق ہوں گے، ان میں سے بعض کو گھٹنوں تک، بعض کو کمر تک پسینے نے غرق کیا ہوا ہوگا جبکہ بعض کو منہ تک غرق کیا ہوا ہوگا اور آپ ﷺ نے ہاتھ سے اپنے منہ تک اشارہ فرمایا۔“

علماء فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن یہ اللہ تعالیٰ کی عجیب قدرت ہوگی کہ لوگ سب کے سب ایک ہی جگہ ہوں گے لیکن پسینہ نے کسی کو کم اور کسی کو زیادہ غرق کر رکھا ہوگا، حالانکہ اگر بہت سے لوگ پانی میں ایک جگہ کھڑے ہوں تو برابر طور پر پانی میں ڈوبے ہوتے ہیں۔

### سورج کی گرمی سے دماغ ہانڈی کی طرح ابلے گا

حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿تَدْنُو الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَىٰ قَدَرِ مِيلٍ وَبِزْدَادٍ فَيَحْرِهَا كَذَا وَكَذَا تَغْلِي مِنْهَا الْهُوَامُ كَمَا تَغْلِي الْقُدُورُ

يعرقون فيها على قدر خطاياهم فمنهم من يبلغ الى  
كعبيه ومنهم من يبلغ الى ساقيه ومنهم من يبلغ الى  
وسطه ومنهم من يلجمه ﴿﴾ (اخرجه احمد والطبرانی)  
”قیامت کے دن سورج ایک میل کی بقدر قریب ہوگا اور اس کی  
گرمی میں بھی اتنا اضافہ کر دیا جائے گا جس سے کھوپڑیاں ابل  
رہی ہوں گی۔ جس طرح سے ہانڈیاں ابلتی ہیں۔ اس روز لوگ  
اپنے گناہوں کی بقدر پسینہ میں غرق ہوں گے۔ بعض کا پسینہ ان کی  
ایڑیوں تک پہنچ رہا ہوگا اور بعض کا پنڈلیوں تک اور بعض کا کمر تک  
اور جبکہ بعض کا پسینہ منہ تک پہنچ رہا ہوگا۔“

### پسینہ کی شدت

حضرت عقبہ بن عامرؓ روایت کرتے ہیں جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
﴿تَدْنُو الشَّمْسُ مِنَ الْأَرْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَعْرِقُ النَّاسَ  
فَمِنْ النَّاسِ مَنْ يَبْلُغُ عِرْقُهُ عَقْبِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ سَاقِيهِ  
وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ رُكْبَتِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ عَجْزِهِ وَمِنْهُمْ  
مَنْ يَبْلُغُ خَاصِرَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ مَنْكَبِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ  
عُنُقِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ وَسطَ فِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَغْطِيهِ عِرْقُهُ﴾  
(اخرجه احمد والطبرانی وابن حبان والحاكم وصمد والبيهقي)  
”قیامت کے دن سورج زمین کے قریب ہوگا اور لوگ پسینہ میں  
غرق ہو گئے۔ بعض لوگوں کا پسینہ ان کی ایڑیوں تک پہنچ رہا ہوگا،  
اور بعض کا پنڈلیوں تک، بعض کا گھٹنوں تک، بعض کا سرین تک،  
بعض کا کونکھ تک، بعض کا کندھے تک، بعض کا گردن تک، بعض کا  
منہ کے درمیان تک اور بعض کو پسینہ نے مکمل طور پر ڈھانپ رکھا  
ہوگا۔“

## قیامت کے دن ساری زمین آگ بنی ہوئی ہوگی

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں قیامت کے دن ساری زمین آگ بن جائے گی، جنت اس کے پیچھے ہوگی، جنت کی حوریں اور برتن نظر آتے ہوں گے۔ انسان کو بے انتہا پسینہ آئے گا حتیٰ کہ آدمی اپنے قد کے برابر زمین میں تیر رہا ہوگا۔ یہ پسینہ اس کی ناک تک پہنچ رہا ہوگا حالانکہ ابھی تک حساب کتاب شروع نہیں ہوا ہوگا۔

(اخرجه هنا دو الطبرانی وابو یعلی وابن حبان والبیہقی)

## انسان قیامت کی سختی دیکھ کر موت کی شدت کو بھی خفیف سمجھے گا

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لَم يَلُقْ ابْنُ آدَمَ شَيْئًا مِنْذُ خَلَقَهُ اللَّهُ أَشَدَّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ثُمَّ إِنَّ الْمَوْتَ أَهْوَنَ مِمَّا بَعْدَهُ وَإِنَّهُمْ لَيُلْقُونَ مِنْ هَوْلٍ ذَلِكَ الْيَوْمَ شِدَّةٌ حَتَّى يُلْجِمَهُمُ الْعَرَقُ حَتَّى إِنْ السَّفِينُ لَوْ أَجِيرَتْ فِيهِ لَجُرَتْ﴾ (اخرجه احمد والطبرانی فی الاوسط)

”جب سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا انسان کو کوئی چیز موت سے زیادہ شدید محسوس نہیں ہوتی۔ پھر بعد کے حالات دیکھ کر انہیں موت آسان محسوس ہوگی۔ انہیں اس دن کی شدید ہولناکی کا سامنا کرنا پڑے گا حتیٰ کہ اپنے نے انہیں منہ تک غرق کیا ہوا ہوگا اور حتیٰ کہ اگر کشتیاں اس پسینے میں چلائی جائیں تو چل پڑیں۔“

## کامل الایمان مومن قیامت کی گرمی سے محفوظ رہیں گے

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ حساب کتاب سے پہلے ہی گنہگاروں کا پسینہ ان کے منہ تک پہنچ رہا ہوگا۔ پوچھا گیا: پھر مومنین کہاں ہوں گے؟ فرمایا کریسیوں پر۔ انکی کریسیوں پر بادل نے سایہ کر رکھا ہوگا۔ انہیں اس دن کی لمبائی صرف دنیا کے دن کے ایک

حصہ کے برابر محسوس ہوگی۔ (اخر جہ ہناد)

امام قرطبیؒ نے فرمایا: کامل الایمان مؤمنین قیامت کی گرمی سے محفوظ رہیں گے۔ نیز جو حضرات عرش کے سایہ میں ہوں گے وہ بھی اس گرمی سے محفوظ رہیں گے۔

### سورج کو قریب کر دیا جائے گا

حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سورج مخلوقات کے سروں سے دو کمانوں کی بقدر قریب ہوگا اور دس سال کی گرمی کے برابر اس میں گرمی ہوگی، لوگوں میں سے کئی ایک پر اس دن کپڑے کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہوگا اور نہ کسی مومن مرد یا مومن عورت کی شرمگاہ نظر آئیگی اور نہ ہی کوئی مومن یا مومنہ سورج کی تپش محسوس کرے گی، لیکن کفار اور دوسرے بدکاروں کو سورج خوب بھونے گا حتیٰ کہ ان کے پیٹ سے غنق غنق کی آوازیں سنائی دیں گی۔ (اخر جہ ہناد وابن المبارک)

### قیامت کی شدت ہر کسی کو درجہ بدرجہ محسوس ہوگی

حضرت ابن ابی حمزہؓ فرماتے ہیں پسینہ کی وجہ سے سب سے زیادہ تکلیف میں کفار مبتلا ہونگے، پھر گناہ کبیرہ کرنے والے، پھر دیگر گنہگار، حضرات انبیاء کرامؑ، شہداء کرام اور جن حضرات کو اللہ تعالیٰ چاہیں گے محفوظ رکھیں گے۔ انہیں بالکل پسینہ نہیں آئے گا۔

### میدان محشر میں شدت حساب

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو اس دن ننگے پاؤں، ننگے جسم اور نامختون اٹھایا جائے گا۔ حضرت عائشہؓ نے یہ سن کر فرمایا ”ہائے بے پردگی“ تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ اس دن دیکھنے سے بے توجہ ہوں گے ان کی نگاہیں چالیس سال کی مسافت سفر کے برابر اوپر اٹھی ہوئی ہوں گی وہ نہ کھاتے ہوں گے اور نہ پیتے ہوں گے۔ طویل قیام کی وجہ سے ان میں سے کسی کا پسینہ اس کو قدموں تک غرق کر رہا ہوگا کسی کا پسینہ اس کو پنڈلیوں تک غرق کر رہا ہوگا۔ کسی کا اس کے پیٹ تک اور کسی کو اس کا پسینہ منہ تک غرق کر رہا ہوگا اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں

پر رحم فرمائے گا اور مقرب فرشتوں کو حکم دے گا کہ اس کے عرش کو آسمانوں سے سفید زمین پر لائیں! اس زمین پر نہ تو کسی کا خون بہایا گیا ہوگا اور نہ کوئی گناہ کیا گیا ہوگا۔ وہ زمین سفید چاندی کی مانند ہوگی ہے۔ پھر فرشتے عرش کے ارد گرد گھیرا ڈال کر کھڑے ہوں گے، اور یہ پہلا دن ہوگا کہ جس دن کوئی آنکھ اللہ تعالیٰ کو دیکھے گی پھر اللہ تعالیٰ ایک منادی کو حکم دے گا جو بلند آواز سے منادی کرے گا۔ اور اس کو دونوں مخلوقات جن و انسان سنیں گے کہ فلاں ولد فلاں کہاں ہے؟ ایک فرشتہ اس شخص کو جس کا نام پکارا جا رہا ہوگا دیگر لوگوں سے علیحدہ کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بارہ میں لوگوں کو بتائیں گے۔ پھر اس کی نیکیاں نکالی جائیں گی اللہ تعالیٰ میدان محشر کی مخلوقات کو یہ نیکیاں دکھائیں گے۔ جب وہ رب العالمین کے سامنے کھڑا ہوگا تو کہا جائے گا مظلوم کہاں ہیں؟ مظلومین ایک ایک کر کے پیش کئے جائیں گے۔ اس نیکیوں والے ظالم سے کہا جائے گا کہ تو نے فلاں پر یہ یہ ظلم کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: جی ہاں! اے میرے پروردگار! یہی وہ دن ہوگا جس دن ان کی زبانیں، ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے خلاف ان کے اعمال بد کی گواہی دیں گے۔ چنانچہ اس ظالم کی نیکیاں لے کر ان مظلومین کو دے دی جائیں گی۔ اس دن نہ تو دینار ہوگا نہ درہم، اس دن ظالم کی نیکیاں لے لی جائیں گی اور مظلوم کے گناہ اس پر لا دیے جائیں گے۔ پس اسی طرح مظلوم ظالموں کی نیکیاں لیتے رہیں گے حتیٰ کہ ان کے پاس کوئی نیکی باقی نہ بچے گی۔ پھر ایک مظلوم کھڑا ہوگا جس نے ابھی کچھ نہیں لیا ہوگا، وہ کہے گا: اوروں میں کیا کمال ہے؟ وہ تو اپنا حق وصول کر چکے اور ہم باقی ہیں! اسے کہا جائے گا: جلدی نہ کرو۔ پھر اس کی برائیاں لے کر اس ظالم پر ڈال دی جائیں گی حتیٰ کہ اس ظالم کے خلاف کوئی مظلوم استغاثہ کرنے والا باقی نہ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ یہ کاروائی سب حاضرین کو دکھائیں گے، جب وہ اپنے حساب سے فارغ ہوگا تو اسے حکم ملے گا اپنے ٹھکانے ”دوزخ“ کی طرف چلے جاؤ، کیونکہ آج کسی پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس اس شدت حساب کو دیکھ کر تمام فرشتے، انبیاء، صدیقین، شہداء اور تمام انسان یہی سمجھیں گے کہ آج وہی نجات پائے گا جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھیں گے۔ (آخر جہ ابویعلیٰ)

## سورج کی گرمی کو ترسیٹھ گنا بڑھا دیا جائیگا

حضرت عبداللہ بن العزیزؓ فرماتے ہیں: قیامت کے دن، قدم زمین میں ایسے گڑے ہوں گے جیسے تیرسینگ میں پھنسا ہوتا ہے۔ نیک بخت ہوگا وہ شخص جسے اپنے قدموں کے لئے اتنی جگہ مل جائے جس پر وہ اپنے قدم جما سکے۔ سورج ان کے سروں کے قریب ہوگا حتیٰ کہ سورج اور ان کے سروں کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہوگی۔ اس دن سورج ایک میل یا دو میل کے فاصلے پر ہوگا۔ پھر اس کی گرمی کو مزید ترسیٹھ گنا بڑھا دیا جائے گا، تر ازوئے اعمال کے پاس ایک فرشتہ کھڑا ہوگا جب کسی بندے کے اعمال کا وزن کیا جائے گا تو وہ پکار کر کہے گا ”سن لو فلاں ولد فلاں کا اعمال نامہ وزنی ہو گیا، اس نے ایسی سعادت حاصل کی ہے جس کے بعد وہ کبھی بد بخت نہ ہوگا، سن لو! فلاں ولد فلاں کا اعمال نامہ ہلکا ہو گیا، اس نے ایسی بد بختی پائی ہے کہ اب کبھی وہ نیک بخت نہ ہو سکے گا۔“ (اخرجہ ابن المبارک)

## کافر کا چہرہ پسینے میں ڈوبا ہوا اور غبار آلود ہوگا

امام جعفر صادقؑ اپنے والد امام محمد باقرؑ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يَلْجَمُ الْكَافِرَ الْعَرَقُ ثُمَّ تَقَعُ الْغُبْرَةُ عَلَى وَجْهِهِمْ

فَهُوَ قَوْلُهُ وَجْهُهُ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غُبْرَةٌ﴾ (اخرجہ ابن ابی حاتم)

”کافر کا پسینہ اس کے منہ تک آ رہا ہوگا، پھر ان کے چہروں پر مٹی

ڈال دی جائے گی۔“

اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَجْهُهُ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غُبْرَةٌ﴾ (عبس ۴۰)

”اور کتنے منہ اس دن ان پر گرد پڑتی ہے۔“

## دلوں کی بدحواسی

حضرت قتادہؓ ارشاد باری تعالیٰ



﴿انما يؤخرهم ليوم تشخص فيه الابصار مهطعين﴾

مقنعی رؤسہم لا یرتد الیہم طرفہم وافندتہم ہواء ﴿﴾

(ابراہیم: ۴۲-۴۳)

”اور ڈھیل دے رکھی ہے اس دن کے لیے کہ پتھر جائیں گی

آنکھیں دوڑتے ہوں گے اوپر اٹھائے اپنے سر، پھر کرنیں آئیں

گی ان کی طرف ان کی آنکھیں اور دل ان کے اڑ گئے ہوں گے۔“

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان کے دل اچک لئے جائیں گے حتیٰ کہ ان کا سانس حلقوم میں

رک جائے گا۔ نہ تو منہ سے باہر نکل سکے گا اور نہ واپس لوٹ سکے گا۔ (آخر جہ البہیقی)

ستر انبیاء جتنا عمل کرنے والا بھی خوفزدہ ہوگا

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں اگر کوئی ایسا شخص بھی ہوا، جس کا عمل ستر انبیاء کے

برابر بھی ہوا، تو اسے بھی ڈر ہوگا کہ شاید اسے نجات نہ ملے۔ (آخر جہ ابن المبارک)

کنکریوں کے برابر خرچ کرنے والا بھی خوفزدہ ہوگا

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں تمہارے سامنے وہ لوگ گذر چکے کہ اگر ان میں سے

کسی نے کنکریوں کے برابر بھی خرچ کیا تو بھی اسے ڈر ہوگا کہ شاید وہ قیامت کی ہولناکی

سے نہ بچ سکے۔ (آخر جہ ابن المبارک)

جنت میں گھر دیکھ لینے کے باوجود مؤمن خوفزدہ

حضرت سفیان ثوریؓ فرماتے ہیں مجھے علم ہوا ہے کہ مؤمن باوجودیکہ میدانِ محشر

ہی میں جنت میں اپنا گھر اور اللہ تعالیٰ کی تیار کردہ نعمتیں دیکھ لے گا لیکن قیامت کی ہولناکی

دیکھ کر پھر بھی تمنا کرے گا کہ اے کاش اسے پیدا نہ کیا جاتا۔

قیامت کے خوف سے پرندوں کی حالت

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان الطیر لتضرب بمنافیرھا علی الارض وتحرك﴾

اذنہ من هول يوم القيامة ﴿﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)  
 ”پرندے قیامت کی ہولناکی کے سبب زمین پر اپنی چونچ مارتے  
 ہیں اور اپنے پر پھڑ پھڑاتے ہیں۔“

### مال کو سانپ بنا کر گلے میں لٹکا دیا جائیگا

حضرت ابن مسعودؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اپنے  
 مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو اس کے مال کو قیامت کے دن شریر سانپ کی صورت میں اس  
 کے گلے لٹکا دیا جائے گا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔

﴿وَلَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ  
 خَيْرٌ لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخُلُوا بِهِ يَوْمَ  
 الْقِيَامَةِ﴾ (ال عمران ۱۸۰)

”اور نہ خیال کریں گے وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس  
 چیز پر جو اللہ نے ان کو دی ہے اپنے فضل سے، کہ یہ بخل بہتر ہے ان  
 کے حق میں بلکہ یہ بہت برا ہے ان کے حق میں۔“

(اخرجه ابن ماجہ والنسائی وابن خزيمة)

### باقی ماندہ چیز نہ دینے کا عذاب

حضرت حیدرہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ﴿وَلَا يَسْأَلُ رَجُلٌ مَوْلَاهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ عِنْدَهُ فِيمَنْعَهُ آيَا  
 الْأَدْعَى لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفَضْلُهُ الَّذِي مَنَعَهُ شَجَاعًا أَقْرَعَ﴾

(اخرجه ابو داؤد و الترمذی والنسائی)

”کوئی شخص جب اپنے مالک سے کسی بچی ہوئی زائد چیز کا سوال کرتا  
 ہے، اور وہ اس کو نہیں دیتا، تو اس کو قیامت کے دن اس حالت میں  
 بلایا جائے گا کہ اس کا بچا ہوا مال جسے دینے سے انکار کیا تھا شریر  
 سانپ کی طرح ہوگا۔“

## رشتہ دار کو کوئی چیز نہ دینے کا عذاب

حضرت جریرؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مامن ذی رحم یاتی ذارحمہ فیسأله فضلا اعطاه الله

ایاہ فیخل علیہ الا اخرج الله له من جہنم حیة یقال له

شجاع یتلمظ فیطوق به﴾ (اخرجه الطبرانی)

”جو رشتہ دار کسی رشتے دار کے پاس اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے

مال میں سے بچا کھچا مانگنے کے لئے آتا ہے، اور وہ بخل سے کام لیتا

ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم سے ایک سانپ نکالیں گے جس

کا نام ”شجاع“ ہوگا۔ اس کی زبان باہر لپک رہی ہوگی پھر اس

سانپ کو طوق بنا کر اس بخیل کی گردن میں ڈال دیا جائیگا۔“

## ماتم کرنے کا عذاب

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو فرماتے

ہوئے سنا:

﴿ایمانا نحة ماتت قبل ان تتوب البسها الله سربا لامن

نار و اقامها للناس یوم القيامة﴾ (اخرجه ابو یعلیٰ بسند حسن)

”جو نوحہ کرنے والی عورت توبہ سے پہلے مر گئی، اللہ تعالیٰ اس کو

آگ کا لباس پہنائیں گے اور اس کو قیامت کے دن لوگوں کے

سامنے کھڑا کریں گے۔“

حضرت ابوامامہؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿النائحة یوم القيامة علی طریق بین الجنة والنار

سرا بیلها من قطران وتغشی وجهها النار اذالم تتب﴾

(اخرجه الطبرانی)

”نوحہ اور ماتم کرنے والی عورت نے اگر توبہ نہ کی تو قیامت کے

دن وہ جنت اور دوزخ کے درمیانے راستہ پر ہوگی، اس کا لباس گندھک کا ہوگا، اس کا چہرہ آگ سے چھپا ہوا ہوگا۔“

### علم کو طلب مال کا ذریعہ بنانے کا عذاب

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ آتَاهُ اللَّهُ عِلْمًا فَيُبْخَلُ بِهِ عَنْ عِبَادِ اللَّهِ وَآخِذَ عَلَيْهِ

طَمَعًا وَشَرَى بِهِ ثَمَنًا فَذَلِكَ يُلْجِمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلْجَامٍ مِنْ

نَارٍ وَيَنَادِي مَنَادٌ هَذَا الَّذِي آتَاهُ اللَّهُ عِلْمًا فَيُبْخَلُ بِهِ عَنْ

عِبَادِ اللَّهِ وَآخِذَ عَلَيْهِ طَمَعًا وَاشْتَرَى بِهِ ثَمَنًا وَكَذَلِكَ

حَتَّى يَفْرَغَ مِنَ الْحِسَابِ﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

”جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا اور اس نے اللہ کے بندوں کو نہ

سکھایا یا اس علم کے ذریعہ لالچ کرتے ہوئے مال طلب کیا تو ایسے

عالم کو قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔ اور منادی

اعلان کرے گا: یہ وہ شخص ہے جسے اللہ نے علم دیا، مگر اس نے اللہ

کے بندوں کو نہ سکھایا اور اسے دنیا کے بدلے میں بیچا۔ اسی طرح

اس کے لئے اعلان ہوتا رہے گا حتیٰ کہ حساب ختم ہو جائے گا۔“

### زانیوں کی شرمگاہوں کی بدبو

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن

لوگوں پر ایک بدبودار ہوا چلائی جائے گی، جس کی تکلیف سے ہر نیک و بد چیخ اٹھے گا۔

جب یہ بدبو پوری طرح پھیل جائے گی تو ایک منادی ندا کرے گا، جسے سب سنیں گے۔ وہ

کہے گا: جس چیز سے تمہیں اذیت پہنچی ہے پتہ ہے کیا تھی؟ وہ کہیں گے ”نہیں“

انہیں بتایا جائے گا یہ زنا کاروں کی شرمگاہوں کی بدبو ہے، جو اسی زنا کی حالت میں فوت

ہوئے اور انہوں نے تو بہ نہیں کی۔ پھر یہ بدبو اہل محشر سے ختم ہو جائے گی۔ جب تک یہ بدبو

موجود رہے گی تو کسی کو نہ جنت یاد رہے گی اور نہ جہنم۔ (اخرجه ابن ابی الدنيا)

## کسبِ شہرت کی سزا

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ شَهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا لَبَسَهُ اللَّهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَنْهَبُ فِيهِ نَارًا﴾ (اخرجه ابن ابی ماجہ بسند حسن)

”جس شخص نے دنیا میں شہرت کا لباس پہنا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ذلت کا لباس پہنائیں گے، جس میں آگ کے شعلے بھڑک رہے ہوں گے۔“

## ریشم پہننے کی سزا

حضرت جویریہؓ روایت کرتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ لَبَسَ ثَوْبًا مِنْ حَرِيرٍ لَبَسَهُ اللَّهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ مِنْ نَارِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾ (رواہ احمد والطبرانی)

”جس شخص نے ریشم کا کپڑا پہنا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ذلت والا آگ کا لباس پہنائیں گے۔“



## باب

## ﴿اعمال کے سبب سایہء عرش کا اعزاز﴾

## اعمال کا سایہ

حضرت ابو موسیٰ اشعرئؓ فرماتے ہیں: سورج قیامت کے دن لوگوں کے سروں کے اوپر ہوگا اور ان کے (نیک) اعمال ان پر سایہ لگن ہوں گے۔

(اخرجه ہناد ابن المبارک والبیہقی)

## کون سے اعمال سایہء عرش کا سبب ہیں؟

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿سبعة يظلهم الله في ظله يوم لا ظل الا ظله، امام عادل، وشاب نشأ في عبادة الله، ورجل قلبه معلق بالمساجد، ورجلان تحابا في الله اجتمعا على ذلك وتفرقا عليه، ورجل دعت امرأته ذات منصب وجمال فقال اني اخاف الله، ورجل تصدق بصدقة فاخفى حتى لا تعلم شماله ما تنفق يمينه ورجل ذكر الله خاليا ففاضت عيناه﴾ (اخرجه الشيخان)

”سات لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس دن، جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا، اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دیں گے (۱) عادل حکمران (۲) اللہ کی عبادت کرتے ہوئے پروان چڑھنے والا نوجوان (۳) وہ شخص جس کا دل مساجد سے لگا ہوا ہو (۴) اللہ کی رضا کے لئے باہمی محبت کرنے والے دو شخص، اسی حالت میں ایک دوسرے کو ملتے ہوں اور اسی پر ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہوں

(۵) وہ آدمی جس کو دولت مند حسینہ دعوت گناہ دے اور وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۶) وہ شخص جس نے صدقہ کیا، مگر اس کو ایسے چھپایا کہ بائیں ہاتھ کو علم نہ ہوا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خیرات کیا؟ (۷) وہ شخص جس نے تہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس کی آنکھیں بہہ پڑیں۔“

امام ابن عساکرؒ نے شاب نشأ فی عبادة اللہ کی جگہ یہ الفاظ ذکر کئے ہیں :

﴿ورجل کان فی سرية مع قوم فلقوا العدو فانكشفوا فحمى

آثارهم حتى نجوا ونجاوا واستشهد﴾ (اخرجه ابن عساکر)

یعنی ”وہ شخص جو مسلمانوں کی فوج کے ساتھ کسی لشکر میں تھا۔ ان کی دشمن سے مدد بھیڑ ہو گئی۔ اس نے ان کا تحفظ کیا، حتیٰ کہ یہ مجاہد بچ نکلے اور یہ بھی حفاظت کرتے ہوئے بچ نکلا یا شہید ہو گیا۔“

جبکہ امام ابن شادانؒ نے شاب نشأ فی عبادة اللہ کی جگہ یہ

﴿ورجل تعلم القرآن فی صغره وهو يتلوه فی کبره﴾

(اخرجه ابن شادان فی مشيخته)

ذکر کیا ہے یعنی وہ آدمی جس نے اپنے بچپن میں قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی۔ پھر بڑی عمر تک اس کی تلاوت کرتا رہا۔

### مقروض کو مہلت دینا یا اس کا قرضہ اتارنا

حضرت ابوالیسرؒ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿من انظر معسرا او وضع عنه اظله يوم لا ظل الا ظله﴾ (اخرجه مسلم)

”جس شخص نے تنگ دست مقروض کو مہلت دی، یا اس کا قرض معاف

کر دیا، اللہ تعالیٰ اسے اس دن اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دیں گے،

جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔“

امام طبرانیؒ نے اس حدیث کو ان الفاظ میں روایت کیا ہے:

﴿ان اول ناس يستظل في ظل الله يوم القيامة لرجل﴾

انظر معسرا او تصدق عليه ﴿﴾ (اخرجه الطبرانی)

”سب سے پہلا شخص جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے عرش کا سایہ حاصل کرے گا، وہ ہوگا جس نے تنگدست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا۔“

### تنگدست اور مجاہد کی مدد

حضرت سہل بن حنیفؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من اعان مجاهدا في سبيل الله او غار مافي عسرتة او

مكاتبافي رقبته اظله الله يوم لا ظل الا ظله﴾

(اخرجه احمد والحاكم)

”جس شخص نے مجاہد فی سبیل اللہ کی مدد کی، یا تنگدست مقروض کی

مدد کی یا مکاتب کو آزاد کرانے میں مدد کی، اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس

دن اپنے سایہ میں جگہ دیں گے جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی

اور سایہ نہ ہوگا۔“

### مجاہد کو سایہ فراہم کرنا

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من اظل راس غاز اظله الله يوم القيامة﴾

(اخرجه احمد وابن ماجه وابن حبان وابو يعلى)

”جس نے کسی مجاہد کو سایہ فراہم کیا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن

سایہ عطا فرمائیں گے۔“

### ظل خداوندی کا سبب بننے والے تین اعمال

حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:



﴿ثَلَاثٌ مَنْ كُنَ فِيهِ أَظْلَهُ اللَّهُ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ، الْوَضُوءُ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَالْمَشْيُ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظَّلَمِ، وَاطْعَامُ الْجَنَائِعِ﴾

(اخرجه ابو الشيخ فى الصواب والاصفهانى فى الترغيب)  
 ”تین خصلتیں جس میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے اس دن اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائیں گے، جس دن اس کے سایہ کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا (۱) تکلیف دہ مواقع میں وضو کرنا (۲) تاریکی کے اوقات میں مساجد کی طرف جانا (۳) بھوکے کو کھانا کھلانا۔“

### بھوکے کو کھانا کھلانا

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ﴿مَنْ اطْعَمَ الْجَائِعَ حَتَّى يَشْبَعَ أَظْلَهُ اللَّهُ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ﴾  
 (اخرجه الطبرانی فى مكارم الاخلاق)  
 ”جو شخص کسی بھوکے کو کھانا کھلائے حتیٰ کہ اسے سیر کر دے اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائیں گے۔“

### دھوکے سے پاک تجارت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ﴿التَّاجِرُ الصَّدُوقُ تَحْتَ ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾  
 (اخرجه الاصبهانى)  
 ”درست معاملات کرنے والا تاجر قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہوگا۔“

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ﴿التَّاجِرُ الْأَمِينُ الصَّدُوقُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصَّدِيقِينَ وَالشَّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾  
 (اخرجه الترمذی)

”امانتدار تاجر، جو اپنے معاملات میں سچ بولتا ہو، قیامت کے دن حضرات انبیاء کرامؑ اور حضرات صدیقین و شہداء کے ساتھ ہوگا۔“

### یتیم اور بیوہ کی کفالت

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ تَكْفَلَ يَتِيمًا أَوْ أَرْمَلَةً أَظْلَهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

”جس نے یتیم یا بیوہ کی کفالت کی، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اپنے سائے میں جگہ دیں گے۔“

### قرب خداوندی کے مستحق

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿أَوْحَى اللَّهُ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ: يَا خَلِيلِي حَسَنَ خَلْقِكَ وَلَوْ مَعَ الْكُفَّارِ تَدْخُلُ مَدَاحِلَ الْإِبْرَارِ وَأَنْ كَلِمَتِي سَبَقَتْ لِمَنْ حَسَنَ خَلْقِهِ أَنْ أَظْلَهُ تَحْتَ عَرْشِي وَأَسْقِيَهُ مِنْ حَظِيرَةِ قُدْسِي وَأَدْنِيهِ مِنْ جَوَارِي﴾

(اخرجه الطبرانی وابن عدی فی الکامل والاصبهانی فی الترغیب)

”اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی طرف وحی فرمائی کہ ”اے میرے دوست! اپنے اخلاق عمدہ رکھو حتیٰ کہ کفار کے ساتھ بھی۔ تم ابرار و نیکو کاروں کے مقامات میں داخل ہو جاؤ گے۔ میرا یہ حکم پہلے سے موجود ہے کہ جس شخص نے اپنے اخلاق عمدہ رکھے، میں اسے اپنے عرش کے نیچے جگہ دوں گا اور اسے اپنے حظیرۃ القدس سے پلاؤں گا اور اپنے پڑوس میں رکھوں گا۔“

### ظلم خداوندی میں سبقت لے جانے والے

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿أتدرون من السابقون الى ظل الله يوم القيامة؟ قالوا  
الله ورسوله اعلم قال الذين اذا اعطوا الحق قبلوه واذا  
سئلوه بذلوه وحكموا للناس كحكمهم لانفسهم﴾

(اخرجه احمد وابن فيع والبيهقي في الشعب)

”تم جانتے ہو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ میں  
سبقت لے جانے والے حضرات کون ہوں گے؟ صحابہ کرامؓ نے  
عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ خوب جانتے ہیں۔ آپ  
ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب ان کے سامنے حق پیش کیا جائے تو  
اسے قبول کر لیں اور جب ان سے حق سیکھنے کا مطالبہ کیا جائے تو وہ  
اس کو سکھائیں اور لوگوں کے حق میں بھی ویسا ہی فیصلہ کریں جیسا  
اپنے متعلق کرتے ہیں۔“

### غم زدہ رہنا

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿صل على الجنائز لعل الله يحزنك فان الحزين في  
ظل الله﴾ -

(اخرجه الحاكم وابن شاهين في الترغيب و ابن ابی الدنيا في القبور)

”نماز جنازہ پڑھا کر! شاید کہ اللہ تعالیٰ تجھے غم عطا فرمادیں، کیونکہ  
غمگین اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ میں ہوگا۔“

### عادل حکمران

حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

﴿الوالی العادل المتواضع ظل الله ورحمه في الارض  
فمن نصحه في نفسه وفي عباد الله اظله الله في ظله يوم  
لا ظل الا ظله ومن غشه في نفسه وفي عباد الله خذله الله

یوم القيامة ﴿﴾ (اخرجه الاصبهانی وابن شاہین)

”عادِل اور متواضع بادشاہ زمین میں اللہ کا سایہ اور نشان ہے۔ پس جو بادشاہ اپنی اور اللہ کے بندوں کی خیر خواہی کرتا رہا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس دن سایہ عطا کریں گے جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔ اور جو بادشاہ خود کو اور اللہ کے بندوں کو دھوکہ دیتا رہا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلیل و رسوا کریں گے۔“

### ماں سے بچے کی تعزیت کرنا

حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿قال موسى لربہ ماجزاء من عزى الشکلى قال اظله فى

ظلى يوم لا ظل الا ظلى﴾ (اخرجه الديلمی)

”حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ جس شخص نے اس عورت سے تعزیت کی جس کا بچہ فوت ہو گیا ہو، اس کا کیا ثواب ہے؟ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں اسے اس دن اپنے سایہ میں جگہ دوں گا، جس دن میرے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔“

### مومن سے نرمی برتنا

حضرت ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من سره ان يقيه الله من فور جهنم يوم القيامة ويظله

بظله فلا يکن على المومنین غليظا وليکن بهم رحیما﴾

(اخرجه ابونعیم و ابو الشیخ فی التواب و ابن لال فی مکارم الاخلاق

و البیهقی فی الشعب)

”جس شخص کو یہ بات اچھی لگے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن

جہنم کے عذاب سے بچائے اور اپنے سایہ میں جگہ دے تو وہ مومنین کے حق میں سخت نہ ہو بلکہ اسے چاہیے کہ وہ رحم دل بنے۔“

### سایہ عرش میں قیام پذیر لوگ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿ثَلَاثَةٌ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ،  
وَاصِلُ الرَّحْمِ يَزِيدُ اللَّهُ فِي رِزْقِهِ وَيَمْدُ فِي أَجَلِهِ، وَامْرَأَةٌ  
مَاتَتْ زَوْجَهَا وَتَرَكَ عَلَيْهَا إِيتَامًا صَغَارًا فَقَالَتْ لَا اتَزَوَّجُ  
أَقِيمُ عَلَى إِيتَامِي حَتَّى يَمُوتُوا أَوْ يَغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ  
وَعَبْدٌ صَنَعَ طَعَامًا فَاضَافَ ضَيْفَهُ أَوْ أَحْسَنَ نَفَقَتَهُ فَدَعَا عَلَيْهِ  
الْيَتِيمُ وَالْمَسْكِينُ فَطَاعَمَهُمْ لَوْجَهُ اللَّهِ﴾ (اخرجه الديلمی)  
”تین قسم کے لوگ قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہوں گے  
جس دن عرش کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا (۱) صلہ رحمی  
کرنے والا، اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں اور اس کی عمر میں اضافہ  
فرماتے ہیں (۲) وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو گیا اور اس کے  
پاس چھوٹے یتیم بچے چھوڑ گیا، اس عورت نے کہا: میں نکاح نہیں  
کروں گی میں اپنے یتیم بچوں کی پرورش کروں گی حتیٰ کہ وہ یتیم بچے  
فوت ہو جائیں یا انہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے غنی کر دے (۳) وہ  
غلام جس نے کھانا تیار کیا پھر اپنے مہمان کی میزبانی کی، اور اس کی  
مہمان داری کو عمدہ سلیقہ سے ادا کیا۔ پھر اس کھانے پر یتیم اور مسکین  
کو بلایا اور اللہ کی رضا کے لئے وہ کھانا انہیں کھلا دیا۔“

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ثَلَاثَةٌ فِي ظِلِّ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ حَيْثُ تَوَجَّهَ عِلْمُ ان  
اللَّهُ مَعَهُ. وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ إِلَى نَفْسِهَا فَتَرَكَهَا مِنْ خَشْيَةِ

اللہ . ورجل يحب الناس لجلال الله تعالى ﴿﴾

(اخرجه الطبرانی والديلمی)

”قیامت کے دن تین لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا سایہ نصیب ہوگا (۱) اس آدمی کو جو جہاں بھی گیا اس نے یہی ذہن نشین رکھا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہیں (۲) اس آدمی کو جسے کسی عورت نے دعوت گناہ دی لیکن اس نے اللہ کی وجہ سے اسے چھوڑ دیا (۳) اس آدمی کو جو لوگوں سے اللہ تعالیٰ کے سبب محبت رکھتا ہے۔“

## فقراء

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اهل الجوع في الدنيا هم الذين يقبض الله ارواحهم

وهم الذين اذا غابوا لم يفتدوا، اذا شهدوا لم يعرفوا،

اخفياء في الدنيا، معروفون في السماء، اذا رآهم

الجاهل ظن بهم سقما وما بهم سقم الا الخوف من الله

يستظلون يوم القيامة يوم لا ظل الا ظله﴾ (اخرجه الديلمی)

”دنیا میں بھوکے رہنے والے لوگ جن کی ارواح کو اللہ تعالیٰ قبض

کریں گے، یہ وہ لوگ ہیں کہ جب موجود نہ ہوں تو کوئی ان کی عدم

موجودگی کی پرواہ نہیں کرتا، اور جب لوگوں کے سامنے ہوں تو لوگ

انہیں نہیں پہچانتے۔ اور یہ لوگ دنیا میں پوشیدہ ہیں مگر آسمانوں میں

ان کی شہرت ہوتی ہے، جب جاہل شخص انہیں دیکھتا ہے تو بیمار سمجھتا

ہے، حالانکہ انہیں کوئی بیماری نہیں ہوتی صرف اللہ تعالیٰ کا خوف

ہوتا ہے، یہ لوگ قیامت کے دن سایہ میں ہوں گے جس دن اللہ

کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔“

## نادار

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿اقرب الناس الى الله من طال جوعه وخوفه. الاخفاء  
الابرياء الذين ان شهدوا لم يعرفوا واذا غابوا لم  
يفقدوا﴾ (اخرجه الطبرانی وابو نعیم)

”اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جنہیں ایک  
طویل مدت تک بھوک اور خوف لاحق رہا ہوگا۔ یہ پوشیدہ اور بری  
لوگ ہیں، جب یہ موجود ہوں تو انہیں کوئی جانتا نہیں، اور جب  
غائب ہوں تو کوئی ان کی عدم موجودگی کی پروا نہیں کرتا۔“

## قرآن حفظ کرنے والے

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿حملة القرآن في ظل الله يوم لا ظل الا ظله مع انبيائه  
وأصفياه﴾ (اخرجه الديلمی)

”حافظین قرآن اس دن اللہ تعالیٰ کے سایہ میں ہوں گے جس دن  
اس کے سایہ کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔ یہ حضرات انبیاء و اصفیاء  
کے ساتھ ہوں گے۔“

## حق تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف حاصل کرنے والے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿ثلاثة يتحدثون الله في ظل العرش آمنين والناس في  
الحساب رجل لم تأخذه في الله لومة لائم ورجل لم  
يمد يديه الى ما لا يحل له ورجل لم ينظر الى ما حرم  
الله﴾ (اخرجه الاصبهانی)

”تین قسم کے لوگ عرش کے سایہ میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ باتیں کریں گے، جب کہ باقی لوگ حساب و کتاب میں مبتلا ہوں گے (۱) وہ شخص جو اللہ کے احکام پر عمل کرنے میں کسی ملامت کنندہ کی ملامت کی پرواہ نہ کرے (۲) وہ شخص جو اپنے ہاتھ حرام کی طرف نہ بڑھائے (۳) وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو نہ دیکھے۔“

### خدا تعالیٰ کے قریب بیٹھنے والے

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿جلساء الله غذا اهل الورع والزهد في الدنيا﴾

(اخرجه ابن لال في مكارم الاخلاق)

”کل اللہ کے پاس بیٹھنے والے پرہیزگار اور دنیا سے کنارہ کشی کرنے والے لوگ ہوں گے۔“

### مقام ”حظيرة القدس“ کے اہل

حضرت ابو الدرداءؓ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے عرض کیا: یا اللہ! آپ کے ”حظيرة القدس“ میں کون جگہ پائے گا؟ اور آپ کے عرش کے سایہ میں اس دن کون سایہ حاصل کرے گا جس دن کہ آپ کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جن کی آنکھیں زنا کی طرف نہیں دیکھتیں اور وہ جو اپنے اموال میں سود نہیں لیتے اور جو اپنے فیصلوں میں رشوت نہیں لیتے، ان کے لئے خوشخبری ہے اور بہترین ٹھکانہ ہے۔ (اخرجه البيهقي وابن عساكر)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ثلاثة هم حداث الله يوم القيامة، رجل لم يمش بين

الاثنين بمراء قط، ورجل لم يحدث نفسه بزنا قط،

ورجل لم يخلط كسبه بربوا﴾ (اخرجه ابو نعیم)



”تین قسم کے لوگ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن گفتگو کریں گے (۱) وہ شخص جو دو آدمیوں کے درمیان کبھی تکبر سے نہ چلا ہو (۲) وہ شخص جس نے اپنے دل میں کبھی زنا کرنے کا ارادہ نہ کیا (۳) وہ شخص جس نے اپنے کاروبار میں سود کی ملاوٹ نہ کی ہو۔“

## سایہ عرش کے حامل لوگ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ثَلَاثَةٌ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِ اللَّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ. مَنْ فَرَجَ عَنْ مَكْرُوبٍ أَمْتِي، وَمَنْ أَحْيَى سُنْتِي، وَمَنْ أَكْثَرَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ﴾  
(اخرجه الديلمی)

”تین قسم کے لوگ اس دن اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا (۱) وہ شخص جس نے میرے دھمی امتی کا دکھ دور کیا (۲) وہ شخص جس نے میری سنت کو زندہ کیا (۳) وہ شخص جس نے مجھ پر بکثرت درود پڑھا۔“

حضرت عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ تین لوگوں کو عرش کا سایہ نصیب ہوگا۔ (۱) مریض کی عیادت کرنے والے کو (۲) جنازہ کے ساتھ جانے والے کو (۳) جواں سال بیٹے کی موت پر اس کی ماں سے تعزیت کرنے والے کو۔ (اخرجه ابن ابی الدنيا فی العزاء)

## مریض کی عیادت کرنے والا

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿يَصْبِحُ صَائِحٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ابْنُ الذِّينِ عَادُوا الْمَرْضَى فِي الدُّنْيَا؟ فَيَجْلِسُونَ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ يَحْدُثُونَ اللَّهَ وَالنَّاسَ فِي الْحِسَابِ﴾  
(اخرجه ابن شاهين في الترغيب والديلمی)

”قیامت کے دن ایک پکار نے والا پکارے گا، کہاں ہیں وہ لوگ

جنہوں نے دنیا میں مریضوں کی عیادت کی؟ پھر انہیں نور سے منبروں پر بٹھایا جائے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ سے گفتگو کر رہے ہوں گے جب کہ دوسرے لوگ حساب و کتاب میں پھنسے ہوں گے۔“

### روزہ دار

حضرت مغیث بن یحییٰ فرماتے ہیں: سورج کو اہل محشر کے سروں پر ایک ذراع (ہاتھ) کے برابر کر دیا جائے گا۔ جہنم کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ جن سے دوزخیوں پر بد بودار اور زہریلی ہوائیں چلیں گی۔ اور ان تک دوزخ کی گرمی پہنچے گی۔ حتیٰ کہ ان کے پسینہ سے بد بودار نہریں بہیں گی، جن کی بد بودار کی بد بو سے زیادہ ہوگی۔ جبکہ اس دن روزہ دار عرش کے سایہ میں ہوں گے۔ (آخر جہ ابن ابی الدنیافی کتاب الاہوال)

حضرت قیس الجبلیؒ فرماتے ہیں: رمضان المبارک میں جس دن کوئی بندہ روزہ رکھتا ہے تو وہ روزہ قیامت کے دن نور کے ایک بادل کی شکل میں آئے گا۔ اس بادل میں موتیوں کا ایک محل ہوگا جس کے ستر دروازے ہوں گے اور ہر دروازہ سرخ یا قوت کا ہوگا۔ (آخر جہ ابن حمید بن زغویہ فی فضائل الاعمال)

### ذکر اللہ کرنے والا

حضرت وہب بن منبہؒ سے مروی ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے بارگاہ الہی میں عرض کیا: یا بار الہا! اس آدمی کی کیا جزا ہے جو اپنی زبان اور دل سے تیرا ذکر کرتا ہو؟ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: موسیٰؑ! میں اسے قیامت کے دن اپنے عرش کا سایہ عطا کروں گا اور اسے اپنے جوار رحمت میں جگہ دوں گا۔ (آخر جہ ابو نعیم)

### خواص اہل اللہ

حضرت عطاء بن یسارؒ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے اللہ! آپ مجھے اپنے ان خاص حضرات کے متعلق ارشاد فرمائیں، جنہیں آپ اپنے عرش کے سایہ میں اس دن جگہ عطا کریں گے، جس دن آپ کے سایہ کے سوا

کوئی اور سایہ نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جن کے دل پاک ہوں گے، ان کے ہاتھ بری ہوں گے، جو میری جلالت شان کی خاطر ایک دوسرے سے باہمی محبت کرتے ہوں گے، جب مجھے یاد کیا جائے تو انہیں بھی میرے ساتھ یاد کیا جائے اور جب انہیں یاد کیا جائے تو میں بھی ان کے ساتھ یاد کیا جاؤں، یہ لوگ تکلیف دہ حالات و مقامات میں بھی اچھی طرح سے وضو کرتے ہوں گے، اور میرے ذکر کی طرف اس طرح سے پلٹتے ہوں گے جس طرح گدھ اپنے آشیانہ کی طرف پلٹتا ہے، اور میری حرام کردہ چیزوں کو جب حلال سمجھ لیا جائے تو اس پر وہ اس طرح غصہ ہوتے ہوں گے، جس طرح چیتے سے جب لڑائی کی جائے تو وہ غصے ہوتا ہے، اور وہ میرے محبت کے ایسے دلدادہ ہوتے ہیں جیسا کہ بچہ لوگوں کی محبت کا شوقین ہوتا ہے۔ (اختر جہ احمد فی الزہد)

حضرت ابن عساکرؒ سے اس روایت میں یہ اضافہ بھی منقول ہے کہ یہ لوگ میری مساجد کو آباد کرتے ہوں گے اور سحری کے وقت استغفار کرتے ہوں گے۔

### مبلغین

حضرت کعبؒ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے فرمایا کہ اے موسیٰ! جو شخص نیکی کا حکم کرے گا، گناہ سے روکے گا، لوگوں کو میری اطاعت کی طرف بلائے گا تو اسے دنیا میں بھی میری صحبت حاصل ہوگی اور قبر میں بھی، اور وہ قیامت کے دن بھی میرے سایہ میں رہے گا۔

### عرش کے سایہ میں سبقت لے جانے والا

حضرت عمرو بن میمونؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰؑ جلدی سے اللہ رب العالمین کے پاس پہنچیں گے تو انہیں عرش کے سایہ میں ایک شخص نظر آئے گا، حضرت موسیٰؑ اسے وہاں دیکھ کر رشک کریں گے کہ یہ اللہ کی بارگاہ میں بڑا درجہ رکھتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے کہ اس شخص کا نام بتائیں! جب حضرت موسیٰؑ کو اس کا نام بتایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں اس کے عمل کے بارے میں بھی آپ کو بتائے دیتا ہوں، یہ ان لوگوں پر حسد نہیں کرتا تھا جنہیں میں نے اپنے فضل سے عطا کیا، یہ چغل خوری نہیں کرتا تھا

اور اپنے والدین کی نافرمانی نہیں کرتا تھا۔ (اخر جہ ابو نعیم)

### شہداء

حضرت عقبہ بن عبد السلامؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد

فرمایا:

﴿رجل مومن جاهد بنفسه وماله في سبيل الله حتى اذا  
لقى العدو قاتلهم حتى يقتل فذلك الشهيد  
المفتخر في خيمة الله تحت عرشه لا يفضلہ النبیین الا  
بدرجة النبوة﴾ (اخر جہ احمدو الطبرانی بسند حسن)  
”جس مومن نے اپنے مال و جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا،  
اور جب وہ دشمن اسلام کے مقابلے میں اترتا تو ان سے لڑنے  
لگا حتیٰ کہ قتل ہو گیا، یہ وہ قابلِ فخر شہید ہے جو اللہ کے خیمے میں عرش  
کے نیچے جگہ پائے گا، حضرات انبیاء کرامؑ کو اس پر درجہ نبوت کی  
فضیلت حاصل ہوگی۔“

### شہداء قبوں اور باغات میں

حضرت ابو بکر شافعیؒ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: شہداء قیامت  
کے دن عرش کے صحن میں اللہ تعالیٰ کے سامنے قبوں اور باغوں میں ہوں گے۔

(اخر جہ ابو بکر الشافعی فی الغیلان)

### شہداء عرش کے نیچے نور کے منبروں پر جلوہ فگن ہونگے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
مقتول تین قسم کے ہیں (۱) وہ جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں  
ثواب کی امید سے نکلا، لیکن اس کا ارادہ شہید ہونے کا تھا اور نہ ہی لڑنے کا بلکہ وہ صرف  
مسلمانوں کی تعداد بڑھانا چاہتا تھا۔ پھر اگر وہ اسی حالت میں مر گیا یا شہید کر دیا گیا تو اس

کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اسے عذاب قبر سے محفوظ کر دیا جائے گا نیز وہ بڑی گھبراہٹ سے بھی محفوظ رہے گا۔ اس کا نکاح حور عین سے کیا جائے گا، اسے عزت کا لباس پہنایا جائے گا اور اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا اور اسے جنت میں ہمیشہ رہنے کا اعزاز بخشا جائے گا۔ (۲) وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جان و مال کے ساتھ ثواب کی نیت سے نکلا اور اس کا ارادہ لڑائی کا تھا، شہید ہونے کا نہیں تھا۔ پھر اگر وہ اس دوران مر گیا یا میدان جہاد میں قتل کر دیا گیا تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جو قادر اور بادشاہ ہیں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ اعلیٰ مقام میں ہوگا (۳) وہ شخص جو اپنی جان و مال کے ساتھ ثواب کی نیت سے قتل کرنے یا قتل ہونے کے ارادہ سے گیا اور مر گیا یا شہید کر دیا گیا، تو وہ قیامت کے دن اپنی ننگی تلوار اپنے کندھے پر رکھے ہوئے آئے گا، حالانکہ لوگ گھٹنوں کے بل گرے پڑے ہوں گے۔ مجاہدین کہیں گے ہٹو! ہمیں جگہ دو! بے شک ہم نے اپنی جانیں اور اموال اللہ تعالیٰ کے لئے خرچ کئے ہیں۔ پھر وہ مجاہدین عرش کے نیچے لگائے گئے نور کے منبروں کے پاس آکر ان پر بیٹھ جائیں گے اور لوگوں کے درمیان فیصلے ہوتے دیکھیں گے۔ نہ انہیں موت کے وقت غم ہوگا، نہ وہ برزخ میں آزمائش کا شکار ہوں گے، نہ انہیں جہنم سے گھبراہٹ ہوگی اور نہ وہ حساب، میزان اور پل صراط پر غمزدہ ہونگے۔ وہ بس یہ دیکھتے رہیں گے کہ لوگوں کے درمیان کیسے فیصلہ کیا جاتا ہے؟ یہ مجاہدین جو چیز بھی مانگیں گے، انہیں دی جائے گی اور جس معاملے میں سفارش کریں گے، ان کی سفارش قبول کی جائے گی۔ یہ جنت میں سے جو چیز پسند کریں گے انہیں ملے گی، اور یہ لوگ جنت میں جہاں چاہیں گے رہیں گے۔ (آخر جہ النزار والبیہقی والاصبہانی فی الترغیب)

### مومن بچے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالْمُقَاعَسِينَ وَهُمْ أَطْفَالُ الْمُؤْمِنِينَ﴾

وقد اشتد عليهم الموقف فيتصا نحون فيقول يا جبريل

اظلمهم تحت ظل عرشي فيظلمهم ﴿﴾ (آخر جہ الدیلمی)

”قیامت کے دن مومنین کے بچوں کو پیش کیا جائے گا، ان کا سینہ نکلا ہوا ہوگا، ان پر میدانِ حشر کی سختی پڑ رہی ہوگی، اور وہ چیخ رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے جبرائیل! ان کو میرے عرش کے سایہ میں جگہ دے دو! چنانچہ انہیں عرش کے سایہ میں جگہ دے دی جائیگی۔“

### بچپن میں فوت شدہ بچے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری صحابیؓ کا ایک بیٹا تھا، جب وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو اپنے بچے کو بھی ساتھ لے آتے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا تمہیں اس سے محبت ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں یا نبی اللہ! نیز انہوں نے یہ بھی عرض کیا کہ میں جیسے اس سے محبت کرتا ہوں، آپ ﷺ سے بھی اللہ کے لئے ایسی ہی محبت کرتا ہوں۔ اس بات کو زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ وہ بچہ فوت ہو گیا، آنحضرت ﷺ نے اس صحابیؓ سے ارشاد فرمایا:

﴿مَا تَرْضَىٰ أَنْ يَكُونَ ابْنُكَ مَعَ ابْنِي إِبْرَاهِيمَ يَلَا عِبَهُ  
تَحْتَ ظِلِّ الْعَرْشِ؟﴾ (آخر جہ الطبرانی بسند رجالہ ثقات)  
”کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ تمہارا بیٹا میرے بیٹے ابراہیم کے ساتھ عرش کے سایہ میں کھیلے؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں؟“

### صدقہ کرنے والا

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿الرَّجُلُ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ حَتَّى يَقْضَىٰ بَيْنَ النَّاسِ﴾  
(آخر جہ احمد و ابن خزیمہ و ابن حبان و المحاکم)

”قیامت کے دن مومن اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا، یہاں تک کہ لوگوں کا فیصلہ ہو جائے۔“

## آپ ﷺ نور کے منبر پر تشریف فرما ہوں گے

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر نبی کیلئے نور کا ایک منبر ہوگا، مجھے امید ہے کہ میرا منبر سب سے طویل اور سب سے زیادہ منور ہوگا۔ ایک آواز لگانے والا آئیگا اور پکارے گا: نبی امی عربی ﷺ کہاں ہیں؟ پس آپ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائیں گے حتیٰ کہ جنت کے دروازے پر پہنچ کر اسے کھٹکھٹائیں گے۔ آپ ﷺ سے پوچھا جائیگا آپ کون ہیں؟ آپ ﷺ جواب مرحمت فرمائیں گے: محمد یا احمد۔ آپ ﷺ سے پوچھا جائیگا: کیا آپ رسول ﷺ ہیں؟ آپ ﷺ فرمائیں گے: جی ہاں! پس آپ ﷺ کیلئے جنت کا دروازہ کھل جائیگا اور آپ ﷺ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ ﷺ پر اپنی تجلی نازل فرمائیں گے۔ آپ ﷺ سے پہلے کسی نبی پر تجلی نازل نہیں ہوگی۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے میں گر جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد بیان کریں گے جو آج سے پہلے کسی نے ادا نہ کی ہوگی اور نہ بعد میں کوئی ادا کر سکے گا۔ پس آپ ﷺ سے کہا جائیگا: آپ اپنا سر اٹھائیں اور بات کریں، آپ شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ (اخر جہ ابن حبان)

## صاحب اخلاقِ حسنہ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان احکم الی و اقربکم منی مجلسا یوم القیامۃ  
احسنکم اخلاقا. وان ابغضکم الی و ابعدکم منی  
مجلسا یوم القیامۃ الثرثارون و المتشدقون و المتفہقون  
قالوا یا رسول اللہ! قد علمنا الثرثارون و المتشدقون فما  
المتفہقون؟ قال المتکبرون﴾ (اخر جہ الترمذی و حسنہ)

”قیامت کے دن مجھے سب سے زیادہ محبوب اور میرے سب سے قریب تم میں سب سے زیادہ عمدہ اخلاق والا ہوگا۔ اور قیامت میں

تم میں سے مجھے سب سے زیادہ مغفوض اور مجھ سے سب سے زیادہ دور بحکف بولنے والے، خوب بنا سنوار کر بڑائی جتانے کے انداز میں بولنے والے اور تکبر کرنے والے لوگ ہوں گے۔“

### بکثرت درود شریف پڑھنے والا

حضرت ابو امامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اكثروا على من الصلاة في كل يوم جمعة، فمن كان اكثرهم على صلاة كان اقربهم مني منزلة﴾

(اخرجه البيهقي بسند حسن)

”ہر جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو! پس جو شخص مجھ پر زیادہ درود بھیجے گا، وہ مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔“

### علم دین حاصل کرنے والا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من جاء اجله وهو يطلب العلم لقي الله ولم يكن بينه

وبين النبيين الا درجة النبوة﴾ (اخرجه الطبراني في الاوسط)

”جس شخص کی طالب علمی کے زمانہ میں موت آگئی، وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس شان سے ملے گا کہ اس کے اور حضرات انبیاء کرام کے درمیان صرف درجہ نبوت کا فاصلہ ہوگا۔“

### مہاجرین کے لئے سونے کے منبر

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان للمهاجرين منابر من ذهب يجلسون عليها يوم

(اخرجه البزار)

القيامة قد امنوا من الفزع﴾



”حضرات مہاجرین کے لئے سونے کے منبر ہوں گے، جن پر یہ حضرات قیامت کے دن بیٹھیں گے۔ یہ حضرات گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے۔“

### اندھیرے میں مسجد آنے والوں کے لئے نور کے منبر

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿بشر المد لجین الی المساجد فی الظلم بمنابر من نور  
یوم القيامة، یفزع الناس ولا یفزعون﴾ (اخرجه الطبرانی)  
”رات کے اندھیرے میں مسجد آنے والوں کو قیامت کے دن نور کے منبروں کی بشارت سنا دو! جس دن کہ لوگ گھبراہٹ میں ہوں گے اور یہ لوگ بے خوف ہوں گے۔“

### عادل حکمران کے لئے نور کے منبر

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان المقسطین عند الله یوم القيامة علی منابر من نور  
عن یمین العرش، هم الذین یعدلون فی حکمهم  
واہلہم وما ولوا﴾ (اخرجه مسلم)  
”عدل کرنے والے اللہ کے نزدیک نور کے منبروں پر عرش کے دائیں طرف بیٹھیں گے۔ ان حضرات نے اپنے معاملہ میں، اپنے اہل و عیال کے معاملہ میں اور اپنے ماتحتوں کے معاملہ میں عادلانہ فیصلے کئے ہوں گے۔ اور انہوں نے انکی رعایت نہیں کی ہوگی۔“

### عادل حکمران قرب خداوندی کا مستحق

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿احب الناس الی الله یوم القيامة وادناہم منه مجلسا

امام عادل و ابغض الناس الى الله و ابعدهم منه مجلسا

امام جائز ﴿﴾ (اخرجه الترمذی و حسنہ)

”قیامت کے دن اللہ کو سب سے زیادہ محبوب اور اس کے سب سے قریب بیٹھنے والا عادل حکمران ہوگا۔ اور اللہ کو سب سے زیادہ مبغوض اور سب سے زیادہ اللہ سے دور بیٹھنے والا ظالم حکمران ہوگا۔“

اللہ کے لئے باہم محبت رکھنے والے نور کے منبروں پر

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿يقول الله يوم القيامة اين المتحابون لجلالي؟ اليوم

اظلمهم في ظلي يوم لا ظل الا ظلي﴾ (اخرجه مسلم)

”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے: کہاں ہیں آپس میں میری جلالت شان کی خاطر محبت کرنے والے؟ آج میں انہیں اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دوں گا، آج میرے سایہ کے سوا کوئی اور سایہ نہیں ہے۔“

انبیاء اور شہداء کے لئے بھی قابل رشک

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

﴿المتحابون في الله على منابر من نور في ظل العرش

يوم لا ظل الا ظله يغبطهم بمكانهم النبيون

والشهداء﴾ (اخرجه احمد و ابن حبان و الترمذی)

”اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے باہمی محبت رکھنے والے اس دن نور کے منبروں پر عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن عرش کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ان کے اس درجہ پر حضرات انبیاء کرامؑ اور حضرات شہداء بھی رشک کرتے ہوں گے۔“

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿المتحابون فی اللہ فی ظل العرش یوم لا ظل الا ظله  
على منابر من نور یفزع الناس ولا یفزعون﴾

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

”اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر باہمی محبت رکھنے والے حضرات اس  
دن عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی  
اور سایہ نہ ہوگا۔ یہ حضرات نور کے منبروں پر ہوں گے۔ اس دن  
لوگ گھبرا رہے ہوں گے جبکہ انہیں کسی قسم کی گھبراہٹ نہیں ہوگی۔“

اللہ تعالیٰ کیلئے محبت رکھنے والے بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے بیٹھے ہونگے

حضرت ابوبالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان لله عباد الیسوا بانبياء ولا شهداء یغبطهم النبیون

والشهداء علی منازلهم وقربهم من اللہ، قیل من هم

یا رسول اللہ؟ قال ناس من بلدان شتی لم تتصل بینهم

ارحام متقاربة تحابوا فی اللہ وتصافوا، یضع اللہ لهم

یوم القیامة منابر من نور قدام الرحمن فیجلسهم علیها

یفزع الناس ولا یفزعون﴾ (اخرجه احمد والطبرانی)

”اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو نہ تو انبیاء ہیں نہ شہداء مگر ان

پر حضرات انبیاء کرامؑ اور شہداء عظامؑ بھی ان کے مرتبے اور اللہ کے

قرب کی وجہ سے رشک کرتے ہوں گے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ

ﷺ اوہ لوگ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ لوگ

مختلف علاقوں کے ہوں گے، ان کے درمیان رشتہ داری نہیں ہوگی

بلکہ انہوں نے صرف اللہ کی رضا کے لئے آپس میں خالص محبت

رکھی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے قیامت کے دن اپنے سامنے نور

کے منبر بچھائیں گے اور یہ لوگ ان پر تشریف فرما ہوں گے۔ لوگ

اس دن گھبرا رہے ہوں گے لیکن انہیں کسی قسم کی گھبراہٹ نہیں ہوگی۔“

### ذاکرین حضرات

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿لَيَسْعُنَّ اللَّهُ اقْوَامًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وُجُوهِهِمُ النُّورُ عَلَى مَنَابِرَ اللَّوْلُوْ يُغْطِهِمُ النَّاسُ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ، قِيلَ مَنْ هُمْ؟ قَالَ هُمُ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ مِنْ قِبَائِلٍ شَتَّى يَجْتَمِعُونَ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ يَذْكُرُونَهُ﴾

(اخرجه الطبرانی بسند حسن)

”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن چند ایسی جماعتوں کو جن کے چہرے منور ہوں گے، لوگوں کے منبروں پر بٹھائیں گے، لوگ ان پر رشک کریں گے، یہ حضرات نہ تو انبیاء ہوں گے نہ شہداء۔ عرض کیا گیا یہ لوگ کون ہوں گے؟ آپ ﷺ ارشاد فرمایا: مختلف قبیلوں کے ہوں گے، جو اللہ کے لئے باہمی محبت کرتے ہوں گے، اور اللہ کو یاد کرنے کے لئے اکٹھے ہو کر اللہ کو یاد کرتے ہوں گے۔“

### ذاکرین پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے

حضرت عمر بن عتبہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ، وَكَلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ، رَجُلًا لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْشَى بَيَاضُ وُجُوهِهِمْ نَظَرَ النَّاطِرِينَ يَغْطِهِمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ بِمَقْعَدِهِمْ وَقَرِيبِهِمْ مِنَ اللَّهِ قِيلَ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ هُمْ جَمَاعٌ مِنْ نَزَاعِ الْقِبَائِلِ يَجْتَمِعُونَ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ فَيَنْتَقُونَ أَطْيَبَ الْكَلَامِ كَمَا يَنْتَقِي أَكْلَ التَّمْرِ أَطْيَبَهُ﴾ (اخرجه الطبرانی بسند جيد)

”اللہ کی دائیں طرف، اور اللہ کی دونوں طرفیں داہنی ہیں، کچھ حضرات ہوں گے جو نہ تو انبیاء ہوں گے، نہ شہداء، ان کے چہروں کی چمک دیکھنے والوں کی نظر کو چند ہیادے گی، انبیاء ان کی نشست اور اللہ سے قرب کی وجہ سے ان پر رشک کر رہے ہوں گے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ یہ حضرات کون ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ لوگ مختلف قبائل کے ہوں گے، جو اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہوتے ہوں گے۔ اور عمدہ کلام کو ایسے چن لیتے ہوں گے جس طرح سے کھجور کھانے والا شخص عمدہ کھجور چنتا ہے۔“

اللہ تعالیٰ کیلئے محبت رکھنے والے بعض لوگ عرش کی دائیں جانب بیٹھیں گے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّ لِلَّهِ جُلَسَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ وَجُوهُهُمْ مِنْ نُورٍ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ وَلَا صَادِقِينَ قِيلَ مِنْ هُمْ؟ قَالَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى﴾ (آخر جہ الطبرانی بسند جید)

”قیامت کے دن کچھ حضرات اللہ کے عرش کے دائیں جانب نور کے منبروں پر جلوہ گر ہونگے، ان کے چہرے نور سے منور ہوں گے، یہ نہ تو انبیاء و شہداء ہوں گے اور نہ ہی صدیقین۔ عرض کیا گیا یہ کون حضرات ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمت و جلال کے سبب باہم محبت رکھنے والے ہوں گے۔“

قیامت کے روز بعض لوگوں کے چہرے نور کے ہونگے

حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿إِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا يَجْلِسُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ

نور یغشی وجوہہم النور حتی یفرغ من حساب  
 الخلائق ﴿﴾ (اخرجه الطبرانی بسند جيد)  
 ”اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جنہیں اللہ تبارک و تعالیٰ  
 قیامت کے دن نور کے منبروں پر بٹھائیں گے۔ ان کے چہروں کو  
 نور نے ڈھانپ رکھا ہوگا۔ یہاں تک کہ مخلوق حساب سے فارغ  
 ہو جائیگی۔“

اللہ تعالیٰ کیلئے محبت رکھنے والے بعض حضرات یا قوت کی کرسیوں پر

حضرت ابویوبؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:  
 ﴿المُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ عَلَى كُرْسِيِّ مِنْ يَاقُوتٍ حَوْلَ  
 الْعَرْشِ﴾ (اخرجه الطبرانی بسند لا بأس به)  
 ”اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے  
 حضرات، یا قوت کی کرسیوں پر عرش کے ارد گرد بیٹھیں گے۔“

اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھنے والے کرسیوں پر

حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ﴿مَا تَحَابُّ اِثْنَانِ فِي اللَّهِ لَا وَضَعَ لِهَمَّا كُرْسِيَانِ فَاجْلَسَا  
 عَلَيْهِ حَتَّى يَفْرَغَ مِنَ الْحِسَابِ﴾ (اخرجه الطبرانی بسند ضعيف)  
 ”وہ دو شخص جو اللہ کی رضا کے لئے آپس میں محبت کریں گے، ان  
 کے لئے دو کرسیاں بچھا کر، انہیں ان پر بٹھا دیا جائے گا، یہاں تک  
 کہ لوگ حساب، کتاب سے فارغ ہو جائیں۔“

قیامت کے دن علماء و مدد رسین کا اکرام

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ﴿اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَضَعْتَ مَنَابِرَ مِنْ ذَهَبٍ عَلَيْهَا قَابَاقُ

من فضة مفضضة بالدرد والياقوت والزمرد وفرش لهم  
السندس والاستبرق ثم يجاء بالعلماء فيجلسون  
عليها ثم ينادى منادى الرحمن اين من حمل الى امة  
محمد ﷺ علمائيريد به وجه الله اجلسوا على هذه  
المنابر فلا خوف عليكم حتى تدخلوا الجنة ﴿﴾

(اخرجه ابو نعيم والدارقطني في الافراد)

”جب قیامت کا دن ہوگا تو سونے کے تخت بچھائے جائیں گے،  
ان پر چاندی کے قبة ہونگے جن میں یاقوت، زمرد اور موتی جڑے  
ہوئے ہونگے۔ ان پر سندس و استبرق (عمدہ ریشم) کی چادریں  
بچھی ہوں گی۔ پھر علماء کو لا کر ان پر بٹھا دیا جائیگا۔ پھر ایک آواز لگا  
نے والا آواز لگائے گا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی  
رضا کے لئے امت محمدیہ تک علم پہنچایا۔ ان منبروں پر بیٹھو! تم پر کوئی  
خوف نہیں ہے یہاں تک کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔“

### کستوری کے ٹیلوں پر بیٹھنے والے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ثلاثة على كسبان المسك لا يهولهم الفزع الأكبر  
يوم القيامة. رجل أم قوما وهم به راضون، ورجل كان  
يؤذن في كل يوم وليلة خمس صلوات، وعبد أدى حق  
الله وحق موالیه﴾ (اخرجه احمد والترمذی وحسنه)

”تین قسم کے لوگ کستوری کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے، یہ لوگ قیامت  
کے دن بڑی گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے (۱) وہ شخص جو کسی قوم کا  
امام تھا اور مقتدی اس سے راضی تھے (۲) وہ شخص جو روزانہ پانچ  
وقت نماز کے لئے اذان دیتا تھا (۳) وہ غلام جس نے اللہ کا بھی

حق ادا کیا اور اپنے آقاؤں کا بھی حق ادا کیا۔“

حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد

فرمایا:

﴿ثَلَاثَةٌ عَلَى كُتُبٍ مِنْ مَسْكِ اسْوَدِيَوْمِ الْقِيَامَةِ،

لَا يَهْوُلُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ، وَلَا يَنَالُهُمُ الْحِسَابُ. رَجُلٌ

قَرَأَ الْقُرْآنَ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ نَادَى فِي كُلِّ يَوْمٍ

وَلَيْلَةٍ خَمْسَ صَلَوَاتٍ يَطْلُبُ وَجْهَ اللَّهِ مَا عِنْدَهُ، وَرَجُلٌ

ابْتَلَى بِالرَّقِ فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يَشْغَلْهُ ذَلِكَ عَنْ طَلَبِ

الْآخِرَةِ﴾ (اخرجه البيهقي في الشعب)

”تین قسم کے لوگ قیامت کے دن سیاہ کستوری کے ٹیلوں پر ہوں

گے، یہ لوگ بڑی گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے، اور ان حضرات کا

حساب نہیں ہوگا (۱) وہ شخص جس نے اللہ کی رضا کے لئے قرآن

پاک پڑھا (۲) وہ شخص جس نے محض اللہ کی خوشنودی اور اس کی

نعمتیں حاصل کرنے کے لئے روزانہ پنج وقتی نمازوں کی اذان کہی

(۳) وہ شخص جو دنیا میں غلامی میں مبتلا کیا گیا مگر اس کو اس غلامی

نے طلب آخرت سے غافل نہ کیا۔“

نور کے منبروں پر موتیوں کے قبوں تلے بیٹھنے والے حضرات

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

﴿إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَضَعَتْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ عَلَيْهَا قَبَابٌ

مِنْ دَرْتِمٍ يَنَادِي مُنَادٍ الْفُقَهَاءُ؟ وَابْنُ الْأَنْمَةِ؟ وَابْنُ

الْمُؤَذِّنُونَ؟ اجلسوا على هذه فلا روع عليكم ولا

خوف حتى يفرغ الله فيما بينه وبين عباده من

الحساب﴾ (اخرجه الميانسي)



”جب قیامت کا دن ہوگا تو نور کے منبر بچھائے جائیں گے جن پر موتیوں کے قے ہونگے۔ پھر ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا۔ کہاں ہیں فقہاء؟ (مفتیان کرام) کہاں ہیں امام؟ کہاں ہیں مؤذن؟ ان منبروں پر بیٹھو! تم پر کوئی خوف اور ڈر نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندوں کے حساب سے فارغ ہو جائیں گے۔“

### مبلغین اسلام

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿لِيُؤْتِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَرَّجَالٍ لِّسُوا بِأَنْبِيَاءٍ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْطِطُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالشَّهَدَاءُ لِمَنَازِلِهِمْ مِنَ اللَّهِ، يَكُونُونَ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ قِيلَ وَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ هُمُ الَّذِينَ يُحِبُّونَ اللَّهَ إِلَى النَّاسِ وَيُحِبُّونَ النَّاسَ إِلَى اللَّهِ وَيَمْشُونَ لِلَّهِ فِي الْأَرْضِ نَصْحًا. قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَؤُلَاءِ يُحِبُّونَ اللَّهَ إِلَى النَّاسِ فَكَيْفَ يُحِبُّونَ النَّاسَ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ بِأَمْرٍ وَنَهُمُ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ، فَإِذَا اطَاعُوهُمْ أَحَبَّهُمُ اللَّهُ تَعَالَى﴾ (اخرجه الاصبهانی)

”قیامت کے دن کچھ ایسے لوگ بھی لائے جائیں گے جو تو انبیاء ہوں گے نہ شہداء عظام، لیکن شہداء اور انبیاء ان پر رشک کرتے ہوں گے۔ یہ حضرات نور کے منبروں پر تشریف فرما ہوں گے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ کون حضرات ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ حضرات اللہ تعالیٰ کو لوگوں کا محبوب بنائیں گے اور لوگوں کو اللہ کا محبوب بنائیں گے اور اللہ کی زمین میں نصیحت کے لئے چلیں گے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ حضرات اللہ

کو تو لوگوں کا محبوب بنائیں گے مگر لوگوں کو اللہ کا محبوب کیسے بنائیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کو نیکی کا حکم کریں گے اور برائی سے منع کریں گے۔ پس جب وہ لوگ ان کی بات مان لیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے محبت کریں گے۔“

### محتاجوں کی ضرورت پوری کرنے والے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان لله عبادة استخلصهم بنفسه بقضاء حوائج الناس وآلى على نفسه ان لا يعذبهم في النار فاذا كان يوم القيامة جلسوا على منابر من نور يحادثون الله والناس في الحساب﴾  
 ”اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بذات خود لوگوں کی ضروریات پورا کرنے کے لئے مخصوص کیا ہے۔ اور خود پر قسم کھائی ہے کہ انہیں دوزخ میں عذاب نہیں دے گا۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو یہ لوگ نور کے منبروں پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ سے گفتگو کرتے ہوں گے، جبکہ باقی لوگ حساب میں مصروف ہوں گے۔“

### مسلمان کا دکھ دور کرنے والا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من نفس عن مسلم كربة من كرب الدنيا نفس الله عنه كربة من كرب يوم القيامة ومن يسر على معسر يسر الله عليه في الدنيا والآخرة ومن ستر مسلما ستره الله في الدنيا والآخرة﴾  
 ”جس شخص نے کسی مسلمان سے دنیا کا کوئی دکھ دور کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا دکھ دور کریں گے۔ اور جس نے کسی تنگدست

کے لئے آسانی پیدا کی اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیا اور آخرت میں  
آسانی پیدا فرمائیں گے۔ اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو  
اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔“

### مسلمانوں کی تنگدستی دور کرنے والا

حضرت ابوقنادہؓ سے روایت ہے کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ سے سنا:

﴿من سره ان ينجيه الله من كرب يوم القيامة فلينفس  
عن معسر او يضع عنه﴾ (اخرجه مسلم)

”جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دکھوں سے نجات  
دیں تو اسے چاہیے کہ وہ تنگدستی کی تنگی دور کرے اور اس کا بوجھ  
ہٹائے۔“

### ایک نوالہ کی مدد کرنے والا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من لقم اخاه لقمة حلواء صرف عنه مرارة الموقف  
يوم القيامة﴾ (اخرجه الطبرانی)

”جو شخص اپنے بھائی کو ایک میٹھا لقمہ کھلائے گا، اس سے قیامت  
کے دن کی کڑواہٹ دور کر دی جائے گی۔“

### قیامت کی ہولناکیوں سے بچنے کا طریقہ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من اشبع جائعا او كسنى عاريا او آوى مسافرا اعاده  
الله من احوال يوم القيامة﴾ (اخرجه الطوسی فی عیون الاخبار)

”جس نے بھوکے کو کھلایا، یا ننگے کو پہنایا، یا مسافر کو ٹھکانا دیا، تو اللہ  
تعالیٰ اسے قیامت کی ہولناکیوں سے پناہ عطا کریں گے۔“

## جتنا درود اتنا آرام

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان انجاكم يوم القيامة من اهلها ومواطنها اكثركم على صلاة في دار الدنيا﴾ (اخرجه الاصبهاني)  
 ”قیامت کے دن اس کی ہولناکیوں سے اور اس کے مواقع سے، سب سے زیادہ نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جو تم میں دنیا میں سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجنے والا ہوگا۔“

## مسلمان کی آنکھ ٹھنڈی کرنے کی جزا

حضرت ابن مبارکؒ نے اپنے شیخ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:  
 ﴿من اقر بعين مؤمن اقر الله بعينه يوم القيامة﴾ (اخرجه ابن المبارك)  
 ”جس نے کسی مسلمان کی آنکھ ٹھنڈی کی۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی آنکھیں ٹھنڈی فرمائیں گے۔“

## کسی بچے کو پیار کرنے کی جزا

حضرت حارث بن یزید سے منقول ہے: یہ بات مشہور تھی کہ جو مسلمان کسی مومنہ عورت کو اس کے بچے کی وجہ سے خوش کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن خوش کر دیں گے۔ (اخرجه ابن المبارك)

## مسلمان کو خوش کرنے کے لئے اس سے ملاقات کرنا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿من لقي اخاه المسلم بما يحب الله ليسره بذلك سره الله يوم القيامة﴾

(اخرجه الطبرانی في الصغير و ابو الشيخ في التواب بسند حسن)

”جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے جائز حالت میں ملا تاکہ وہ

مسلمان اس ملاقات سے خوش ہو، تو اللہ تعالیٰ بھی اسے قیامت کے دن خوش کر دیں گے۔“

### قیامت کی مشکلات سے نجات کا طریقہ

حضرت ابو ذرؓ فرمایا کرتے تھے: اندھیری رات میں قبر کی وحشت دور کرنے کے لئے نماز پڑھا کرو، اور قیامت کی گرمی دور کرنے کے لئے دنیا میں روزے رکھا کرو، اور مشکل دن کے خوف کو دور کرنے کے لئے صدقہ دیا کرو۔ (اخرجه احمد فی الزهد)

### مؤذنین کا اعزاز

حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:  
﴿المؤذنون اطول الناس اعناقاً يوم القيامة﴾ (رواہ مسلم)  
”مؤذنین قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے۔“

### آنکھ کے درست استعمال کا فائدہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:  
﴿كل عين باكية يوم القيامة الا عين غضت عن محارم الله وعين سهرت تحرس في سبيل الله وعين خرج منها مثل راس الذباب دمعة من خشية الله عز وجل﴾ (اخرجه ابونعیم)  
”قیامت کے دن ہر آنکھ رو رہی ہوگی، مگر وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو نہیں دیکھتی تھی اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں نگہبانی کرتے ہوئے جاگتی تھی، اور وہ آنکھ جس سے خوف خدا کے سبب مکھی کے سر کے برابر بھی آنسو نکلا ہو۔“

### خوفِ خدا کے سبب رونے کی جزا

حضرت ابو الجلدؓ فرماتے ہیں: میں نے پڑھا تھا کہ حضرت داؤدؑ نے سوال کیا:

بار الہا! اس شخص کا کیا انعام ہے جو تیرے خوف میں رویا ہو؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کا انعام یہ ہے کہ میں اس کا چہرہ جہنم کی آگ پر حرام کر دوں گا، اور اس کو گھبراہٹ سے محفوظ رکھوں گا۔ (اخرجہ ابن المبارک)

### حرمین شریفین میں وفات کی جزا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ مَاتَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ حَشَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْأَمْنِ وَكَانَ لَهُ شَهِيدًا وَشَفِيعًا﴾ (اخرجہ الاصبہانی)  
 ”جو شخص حرمین میں فوت ہوا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے امن والوں میں اٹھائیں گے اور میں اس کے لیے گواہی دوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا۔“

### روضہ اقدس کی حاضری پر انعام

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَ مِنَ الْأَمْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ زَارَنِي مُحْتَسِبًا كَانَ فِي جَوَارِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (اخرجہ البیہقی)  
 ”جو شخص حرمین شریفین میں فوت ہوا، اسے قیامت کے دن محفوظ لوگوں میں اٹھایا جائے گا۔ اور جس نے محض ثواب کی نیت سے میری زیارت کی وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا۔“

### آخرت کی پریشانی سے نجات کا طریقہ

حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿يَقُولُ اللَّهُ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَجْمَعُ عَلَى عَبْدِي خَوْفِينَ وَلَا أَجْمَعُ لَهُ أَمْنِينَ إِذَا أَمْنِي فِي الدُّنْيَا اخْفَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِذَا

خافنی فی الدنيا امنته يوم القيامة ﴿﴾ (اخرجه ابن المبارک)  
 ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھے میری عزت و جلال کی قسم! میں اپنے  
 بندے پر دو خوف یا دو امن جمع نہیں کروں گا، جو دنیا میں مجھ سے  
 بے خوف ہو ا میں قیامت میں اسے خوفزدہ کروں گا، اور جو شخص دنیا  
 میں مجھ سے ڈراتو میں اسے قیامت کے دن امن دوں گا۔“

### مومن کو خوفزدہ کرنے کا عذاب

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:  
 ﴿من اخاف مؤمنا كان حقا على الله ان لا يؤمنه من  
 افراع يوم القيامة﴾ (اخرجه الطبرانی)  
 ”جو شخص کسی مومن کو خوف زدہ کرے گا تو اللہ کے ذمے ہو جائے گا  
 کہ وہ اسے قیامت کی گھبراہٹوں سے محفوظ نہ رکھیں۔“

### ماں اور بچے میں جدائی ڈالنے کا عذاب

حضرت ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:  
 ﴿من فرق بين والده وولدها فرق الله بينه وبين احبائه يوم  
 القيامة﴾ (اخرجه الترمذی وحسنه والحاكم وصححه والدارقطنی)  
 ”جو شخص والدہ میں اور اس کے بچے میں جدائی ڈالے گا، اللہ تعالیٰ  
 اس کے اور اس کے دوستوں کے درمیان قیامت کے دن جدائی  
 کر دیں گے۔“



## باب

## ﴿میدانِ حشر میں کس کس کو لباس پہنایا جائیگا؟﴾

سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کو لباس پہنایا جائیگا

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اول من یکسی ابراہیم. یقول اللہ تعالیٰ

اکسو اخلیلی فیؤتی بریطین بیضاوین فیلبسہما، ثم

یقعد مستقبل العرش، ثم أوتی بکسوتی فالبسہا

، فاقوم عن یمینہ مقاما لا یقومہ احد غیر یغبطنی بہ

الاولون والآخرون﴾ (رواہ ابو نعیم)

”قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کو لباس پہنایا

جائے گا۔ اللہ تعالیٰ حکم فرمائیں گے کہ میرے خلیل کو لباس پہنایا

جائے، پس دو سفید چادریں لائی جائیں گی۔ آپؑ انہیں زیب تن

کریں گے، پھر عرش کی طرف رخ کر کے تشریف فرما ہوں گے پھر

میرے لئے لباس لایا جائے گا تو میں اسے پہنوں گا۔ پھر

میں حضرت ابراہیمؑ کی دائیں جانب ایسے مقام پر کھڑا ہوں گا

جہاں میرے سوا کوئی اور کھڑا نہ ہو سکے گا۔ اس مقام و مرتبہ پر سب

اولین و آخرین رشک کریں گے۔“

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سفید لباس پہنایا جائے گا

حضرت ابو عبیدہ بن عمیر فرماتے ہیں: لوگوں کو ننگے پاؤں، ننگے جسم اٹھایا جائے

گا، پس اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ کیا میں اپنے خلیل کو بھی ننگا دیکھوں گا؟ چنانچہ حضرت



ابراہیمؑ کو سفید لباس پہنایا جائے گا، اور یہ سب سے پہلے لباس زیب تن کریں گے۔

(آخر جہ جعفر الفریابی)

## حضرت ابراہیمؑ کو سب سے پہلے لباس پہنانے کی حکمت

حضرت حیدرہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿اول من یکسی ابراہیم، یقول اللہ اکسوا خلیلی

لیعلم الناس الیوم فضله علیہم﴾ (آخر جہ ابن مندہ)

”سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کو لباس پہنایا جائیگا، اللہ تعالیٰ

فرمائیں گے کہ میرے دوست کو لباس پہناؤ تاکہ لوگ آج اپنے

مقابلہ میں ان کی فضیلت کو جان لیں۔“

## حضرت ابراہیمؑ کو پہلے لباس پہنانے کے باوجود آپؐ پر فضیلت نہیں

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے لباس پہننے کی عظمت و فضیلت حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ خاص ہے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰؑ کو یہ فضیلت عطا فرمائی گئی ہے کہ حضور ﷺ جب قیامت کے دن عرش کے قریب پہنچیں گے تو انہیں عرش کے پائے سے لپٹا ہوا دیکھیں گے، باوجودیکہ سب سے پہلے حضور ﷺ کی قبر مبارک کھلے گی۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ دونوں حضرات حضور اکرم ﷺ سے افضل ہیں بلکہ آپ ﷺ ہی تمام اہل قیامت میں سب سے افضل مرتبہ پر فائز ہوں گے (یعنی ان دونوں حضرات کو جزوی فضیلت حاصل ہے) حضرت ابراہیمؑ کو سب سے پہلے لباس پہنانے میں یہ حکمت ہے کہ جب انہیں آگ میں ڈالا گیا تھا تو ان کے کپڑے اتار لئے گئے تھے۔ چونکہ انہوں نے یہ صدمہ صرف ذات باری تعالیٰ کی خاطر جھیلنا تھا اور اس پر صبر کیا تھا اور ثواب کی امید رکھی تھی، تو اس کا بدلہ انہیں یوں دیا گیا کہ سب سے پہلے قیامت کے دن سب مخلوق کے سامنے ان کا ستر ڈھانپا جائیگا۔ پھر آپ ﷺ کو ابراہیمؑ کی پوشاک سے بھی زیادہ عظیم درجہ کی پوشاک پہنائی جائے گی۔ اور یہ نفیس پوشاک پہنا کر تاخیر کی کمی پوری کر دی جائیگی۔ گویا آپ ﷺ کو حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ ہی پوشاک پہنائی گئی۔

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ کو سب سے پہلے پوشاک اس لئے پہنائی جائے گی کیونکہ سب سے پہلے انہوں نے شلوار سے ستر ڈھانپنے کا طریقہ اختیار کیا تھا۔

اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ کو اس لئے سب سے پہلے پوشاک پہنائی جائے گی کیونکہ روئے زمین پر ان سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا کوئی نہیں تھا۔ اس لئے ان کے لئے پوشاک کو باعث اطمینان بنایا گیا تاکہ ان کا دل مطمئن ہو جائے۔

آپ ﷺ اس لباس میں محشور ہونگے جس میں فوت ہوئے تھے  
حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے کہ آپ ﷺ جس لباس میں فوت ہوئے تھے اسی میں اپنی قبر اطہر سے مبعوث ہوں۔ اور وہ جنتی پوشاک جسے آپ ﷺ قیامت کے دن پہنیں گے، عزت کے طور پر ہو، جس پر عرش کے پائے کے پاس کرسی پر بیٹھنے کا قرینہ دلالت کرتا ہے۔ پس حضرت ابراہیمؑ کے سب سے پہلے لباس پہننے کا مطلب یہ ہوگا کہ باقی مخلوق سے پہلے آپ کو لباس پہنایا گیا۔

### لباس پہننے کی ترتیب

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: سب سے پہلے جنت کی پوشاک حضرت ابراہیمؑ پہنیں گے، پھر حضرت محمد ﷺ، پھر باقی انبیاء اور رسل، پھر مؤذنین۔ فرشتے ان سے سرخ نور کی سواریوں پر ملیں گے، جن کی مہاریں سبز زمرہ کی ہوں گی اور ان کے کجاوے سونے کے ہوں گے۔ انہیں قبروں سے میدان حشر تک ستر ہزار فرشتے استقبال کرتے ہوئے لائیں گے۔ (اخر جہ القرطبی)

### آنحضرت ﷺ براق پر میدان محشر میں تشریف لائیں گے

حضرت ابن کثیرہ بن مرة حضریؒ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے حوض سے قیامت کے دن میں بھی پیوں گا اور مجھ پر ایمان لانے والے بھی، اور وہ

حضرات انبیاء بھی جنہوں نے مجھ سے پانی مانگا۔ حضرت صالحؑ کی اونٹنی بھی میدان حشر میں محشور ہوگی، حضرت صالحؑ اس کا دودھ دودھ کر خود بھی پیئیں گے اور وہ لوگ بھی جو ان کی قوم میں سے ان پر ایمان لائے تھے، حضرت صالحؑ اپنی قبر اطہر سے اسی اونٹنی پر بیٹھ کر میدان حشر میں آئیں گے، اور وہ اونٹنی بول رہی ہوگی، حضرت صالحؑ اس پر تبلیہ کہہ رہے ہوں گے۔ حضرت معاذ بن جبلؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ بھی اپنی اونٹنی عصبہ پر سوار ہو کر تشریف لائیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! اس پر میری بیٹیوں سوار ہوں گی، میں براق پر سوار ہوں گا۔ یہ سواری اس دن صرف میرے لئے مخصوص ہوگی حتیٰ کہ دیگر انبیاء کے لئے بھی نہیں، پھر آپ ﷺ نے حضرت بلالؓ کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ یہ قیامت کے دن جنت کی اونٹنی پر سوار ہو کر آئیں گے، اور اس کی پشت پر اذان حق بلند کر رہے ہوں گے۔ جب انبیاء کرام اور ان کی امتیں اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدًا رسول اللہ سنیں گی، تو کہیں گی کہ ہم بھی اس کی گواہی دیتے ہیں۔ پس جس کی گواہی قبول ہوگی، ہو جائے گی، اور جس کی گواہی رد ہوگی، ہو جائے گی۔ پس جب حضرت بلالؓ اذان دے چکیں گے تو ان کے سامنے ایک پوشاک پیش کی جائیگی جسے وہ زیب تن کر لیں گے، حضرات انبیاء اور شہداء کے بعد جنت کی پوشاکوں میں سب سے پہلے حضرت بلالؓ اور صالحؑ مؤذنین پوشاکیں پہنیں گے۔ (اخر جہ حمید بن زنجویہ)

انبیاء اور شہداء کے بعد سب سے پہلے مؤذنین کو جنتی پوشاک پہنائی جائیگی

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں: سب سے پہلے جنت کا لباس وہ حضرات پہنیں گے جو اللہ کی رضا کے لئے اذان دیتے ہیں۔ (اخر جہ حمید بن زنجویہ)

زاہدین لباس پہن کر محشور ہونگے

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں: تارکین دنیا کے علاوہ سب لوگ ننگے اٹھیں گے۔ (اخر جہ الدنبوری فی المجالسۃ)

## حافظ قرآن کے والدین کا اعزاز

حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أَلْبَسَ ابْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَاجًا، ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بَيْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ، فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهَذَا﴾

(اخرجه ابو داؤد والحاكم وصححه)

”جس نے قرآن پاک پڑھا اور اس کے احکام پر عمل کیا، اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا، جس کی روشنی دنیا کے گھر روشن کرنے والے سورج کی روشنی سے زیادہ حسین ہوگی، اس شخص کے بارے میں کیا گمان ہے جو خود اس پر عمل کرنے والا ہو؟“

## حافظ قرآن کا اعزاز

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿يَجْعَلُ صَاحِبُ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُولُ الْقُرْآنُ يَارَبِّ حَلِّهِ، فَيَلْبَسُ تَاجَ الْكِرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ يَارَبِّ زِدْهُ فَيَلْبَسُ حِلَّةَ الْكِرَامَةِ، ثُمَّ يَقُولُ يَارَبِّ ارْضَ عَنْهُ فَيَرْضَى عَنْهُ فَيَقَالُ لَهُ اقْرَأْ وَارْقُ فَيَزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً﴾

(اخرجه الترمذی وحسنه وابن خزيمة والحاكم وصححه)

”صاحب قرآن جب قیامت میں پیش ہوگا تو قرآن کہے گا یا اللہ اس کو پہنائیں! پس اسے کرامت و بزرگی کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر قرآن عرض کرے گا: یا اللہ! آپ اس سے راضی ہو جائیں! تو اللہ حامل قرآن سے راضی ہو جائیں گے۔ پھر صاحب قرآن سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور (جنت کے درجات پر) چڑھتا جا!

اور ہر آیت کے بدلہ میں اسے ایک نیکی عطا کی جائے گی۔“

## مصیبت زدہ کو تسلی دینا

حضرت عمرو بن حزم اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ مِّنْ مُّؤْمِنٍ يَّعْزِيْ اِخَاهُ بِمُصِيْبَةٍ اَلَا كَسَاهُ اللّٰهُ سَبْحَانَهُ

مِنْ حُلُلِ الْكِرَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (اخرجه ابن ماجہ)

”جو مومن کسی بھائی کو مصیبت میں تسلی دے، اللہ تعالیٰ اسے قیامت

کے دن کرامت کا لباس پہنائیں گے۔“

## کسی سے گم شدہ بچہ کی تعزیت کرنا

حضرت ابو بردہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ عَزَى ثَكْلِيْ كَسِيْ بَرْدًا مِنَ الْجَنَّةِ﴾ (اخرجه الترمذی)

”جو شخص اس عورت سے تعزیت کرے جس کا بچہ گم ہو گیا ہو تو اسے

جنت کی چادر پہنائی جائے گی۔“

## غم زدہ کو تسلی دینا

حضرت ابن کریرؓ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ جو شخص کسی مسلمان سے اس کی مصیبت میں تعزیت کرے گا، یا تسلی دے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن تمام لوگوں کے سامنے ایک قابل رشک چادر پہنائیں گے۔ (اخرجه حمید بن زنجویہ)

## تواضع کے لئے عمدہ لباس نہ پہننا

حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضَعًا لِلّٰهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَا اللّٰهُ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَؤُسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يَخِيْرَهُ مِنْ اَيِّ حُلُلِ

الْاِيْمَانِ شَاءَ يَلْبِسْهَا﴾ (اخرجه الترمذی وحسنہ والحاکم)

”جو شخص اللہ کے لئے تواضع اختیار کرتے ہوئے عمدہ لباس نہیں پہنتا، حالانکہ وہ اس کے پہننے کی استطاعت رکھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن سب مخلوقات کے سامنے بلائیں گے، اور اسے اختیار دے دیں گے کہ وہ ایمان کی پوشاکوں میں سے جسے چاہے پہن لے۔“

## ﴿قیامت کے دن کام آنے والے اعمال﴾

### عیدین کی راتوں میں عبادت

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من قام لیلتی العیدین محتسبا للہ لم یمت قلبہ یوم

تموت القلوب﴾ (اخرجه ابن ماجہ)

”جو شخص عیدین کی راتوں میں اللہ سے ثواب حاصل کرنے کی غرض سے عبادت کرے گا، اس کا دل اس دن مردہ نہ ہوگا جس دن بہت سے دل مردہ ہوں گے۔“

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من احی لیلۃ الفطر و لیلۃ الاضحی لم یمت قلبہ یوم

تموت القلوب﴾ (اخرجه الطبرانی)

”جو شخص عید الفطر اور عید قربان کی رات بیدار رہا، اس کا دل اس دن مردہ نہیں ہوگا جس دن بہت سے دل مردہ ہوں گے۔“

### غبار فی سبیل اللہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لا یجتمع غبار فی سبیل اللہ و دخان جہنم فی جوف

عبد مسلم﴾ (اخرجه ابن ماجہ)

”جہاد کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں، کسی مسلمان بندے کے پیٹ میں ہرگز جمع نہیں ہوں گے۔“

غبار فی سبیل اللہ کستوری بن جائے گا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من راح روحہ فی سبیل اللہ کان لہ بمثل ما اصابہ من

الغبار مسکا یوم القيامة﴾ (اخرجه ابن ماجہ)

”جو شخص ایک دفعہ اللہ کی راہ میں نکلا، تو جتنا غبار اسے پہنچے گا، وہ

قیامت کے دن کستوری میں بدل جائیگا۔“

مجاہد کے نقلی اور فرضی روزے

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من صام یوما فی سبیل اللہ باعد اللہ وجہہ عن النار

سبعین خریفا﴾ (اخرجه الشیخان)

”جس نے جہاد میں ایک دن روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو

ستر سال کے برابر دوزخ سے دور کر دیں گے۔“

حضرت عمرو بن عبسہؓ، حضرت ابو امامہؓ، حضرت عبداللہ بن سفیان ازدیؓ کی روایت

میں ستر سال کی بجائے سو سال کا ذکر ہے۔ اور حضرت ابو امامہؓ نے مزید یہ بھی ذکر کیا ہے کہ یہ

مسافت تیز روگھوڑے کی سات سو سال کی مسافت کے برابر ہوگی۔ (اخرجه النسائی)

حضرت معاذ بن انسؓ نے حضرت ابو یعلیٰؓ کی روایت کے مطابق حدیث نقل کر

کے آگے ”فی غیر رمضان“ کے الفاظ بھی بیان کئے ہیں۔ (اخرجه ابو یعلیٰ)

یعنی مجاہد کا یہ روزہ اگر غیر رمضان کا ہو تو اس کا یہ ثواب ہے، جبکہ رمضان

المبارک میں تو ہر عمل کا ثواب ستر گنا بڑھ جاتا ہے۔

حضرت عتبہ بن عبدؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من صام یوما فی سبیل اللہ فریضة باعد اللہ منہ جہنم

كما بين السموات والارضين السبع، ومن صام يوما  
تطوعا باعد الله منه جهنم مسيرة ما بين السماء  
والارض ﴿﴾ (اخرجه الطبرانی)  
”جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا (فرضی) روزہ رکھے گا، اللہ تعالیٰ  
اسے جہنم سے اتنا دور کر دیں گے جتنا سات آسمانوں اور سات  
زمینوں کے درمیان فاصلہ ہے۔ اور جس نے ایک دن کا نفلی روزہ  
رکھا، اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے آسمان و زمین کے درمیانی فاصلہ کے  
برابر دور کر دیں گے۔“

حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت سلمیٰ بن قبیصہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:  
﴿من صام يوما ابتغاء وجه الله باعده الله من جهنم كبعد  
غروب طارو هو فرخ حتى مات هرما﴾

(اخرجه احمد و البزار و الطبرانی و ابویعلی)  
”جس شخص نے اللہ کی رضا کے لئے ایک دن کا روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ  
اسے جہنم سے اس کوئے کی اڑان جتنا دور کر دیں گے جس نے اپنی  
اڑان بچپن سے شروع کی ہو اور اڑتے ہوئے بوڑھا ہو کر مر گیا  
ہو۔“

### جہاد میں ایک دن کے پہرے کا اجر

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے سنا:

﴿من رابط يوما في سبيل الله جعل الله بينه وبين النار  
سبعة خنادق كل كسبع سموات وسبع ارضين﴾

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

”جس شخص نے جہاد میں ایک دن پہرا دیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے اور  
جہنم کے درمیان سات خندقیں حائل کر دیں گے، ہر خندق سات



آسمانوں اور سات زمینوں کی وسعت کے برابر ہوگی۔“

### جہاد میں غبار آلود قدموں کی جہنم سے دوری

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ اغْبَرَتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَاعَدَ اللَّهُ عَنْهُ النَّارَ مَسِيرَةَ الْفِ عَامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْتَعْجِلِ﴾ (اخر جہ احمد)  
 ”جس شخص کے قدم جہاد میں غبار آلود ہوئے، اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے اتنی دور کر دیں گے جتنی دور ایک تیز رفتار سوار ایک ہزار سال میں پہنچتا ہے۔“

### مسلمانوں کو کھلانے پلانے کی جزا

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ اطْعَمَ اخَاهُ خَبْزًا حَتَّى يَشْبِعَهُ وَسَقَاهُ مَاءً حَتَّى يَرْوِيَهُ بَاعَدَهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ سَبْعَ خَنَادِقٍ مَا بَيْنَ كُلِّ خَنَادِقٍ خَمْسَمِائَةِ عَامٍ﴾

(اخر جہ الطبرانی و ابو الشیخ فی الثواب والحاکم وصححه والبیہقی)  
 ”جو شخص اپنے بھائی کو کھانا کھلائے حتیٰ کہ اسے سیر کر دے، اور اسکو پانی پلائے حتیٰ کہ اس کی پیاس بجھا دے، اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے سات خندقوں کی بقدر دور کر دیں گے اور ہر دو خندقوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہوگا۔“

### عمدہ وضو اور عبادت کی جزا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضْوءِ وَعَادَ اخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنَ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا﴾ (اخر جہ ابو داؤد)

”جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا اور ثواب کی نیت سے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کی تو اسے دوزخ سے ستر سال دور کر دیا جائیگا۔“

### اعتکاف کا ثواب

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من اعتكف يوما ابتغاء وجه الله تعالى، جعل الله بينه وبين النار ثلاث خنادق ابعد مما بين الخافقين﴾

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط والحاکم والبیہقی)

”جس شخص نے اللہ کی رضا کے لئے ایک دن کا اعتکاف کیا، اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں حائل کر دیں گے۔ ان میں ہر خندق آسمان کے دونوں کناروں سے زیادہ فاصلے والی ہوگی۔“



## باب

## ﴿شفاعتِ عظمیٰ﴾

آپ کس کس چیز کے بارہ میں شفاعت فرمائیں گے؟

حضور اکرم ﷺ کی یہ شفاعت میدانِ حشر میں طویل عرصہ قیام سے نجات اور مخلوق کے درمیان فیصلوں کے شروع کرنے کے لئے ہوگی۔ اسی شفاعت کا نام مقامِ محمود ہے۔

آپ ﷺ مسلمانوں کی ایک جماعت کے لئے بلا حساب و کتاب جنت میں داخل ہونے کی شفاعت بھی کریں گے۔ اور ان مسلمانوں کے لئے بھی شفاعت فرمائیں گے جو جہنم کے مستحق بن چکے ہوں گے۔ اور جنت میں لوگوں کی ترقی درجات کی شفاعت بھی فرمائیں گے۔ اور جو لوگ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ان کے لئے عذاب کی کمی کی شفاعت بھی فرمائیں گے۔ نیز مشرکین کے بچوں کو عذاب نہ دینے کی بھی شفاعت فرمائیں گے۔

### حدیثِ شفاعت کن صحابہؓ سے منقول ہے؟

یہ مذکورہ شفاعتیں مفصل طور پر، حضرت انس بن مالکؓ، حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت حذیفہؓ، حضرت عقبہ بن عامرؓ، حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت سلمان فارسیؓ سے اور مختصر طور پر حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت عبادہ بن صامتؓ، حضرت کعب بن مالکؓ، حضرت جابر بن عبد اللہؓ اور حضرت عبد اللہ بن سلامؓ سے مروی ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومنین قیامت کے دن اکٹھے ہوں گے اور اس دن کی شدت کی وجہ سے کہیں گے: ہمیں اپنے لئے اپنے رب کے سامنے سفارشی بنا لینا چاہئے تاکہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں یہاں سے نجات عطا

فرمادیں۔ پس لوگ حضرت آدمؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے، اے آدمؑ! آپ ابوالبشر ہیں، اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا، آپ کو موجود ملائک بنایا، اور آپ کو تمام اشیا کے نام سکھائے۔ آپ اپنے رب سے ہمارے لئے شفاعت کر دیجئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں اس جگہ سے نجات عطا فرمادیں۔ حضرت آدمؑ لوگوں سے کہیں گے: یہ میرا مقام نہیں ہے، اور وہ اپنی لغزش کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی تھی، اور اللہ تعالیٰ سے استخیا کرتے ہوئے لوگوں سے فرمائیں گے: تم نوحؑ کے پاس چلے جاؤ! وہ اہل زمین کی طرف اللہ تبارک و تعالیٰ کے بھیجے ہوئے پہلے رسول ہیں، لوگ حضرت نوحؑ کے پاس آئیں گے: وہ بھی فرمائیں گے کہ یہ میرا مقام نہیں ہے، اور وہ اپنی لغزش کا ذکر کریں گے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ سے اس چیز کا سوال کیا تھا، جس کا انہیں علم نہیں تھا۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ سے استخیا کرتے ہوئے فرمائیں گے تم ابراہیمؑ خلیل اللہ کے پاس چلے جاؤ۔ لوگ حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئیں گے، تو وہ بھی فرمائیں گے، یہ میرا مقام نہیں ہے تم موسیٰؑ کے پاس چلے جاؤ! اللہ تبارک و تعالیٰ نے انہیں شرف کلام عطا کیا ہے اور انہیں توراۃ عطا کی گئی ہے۔ لوگ حضرت موسیٰؑ کے پاس آئیں گے، وہ بھی فرمائیں گے کہ یہ میرا مرتبہ نہیں ہے، وہ اپنی لغزش کا ذکر کریں گے کہ انہوں نے ناحق ایک شخص کو قتل کر دیا تھا وہ بھی اپنے رب سے استخیا کرتے ہوئے فرمائیں گے: تم عیسیٰؑ کے پاس چلے جاؤ۔ وہ اللہ کے بندے اس کے رسول، اس کا کلمہ اور اس کی روح ہیں۔ لوگ حضرت عیسیٰؑ کے پاس آئیں گے۔ وہ بھی فرمائیں گے یہ میرا مقام نہیں ہے، تم محمد ﷺ کے پاس چلے جاؤ! وہ اللہ کے بندے ہیں، اللہ نے ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادیئے ہیں۔ پس لوگ میرے پاس آئیں گے۔ میں اٹھوں گا اور مومنین کی دوصفوں کے درمیان چلوں گا اور اپنے رب کے پاس حاضری کی اجازت چاہوں گا۔ جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا۔ پس اللہ تبارک و تعالیٰ جتنی دیر چاہیں گے مجھے حالت سجدہ میں رہنے دیں گے، پھر مجھ سے کہا جائے گا، اے محمد! اپنا سراٹھاؤ! آپ کہیں! آپ کی بات سنی جائے گی، آپ شفاعت کریں! آپ کی شفاعت قبول کی

جائے گی، آپ مانگیں! آپ کو عطا کیا جائے گا۔ میں اپنا سراٹھاؤں گا اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی وہ تعریفیں کروں گا، جو وہ مجھے سکھائیں گے۔ پھر میں شفاعت کروں گا، میرے لئے ایک حد مقرر کر دی جائے گی، میں انہیں جنت میں لے جاؤں گا۔ پھر میں دوبارہ آؤں گا، اور اپنے رب کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت چاہوں گا۔ مجھے اجازت دیدی جائے گی۔ میں جب اللہ تبارک و تعالیٰ کو دیکھوں گا، تو سجدہ میں گر جاؤں گا، اللہ تبارک و تعالیٰ جتنی دیر چاہیں گے، مجھے سجدہ میں رہنے دیں گے، پھر فرمائیں گے: اے محمد! اپنا سراٹھاؤں، آپ کہیں: آپ کی بات سنی جائے گی، آپ شفاعت کریں! آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، آپ مانگیں! آپ کو عطا کیا جائے گا۔ میں اپنا سراٹھاؤں گا، اور اپنے رب کی ثناء اور تحمید بیان کروں گا، جو وہ مجھے سکھائیں گے۔ پھر میں شفاعت کروں گا، پھر میرے لئے ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ پس میں انہیں جہنم سے نکال کر، جنت میں لے جاؤں گا۔ میں پھر تیسری بار اپنے رب کے پاس آؤں گا، اور جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے حالت سجدہ میں جتنی دیر چاہیں گے رہنے دیں گے۔ پھر مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! سراٹھاؤں! آپ کہیں! آپ کی بات سنی جائے گی، آپ مانگیں! آپ کو دیا جائے گا، آپ شفاعت کریں! آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں اپنا سراٹھاؤں گا۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی وہ حمد بیان کروں گا، جو وہ مجھے سکھائیں گے۔ پھر میں شفاعت کروں گا، پھر اللہ تعالیٰ میرے لئے ایک حد مقرر فرمادیں گے، پس میں انہیں جنت میں لے جاؤں گا۔ میں چوتھی بار انہیں آؤں گا، اور کہوں گا اے اللہ! جہنم میں اب صرف وہی لوگ ہیں جنہیں قرآن نے روک لیا ہے۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ ہر اس شخص کو جہنم سے نکال لیں گے، جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا، اور اس کے دل میں ایک جو کے دانہ کے برابر بھی خیر ہوگی۔ بعد ازاں اللہ تبارک و تعالیٰ ہر اس شخص کو بھی جہنم سے نکال لیں گے، جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا، اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی خیر ہوگی۔ (آخر جہ الشیخان)

علماء کرام نے اس حدیث پر یہ اشکال وارد کیا ہے کہ اس حدیث کا ابتدائی حصہ

میدانِ حشر کی تکالیف سے نجات کی شفاعت سے متعلق ہے، جبکہ اس حدیث کے آخری حصہ میں جہنم سے اخراج کا ذکر ہے حالانکہ جہنم سے اخراج تو پہلے صراطِ عبور کرنے اور اس سے جہنم میں گرنے کے بعد ہوگا، لہذا راوی اس حدیث کو صحیح ترتیب سے بیان نہیں کر سکے۔ امام دارمیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہؓ سے مروی حدیث میں صحیح ترتیب ہے، جس میں پہلی شفاعت کے بعد پہلے صراط کا ذکر ہے۔

### قیامت کے دن حضور ﷺ کا اعزاز

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا اِذَا بَعَثُوا وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا اَنْصَتُوا  
وَقَائِدُهُمْ اِذَا وُقِدُوا وَشَافِعُهُمْ اِذَا جُلِسُوا وَمُبَشِّرُهُمْ  
اِذَا اِيْنَسُوا وَلِوَاءِ الْكَرَمِ بَيْدِي وَمِفْتَاحِ الْجَنَّةِ  
يَوْمَ مُنْذَبِيْدِي وَاَنَا اَكْرَمُ وَلَدِ اٰدَمَ يَوْمَ مُنْذِ عَلٰى رَبِّىْ وَلَا  
فَخْرِيطُوفٍ عَلٰى الْفِ خَادِمٍ كَانَهُمُ اللُّوْ لُوْا الْمَكْنُوْنَ﴾

(اخرجه الترمذی والبیہقی)

”جب لوگ قبروں سے نکلیں گے تو میں سب سے پہلے قبر سے نکلوں گا۔ جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ان کی طرف سے عرض گزاری کروں گا۔ جب وہ وفد بن کر آئیں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا۔ جب وہ بیٹھ جائیں گے تو میں ان کی شفاعت کروں گا۔ جب وہ مایوس ہوں گے تو میں انہیں بشارت سناؤں گا۔ کرم کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اس دن جنت کی چابیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ میں اپنے پروردگار کے سامنے اس دن تمام اولادِ آدم سے زیادہ باعزت ہوں گا اور اس میں کوئی فخر نہیں اور میری خدمت کے لئے ایک ہزار ایسے خادم گھوم رہے ہوں گے جو چھپے ہوئے موتیوں کی طرح ہوں گے۔“

## شفاعت حضور ﷺ کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ کی کرم فرمائی

حضرت ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ ایک روز صبح کی نماز پڑھ کر بیٹھ گئے۔ جب چاشت کا وقت ہوا تو آپ ﷺ مسکرا اٹھے اور اپنی جگہ ہی بیٹھے رہے۔ پھر ظہر، عصر اور مغرب کی نماز پڑھی لیکن آپ ﷺ نے کسی سے کوئی بات نہیں کی، یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھ کر اپنے گھر تشریف لے گئے۔ صحابہؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے درخواست کی، کہ آپ آنحضرت ﷺ سے دریافت کریں، آج وہ انہوں نے وہ کام کیا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں کیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا۔ تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا اور آخرت میں جو ہوگا مجھے اس کے متعلق بتایا گیا، پھر آنحضرت ﷺ نے حدیث شفاعت ذکر فرمائی، اور آخر میں ارشاد فرمایا: جب صدیقین، انبیاء اور شہداء سفارش کر چکیں گے تو اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: میں ارحم الراحمین ہوں، ہر اس شخص کو جنت میں داخل کر دو! جس نے میرے ساتھ شرک نہ کیا ہو۔ پس بہت سے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے: جہنم میں دیکھو! کیا کوئی ایسا ہے جس نے حالت ایمان میں کبھی کوئی اچھا کام کیا ہو؟ پس فرشتوں کو جہنم میں ایک آدمی ملے گا، فرشتے اس سے پوچھیں گے: تم نے کبھی کوئی اچھا کام کیا ہے؟ وہ جواب دے گا نہیں! سوائے اس کے میں بیچتے ہوئے رعایت کیا کرتا تھا، اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے میرے اس بندے کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرو جیسے کہ یہ میرے بندوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا کرتا تھا۔ پھر اسے جہنم سے نکال لیا جائے گا، ایک اور آدمی سے کہا جائے گا: تم نے کبھی اچھا کام کیا ہے؟ وہ جواب دے گا نہیں، سوائے اس کے کہ میں نے اپنے بچوں کو حکم دیا تھا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا اور مجھے سرمہ کی طرح پیس ڈالنا، اور مجھے سمندر پر لے جا کر ہوا میں اڑا دینا اللہ تبارک و تعالیٰ اس سے دریافت فرمائیں گے: تو نے ایسا کیوں کیا؟ وہ کہے گا: اے اللہ! آپ کے ڈر سے ایسا کیا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم اپنے ملک سے بڑا ملک دیکھ رہے ہو، تمہیں یہ بھی دیا جائے گا، اور اس جیسے دس ممالک اور دیئے جائیں گے۔ یہ سن کر وہ آدمی

کہے گا: آپ مجھ سے مذاق کر رہے ہیں، حالانکہ آپ ملک اور بادشاہ ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، میں چاشت کے وقت اس وجہ سے مسکرا رہا تھا۔

(اخر جہ احمد و البزار و ابو یعلیٰ و ابو عوانہ و ابن حبان)

## شفاعت ہی مقام محمود ہے

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ

﴿عسیٰ ان یعتک ربک مقاما محمودا﴾ (بنی اسرائیل: ۷۹)

”قریب ہے کہ کھڑا کر دے تجھ کو تیرا رب مقام محمود میں۔“

کی تفسیر کے متعلق آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”هو المقام الذی اشفع فیہ لامتی“ یہی وہ مقام ہے جہاں میں اپنی امت کیلئے شفاعت کروں گا۔ (اخر جہ احمد و ابن جریر و ابن حاتم)

## حدیث ابن عباسؓ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی نے اپنی ایک ایک (خصوصی) دعا دنیا میں مانگ لی تھی، اور میں نے اپنی دعا اپنی امت کی شفاعت کے لئے روک رکھی ہے۔ میں قیامت میں تمام اولاد آدمؑ کا سردار ہوں گا اور یہ کوئی فخر کی بات نہیں ہے۔ سب سے پہلے میری قبر کھلے گی، اور اس میں کوئی فخر کی بات نہیں ہے، میرے ہاتھ میں لواء الحمد (تعریف کا جھنڈا) ہوگا، اور اس میں کوئی فخر کی بات نہیں ہے۔ حضرت آدمؑ اور ان کے بعد کے انسان میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے، اور اس میں کوئی فخر کی بات نہیں ہے۔ لوگوں پر قیامت کا دن بہت طویل ہو جائے گا تو وہ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ چلو! ابوالبشر حضرت آدمؑ کے پاس چلو کہ وہ ہمارے لئے ہمارے رب کے سامنے شفاعت کریں تاکہ وہ ہمارے درمیان فیصلہ شروع فرما دیں۔ حضرت آدمؑ کہیں گے: میں ایسا نہیں کر سکتا، میں اپنی لغزش کی وجہ سے جنت سے نکالا گیا تھا، مجھے تو آج اپنی ذات کی فکر ہے، تم نوخ کے پاس چلے جاؤ! وہ انبیاء کے سردار ہیں۔ لوگ حضرت نوخؑ کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے نوخؑ! ہمارے لئے



ہمارے رب کے سامنے شفاعت کرو تا کہ وہ ہمارے درمیان فیصلہ شروع فرمادیں، وہ کہیں گے میں ایسا نہیں کر سکتا، میں نے ایک دعا مانگی تھی جس سے زمین والے غرق ہو گئے تھے، آج مجھے اپنی ذات کی فکر لگی ہوئی ہے، تم اللہ کے دوست حضرت ابراہیمؑ کے پاس چلے جاؤ! وہ لوگ حضرت ابراہیمؑ کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے ابراہیمؑ! آپ اپنے رب کے سامنے شفاعت کریں تا کہ وہ ہمارے درمیان فیصلہ شروع فرمادیں۔ وہ کہیں گے میں ایسا نہیں کر سکتا، میں نے اسلام میں تین باتیں بہ ظاہر خلاف واقعہ کہی تھیں لیکن کہی دین کی حمایت میں تھیں۔ ایک ”انسی سقیم“ (میں بیمار ہونے والا ہوں) (صافات، ۸۹)، دوسری ”فاسلواہم ان کانوا ینطقون“ (ان سے پوچھ لو! اگر وہ بولتے ہیں۔) (انبیاء، ۶۳) تیسری بات جب ہم بادشاہ کے پاس گئے تھے تو میں نے اپنی بیوی کے متعلق کہی تھی کہ یہ میری (اسلامی) بہن ہے۔ آج مجھے اپنی فکر ہے، تم حضرت موسیٰؑ کے پاس چلے جاؤ! انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور ہم کلامی کے لئے منتخب فرمایا تھا۔ لوگ حضرت موسیٰؑ کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے موسیٰؑ! آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے لئے چنا اور آپ سے کلام فرمایا، آپ ہمارے لئے اپنے رب کے سامنے شفاعت کریں تا کہ وہ ہمارے درمیان فیصلہ شروع فرمادیں۔ وہ کہیں گے: میں ایسا نہیں کر سکتا، میں نے ایک شخص کو بغیر قصاص کے مارا تھا، آج مجھے اپنی فکر ہے تم عیسیٰؑ کے پاس چلے جاؤ! جو اللہ کی طرف سے (پھونکی جانے والی) روح اور اس کا کلمہ تھے، لوگ حضرت عیسیٰؑ کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے: ہمارے لئے اپنے رب کے سامنے شفاعت کریں تا کہ وہ ہمارے درمیان فیصلہ شروع فرمادیں، وہ کہیں گے میں ایسا نہیں کر سکتا، لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر مجھے خدا بنا لیا تھا، آج مجھے اپنی فکر ہے۔ یہ بتاؤ! اگر سامان کسی مہر زدہ برتن میں ہو تو کیا اس مہر کو توڑے بغیر سامان کو اندر سے نکالا جاسکتا ہے؟ لوگ کہیں گے نہیں! تو حضرت عیسیٰؑ فرمائیں گے حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں، آج کے دن اللہ تعالیٰ نے انہیں مخصوص فرمایا ہے اور ان کے تمام سابقہ اور آئندہ کے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر لوگ میرے پاس

آئیں گے اور عرض کریں گے یا محمد ﷺ! ہمارے لئے اپنے پروردگار کے سامنے شفاعت فرمائیں تاکہ وہ ہمارے درمیان فیصلہ شروع فرمادیں۔ میں کہوں گا: ہاں! میں اس شفاعت کا اہل ہوں حتیٰ کہ اللہ عز و جل شانہ جس کے لئے چاہیں گے اور پسند کریں گے۔ اجازت عطا فرمائیں گے پس جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے درمیان فیصلے کا ارادہ فرمائیں گے تو ایک منادی ندا کرے گا، احمد ﷺ اور ان ﷺ کی امت کہاں ہیں؟ پس ہم آخر میں آنے والے سب پہلوں سے سبقت لے جانے والے ہیں، ہم آخری امت ہیں لیکن ہمارا حساب سب سے پہلے ہوگا، پس سب امتیں ہمارے لئے راستہ خالی کر دیں گی اور ہم وضو کے اثر سے منور اعضاء کے ساتھ گزریں گے تو امتیں کہیں گی۔ ہو سکتا تھا کہ یہ ساری امت نبی ہوتی۔ پس ہم جنت کے دروازے پر آئیں گے، میں دروازے کی کنڈی کھٹکھٹاؤں گا، تو پوچھا جائے گا کون؟ میں کہوں گا ”میں محمد ہوں“ میرے لئے دروازہ کھولا جائے گا۔ میں اپنے پروردگار کے ہاں اس کی کرسی کے پاس حاضر ہوں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا۔ میں اس کی ایسی تعریفیں کروں گا کہ مجھ سے پہلے ایسی تعریفیں کسی نے نہیں کی ہوں گی اور میرے بعد بھی کوئی ایسی تعریفیں نہیں کرے گا۔ کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھائیں، مانگیں! آپ کو دیا جائیگا، آپ کہیں! آپ کی بات سنی جائے گی، شفاعت کریں! آپ کی شفاعت قبول کی جائیگی، میں عرض کروں گا اے رب! میری امت، میری امت۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جس کے دل میں اتنا اتنا ایمان ہو اسے جہنم سے نکال لو! میں پھر دوبارہ حاضر ہو کر سجدہ میں گر جاؤں گا اور جو کچھ میں نے پہلے عرض کیا تھا پھر کہوں گا مجھے حکم ہوگا اپنا سر اٹھائیں۔ آپ کہیں! آپ کی بات سنی جائیگی آپ شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائیگی۔ میں عرض کروں گا: اے رب! میری امت، میری امت۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جن کے دل میں پہلے لوگوں سے اتنا اتنا ایمان کم ہو، انہیں بھی نکال لو۔ میں پھر حاضر ہوں گا اور سجدہ کروں گا اور اسی طرح پھر تعریف کروں گا تو حکم ہوگا اپنا سر اٹھائیں! آپ کہیں! آپ کی بات سنی جائیگی آپ مانگیں! آپ کو ملے گا آپ شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول ہوگی۔ میں عرض کروں گا: اے رب! میری

امت، میری امت۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جس شخص کے دل میں اتنا اتنا ایمان پہلے لوگوں سے کم ہوا سے بھی نکال لو۔ (اخرجہ ابو احمد و ابو یعلیٰ)

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ نے جو یہ فرمایا کہ میں نے تین باتیں جھوٹ کہیں ہیں۔ یہ اس لئے فرمایا کیونکہ یہ باتیں جاہل لوگوں کو جھوٹ معلوم ہوتی ہیں اگرچہ درحقیقت جھوٹ نہیں ہیں بلکہ آپؐ نے خلاف ظاہر الفاظ استعمال فرمائے تھے۔ لیکن وہ الفاظ صورتہ جھوٹ تھے اس لئے حضرت ابراہیمؑ کو اس سے خوف ہوا کیونکہ آپؐ اللہ کے مقام و مرتبہ کو بخوبی جانتے ہیں اور جو مرتبہ کے اعتبار سے اللہ کے زیادہ قریب ہو اسے خوف بھی زیادہ ہوتا ہے۔

### شفیع المذنبین

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿لَا نَبِیَّاءَ مِنْ دُونِیْ فَاِذَا رَءَوْا مِنْ دُوْنِیْ فَاِذَا رَءَوْا مِنْ دُوْنِیْ فَاِذَا رَءَوْا مِنْ دُوْنِیْ فَاِذَا رَءَوْا مِنْ دُوْنِیْ﴾  
منبری لا اجلس علیہ قائما بین یدی ربی منتصبا مخافة ان یبعث بی الی الجنة ویقی امتی من بعدی فاقول یارب امتی امتی فیقول اللہ یا محمد! و ماترید ان اصنع بامتك؟ فاقول یارب عجل حسابهم! فیدعی بهم فیحاسبون فمنهم من یدخل الجنة برحمة اللہ ومنهم من یدخل الجنة بشفاعتی فما زال اشفع حتی اعطی صکاکا کبرج الجحیم قد بعث بهم الی النار و آتی مالکا خازن النار فیقول یا محمد ماترکت لغضب ربک فی النار امتک من بقیة﴾ (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط و الحاکم و صحیحہ)

”نبیاء کرام کے منبر سونے کے ہوں گے۔ نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب اپنے اپنے منبر پر بیٹھ جائیں گے، میرا منبر خالی رہے گا، میں اس پر نہیں بیٹھوں گا، میں اس ڈر سے اپنے رب کے

سامنے کھڑا رہوں گا کہ مجھے جنت میں نہ بھیج دیا جائے اور میری امت میرے بعد پیچھے رہ جائے۔ میں عرض کروں گا: یا رب امتی امتی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے محمد! آپ کیا چاہتے ہیں؟ میں آپ کی امت کے ساتھ کیا معاملہ کروں؟ میں عرض کروں گا: یا رب! ان کا حساب جلد لے لیں۔ چنانچہ ان کو بلایا جائے گا، پھر ان سے حساب لیا جائے گا۔ ان میں سے بہت سے لوگ اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل ہوں گے اور بہت سے میری شفاعت سے جنت میں داخل ہوں گے۔ پس میں شفاعت کرتا رہوں گا حتیٰ کہ مجھے چند ایسے لوگوں کے پرچے دیئے جائیں گے جنہیں دوزخ میں بھیجا گیا ہوگا، تو میں داروغہء جہنم مالک کے پاس آؤں گا تو وہ کہے گا: اے محمد! آپ ﷺ نے اپنے رب کے غضب کے لئے جہنم میں اپنی امت میں سے کسی کو باقی نہیں چھوڑا۔“

### شافع ہر زماں

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ لوگ قیامت کے دن جماعتوں کی صورت میں ہوں گے، ہر امت اپنے نبی کے تابع ہوگی۔ لوگ کہہ رہے ہوں گے، اے فلاں (نبی) آپ ہمارے لئے شفاعت کریں، یہاں تک کہ شفاعت آنحضرت ﷺ تک آپ نہ پہنچے گی، یہی وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مقام محمود عطا فرمائیں گے۔ (اخر جہ البخاری)

### بارگاہ ایزدی میں آنحضرت ﷺ کے الفاظ

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں، اللہ تبارک و تعالیٰ لوگوں کو ایک ہی میدان میں جمع فرمائیں گے، کوئی بھی اس وقت بات نہیں کر سکے گا، سب سے پہلے آنحضرت ﷺ کو بلایا جائے گا، آپ ﷺ فرمائیں گے: لیک وسعدیک والخیر فی یدیک والشریس الیک والمہدی من ہدیت و عبدک بین یدیک و بک

والیک لامنحاء منک الالیک تبارکت وتعالیت سبحنک رب البیت  
پھر آپ شفاعت فرمائیں گے، یہی ارشاد باری تعالیٰ ”عسی ان یعتنک ربک مقاما  
محمودا“ (قریب ہے کہ کھڑا کر دے تجھ کو تیرا رب مقام محمود میں، (بنی اسرائیل - ۷۹)  
کا مطلب ہے۔ (اخرجه البزار والبیہقی)

### کفار سے ابلیس کا خطاب

حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب کافر یہ  
دیکھیں گے کہ مسلمانوں کو اپنے لئے شفیع اور سفارشی مل گئے ہیں تو وہ کہیں گے ہمیں بھی  
اپنے لئے کوئی شفیع اور سفارشی تلاش کرنا چاہئے وہ کہیں گے: یہ شفاعت ابلیس ہی  
کر سکتا ہے، کیونکہ اسی نے ہمیں گمراہ کیا۔ پس کفار ابلیس کے پاس آئیں گے  
اور کہیں گے۔ مسلمانوں کو تو شفیع مل گیا ہے، اٹھو! ہماری شفاعت کرو! تبھی نے ہمیں گمراہ  
کیا تھا۔ پس ابلیس کھڑا ہوگا، اس کی مجلس اتنی بدبودار ہو جائے گی کہ کبھی کسی نے اتنی بدبو نہ  
سوتکھی ہوگی۔ اور وہ کفار کو جنم پر لا کھڑا کرے گا، اور کہے گا:

﴿ان الله وعدکم وعد الحق ووعدتکم فاخلفتکم  
وماکان لی علیکم من سلطان الا ان دعوتکم  
فاستجبتم لی فلاتلومونی ولوموا انفسکم  
ماانا بمصرخکم وما انتم بمصرخی انی کفرت  
بما اشرکتُمونی من قبل وان الظلمین لهم عذاب  
الیم﴾ (اخرجه الطبرانی وابن المبارک وابن جریر وابن ابی حاتم  
وابن مردويه فی تفسیرهما بسند ضعیف)

”بے شک اللہ نے تم کو دیا تھا سچا وعدہ اور میں نے تم سے وعدہ  
کیا پھر جھوٹا کیا اور میری تم پر کچھ حکومت نہ تھی مگر یہ کہ میں نے بلایا تم  
کو پھر تم نے مان لیا میری بات کو، سو الزام نہ دو مجھ کو اور الزام دو اپنے  
آپ کو، نہ میں تمہاری فریاد کو پہنچاؤں نہ تم میری فریاد کو پہنچو، میں

منکر ہوں جو تم نے مجھ کو شریک مانا تھا اس سے پہلے، جو ظالم ہیں ان کے لئے دردناک عذاب۔“

## آپ ﷺ کو خصوصی معرفت خداوندی کا حصول

حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿يعرفني الله نفسه يوم القيامة فاسجد له سجدة يرضى بها عني ثم مدحه مدحة يرضى بها عني، ثم يؤذن لي بالكلام ثم تمر امتي على الصراط وهو مضروب بين ظهراني جهنم فيمرون اسرع من الطرف، والسهم ثم اسرع من جواد الخيل حتى يخرج الرجل منهم حيوا، وهي الاعمال وجهنم تسأل المزيد، حتى يضع قدمه فيها فينزوي بعضها الى بعض وتقول قط، قط وانا على الحوض قيل وما الحوض يا رسول الله؟ قال والذي نفسي بيده ان شرابه ابيض من اللبن، واحلى من العسل، وابرء من الثلج واطيب ريحاً من المسك وآيينه اكثر عدداً من النجوم لا يشرب منه انسان فيظما ابداً ولا يصرف فيروى ابداً﴾ (اخرجه ابو يعلى)

”قیامت کے دن اللہ مجھے اپنی ذات کی (خصوصی) معرفت عطا فرمائیں گے، پس میں ایسا سجدہ کروں گا کہ وہ مجھ سے راضی ہو جائیں گے، پھر میں ان کی ایسی تعریف کروں گا کہ وہ اس کے سبب مجھ سے راضی ہو جائیں گے۔ پھر مجھے عرض کرنے کی اجازت مل جائے گی۔ پھر میری امت پل صراط سے گزرے گی، جسے جہنم کے اوپر بچھایا جائے گا۔ پس بعض لوگ پلک جھپکنے سے بھی تیز اور بعض تیر سے زیادہ تیز گزر جائیں گے، پھر عمدہ تیز روگھوڑوں سے

زیادہ جلدی گزرنے والے گزریں گے، اور اس کا سبب یہ اعمال ہی ہوں گے۔ جہنم مزید کی طلبگار ہوگی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم مبارک اس پر رکھیں گے تو اس کا ایک حصہ دوسرے میں سکڑ جائے گا، اور وہ کہے گی: بس! بس! اور میں حوض پر ہوں گا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! حوض کیا ہوگا؟ فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ عمدہ خوشبودار ہوگا، اس کے برتن ستاروں سے زیادہ ہوں گے۔ اس سے جو انسان بھی پیئے گا اس کی پیاس ہمیشہ کے لئے بجھ جائے گی اور جو اس سے نہیں پیئے گا وہ کبھی بھی سیر نہیں ہوگا۔“

### قیامت کے دن امت محمدیہ کہاں ہوگی؟

حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿يُعِثُّ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَكُونُ اَنَا وَامْتِي عَلَى تِلْ يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾  
 فیکسونی ربی حلة خضراء، ثم یاذن لی فانتی علیہ بما هو  
 اهلہ فذلک المقام المحمود ﴿﴾ (اخرجه الطبرانی)

”قیامت کے دن جب لوگوں کو اٹھایا جائے گا تو میں اور میری امت قیامت کے دن ایک ٹیلے پر ہوں گے، مجھے میرا رب سبز پوشاک پہنائے گا، پھر مجھے اجازت دے گا تو میں اس کی ایسی تعریف ادا کروں گا، جس کا وہ اہل ہے۔ یہی مقام محمود ہے۔“

### اہل محشر کا حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ کے پاس جانے کا درمیانی عرصہ

امام غزالیؒ فرماتے ہیں: اہل محشر کے حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ کے پاس جانے کا درمیانی عرصہ ایک ہزار سال ہے۔ اسی طرح ہر نبیؑ سے دوسرے نبیؑ کے پاس

جانے کا درمیانی عرصہ ایک ہزار سال ہے۔

## کیا آنحضرت ﷺ با وضو سجدہ ریز ہونگے؟

قاضی القضاۃ جلال الدین بلقینی شافعیؒ سے سوال کیا گیا کہ آنحضرت ﷺ جب قیامت کے دن سجدہ کریں گے تو آیا وضو سے ہوں گے؟ انہوں نے جواب ارشاد فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کو جو غسل وفات مبارک کے بعد دیا گیا تھا اسی غسل کی طہارت باقی ہوگی، کیونکہ آپ ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور قبر مبارک میں ناقض طہارت کوئی سبب موجود نہیں ہے۔ لہذا آپ ﷺ کا وضو قیامت تک باقی رہے گا۔ یہ جواب بھی دیا جاسکتا ہے کہ آخرت احکام شرعیہ کا مقام نہیں ہے، اس لئے آپ ﷺ کا سجدہ وضو پر موقوف نہیں ہوگا۔

## آپ ﷺ پر محمد کا الہام ہوگا

سوال: آپ ﷺ قیامت کے دن کن الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے؟  
جواب: صحیح بخاری کی بعض احادیث میں وارد ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مجھ پر ان محمد کا الہام کریں گے جن کے بجالانے کی میں اب قدرت نہیں رکھتا۔ میں ان الہام شدہ الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد کروں گا۔

## صرف انبیاء مذکورین سے ہی شفاعت کی درخواست کیوں کی جائیگی؟

شفاعت کی درخواست کو مذکورہ انبیاء کے ساتھ اس لئے مخصوص کیا گیا ہے کہ یہ حضرات انبیاء میں مشہور ترین ہیں، اور ان کی شریعت پر برسوں عمل ہوتا رہا۔ نیز اس سبب سے بھی کہ مذکورہ انبیاء میں سے حضرت آدمؑ سب انسانوں کے باپ ہیں، حضرت نوحؑ سب انسانوں کے جد ثانی ہیں، حضرت ابراہیمؑ تمام اہل ادیان کے نزدیک قابل تعریف ہیں اور اب الانبیاء ہیں اور حضرت موسیٰؑ آنحضرت ﷺ کے بعد باقی انبیاء کی نسبت کثرت والے ہیں۔



## پہلے دیگر انبیاء سے شفاعت کی درخواست میں آنحضرت ﷺ کا شرف

اللہ سبحانہ و تعالیٰ لوگوں کو آنحضرت ﷺ کی بجائے دیگر انبیاء مذکورین کی طرف جانے کا الہام کریں گے تاکہ آنحضرت ﷺ کا فضل و شرف ظاہر ہو۔

علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ ان سالکین میں قیامت کے دن وہ حضرات بھی ہوں گے جنہوں نے اس حدیث کو دنیا میں سنا ہوگا، اور انہیں اس کا علم ہوگا کہ یہ شفاعت حضور ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے۔ اس کے باوجود ان حضرات میں سے کسی کو اس کا استحضار نہیں ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کے شرف و مرتبہ کے اظہار کے لئے ان لوگوں کو یہ بات بھلا دیں گے۔

## شفاعت کبریٰ کرانے کا خیال کن لوگوں کو ہوگا؟

علامہ ابن برجانؒ اپنی کتاب ”الارشاد“ میں لکھتے ہیں کہ اہل محشر میں جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس کا الہام کریں گے وہ انبیاء کی امتوں کے اکابر ہوں گے۔

## شفاعت کس وقت کی جائیگی

پیچھے طویل حدیث میں گزر چکا ہے کہ پہلے پل صراط بچھایا جائے گا، پھر لوگ اس پر سے گذریں گے اور اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے، تب لوگ مذکورہ انبیاء کے پاس شفاعت کے لئے جائیں گے جبکہ امام بخاری بن سلام البصریؒ نے اپنی تفسیر میں امام کلبیؒ سے اس طرح نقل کیا ہے کہ جب اہل جنت جنت میں اور اہل نار جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو اہل جنت میں سے ایک گروہ پیچھے رہ جائے گا، انہیں جہنمی کہیں گے: ہم تو اللہ تبارک و تعالیٰ پر شک اور اس کی تکذیب کی بنا پر بتلائے عذاب ہیں، لیکن تمہیں بھی تمہاری توحید نے فائدہ نہیں دیا۔ یہ سن کر یہ لوگ چنچنا شروع کر دیں گے، جسے اہل جنت سنیں گے، تب وہ اہل جنت حضرت آدمؑ کے پاس آئیں گے.....

پھر حدیث شفاعت کو ذکر کیا، یہاں تک کہ فرمایا.....

یہاں تک کہ لوگ آنحضرت ﷺ کے پاس آئیں گے، آپ ان لوگوں کے

ساتھ چل پڑیں گے، حتیٰ کہ اللہ رب العزت کے پاس آ کر سجدہ ریز ہو جائیں گے اور عرض کریں گے: اے اللہ! آپ کے گناہ گار بندوں کو جنہوں نے آپ کے ساتھ شرک نہیں کیا، آپ کی عبادت کی وجہ سے سورج کے پرستار طعنہ دے رہے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے: مجھے میری عزت کی قسم! میں انہیں اس حالت سے نکال دوں گا۔

علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اگر یہ حدیث ثابت ہو تو امام دارمیؒ والا گذشتہ اشکال اس پر بھی وارد ہوتا ہے، لیکن یہ حدیث ضعیف ہے اور صحیح اور صریح احادیث کے مخالف ہے، جن میں یہ مذکور ہے کہ انبیاء کرامؑ سے یہ درخواست مؤمنین کے جنت میں داخل ہونے سے پہلے ہوگی۔ میں کہتا ہوں کہ ممکن ہے کہ شفاعت دومرتبہ ہو، ایک مرتبہ تو میدانِ حشر کی تکالیف سے نجات کے لئے اور ایک مرتبہ مستحقینِ جہنم کے جہنم سے اخراج اور دخولِ جنت کے لئے۔



## باب

## ﴿بلا حساب جنت میں داخل ہونے والے﴾

یہ حضرات مخلوق کے حساب، وضع میزان اور نامہ اعمال کے حصول سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

## ستر ہزار بغیر حساب جنت میں داخل ہونگے

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز ہمارے پاس آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے انبیاء کی امتیں دکھائی گئیں۔ قیامت کے دن کسی نبی کے ساتھ ایک آدمی، کسی کے ساتھ دو آدمی اور کسی کے ساتھ کوئی بھی آدمی نہیں ہوگا۔ جبکہ کسی نبی کے ساتھ ایک جماعت ہوگی۔ میں نے بہت بڑا مجمع دیکھا، جوافق تک محیط تھا، مجھ سے کہا گیا: اسے دیکھیں، میں نے ایک بڑا مجمع دیکھا، تو مجھ سے کہا گیا، دیکھیں یہ آپ کی امت ہے اور ان کے ساتھ وہ ستر ہزار بھی ہونگے جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ صحابہؓ یہ سن کر منتشر ہو گئے۔ آپ ﷺ نے مزید کچھ بیان نہ فرمایا، پھر اس بات کا صحابہؓ میں مذاکرہ ہوا، تو وہ فرمانے لگے: ہم تو حالت شرک میں پیدا ہوئے، لیکن اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لے آئے، یہ بغیر حساب بخشے جانے والے ہماری اولاد ہوگی آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ ہوں گے، جو شرکیہ تعویذات استعمال نہیں کرتے اور نہ پرندوں سے فال لیتے ہیں، اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ حضرت عکاشہؓ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں ان میں سے ہوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! پھر ایک اور صحابیؓ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے: کیا میں بھی ان میں سے ہوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر عکاشہؓ سبقت لے گیا۔ (اخرجه الشیخان)

## ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿وَعَدْنِي رَبِّي أَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ مِنَّامِي سَبْعِينَ  
 أَلْفًا حِسَابًا عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَع كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ  
 أَلْفًا وَلِثْلُ حَشِيَّاتٍ مِّنْ حَشِيَّاتِ رَبِّي﴾ (اخرجه الترمذی وحسنه)  
 ”اللہ تعالیٰ کا مجھ سے وعدہ ہے کہ میری امت میں سے  
 ستر ہزار کو بغیر حساب و بغیر عذاب کے جنت میں داخل فرمائیں گے،  
 اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار مزید کو بھی نیز اللہ تبارک و تعالیٰ کی تین  
 لپیں۔“

### ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار

حضرت عمرو بن حزام انصاریؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم سے  
 آنحضرت ﷺ تین روز تک غائب رہے، صرف فرض نمازوں کے لئے تشریف لاتے  
 اور فوراً تشریف لے جاتے۔ جب چوتھا دن آیا تو آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف  
 لائے، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ہم سے غائب رہے، یہاں تک کہ ہم  
 نے سمجھا شاید کوئی واقعہ پیش آ گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا واقعہ ہی پیش آیا ہے۔  
 اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار کو بغیر حساب  
 جنت میں داخل فرمائیں گے، میں اپنے رب سے ان تین دنوں میں مزید اضافہ کا سوال  
 کرتا رہا، پس میں نے اپنے رب کو ماجد و کریم پایا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے  
 فرمایا: ستر ہزار میں سے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار۔ میں نے کہا: اے اللہ! کیا میری امت  
 اس حد تک پہنچ جائے گی؟ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: میں اعرابیوں سے یہ تعداد مکمل  
 کر دوں گا۔ (اخرجه الطبرانی والبیہقی)

### بغیر حساب جنت میں داخل ہونے والوں کا تو ریت و انجیل میں ذکر

حضرت عاصمؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اہل کتاب میں سے  
 ایک آدمی سے کہا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ وہ کہنے لگا: نہیں۔ آپ

ﷺ نے فرمایا: کیا تم توریت پڑھتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! پڑھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم انجیل پڑھتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! پڑھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں توریت اور انجیل سے میرا علم نہیں ہوتا؟ وہ کہنے لگا: ہمیں توریت اور انجیل میں آپ ﷺ جیسے آدمی کا ذکر ملتا ہے۔ آپ ﷺ کی طرح ظاہر ہوگا، آپ جیسی ہیئت ہوگی، جب آپ ﷺ کا ظہور ہو تو ہم ڈر گئے کہ آپ ﷺ وہی ہیں، ہم نے انتظار کیا لیکن آپ ﷺ وہ نہیں ہیں۔ آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: کیوں؟ وہ کہنے لگا: اس نبی کی امت میں ستر ہزار ایسے ہوں گے جن پر نہ حساب ہوگا نہ عذاب۔ جبکہ آپ کے ساتھ تھوڑی سی جماعت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! میں وہی ہوں۔ میرے امتی ہی بغیر حساب و عذاب والے ہیں اور میری امت ستر ہزار سے زیادہ ہوگی۔

### اللہ تبارک و تعالیٰ کی تین لپیں

حضرت ابوسعید انصاریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿امتی یدخل الجنة فہم سبعین الفا بغیر حساب مع

کل واحد من سبعین الف سبعین الفائم یحیی ربی ثلث

حیثیات بکفہ﴾ (اخر جہ الطبرانی)

”اللہ تبارک و تعالیٰ میری امت میں سے ستر ہزار کو بغیر حساب جنت

میں داخل کرے گا، اور ان ستر ہزار میں سے ہر ایک کے ساتھ

ستر ہزار مزید کو۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی تین لپیں بھریں گے۔“

### امت کی بخشش کے لئے ایک ہی لپ کافی ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿یدخل الجنة من امتی سبعون الفا بغیر حساب فقال ابو

بکر یا رسول اللہ زدنا فقال وہکذا فقال عمر یا ابا بکر ان

شاء اللہ ادخلهم الجنة بجفنة واحدة ﴿﴾ (اخرجه البزار)

”میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے لئے اور اضافہ فرمائیں! آپ ﷺ نے فرمایا اور اتنے ہی مزید، تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا: اے ابوبکرؓ! اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو حضور ﷺ کی امت کو ایک ہی چلو میں جنت میں داخل کر دیں گے۔“

### اللہ تبارک و تعالیٰ کی آپ ﷺ کو تسلی

حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھ سے میری امت کے بارہ میں مشورہ چاہا کہ میں ان کے ساتھ کیا معاملہ کروں؟ میں نے کہا: جو آپ چاہیں، وہ آپ کی مخلوق ہے، اور آپ کے بندے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: آپ ﷺ اپنی امت کا غم نہ کیجئے! جنت میں سب سے پہلے آپ ﷺ کی امت کے ستر ہزار افراد داخل ہوں گے، جن پر کوئی حساب نہیں ہوگا۔ (اخرجه احمد بسند حسن)

### صحابہؓ کے بعد والوں کو تسلی

حضرت سعد بن اہل سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان فی اصلااب اصلااب رجال من اصحابی رجلا  
ونساء ایدخلون الجنة بغیر حساب ثم قرأ و اخرین  
منهم لما یلحقوا بہم﴾ (اخرجه الطبرانی)

”میرے صحابہؓ کی پشتوں میں ایسے مرد اور خواتین ہیں جو جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی و اخرین منهم لما یلحقوا بہم۔“

### بغیر حساب جنت میں داخل ہونے والوں کی صورت

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان اول زمرة تنجمن امتی علی صورة القمر لیلة البدر ثم  
الذین یلونهم کضوء نجم درى فی السماء ثم الذین  
یلونهم مثل ذلک ثم تحل الشفاعة﴾ (اخرجه البیهقی)  
”میری امت میں سے نجات پانے والی پہلی جماعت کی صورت  
چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگی، پھر ان کے بعد والوں کی  
صورت آسمان کے خوب روشن ستاروں کی مانند ہوگی، پھر اس کے  
بعد والوں کی صورت بھی اسی طرح ہوگی، پھر شفاعت شروع  
ہوگی۔“

### شہداء بلا حساب جنت میں

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب  
لوگ حساب کے لئے پیش ہوں گے اس وقت ایک جماعت اپنی تلواروں کو اپنی گردنوں پر  
رکھے ہوئے آئے گی، جن سے خون کے قطرات گر رہے ہوں گے۔ یہ جنت کے  
دروازے پر رش کر دیں گے، پوچھا جائے گا: یہ کون ہیں؟ بتایا جائے گا: یہ شہید ہیں  
جو (وفات کے بعد) زندہ تھے اور انہیں رزق دیا جاتا تھا۔ پھر پکارا جائے گا: وہ شخص کھڑا  
ہو جائے جس کا اجر اللہ کے ذمہ ہو۔ اور وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ پھر دوبارہ یہی آواز  
لگائی جائے گی کہ جس کا اجر اللہ کے ذمہ ہو وہ کھڑا ہو جائے اور جنت میں داخل ہو جائے۔  
پھر تیسری مرتبہ پکارا جائے گا کہ وہ شخص کھڑا ہو جائے جس کا اجر اللہ کے ذمہ ہو اور جنت  
میں داخل ہو جائے۔ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: وہ لوگ جن کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ  
ہوگا وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ اور وہ اتنے اتنے ہزار ہوں گے جو جنت میں بغیر حساب  
کے داخل ہوں گے۔ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط بسند حسن)

### قیامت میں کون لوگ بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے

حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ

تبارک و تعالیٰ لوگوں کو قیامت کے دن ایک میدان میں جمع فرمائیں گے۔ پس ایک آواز لگانے والا کھڑا ہوگا اور آواز لگائے گا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو تنگی اور فراخی دونوں حالتوں میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد بیان کرتے تھے؟ پس قلیل لوگ کھڑے ہوئے اور بغیر حساب جنت میں داخل ہوئے۔ پھر آواز لگانے والا دوبارہ آواز لگائے گا کہاں ہیں وہ لوگ جن کے پہلو بستر سے جدا رہتے تھے؟ پس قلیل لوگ کھڑے ہوئے اور بغیر حساب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر سہ بارہ منادی دے گا کہاں ہیں وہ لوگ جنہیں تجارت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی تھی۔ پس قلیل لوگ کھڑے ہو جائیں گے اور بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر تمام مخلوق کھڑی ہو جائیگی اور اسے حساب دینا پڑے گا۔ (آخر جہ ہناد)

### اصحاب فضل، صابرين اور اللہ کے لئے محبت رکھنے والے

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مخلوقات کو جمع فرمائیں گے تو ایک منادی ندا دے گا: کہاں ہیں اصحاب فضل؟ کچھ لوگ کھڑے ہو جائیں گے اور تیزی سے جنت کی طرف چلنا شروع ہو جائیں گے۔ انہیں فرشتے ملیں گے اور کہیں گے: ہم دیکھ رہے ہیں کہ تم بڑی تیزی سے جنت کی طرف جا رہے ہو، تم کون ہو؟ وہ کہیں گے: ہم اصحاب فضل ہیں۔ فرشتے پوچھیں گے: تمہارا فضل کیا ہے؟ وہ جواب دیں گے: جب ہم پر ظلم ہوتا تھا ہم صبر کرتے تھے، جب ہمارے ساتھ کوئی زیادتی کرتا ہم معاف کر دیتے تھے اور جب کوئی ہمارے ساتھ جہالت کا برتاؤ کرتا تھا تو ہم تحمل سے کام لیتے تھے۔ پس انہیں کہا جائیگا: جنت میں داخل ہو جاؤ! وہ نیک لوگوں کے لیے بہترین اجر ہے۔ منادی پھر دوبارہ ندا دے گا: اصحاب صبر کہاں ہیں؟ کچھ لوگ کھڑے ہو جائیں گے اور تیزی سے جنت کی طرف چلنا شروع کر دیں گے۔ انہیں فرشتے ملیں گے اور کہیں گے: ہم دیکھ رہے ہیں کہ تم بڑی تیزی سے جنت کی طرف جا رہے ہو تم کون ہو؟ وہ کہیں گے: ہم اصحاب صبر ہیں۔ فرشتے پوچھیں گے: تمہارا صبر کیا ہے؟ وہ جواب دیں گے: ہم اللہ کی اطاعت پر کمر بستہ رہتے تھے اور اس کی نافرمانی سے اجتناب کرتے تھے۔ انہیں کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ! وہ نیک



لوگوں کے لئے بہترین اجر ہے۔ منادی پھر ندادے گا: اللہ کے لئے آپس میں محبت رکھنے والے کہاں ہیں؟ کچھ لوگ کھڑے ہو جائینگے اور بڑی تیزی سے جنت کی طرف چلنا شروع کر دیں گے۔ انہیں فرشتے ملیں گے اور کہیں گے: ہم دیکھ رہے ہیں کہ تم تیزی سے جنت کی طرف جا رہے ہو تم کون ہو؟ وہ کہیں گے: ہم اللہ کیلئے آپس میں محبت رکھنے والے ہیں۔ فرشتے کہیں گے: اللہ کیلئے تمہاری آپس میں محبت کیا ہے؟ وہ جواب دیں گے: ہم اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھتے تھے، ہم اللہ کے لئے ایک دوسرے سے ملے تھے، ہم اللہ کے لئے ایک دوسرے سے مہربانی کا معاملہ کرتے تھے، اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرتے تھے۔ پس انہیں کہا جائیگا: جنت میں داخل ہو جاؤ! جو نیکیوں کیلئے بہترین اجر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب یہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ حساب کے لئے میزان نصب فرمائیں گے۔

(اخرجه ابو یعلیٰ والبیہقی فی شعب الایمان)

## بیماری پر صبر کرنے والے

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: ایک عورت جسے جنونی کیفیت یا آسیب لاحق تھا بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے لئے دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں اللہ سے دعا کر دیتا ہوں وہ تمہیں شفا یاب فرمادیں گے اور اگر تم چاہو تو صبر کر لو! تم پر کوئی حساب نہیں ہوگا۔ وہ کہنے لگی: بلکہ میں صبر کر لیتی ہوں لیکن مجھ پر کوئی حساب نہ ہو۔ (اخرجه البزار بسند حسن وابن حبان)

## نابینا کا اجر و ثواب

حضرت زید بن ارقمؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَا ابْتَلَى اللَّهُ تَعَالَى عَبْدًا بَعْدَ زَوَالِ دِينِهِ بِأَشَدِّ مِنْ بَصَرِهِ  
وَمَنْ ابْتَلَى بِبَصَرِهِ فَصَبَرَ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى  
وَلَا حِسَابَ عَلَيْهِ﴾

(اخرجه البزار)

”زوال دین کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے سب سے بڑی آزمائش بینائی کی آزمائش ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جسے اس آزمائش میں مبتلا فرمائیں اور وہ اس پر صبر کرے، یہاں تک کہ اس کی اللہ تبارک و تعالیٰ سے ملاقات ہو جائے تو اس کی ملاقات اللہ تبارک و تعالیٰ سے اس حال میں ہوتی ہے کہ اس پر کوئی حساب نہیں ہوتا۔“

### سفر مکہ میں وفات پانے والا

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ مَاتَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ ذَاهِبًا أَوْ رَاجِعًا لَمْ يَحْسَبْ﴾  
(اخرجه الاصبهانی)

”جو شخص مکہ جاتے ہوئے یا آتے ہوئے راستہ میں فوت ہو گیا تو اس کی نہ ہی پیشی ہوگی اور نہ ہی اس سے حساب لیا جائے گا۔“

### رحیم و صابر

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: کیا کوئی بغیر حساب جنت میں داخل ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”نعم کل رحيم صبور“ ہاں! ہر رحم کرنے والا، صبر کرنے والا۔ (اخرجه الاصبهانی)

### قناعت اختیار کرنے والے

حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تین آدمی بغیر حساب جنت میں داخل ہونگے۔ وہ شخص جس نے اپنا جوڑا دھویا اور اس کے پاس مزید کپڑے نہ تھے، وہ شخص جس کے چولہے پر دو ہانڈیاں نہیں رکھی گئیں، وہ شخص جس نے پانی منگوایا اور اسے نہیں کہا گیا کہ دو میں سے کونسا پانی تمہارے لئے لاؤں۔ (اخرجه ابو الشیخ)

## طالب علم، فرمانبردار بیوی اور اطاعت گزار لڑکا

حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿طالب العلم والمرأة المطيعة لزوجها والولدا

لباربوالديه يدخلون الجنة بغير حساب﴾

(اخرجه اسماعيل بن عبد الغافر الفارسی)

”طالب علم، شوہر کی فرمانبردار بیوی اور والدین کے ساتھ اچھا

معاملہ کرنے والا لڑکا بغير حساب جنت میں داخل ہونگے۔“

## فاقہ کش

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان شدة الحساب لا تصيب الجائع اذا احتسب﴾

(اخرجه الاصبهانی)

”حساب کی شدت سے بھوکا محفوظ رہے گا، اگر اسے ثواب

امید ہوئی۔“

## کسی کی حاجت براری کرنا

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من مشى في حاجة اخيه المسلم كتب الله له بكل

خطوة سبعين حسنة فان قضيت خرج من ذنوبه كيوم

ولدته امه وان هلك فيما بين ذلك دخل الجنة بغير

حساب﴾ (اخرجه الخرائطي في مكارم الاخلاق وابن ابی الدنيا فی

اصطناع المعروف والاصبهانی)

”جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت بر آری کے لئے روانہ ہوا تو

اسے ہر قدم پر ستر نیکیاں عطا کی جائیں گی۔ اگر وہ حاجت پوری ہو گئی

تو وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح نکل جائے گا جس دن کہ اسے اس کی ماں نے جنا تھا، اور اگر اسی دوران وہ فوت ہو گیا تو بغیر حساب جنت میں داخل ہو جائیگا۔“

### افضل ترین شہداء

حضرت نعیم بن حمادؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کون سے شہداء افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ حضرات جن کی دوران جنگ دشمن سے مڈ بھیر ہو، اور وہ اپنا منہ نہ موڑیں حتیٰ کہ شہید کر دیئے جائیں۔ یہی لوگ جنت کے اعلیٰ درجات پر فائز ہوں گے، اور انہیں کی طرف دیکھ کر اللہ تبارک و تعالیٰ مسکرائیں گے، اور جب اللہ تبارک و تعالیٰ کسی کی طرف دیکھ کر مسکرائیں تو اس سے حساب نہیں ہوگا۔ (اخر جہ احمد ابو یعلیٰ بسندر جالہ ثقات)

### بچے کی پرورش

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ رَبَّى صَبِيًّا حَتَّى يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَمْ يَحَاسِبْهُ اللَّهُ﴾  
(اخر جہ الطوسی فی عیون الاخبار)

”جس نے بچے کی پرورش کی۔ یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ اٹھا تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس سے حساب نہیں لیں گے۔“

### جمعہ کے دن وفات

حضرت عطاءؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿مَا مِنْ مُسْلِمٍ أَوْ مُسْلِمَةٍ مَيِّتَتْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أَوْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقِيَ عَذَابَ الْقَبْرِ وَلَقِيَ اللَّهَ وَلَا حِسَابَ عَلَيْهِ وَجَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَعَهُ شُهُودٌ يَشْهَدُونَ لَهُ﴾ (اخر جہ حمیلین زنجویہ)

”جو مسلمان بھی مرد ہو یا عورت شب جمعہ یا جمعہ کے دن فوت ہوا،

وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا اور اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر کوئی حساب نہیں ہوگا۔ اور جب جمعہ کا دن آئے گا اس کے ساتھ گواہ بھی ہونگے جو اس کے بارہ میں گواہی دیں گے۔“

﴿فقراء اغنیاء سے پہلے جنت میں داخل ہونگے﴾

فقراء چالیس سال پہلے داخل ہونگے

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿يدخل فقراء المسلمين الجنة قبل اغنيائهم بأربعين

خريفًا﴾ (اخرجه الترمذی وحسنه واحمد في الزهد)

”مسلمانوں کے فقراء اغنیاء سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہونگے۔“

فقراء کی تعریف

امام طبرانی نے یہ اضافہ بھی نقل کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ سے فقراء کی تعریف پوچھی گئی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جن کے کپڑے پرانے ہوں، بال بکھرے ہوئے ہوں، انہیں دروازوں سے اندر داخل ہونے کی اجازت نہ دی جائے، وہ مال دار عورتوں سے نکاح نہ کر سکیں، جو ان کے ذمہ دوسروں کا حق ہے مکمل ادا کریں اور جو ان کا دوسروں کے ذمہ حق ہے وہ انہیں نہ ملے۔ (اخرجه الطبرانی)

فقراء پانچ سو سال پہلے داخل ہونگے

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿يدخل فقراء امتي الجنة قبل اغنيائهم بنصف يوم وان

يوما عند ربك كآلف سنة مما تعدون﴾

(اخرجه احمد والترمذی وصححه وابن حبان)

”میری امت کے فقراء اغنیاء سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہو گئے اور تمہارے رب کا وہ دن تمہارے حساب سے ایک ہزار سال کا ہوگا۔“

### آنحضرت ﷺ کی دعائے مسکنت

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿اللهم احینى مسکینا وامتنى مسکینا واحشرنى فى

زمرۃ المساکین يوم القيامة﴾ (اخرجه الترمذی)

”اے اللہ میری زندگی اور موت حالت مسکنت میں ہو، اور مجھے

قیامت کے دن مساکین کی جماعت میں داخل فرما۔ حضرت عائشہؓ

نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے یہ دعا کیوں

فرمائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اس لئے کہ مساکین جنت میں

اغنیاء سے چالیس سال پہلے داخل ہو گئے۔“

### غربت کا آخرت میں فائدہ

حضرت ابن اوائلؓ فرماتے ہیں کہ فقراء اغنیاء سے آدھا دن پہلے جنت میں

داخل ہو گئے۔ ان سے کہا جائیگا: تم کہاں جا رہے ہو؟ ابھی تو لوگوں کا حساب نہیں ہوا۔ وہ کہیں

گے: ہمیں اموال ملے ہی نہیں جو آج ہمیں مشغول رکھتے۔ (اخرجه سعید ابن منصور)

### روایات میں تطبیق

بعض روایات میں مذکور ہے کہ فقراء امراء سے چالیس سال قبل جنت میں داخل

ہو گئے۔ جبکہ بعض روایات میں ہے کہ پانچ سو سال پہلے داخل ہو گئے، ان دونوں

روایات میں تعارض نہیں ہے اس لئے کہ فقراء کے مختلف احوال ہو گئے، بعض فقراء چالیس

سال پہلے اور بعض پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دو مومنوں

کی جنت کے دروازہ پر ملاقات ہوگی، ایک دنیا میں مالدار تھا اور ایک فقیر تھا۔ فقیر کو تو جنت میں داخل کر دیا جائیگا، جبکہ امیر کو جتنی دیر تک اللہ تبارک و تعالیٰ چاہیں گے روک لیا جائیگا، پھر جنت میں داخل کر دیا جائیگا۔ جنت میں ان دونوں کی ملاقات ہوگی تو فقیر کہے گا: بھائی! آپ کو کیوں روک لیا گیا تھا؟ واللہ! میں تو آپ کے بارے میں خوفزدہ ہو گیا تھا۔ وہ کہے گا: بھائی! مجھے تمہارے بعد میرے نہ چاہنے کے باوجود روک لیا گیا، میں نے وہاں بڑا مشکل وقت گزارا۔ حتیٰ کہ تمہارے پاس پہنچنے سے پہلے میرا اتنا پسینہ بہہ گیا کہ اگر ایک ہزار اونٹ خض (ایک کڑوی بوٹی) کھاتے تو ان کو اتنا پسینہ نہ آتا۔ (آخر جہ مسلم)

﴿جنت میں سب سے پہلے کون داخل ہوگا؟﴾

آپ ﷺ سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿انا اول من یقرع باب الجنة﴾ (آخر جہ مسلم)

”سب سے پہلے جنت کا دروازہ میں کھٹکھٹاؤں گا۔“

آپ ﷺ کے لئے سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿اتی باب الجنة یوم القیمة فاستفتح فیقول الخازن من

انت؟ فاقول محمد فیقول بک امرت لا افتح لا حد

قبلک﴾ (آخر جہ مسلم)

”میں قیامت کے دن جنت کے دروازہ پر آؤں گا اور دروازہ کھلوانا

چاہوں گا تو خازن پوچھے گا: آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا: محمد۔ وہ

کہے گا مجھے آپ ﷺ کے ہی بارے میں حکم ملا کہ میں آپ

ﷺ سے پہلے کسی کے لئے دروازہ نہ کھولوں۔“

## آپ ﷺ کی امت تمام امتوں سے پہلے داخل ہوگی

حضرت عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿الجنة حرمت على الانبياء حتى ادخلها وحرمت على

الامم حتى تدخل امتي﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط بسند حسن)

”جنت انبیاءؑ پر حرام ہے جب تک کہ میں اس میں داخل نہ ہو

جاؤں۔ اور امتوں پر حرام ہے جب تک کہ میری امت داخل نہ ہو

جائے۔“

## مؤذنین جنت میں پہلے داخل ہونگے

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا:

یا رسول اللہ ﷺ! مخلوق میں سے سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہوگا؟ آپ

ﷺ نے فرمایا: انبیاءؑ۔ اس نے پوچھا پھر کون داخل ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: شہداء۔

اس نے پوچھا پھر کون داخل ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کعبہ کے مؤذن۔ اس نے پوچھا

پھر کون داخل ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر بیت المقدس کے مؤذن۔ اس نے پوچھا

پھر کون داخل ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر میری اس مسجد کے مؤذن۔ اس نے پوچھا

پھر کون داخل ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تمام مؤذنین اپنے اپنے اعمال کے

مطابق۔ (اخرجه حمید بن زنجویہ فی فضائل الاعمال)

## اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے والے

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿اول من يدعى الى الجنة، الحمدادون الذين يحمدون الله

فی السراء والضراء﴾ (اخرجه الطبرانی والبخاری والحاکم وصححه)

”سب سے پہلے جنت کی طرف اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد کرنے

والوں کو بلایا جائے گا جو تنگی اور فراخی دونوں حالتوں میں اللہ تبارک



”و تعالیٰ کی حمد بیان کرتے تھے۔“

## سب سے پہلے جنت میں اور جہنم میں داخل ہونے والے

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر وہ تین لوگ بھی پیش کئے گئے جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہونگے اور وہ لوگ بھی پیش کئے گئے جو سب سے پہلے جہنم میں داخل ہونگے۔ وہ تین لوگ جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہونگے وہ یہ ہونگے (۱) شہید (۲) وہ غلام جو اپنے رب کی بھی بہترین عبادت کرے اور اپنے آقا کی بھی خدمت کرے (۳) وہ عیال دار جو پاک دامن ہو اور احتیاج کے باوجود سوال سے بچتا ہو۔ اور وہ تین جو سب سے پہلے جہنم میں داخل ہونگے، یہ ہونگے (۱) بد زبان امیر (۲) وہ مالدار جو اپنے مال میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتا (۳) اترانے والا فقیر۔ (اخرجه الترمذی وابن خزيمة وابن حبان والحاكم وصححه)

## غلام آقا سے ستر سال پہلے جنت میں جائے گا

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿عبد اطاع الله و اطاع موالیه ادخله الجنة قبل موالیه

بسبعین خریفاً فیقول السید یا رب هذا عبدی فی الدنیا

قال جازیتہ بعملک﴾ (اخرجه الطبرانی)

”جو غلام اللہ تبارک و تعالیٰ اور اپنے آقا کی خدمت کرتا ہے اللہ

تبارک و تعالیٰ اسے اس کے آقا سے ستر سال قبل جنت میں داخل

فرمادیں گے۔ آقا کہے گا: اے اللہ! یہ تو دنیا میں میرا غلام تھا۔ اللہ

تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے: میں نے اسے تیری خدمت کا بدلہ دے

دیا۔“

## ذاکرین جنت میں پہلے داخل ہونگے

حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿يقول الله عز وجل يوم القيامة سيعلم اهل الجمع من اهل الكرم قيل يا رسول الله من اهل الكرم؟ قال اهل مجالس الذكر﴾ (اخرجه احمد و ابو يعلى وابن حبان و البيهقي)  
 ”اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے: اہل کرم کے بارہ میں آج لوگوں کو معلوم ہو جائیگا۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! اہل کرم کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجالس ذکر والے۔“

### ظالم کو معاف کر دینے کی جزا

حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:  
 ﴿لا يعفو عبد عن مظلمته الا زاده الله تعالى بها عزا يوم القيامة﴾ (اخرجه احمد و ابو يعلى و البزار)  
 ”جو شخص بھی خود پر کئے گئے ظلم کو معاف کرتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن اس کی عزت میں اضافہ فرمائیں گے۔“



## باب

## ﴿احوال قیامت کا خلاصہ﴾

علامہ ابن حبانؒ اپنی کتاب ”الارشاد“ میں تحریر فرماتے ہیں: جب میدان حشر میں اکابرین امت کو الہام ہوگا کہ کوئی ان کے لئے شفاعت کرے تاکہ انہیں اس پریشان حالی سے نجات ملے، تو یہ حضرات انبیاء کرامؑ کی خدمت میں جائیں گے اور شفاعت کبریٰ واقع ہوگی۔ پھر حضرت آدمؑ کو حکم دیا جائے گا کہ وہ اپنی امت میں سے دوزخیوں کو الگ کر دیں۔ یہ دوزخی سات قسم کے ہوں گے۔ جہنم کی گردن پہلے دو گروہوں کو مخلوقات کے درمیان سے اس طرح چن لے گی، جس طرح کبوتر تل کے دانہ کو چنتا ہے۔ یہ لوگ منکرین خدا ہوں گے جنہوں نے سرکشی کے سبب خدا تعالیٰ کا انکار کیا ہوگا یا جہالت کے سبب خدا تعالیٰ سے روگردانی کی ہوگی۔ پھر اہل محشر کو حکم ہوگا کہ ہر امت اپنے اپنے معبود کے پاس چلی جائے۔ پس جن لوگوں نے غیر اللہ میں سے کسی کی پوجا کی ہوگی وہ اپنے معبود باطل کے پاس چلے جائیں گے، حتیٰ کہ انہیں دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿هٰنَالِكَ تَبْلُو اٰكِلْ نَفْسٍ مَّا سَلَفَتْ وِرَدُوْا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰهُم

الْحَقُّ وَضَلُّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ﴾ (یونس: ۳۰)

”وہاں جانچ لے گا ہر کوئی جو اس نے پہلے کیا تھا، اور رجوع کرینگے

اللہ کی طرف جو سچا مالک ہے ان کا، اور جاتا رہے گا ان کے پاس

سے جو جھوٹ باندھا کرتے تھے۔“

نیز ارشاد فرماتے ہیں:

﴿فَكَبِكَوْا فِيْهَا هُمُ وَالْغَاوُنُ وَجَنُوْدُ ابْلِیْسِ اٰجْمَعُوْنَ﴾

(شعراء: ۹۴، ۹۵)

”پھر اوندھے ڈالے اس میں ان کو، اور سب بے راہوں کو، اور

ابلیس کے لشکر کو بھی کو۔“

پھر چوتھا گروہ کھڑا ہوگا، جس نے اللہ تعالیٰ کو تو ایک جانا مگر رسولوں کی تکذیب کی۔ وہ اللہ جل جلالہ کے غضب سے ناواقف تھے، اس لئے انہوں نے خدا کی کتابوں اور اس کے رسولوں کا انکار کر دیا۔ پھر پانچواں اور چھٹا گروہ اہل کتاب، یہودیوں اور عیسائیوں کا پیاس کی حالت میں اپنے رب کے سامنے پیش ہوگا۔ ان دونوں سے پوچھا جائے گا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم پیاسے ہیں، ہمیں پانی پلائیں! انہیں جہنم کی طرف اشارہ کر کے کہا جائے گا کہ تم دیکھتے نہیں ہو؟ جہنم اس وقت سراب کی طرح نظر آ رہی ہوگی، اس کا بعض حصہ بعض پر موجیں مار رہا ہوگا۔ یہ وہاں پہنچیں گے اور اس میں گر پڑیں گے۔ پھر منافقین اور مؤمنین کے درمیان پہچان اور علیحدگی کا مرحلہ آئے گا۔ پس اللہ تعالیٰ منافقین کو الگ کر دیں گے اور مؤمنین باقی رہ جائیں گے۔ پھر جہنم کی پشت پر پل صراط رکھی جائے گی، جس سے گزرتے ہوئے بدعتی اور کمزور اعمال والے دوزخ میں گر پڑیں گے اور باقی لوگ اپنے درجات کے مطابق نجات پائیں گے۔ پھر ان نجات پانے والوں کو جنت اور جہنم کے درمیان ایک پل پر روک دیا جائے گا، جہاں ان سے دنیا میں کئے جانے والے مظالم کا بدلہ لیا جائیگا۔ حتیٰ کہ جب وہ اپنے مظالم سے پاک صاف ہو جائیں گے تو انہیں جنت میں داخل کر دیا جائیگا۔ (اخروجہ ابن حبان)

### حوض کوثر پل صراط کے بعد ہوگا

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ یہی ترتیب صحیح ہے۔ کیونکہ لوگ اپنی قبروں سے پیاسے نکلیں گے، لہذا یہی مناسب ہے کہ حوض پہلے ہوتا کہ مؤمنین قبروں سے نکلتے ہی اپنی پیاس بجھا سکیں۔ جبکہ صاحب قوت اور امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ حوض پل صراط کے بعد ہے۔ میں کہتا ہوں کہ حوض پل صراط کے بعد ہوگا، حضرت لقیطیؒ کی روایت سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ پیچھے بھی مختلف روایات میں گزر چکا ہے کہ پل صراط سے کچھ مؤمنین جہنم میں گر جائیں گے اور کچھ زخمی ہو جائیں گے۔ اور یہ بات بعید ہے کہ مؤمنین حوض سے پینے کے بعد جہنم میں گریں یا زخمی ہوں۔ لہذا پل صراط کو مقدم ہونا چاہئے تاکہ جو اس سے بچ

جائے وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی نعمتیں حاصل کر سکے جس کی ابتداء حوض کوثر سے ہوگی۔  
 اگر کوئی اعتراض کرے کہ پل صراط سے نجات کے بعد تو دخول جنت قریب ہے، پھر حوض سے پینے کی کیا ضرورت ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ پل صراط سے گزرنے کے بعد لوگوں کو موقوف قضا میں کھڑا ہونا پڑے گا تا کہ ایک دوسرے کے مظالم کا بدلہ لیا جاسکے۔ وہاں حوض کوثر سے سیرابی کی ضرورت پیش آئیگی۔  
 اسی جگہ اصحاب اعراف کو روک لیا جائے گا۔ یہ حوض اس زمین پر ہوگا جو چاندی کی طرح سفید ہوگی جس پر نہ تو خون بہایا گیا ہوگا اور نہ ہی اس پر کبھی ظلم ہوا ہوگا۔

### میزان پہلے ہوگا یا حوض؟

اس میں اختلاف ہے کہ میزان پہلے ہوگا یا حوض؟ علامہ ابوالحسن قالیبیؒ فرماتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ حوض پہلے ہوگا۔ اس کی تائید حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

### وزن اعمال

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ علماء کا قول ہے کہ جب حساب ختم ہو چکے گا، اس کے بعد اعمال کا وزن ہوگا کیونکہ اعمال کا وزن جزا کے لئے ہوگا، اس لئے مناسب یہی ہے کہ وزن محاسبہ کے بعد ہو کیونکہ محاسبہ اعمالی کے لئے ہے اور اعمال کا وزن اعمال صالحہ کے وزن کی مقدار بیان کرنے کے لئے ہے تاکہ اس کے مطابق جزا دی جاسکے، اسی سبب سے حساب یعنی سوال کو اعمال صالحہ کے وزن پر مقدم کیا گیا۔ نیز وزن صرف مخلص مسلمانوں کے لئے ہوگا، چونکہ کافر و منافق مخلص نہیں ہیں لہذا ان کے اعمال کا حساب نہیں ہوگا۔  
 امام قرطبیؒ نے میزان اور پل صراط کے بارہ میں ذکر نہیں فرمایا کہ کوئی چیز پہلے ہے۔ لیکن ان کے اور امام بیہقیؒ کے انداز سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ میزان پل صراط سے پہلے ہے۔

## قیامت میں دوپل ہونگے

امام قرطبیؒ نے ایک اور جگہ یہ بھی ذکر فرمایا ہے کہ قیامت میں دوپل ہوں گے ایک سے تمام اہل محشر گذریں گے اچھے بھی اور برے بھی، سوائے ان لوگوں کے جو بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے یا جن کو جہنم کی گردن میدان محشر سے چن لے گی، جب مسلمان پل صراط سے گذر جائیں گے تو ان کو ایک اور پل پر روک لیا جائے گا۔ یہ وہ لوگ ہونگے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ جانتے ہونگے کہ ان کی نیکیاں انکے گناہوں سے بڑھ کر ہیں، ان میں سے کوئی شخص بھی جہنم میں نہیں جائیگا کیونکہ یہ لوگ اس پل سے گذر چکے ہونگے جو جہنم پر بچھائی گئی تھی، ان لوگوں کے گناہوں کو قصاص کے ذریعہ ختم کیا جائیگا۔

## میزان پل صراط پر ہوگا

امام نسفیؒ بحر الکلام میں تحریر فرماتے ہیں کہ میزان پل صراط پر ہوگا۔ وہاں ہر آدمی کی نیکیوں کا وزن کیا جائیگا۔ جس کی نیکیاں زیادہ ہوں گی وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور اگر کسی کی نیکیاں کم ہوئیں تو اسے جہنم میں پھینک دیا جائیگا۔

قیامت کے روز جو نور مؤمنین کو عطا کیا جائیگا اس کے بارے میں امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ وہ نور مؤمنین کو اس وقت دیا جائیگا جب وہ پل صراط سے گذرنے کا ارادہ کریں گے۔ اعمال نامہ میزان اور حساب سے پہلے ملے گا، کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿فأما من أوتى كتابه بيمينه فسوف يحاسب حسابا

يسيرا﴾ (انشقاق: ۸۰، ۷۹)

”سو جس کو ملا اس کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں تو اس سے

حساب لیں گے آسان حساب۔“

اور ایک حدیث میں اس قسم کا مضمون بھی وارد ہے کہ قیامت کے دن چہروں کا

سفید اور سیاہ ہونا بھی پل صراط سے پہلے ہوگا۔ (واللہ اعلم)

## ﴿جہنم میں پہلے کون لوگ داخل ہونگے﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فأوربك لنحشرنهم والشیاطین ثم لنحضرنهم

حول جہنم جنیا ثم لننزعن من کل شیعة ایہم اشد

علی الرحمن عتیا ثم لنحن اعلم بالذین ہم اولی بہا

صلیا﴾ (مریم: ۶۸-۷۰)

”سو قسم ہے تیرے رب کی! ہم گھیر بلائیں گے ان کو اور شیطانوں کو،

پھر سامنے لائیں گے گرد دوزخ کے گھٹنوں پہ گرے ہوئے،

پھر جدا کریں گے ایک فرقے میں سے جو اس میں سے سخت

رکھتا تھا رخصت سے آڑ، پھر ہم کو خوب معلوم ہے جو بہت قابل ہے اس

میں داخل ہونے کے۔“

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وتوری کل امة جائیة کل امة تدعی الی کتابها﴾ (جاثیہ: ۲۸)

”اور تو دیکھے ہر فرقہ کو کہ بیٹھے ہیں گھٹنوں کے بل، ہر فرقہ بلایا جائے

اپنے دفتر کے پاس۔“

حضرت عبداللہ البانیؒ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿کانی اراکم بالکوم دون جہنم جائین﴾

(اخرجه عبداللہ بن احمد فی زوائد الزہد والبیہقی)

”گو کیا کہ میں تمہیں جہنم کے علاوہ ایک اونچے ٹیلے پر اونڈھے منہ

گرے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔“

حضرت سفیانؒ نے یہ روایت بیان کی اور مذکورہ بالا آیہ مبارکہ ”وتوری کل

امة جائیة کل امة تدعی الی کتابها“ کی تلاوت کی۔

## ننانوے فیصد لوگ جہنم میں

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت آدمؑ کو بلایا جائے گا اور انہیں ان کی اولاد کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ تمہارے باپ حضرت آدمؑ ہیں۔ حضرت آدمؑ فرمائیں گے: لیک وسعدیک۔ اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت آدمؑ سے فرمائیں گے اپنی اولاد میں سے جہنمیوں کو علیحدہ کر لیں۔ حضرت آدمؑ عرض کریں گے کتنے آدمیوں کو نکال لوں؟ اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے: ننانوے فیصد کو۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! جب ہم میں سے ننانوے فیصد کو جہنم کیلئے علیحدہ کر لیا جائے گا تو باقی کیا بچے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت دیگر امتوں میں ایسی ہی ہوگی جس طرح سیاہ بیل میں سفید بال ہو۔ (اخرواحہ البخاری)

علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں قیامت کے دن سب سے پہلے یہی بات ہوگی۔

## ہزار میں سے نو سو ننانوے جہنم میں

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ﴾ (الحج: ۱)

”اے لوگو! ڈرتے رہو اپنے رب سے۔“

کی تلاوت کی اور فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ یہ کونسا دن ہوگا؟ اس دن اللہ تبارک و تعالیٰ کہیں گے: آدم! کھڑے ہو جاؤ اور جہنمیوں کو الگ کر دو! وہ کہیں گے: یا اللہ! کس حساب سے؟ اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے: ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے کو جہنم کی طرف لے جاؤ اور ایک کو جنت کی طرف۔ صحابہؓ پر یہ بات شاق گذری تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ جنتیوں میں سے آدھے تم ہو گے۔ صحابہؓ یہ سن کر بہت خوش ہوئے۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم اپنے کام میں لگے رہو، تمہیں خوشخبری ہو، تم باجوج و ما جوج کی جماعت کے درمیان ہو گے جو ہر ایک سے زیادہ ہے۔ اور تم امت کے درمیان ایسے



ہی ہو گے جیسے کہ اونٹ کے پہلو میں سیاہ تل ہو۔ بے شک میری امت لوگوں میں ہزارواں جزو ہے۔ (اخرجہ الحاکم والبخاری)

### سرکش، مشرک اور مصور جہنم میں

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿يُخْرِجُ عَنْكَ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَهُ عَيْنَانِ تَبْصِرَانِ  
وَإِذْنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُولُ إِنِّي وَكَلْتُ  
بِثَلَاثَةِ بَكَلٍ جَبَّارٍ عَنِيدٍ وَبَكَلٍ مِنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ الْهَاهُنَا  
وَبِالْمَصُورِينَ﴾ (اخرجہ الترمذی وصححه)

”قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کی دیکھنے والی آنکھیں، سننے والے کان، اور بولنے والی زبان ہوگی۔ وہ کہے گی: تین آدمی میرے سپرد ہیں، ہر سرکش و متکبر، ہر وہ شخص جس نے خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود بنایا، اور تصویر کشی کرنے والا۔“

### تین مواقع پر کوئی کسی کو یاد نہیں رکھے گا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! قیامت کے دن کوئی دوست اپنے دوست کو یاد رکھے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تین جگہ کوئی شخص کسی کو یاد نہیں رکھے گا۔ میزان پر جب تک اسے معلوم نہ ہو جائے کہ اس کا نیکیوں والا پلڑا بھاری ہے یا نہیں؟ اور جب نامہ اعمال اڑیں گے جب تک کہ اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ یا بائیں ہاتھ میں نہ تھما دیا جائے اور جس وقت دوزخ سے ایک گردن نکلے گی اور اہل جہنم کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی اور ان پر غصہ ہوگی اور کہے گی کہ تین قسم کے لوگ میرے سپرد کئے گئے ہیں، تین قسم کے لوگ میرے سپرد کئے گئے ہیں، تین قسم کے لوگ میرے سپرد کئے گئے ہیں، وہ لوگ میرے سپرد ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو پکارتے تھے اور وہ لوگ میرے سپرد ہیں جو ”یوم الحساب“ پر ایمان نہیں رکھتے تھے اور ہٹ دھرم ظالم بھی

میرے سپرد ہیں۔ پھر وہ ان سب کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی اور انہیں جہنم کے عذابوں میں پھینک دے گی۔ (اخر جہ احمد)

### اوروں سے پانچ سو سال پہلے جہنم میں جانے والے

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿يُخْرِجُ عَنْكَ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَتَكَلَّمُ بِلِسَانٍ طَلِقٍ ذَلِقَ لَهَا عَيْنَانِ تَبْصُرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ تَتَكَلَّمُ بِهِ فَتَقُولُ اِنِي اَمَرْتُ بِمَنْ جَعَلَ مَعَ اللَّهِ الْهَآ اٰخِرَ وَبِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ وَبِمَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ فَتَنْطَلِقُ بِهِمْ قَبْلَ سَائِرِ اِنَاسٍ بِخَمْسِ مَآءِ عَامٍ﴾

(اخر جہ البزار واللفظ له واحمد و ابو يعلى والطبرانى فى الاوسط)

”قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جو بہترین فصیح زبان میں بات کرے گی، اس کی دو آنکھیں ہوں گی جس سے دیکھے گی اور ایک زبان ہوگی جس سے بولے گی۔ وہ کہے گی: مجھے اس آدمی کے بارے میں حکم دیا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتا تھا، اور متکبر و سرکش کے بارے میں اور بغیر قصاص کسی کو قتل کرنے والے کے بارے میں۔ پس وہ گردن ان لوگوں کو دیگر جہنمیوں سے پانچ سو سال پہلے جہنم میں لے جائے گی۔“

### ظالم اور انبیاءؑ کو تکلیف دینے والا جہنم میں

حضرت ابن عباسؓ سے ایک طویل حدیث مروی ہے جس کے آخر میں مذکور ہے کہ جب تمام اہل زمین و آسمان خدا تبارک و تعالیٰ کے سامنے اکٹھے ہو جائیں گے تو ایک منادی ندا دے گا اور کہے گا: آج لوگ جان لیں گے کہ اصحاب کرم کون ہیں؟ ہر حال میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد بیان کرنے والے کھڑے ہو جائیں! پس یہ لوگ کھڑے ہوں گے

اور جنت کی طرف چل دیں گے، پھر منادی دوبارہ ندا دے گا اور کہے گا: آج لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ اصحاب کرم کون ہیں؟ کہاں ہیں وہ لوگ جن کے پہلو بستر سے جدا رہتے تھے؟ جو اپنے رب کو خوف و امید کے ساتھ پکارتے تھے، اور جو رزق اللہ تبارک و تعالیٰ نے انہیں دیا تھا اس میں سے خرچ کرتے تھے۔ یہ لوگ بھی کھڑے ہوں گے اور جنت کی طرف چل دیں گے۔ منادی ایک بار پھر ندا دے گا اور کہے گا: آج پتہ چل جائیگا کہ اصحاب کرم کون ہیں؟ وہ لوگ کہاں ہیں جنہیں تجارت اور فروخت کرنا اللہ تبارک و تعالیٰ کے ذکر سے، نماز قائم کرنے سے اور زکوٰۃ دینے سے غافل نہیں کرتا تھا۔ وہ اس دن سے ڈرتے تھے جس دن آنکھیں اور دل الٹ پلٹ ہو جائیں گے۔ یہ لوگ بھی اٹھیں گے اور جنت کی طرف چل دیں گے۔ جب یہ تینوں گروہ جنت کی طرف چلے جائیں گے تو دوزخ سے ایک گردن نکلے گی جو سب مخلوقات پر چھا جائے گی۔ اس کی دودھ کیھنے والی آنکھیں اور ایک صاف بولنے والی زبان ہوگی۔ وہ کہے گی: مجھے ہر ظالم ضدی کو نگلنے کا حکم دیا گیا ہے، پھر وہ انہیں صفوں میں سے اچک لے گی اور دوزخ کی آگ میں قید کر دے گی، پھر دوبارہ نکلے گی اور کہے گی کہ ہر وہ شخص میرے سپرد کیا گیا ہے جس نے اللہ اور رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دی تھی، پھر ان کو بھی صفوں سے اچک کر دوزخ میں بند کر دے گی۔ پھر تیسری بار نکلے گی اور کہے گی کہ اب میں انہیں نگلوں گی جو تصویر کشی کیا کرتے تھے، پھر ان کو بھی صفوں سے اچک کر دوزخ میں قید کر دے گی۔

(اخر جہ عبید بن حمید فی تفسیرہ وابن جریر والحارث بن ابی اسامہ فی مسندہ بسند حسن)

## آدھے اہل جنت آپ ﷺ کے امتی ہونگے

حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿يقول الله عز وجل يوم القيامة يا آدم فيقول لبيك

وسعديك فينادي بصوت ان الله يامرک ان تخرج

بعث النار من ذریک قال یارب وما بعث النار؟ قال من

کل الف تسعمائة و تسعة وتسعون فحينئذ تضع

الحامل ومشیب الولید وترى الناس سكارى وما هم  
بسكارى ولكن عذاب الله شديد فشق ذلك على  
الناس حتى تغيرت وجوههم فقال النبى من يا جوج  
وما جوج تسعمائة وتسعة وتسعون ومنكم واحد ثم  
قال انتم فى الناس كالشعرة السوداء فى جنب الثور  
الابيض او كالشعرة البيضاء فى جنب الثور الاسود انى  
لا رجوان تكونوا ربيع اهل الجنة فكبرنا ثم قال ثلث  
اهل الجنة فكبرنا فقال شطر اهل الجنة فكبرنا ﴿

(اخرجه الشيخان واللفظ للبخارى)

”قیامت کے دن اللہ عزوجل حضرت آدمؑ سے ارشاد فرمائیں گے:  
اے آدمؑ! حضرت آدمؑ عرض کریں گے: لیبک وسعدیک۔ پس  
بلند آواز سے ندا کی جائے گی: اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ  
آپ اپنی اولاد میں سے ایک جماعت کو جہنم کے لئے نکال لیں۔ وہ  
عرض کریں گے اے پروردگار! کس حساب سے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ  
ارشاد فرمائیں گے ہر ہزار میں سے نو سونانوے۔ پس لوگ جب یہ  
سنیں گے تو حاملہ کا حمل گر جائے گا اور بچہ بوڑھا ہو جائے گا وترى  
الناس سكرى وما هم بسكرى ولكن عذاب الله شديد  
(اور دیکھے تو لوگوں پر نشہ اور ان پر نشہ نہیں لیکن آفت اللہ کی سخت  
ہے۔) (الحج: ۲) جب آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو یہ بات ارشاد  
فرمائی تو صحابہ کرامؓ پر بھی بہت شاق گذری، یہاں تک کہ ان کے  
چہرے متغیر ہو گئے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یا جوج اور ماجوج  
میں سے نو سونانوے ہوں گے اور تم میں سے ایک۔ پھر آپ  
ﷺ نے فرمایا: آپ حضرات لوگوں میں ایسے ہوں گے جیسے سفید

بیل کے پہلو میں سیاہ بال ہوتا ہے، یا سیاہ بیل کے پہلو میں سفید بال ہوتا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ تم لوگ اہل جنت میں چوتھائی ہو گے، ہم نے اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم اہل جنت میں ایک تہائی ہو گے، ہم نے پھر اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم اہل جنت میں آدھے ہو گے تو بھی ہم نے اللہ اکبر کہا۔

## ﴿جہنم میں صرف ظالمین ہی داخل ہونگے﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَوْ تَرَىٰ إِذَا وَقَفُوا عَلَى النَّارِ..... إِلَىٰ قَوْلِهِ تَعَالَى.....

وَلَوْ رَدُّوا لَعَادُوا لَمَانَهُوَا عَنْهُ وَأَنَّهُمْ لَكَذِبُونَ﴾ (انعام: ۲۷-۲۸)

”اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ یہ دوزخ کے پاس کھڑے کئے جاویں گے تو کہیں گے: ہائے! کیا اچھی بات ہو کہ ہم پھر واپس بھیج دیے جاویں اور اگر ایسا ہو جاوے تو ہم اپنے رب کی آیات کو جھوٹا نہ بتاویں اور ہم ایمان والوں سے ہو جاویں۔ بلکہ جس چیز کو اس کے قبل دیا کرتے تھے وہ ان کے سامنے آگئی ہے، اور اگر یہ لوگ پھر واپس ہی بھیج دیے جائیں تب بھی یہ وہی کام کریں جس سے ان کو منع کیا گیا تھا اور یقیناً یہ بالکل جھوٹے ہیں۔“

حضرت ابو ہریرہؓ نے آنحضرت ﷺ سے نقل کیا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ

قیامت کے دن حضرت آدمؑ سے فرمائیں گے: اے آدم! میں اس وقت تک کسی کو جہنم میں ڈال کر عذاب میں مبتلا نہیں کروں گا، جب تک کہ میں اپنے علم سے معلوم نہ کر لوں کہ اگر میں اسے دنیا میں بھیج دوں، تو وہ دوبارہ گناہ کا ارتکاب کرے گا اور نیکیوں کی طرف نہیں آئے گا، اے آدم! میں نے تجھے، تیری اولاد اور اپنے درمیان فیصل اور حکم بنا دیا ہے، میزان کے پاس کھڑے ہو جاؤ، اور دیکھو ان کے کیا اعمال تمہارے سامنے آتے ہیں؟ اگر کسی کی نیکی اس کے گناہ سے ایک ذرہ برابر بھی زیادہ ہوئی، تو اس کے لئے جنت ہے حتیٰ

کہ تجھے معلوم ہو جائے گا کہ میں نے جہنم میں صرف ظالمین کو داخل کیا ہے۔

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

﴿کفار کو سب کچھ دے کر بھی چھٹکارا نصیب نہیں ہوگا﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَوْلَا لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ﴾ (زمر: ۴۷)

”اور اگر گناہ گاروں کے پاس جتنا کچھ زمین میں ہے اور اتنا ہی

ساتھ۔“

### عہد الست

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کافر کو لایا جائے گا، اسے اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے: تمہاری کیا رائے ہے، اگر تمہارے پاس اتنا سونا ہو، جس سے پوری زمین بھر جائے، تو کیا تم اسے اپنے فدیہ میں دے دو گے؟ وہ کہے گا جی ہاں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے: میں نے تو اس سے بہت چھوٹی چیز کا تم سے مطالبہ کیا تھا اور یہ مطالبہ اس وقت سے تھا جب تم آدم علیہ السلام کی پیٹھ میں تھے، کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔

☆☆☆

## باب

## ﴿تجلی باری تعالیٰ﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود﴾ (قلم: ۴۲)  
 ”جس دن کھولی جائے پنڈلی اور وہ بلائے جائیں سجدہ کرنے کو۔“

## دیدارِ الہی

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ صحابہؓ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا: کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب سورج پر بادل نہ ہوں، تو تمہیں سورج دیکھتے ہوئے کوئی دشواری ہوتی ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے رب کو قیامت کے دن اسی طرح دیکھو گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ لوگوں کو جمع کریں گے اور فرمائیں گے: جو شخص دنیا میں جس کی عبادت کرتا تھا، وہ اسی کے پیچھے ہو لے! پس جو سورج کی عبادت کرتے تھے، وہ سورج کے پیچھے ہو لیں گے، جو چاند کی عبادت کرتے تھے، وہ چاند کے پیچھے ہو لیں گے، اور جو کسی طاغوت کی عبادت کرتے تھے، وہ طاغوت کے پیچھے ہو لیں گے۔ بس یہ امت باقی رہ جائے گی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئیں گے جس صورت میں یہ اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچانتے ہوں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے: میں تمہارا رب ہوں۔ یہ کہیں گے: ہم آپ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، ہم اسی جگہ کھڑے رہیں گے، جب تک کہ ہمارے پاس ہمارا رب نہ آجائے۔ جب ہمارا رب ہمارے پاس آئے گا، ہم اسے پہچان لیں گے۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے سامنے اس صورت میں ظاہر ہوں گے، جس صورت میں یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کو پہچانتے ہوں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے: میں تمہارا رب ہوں، وہ کہیں گے: آپ ہمارے رب ہیں۔ پھر یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے اتباع میں چل پڑیں گے، پھر جہنم پر پل صراط بچھایا جائے گا، جس پر سے

تمام لوگ گذریں گے،..... الی آخر الحدیث۔ (اخرجه الشیخان)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا دو پہر کے وقت جب آسمان صاف ہو تمہیں سورج دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ ہم نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا چودھویں رات کو جب آسمان صاف ہو تمہیں چاند دیکھنے میں کوئی دشواری محسوس ہوتی ہے؟ ہم نے کہا: نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جیسے سورج اور چاند دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری محسوس نہیں ہوتی، اسی طرح قیامت کے دن خدائے تبارک و تعالیٰ کو دیکھنے میں کوئی دشواری محسوس نہیں ہوگی، جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک آواز لگنے والا آواز لگائے گا: ہر قوم اس کی طرف چلے جس کی وہ عبادت کرتی تھی۔ پس اصحاب صلیب، صلیب کی طرف، بتوں کے پرستار بتوں کی طرف، اور جس قوم نے بھی جس الہ کی عبادت کی ہوگی، وہ اسی کی طرف چلے گی۔

### کشفِ ساق

امام ابن حاکم سے یہ اضافہ بھی منقول ہے کہ جب معبودان باطلہ کے پجاری ان کے پیچھے چلیں گے تو جہنم میں گر جائیں گے۔ صرف مدعیان توحید، نیک و بد مسلمان اور اہل کتاب باقی رہ جائیں گے۔ پھر جہنم کو سراپ کی مانند پیش کیا جائے گا، اس کی آگ کا بعض حصہ بعض پر جوش مار رہا ہوگا۔ پھر یہود کو بلا کر ان سے پوچھا جائے گا: تم کس معبود کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم عزیر ابن اللہ کی عبادت کرتے تھے، انہیں کہا جائے گا: تم جھوٹ بولتے ہو، اللہ تبارک و تعالیٰ کی نہ کوئی بیوی ہے اور نہ کوئی اولاد، پھر ان سے پوچھا جائے گا: تم چاہتے کیا ہو؟ وہ کہیں گے: ہم چاہتے ہیں کہ تم ہمیں پلاؤ۔ ان سے (جہنم کی طرف اشارہ کر کے) کہا جائے گا: تم دیکھ نہیں رہے، وہ جائیں گے اور جہنم میں گر جائیں گے۔ پھر عیسائیوں کو بلایا جائے گا اور کہا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم مسیح ابن اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا: تم جھوٹ بولتے ہو، اللہ تبارک و تعالیٰ کی نہ بیوی ہے اور نہ کوئی اولاد۔ ان سے کہا جائے گا: تم



چاہتے کیا ہو؟ وہ کہیں گے: ہم چاہتے ہیں کہ تم ہمیں پلاؤ۔ ان سے (جہنم کی طرف اشارہ کر کے) کہا جائے گا: تم دیکھ نہیں رہے، وہ جائیں گے اور جہنم میں گر جائیں گے۔ پھر صرف اللہ واحد کی عبادت کرنے والے نیک و بد مسلمان باقی رہ جائیں گے۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ اس صورت میں ظاہر ہوں گے جس میں ہم انہیں نہیں پہچانتے ہوں گے، اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے: ہر گروہ جس کی عبادت کرتا تھا، اس کے ساتھ لاحق ہو گیا ہے، صرف تم باقی ہو، انبیاء کرام کے سوا اس دن کوئی بات نہیں کرے گا، وہ عرض کریں گے: ہم نے دنیا میں لوگوں کو چھوڑ دیا تھا حالانکہ ہمیں اس وقت ان کی بڑی ضرورت تھی، ہر قوم اپنے معبود کے ساتھ چلی گئی ہے، جب کہ ہم اپنے رب کا جس کی ہم عبادت کرتے تھے انتظار کر رہے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے: میں تمہارا رب ہوں۔ لوگ کہیں گے: ہم آپ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان کوئی نشانی تھی جس سے تم پہچان لو گے؟ وہ کہیں گے ہاں، وہ نشانی ہے کشف ساق (پنڈلی کھولنا) پس اللہ تبارک و تعالیٰ پنڈلی کھول دیں گے، یہ دیکھ کر ہر مومن سجدہ میں گر جائے گا، صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جو خدا تبارک و تعالیٰ کو شہرت اور ریاکاری کے لئے سجدہ کرتے تھے۔ وہ سجدہ کرنا چاہیں گے، لیکن ان کی پیٹھ لکڑی کے تختے کی طرح ہو جائے گی، جب بھی وہ سجدہ کرنا چاہیں گے تو پشت کی بل پیچھے جا گریں گے۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ مومنین کو حکم فرمائیں گے کہ سجدے سے سر اٹھالیں! مومنین سجدہ سے سر اٹھائیں گے تو اللہ تبارک و تعالیٰ کو اس صورت میں دیکھیں گے جس میں انہیں پہچانتے ہوں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے: میں تمہارا رب ہوں۔ مومنین کہیں گے: جی ہاں آپ ہمارے رب ہیں۔ اس طرح تین بار کہا جائے گا، پھر جہنم پر پل بچھایا جائے گا، الیٰ اخر الحدیث۔ (اخر جہ الحاکم)

## باب

## ﴿کثرتِ امتِ محمدیہ اور آخرت میں اس کی پہچان﴾

## بعض انبیاء کا صرف ایک امتی ہوگا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿انا اول شافع فی الجنة وانا اکثر الانبیاء تبعاً یوم  
القیامة وان من الانبیاء من یأتی یوم القیامة ما یرصدقه  
من امتہ الا رجل واحد﴾ (اخرجه مسلم)  
”میں جنت کے بارہ میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں،  
اور قیامت کے دن میری امت کی تعداد تمام انبیاء کی امتوں سے  
زیادہ ہوگی، قیامت کے دن بعض انبیاء کرائم ایسے بھی آئیں گے  
جن کی امت میں صرف ایک آدمی ان کی تصدیق کرنے والا  
ہوگا۔“

## ﴿کثرتِ امتِ محمدیہ ﷺ﴾

حضرت ابو مالک اشعرؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا:

﴿والذی نفسی بیدہ لیبعثن اللہ منکم یوم القیامة الی  
الجنة مثل اللیل الاسود زمرة جمیعا یحیطون الارض  
فتقول الملائكة لما جاء مع محمد اکثر مما جاء مع  
الانبیاء﴾ (اخرجه الطبرانی)

”مجھے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے، قیامت  
کے دن اللہ تعالیٰ کالی سیاہ رات کی طرح تم میں سے ایک جماعت

کو جنت میں داخل کرے گا، جو زمین کو گھیرے ہوئے ہوگی۔ فرشتے کہیں گے: جتنی امت حضرت محمد ﷺ کے ساتھ آئی ہے اتنی کسی بھی نبی کے ساتھ نہیں آئی۔“

### شادی کر کے امت بڑھاؤ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿تزوجوا فانی مکاثر بکم الامم يوم القيامة﴾ (اخرجه الاصبهانی)

”شادی کیا کرو! کیونکہ میں تمہاری وجہ سے قیامت کے دن دیگر امتوں پر فخر کروں گا۔“

### وضو کے سبب پیشانیوں کی چمک

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿ان امتی يدعون يوم القيامة غرا محجلين من اثر الوضوء فمن استطاع منكم ان يطيل غرة فليفعل﴾ (اخرجه الشيخان)

”میری امت کو جب قیامت کے دن بلایا جائیگا تو ان کی پیشانیاں وضو کے اثر سے چمک رہی ہوں گی، پس جو شخص اپنی چمک بڑھا سکتا ہے، اسے ایسا کرنا چاہئے۔“

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ اپنی امت میں سے ان لوگوں کو کیسے پہچانیں گے جو بعد میں آئیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر ایک آدمی کا گھوڑا روشن پیشانی والا ہو تو کیا وہ اسے دیگر گھوڑوں کے درمیان میں نہیں پہچانے گا؟ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے امتیوں کی پیشانیاں وضو کے اثر سے چمک رہی ہوں گی اور میں انہیں حوض کوثر پر ملوں گا۔ (اخرجه مسلم)

## امت محمدیہ ﷺ کی پہچان

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اننا اول من يؤذن له بالسجود يوم القيامة وانا اول من يرفع رأسه فانظر الى بين يدي فاعرف امتي بين الامم، ومن خلفي مثل ذلك وعن يميني مثل ذلك وعن شمالي مثل ذلك. فقال له رجل فكيف تعرف امتك يا رسول الله بين الامم فيما بين نوح الى امتك؟ قال هم غر محجلون من اثر الوضوء ليس احد كذلك غيرهم، واعرفهم انهم يؤتون كتبهم بايمانهم واعرفهم تسعى ذريتهم بين ايديهم﴾

(اخرجه احمد والبخاري)

”میں قیامت کے دن سب سے پہلا فرد ہوں گا جسے سجدہ کی اجازت دی جائے گی، اور میں سب سے پہلے سر اٹھاؤں گا۔ میں اپنے سامنے دیکھوں گا اور دیگر امتوں میں اپنی امت کو پہچانوں گا، اپنے پیچھے بھی اسی طرح اپنی امت کو پہچانوں گا، اپنی دائیں طرف بھی اور اپنی بائیں طرف بھی۔ ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ حضرت نوحؑ کی امت سے لے کر اپنی امت تک کی ساری امتوں کے درمیان سے اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وضو کے اثر سے ان کے اعضاء وضو چمکتے ہوں گے، اس امت کے سوا اور کسی میں یہ صفت نہ ہوگی اور میں انہیں پہچان لوں گا کہ انہیں ان کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے، اور اس لئے بھی انہیں پہچان لوں گا کہ ان کی اولاد ان کے آگے آگے چلتی ہوگی۔“

## سب سے پہلے امت محمدیہ ﷺ کا حساب ہوگا

حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿نَحْنُ الْآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا إِلَّا وَلَوْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ﴾

(المقضى لهم قبل الخلائق) (اخر جہ ابن ماجہ)

”ہم دنیا میں سب سے آخر میں آئے، قیامت میں سب سے پہلے انھیں گے اور تمام مخلوقات سے پہلے ہمارا حساب ہوگا۔“

## امت محمدیہ ﷺ کے گناہ یہود و نصاریٰ پر ڈال دیے جائیں گے

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿تَحْشُرُ هَذِهِ الْأُمَّةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ

فَصَنْفٌ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَصَنْفٌ يَحْسَبُونَ

حِسَابًا يَسِيرًا وَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَصَنْفٌ يَجِئُونَ عَلَى

ظُهُورِهِمْ كَأَمْثَالِ الْجِبَالِ الرِّسَالُ ذُنُوبًا فَيَقُولُ اللَّهُ

لِلْمَلَأْنِكَةِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مِنْ هَؤُلَاءِ؟ فَيَقُولُونَ هَؤُلَاءِ

عَبِيدٌ مِنْ عِبِيدِكَ كَانُوا يَعْبدُونَكَ لَا يَشْرُكُونَ بِكَ

شَيْئًا وَعَلَى ظُهُورِهِمْ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبُ فَيَقُولُ حَطُّهَا

عَنْهُمْ وَضَعُوهَا عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَادْخُلُوهُمْ

الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي﴾ (اخر جہ الطبرانی والحاكم وصححه)

”یہ امت قیامت کے دن تین اقسام پر اٹھائی جائے گی (۱) کچھ

لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے (۲) کچھ لوگوں کا

آسان حساب ہوگا اور وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے

(۳) اور کچھ لوگ اپنی پشتوں پر بڑے بڑے گڑے ہوئے پہاڑوں

جتنے گناہ اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھیں گے حالانکہ ان سے بہتر جانتے ہوں گے، یہ کون لوگ ہیں؟ وہ عرض کریں گے: آپ کے بندوں میں سے کچھ بندے ہیں جو آپ کی عبادت کرتے تھے، آپ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے، ان کی پشت پر غلطیاں اور گناہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ان سے ان کے گناہ ہٹا دو! اور ان کے گناہوں کو یہود و نصاریٰ پر ڈال دو، اور ان کو میری رحمت سے جنت میں داخل کر دو۔“

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْخَلَائِقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِذْنَ لَامَةِ مُحَمَّدٍ فِى السَّجْدِ وَنَ لَه طَوِيْلًا، ثُمَّ يَقَالْ لَهُمْ اِرْفَعُوْا رُؤُسَكُمْ قَدْ جَعَلْنَا عَد تَّكُمْ فِدَاءً كَمْ مِنَ النَّارِ﴾

(آخر جہ ابن ماجہ والطبرانی)

﴿جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مخلوقات کو جمع کریں گے تو حضرت محمد ﷺ کی امت کو سجدہ کرنے کی اجازت دیں گے، تو وہ اللہ تعالیٰ کو طویل سجدہ کریں گے۔ پھر ان سے کہا جائے گا: اپنے سر اٹھا لو! ہم نے تمہارے بدلہ میں دوسرے لوگوں کو فدیہ بنا دیا ہے۔“

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿يَجِئُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِذُنُوْبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ يَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَهُمْ وَيَضَعُهُمْ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى﴾

(آخر جہ مسلم)

”قیامت کے دن مسلمانوں میں سے بہت سے لوگ پہاڑوں کے برابر گناہ لے کر آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے گناہ معاف فرما کر

یہودیوں اور عیسائیوں پر ڈال دیں گے۔“

## مسلمانوں کے گناہوں کو یہود و نصاریٰ پر ڈالنے کی حقیقت

علامہ قرطبی ”تحریر فرماتے ہیں کہ یہ احادیث اپنے عموم پر نہیں ہیں بلکہ ان احادیث میں وہ گنہگار مراد ہیں جن پر اللہ تبارک و تعالیٰ اپنا خاص فضل فرمائیں گے۔ اور ان کا جہنم کا ٹھکانا کفار کو دیدیں گے۔ اور یہود و نصاریٰ پر گناہ ڈالنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ کا عذاب ان کے کفر اور انکے گناہوں اور مسلمانوں کے گناہوں کی وجہ سے دو گنا کر دیں گے۔ کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ صرف دوسرے کے گناہوں کے سبب کسی کو عذاب میں مبتلا نہیں فرماتے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَنْزِرْ وَازِرَةً وَزَرَ اخْرٰی﴾ (فاطر: ۱۸)

”اور نہ اٹھائے گا کوئی اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا۔“

اللہ تبارک و تعالیٰ قادر ہیں جس کے عذاب میں چاہیں اضافہ کریں اور جس کے عذاب میں چاہیں تخفیف فرمائیں۔

اور ایک روایت میں ہے: لَا يَمُوتُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا ادْخَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ يَهُودِيًا أَوْ نَصْرَانِيًا یعنی جو مسلمان بھی فوت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوزخ میں یہودی یا عیسائی کو داخل کر دیتے ہیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو گنہگار اپنے گناہوں کی وجہ سے جہنم کے عذاب کا مستحق ہے، اللہ تعالیٰ جب اس کی بخشش فرمائیں گے تو اس کی دوزخ والی جگہ خالی ہو جائے گی، اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی یہودی یا عیسائی کو جو اپنے کفر کی وجہ سے اس کا مستحق بنے گا داخل فرمادیں گے۔ احادیث میں وارد ہے کہ ہر مسلمان چاہے نیک ہو یا گنہگار اس کی دو جگہیں ہیں، ایک جگہ جنت میں اور ایک جگہ جہنم میں۔ اور اسی طرح کافر کی بھی دو جگہیں ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ: ﴿أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ﴾ (مؤمنون: ۱۰) ”وہی ہیں میراث لینے والے۔“ کا یہی معنی ہے کہ مسلمان جنت میں کفار کی جگہوں کے وارث بن

جائیں گے، اور کفار دوزخ میں مومنین کی جگہوں کے وارث بن جائیں گے۔ لیکن یہ وراثت مختلف قسم کی ہے ان میں سے بعض تو وہ حضرات ہوں گے جو بلا حساب جنت کے وارث بنیں گے اور بعض حساب و کتاب کے بعد اور بعض جہنم سے نجات پانے کے بعد۔ بعض حضرات یہ بھی فرماتے ہیں کہ کفار پر مسلمانوں کے جو گناہ ڈالے جائیں گے یہ وہ گناہ ہونگے جن گناہوں کا وہ کفار سبب بنے تھے، اس طرح کہ انہوں نے اس گناہ کو شروع کیا ہوگا اور ان مسلمانوں نے ان کی پیروی کی ہوگی، جب مومنین کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے تو ان کفار کے گناہ باقی ہوں گے جنہوں نے ان گناہوں کی بنیاد ڈالی ہوگی۔ لہذا یہ کہنا کہ مسلمانوں کے گناہ ان پر ڈال دیے جائیں گے مجازاً ہے نہ کہ حقیقت۔ علامہ ابن حجرؒ نے اسی جواب کو قوی کہا ہے۔

☆☆☆



## باب

## ﴿حوضِ کوثر﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿انا اعطیناک الکوثر﴾ (الکوثر: ۱)

”بیشک ہم نے دی تجھ کو کوثر“

حوض سے متعلق پچاس سے زیادہ صحابہ کرامؓ سے روایات مروی ہیں۔

### حوضِ کوثر پر آنے والوں کی تعداد

حضرت ابو بکر صدیقؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿انه یرد علی الحوض اکثر ممن بین صنعاء وایلة﴾

(اخرجه ابن ابی عاصم فی السنة)

”میرے حوض پر اس سے زیادہ افراد آئیں گے جو صنعاء اور ایلة

کے درمیان سما سکیں۔“

### منکرینِ حوضِ کوثر

حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ ایک قوم عنقریب ایسی آئے گی جو حوض

کوثر کا انکار کرے گی، شفاعت کا انکار کرے گی اور اس قوم کا انکار کرے گی جسے دوزخ

سے نکالا جائے گا۔ (اخرجه ابن ابی عاصم فی السنة)

### حوضِ کوثر پر کیا سوال ہوگا؟

حضرت علی بن ابی طالبؓ سے مروی ہے: وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ

نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

﴿انی کائن لکم علی الحوض وسائلکم عن امرین

القرآن وعترتی ﴿﴾ (اخرجه ابو نعیم فی الحلیۃ)  
 ”میں تمہارے حوض پر موجود ہوں گا اور تم سے دو چیزوں کے متعلق  
 پوچھوں گا۔ قرآن کے متعلق اور اپنی اولاد کے متعلق۔“

### حوض کوثر پر سب سے پہلے آنے والے

حضرت علیؑ سے ہی مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿اول زمرة ترد علی الحوض اهل بیتی ومن احبنی من امتی﴾  
 (اخرجه ابن ابی عاصم)

”سب سے پہلے حوض کوثر پر میرے اہل بیت اور مجھ سے محبت  
 رکھنے والے امتی آئیں گے۔“

### حوض کوثر کا تعارف

حضرت ابی بن کعبؓ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

﴿قيل وما الحوض يا رسول الله؟ قال والذي نفسي  
 بيده ان شرابه ابيض من اللبن واحلى من العسل وابر  
 من الثلج واطيب ريحاً من المسك وانيته اكثر عدداً  
 من النجوم لا يشرب منه انسان فيظماً ابداً ولا يصرف  
 فيروى ابداً﴾ (اخرجه ابن ابی عاصم فی السنۃ)

”عرض کیا گیا یا رسول اللہ! حوض کیا ہوگا؟ فرمایا: اس ذات کی قسم!  
 جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید،  
 شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ  
 خوشبودار ہوگا۔ اس کے برتن ستاروں سے زیادہ ہوں گے۔ اس  
 سے جو انسان بھی پئے گا اس کی پیاس ہمیشہ کے لئے بجھ جائے گی  
 اور جو اس سے نہیں پئے گا وہ ہمیشہ پیاسا ہی رہے گا۔“

## بدعتی نہر کوثر سے دور

حضرت انسؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

﴿اغفی رسول اللہ اغفاءً ثم رفع رأسه متبسماً فقلنا ما اضحک یا رسول اللہ؟ فقال نزلت علی أنفاسورة فقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطینک الکوثر حتی ختمها ثم قال هل تدرون ما الکوثر؟ قالوا اللہ ورسولہ اعلم فقال هو نہر اعطانیہ ربی فی الجنة علیہ خیر کثیر ترد علیہ امتی یوم القیامة آیتہ عدد النجوم فیختلج العبد منهم فأقول یارب انه من امتی فیقال انک لا تدری ما احدث بعدک﴾ (اخرجه مسلم)

آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ سر مبارک جھکایا اور پھر مسکراتے ہوئے اٹھایا! ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کیوں مسکرائے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ابھی ایک سورۃ نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطینک الکوثر مکمل سورۃ تلاوت فرمائی، پھر ارشاد فرمایا: تم جانتے ہو کوثر کیا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ وہ نہر ہے جو میرے رب نے مجھے جنت میں عطا فرمائی ہے۔ اس میں خیر کثیر ہے، اس پر قیامت کے دن میری امت آئے گی، اس کے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں۔ پس ایک شخص ان میں سے کھینچ کر نکال دیا جائے گا۔ میں عرض کروں گا یا رب! یہ میری امت میں سے ہے، تو کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ اس نے آپ کے بعد کیا کیا۔

## حوض کوثر کی لمبائی چوڑائی

حضرت انسؓ سے مروی ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھے کوثر دی گئی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کوثر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿نهر فی الجنة عرضه و طوله ما بین المشرق والمغرب لا یشرّب منه احد فیظماً ولا یتوضاً منه احد فیثعث لا یشرّب منه اخفر ذمتی ولا من قتل اهل بیتی﴾ (اخرجه الطبرانی)  
 ”کوثر جنت میں ایک نہر ہے، اس کی لمبائی چوڑائی مشرق و مغرب کے فاصلے کے برابر ہے۔ جو بھی اس سے پئے گا اسے پیاس نہیں لگے گی، جو بھی اس سے وضو کرے گا وہ پراگندہ بال نہیں ہوگا۔ اس سے وہ شخص نہیں پی سکے گا جو میرے عہد و پیام کو توڑے گا اور نہ وہ شخص پی سکے گا جو میرے اہل بیت کو قتل کریگا۔“

## انصار سے حوض کا وعدہ

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿یا معشر الانصار موعدکم حوضی﴾ (اخرجه البزار)  
 ”اے جماعت انصار! تمہارے ساتھ میرا وعدہ ہے حوض کا۔“

## صحابہؓ حوض کوثر کی دعا مانگتے تھے

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں زیاد کے پاس گیا اور وہ حوض کوثر کے بارہ میں گفتگو کر رہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا: آپ حوض کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا: خدا کی قسم! میرا گمان تک نہ تھا کہ میں اس زمانہ تک زندہ رہوں گا اور تمہارے جیسے لوگوں کو حوض کے متعلق شک کی گفتگو کرتے ہوئے دیکھوں گا۔ میں نے مدینہ طیبہ میں ایسی بوڑھی عورتوں کو دیکھا ہے جو ہر نماز کے بعد اپنے رب سے سوال کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو حضرت محمد ﷺ کے حوض پر حاضری نصیب فرمائے۔ (اخرجه الحاكم وابن المبارک)

## حوض کوثر کی زمین

حضرت اسامہ بن زیدؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک روز حضرت حمزہؓ کی ملاقات کو تشریف لے گئے لیکن وہ نہ ملے۔ ان کی گھر والی کہنے لگی: یا رسول اللہ ﷺ مبارک ہو! آپ ﷺ تشریف لے آئے، میرا ارادہ تھا کہ میں آپ ﷺ کے پاس آؤں اور آپ ﷺ کو مبارک باد پیش کروں۔ مجھے ابوعمارہؓ نے بتایا ہے کہ آپ ﷺ کو جنت میں ایک نہر عطا کی گئی ہے جسے کوثر کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں! اس کی زمین یا قوت و مرجان اور زبرجد و لؤلؤ کی ہے۔ وہ کہنے لگیں: میں چاہتی ہوں کہ آپ ﷺ مجھے اس کے بارہ میں بتائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایلہ اور صنعاء کے درمیان جتنی ہوگی۔ اس پر ستاروں کی تعداد جتنے پیالے ہوں گے۔ اس حوض پر آنے والوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب تمہاری قوم ہوگی۔ (اخرجہ الطبرانی وابن جریر)

## سونے اور چاندی کے پرنا لے

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا:

﴿حَوْضِي مَا بَيْنَ أَيْلَةَ إِلَى صَنْعَاءَ لَهُ مِزَابَانِ أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ فَضَّةٍ أَيْتَهُ عِدْدُ نَجُومِ السَّمَاءِ، أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاحِلَى مِنَ الْعَسَلِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمَسْكِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا﴾ (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط)

”میرا حوض ایلہ اور صنعاء کے درمیان کے فاصلے جتنا ہوگا اس کے دو پرنا لے ہونگے ایک سونے کا دوسرا چاندی کا اس کے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہونگے وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگا جو اس سے پئے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔“

## فقراء مہاجرین سب سے پہلے حوض کوثر پر

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿ان حوضی ما بین عدن الی عمان ماؤہ اشد بیاضاً من اللبن واحلی من العسل، وایتہ عدد النجوم، من شرب منه شربة لم یظماً بعدھا ابداً، واول الناس وروداً علیہ فقراء المہجرین، فقال عمر: من ہم یا رسول اللہ؟ قال ہم الشعث رؤسا، الدنس ثیابا الذین لا ینکحون المنعمات ولا یفتح لهم السدد﴾

(اخرجه مسلم واحمد وابن ماجه والترمذی)

”میرا حوض عدن سے عمان جتنا ہوگا، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور اس کے برتن ستاروں کے برابر ہوں گے۔ جو اس سے پئے گا، اسے کبھی پیاس نہ لگے گی، اور لوگوں میں سب سے پہلے اس حوض پر فقراء مہاجرین آئیں گے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ فقراء مہاجرین کون ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ لوگ دنیا میں پراگندہ بال اور میلے لباس والے ہوں گے، جو ناز و نعم میں پٹی عورتوں سے نکاح نہ کر سکتے ہوں گے اور نہ ہی ان کے لئے بند دروازے کھولے جاتے ہوں گے۔“

## آپ ﷺ حوض کوثر پر منتظر ہونگے

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿انی افرطکم علی الحوض یوم القیامة﴾ (اخرجه البزار)

”میں قیامت کے دن حوض پر تمہارا انتظار کروں گا۔“

## حوض کوثر کے برتنوں کی تعداد

حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میرا حوض ایلہ اور عدن کے درمیان کی مسافت سے زیادہ ہوگا۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اس کے برتن ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں۔ وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا، میں اس سے لوگوں کو ایسے ہٹاؤں گا جیسا کہ کوئی شخص اجنبی اونٹنوں کو اپنی..... سے ہٹاتا ہے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ ہمیں پہچان لیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! تم وضو کے اثر سے چمکتی ہوئی پیشانیوں کے ساتھ میرے پاس آؤ گے، تمہارے علاوہ کسی اور کی پیشانیاں چمکدار نہیں ہوں گی۔ (اخر جہ مسلم وابن ماجہ)

## ظالم کا معاون حوض کوثر سے محروم

حضرت خبابؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿سَيَكُونُ أَمْرَاءُ مِنْ بَعْدِي فَلَا تَصْدُقُوهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَا تَعِينُوهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَمَنْ فَعَلَ لَمْ يَرِدْ عَلَى الْحَوْضِ﴾ (اخر جہ الطبرانی وابن حبان والحاکم و صححہ)

”عنقریب میرے بعد حکمران آئیں گے، تم ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کرنا، اور نہ ان کے ظلم میں ان کی مدد کرنا، پس جس نے ایسا کیا وہ میرے پاس حوض پر نہیں آ سکے گا۔“

حضرت کعب بن عجرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ہمارے لئے باہر تشریف لائے اور فرمایا: میرے بعد امراء ہوں گے، جو ان کے پاس جا کر ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا اور ان کی ظلم پر مدد کرے گا وہ نہ مجھ سے ہوگا اور نہ میں اس سے ہوں گا، اور نہ وہ حوض پر آ سکے گا، اور جو شخص ان کے پاس جا کر ان کے ظلم پر ان کی مدد نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ حوض پر آئے گا۔ (اخر جہ مسلم)

## صحابہؓ سے لاکھوں گنا زیادہ لوگ حوض پر

حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَا أَنْتُمْ بِجُزْءٍ مِنْ مِائَةِ الْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرُدُّ عَلَى

الْحَوْضِ﴾ (اخرجه احمد والحاكم)

”جو اتنی میرے حوض پر آئیں گے تم ان کا لاکھواں جزء بھی نہیں ہو“

## قرآن اور اہل بیت حوض پر

حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿أَنْسَى تَارَكَ فِيكُمْ الْخُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِي كِتَابَ

اللَّهِ وَعُتْرَتِي، وَانْهَمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرُدَّ عَلَى الْحَوْضِ﴾

(اخرجه ابن ابی الشیخ وابن ابی عاصم فی السنۃ)

”میں تم میں اپنے بعد دو رہنے والی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں

(۱) کتاب اللہ (۲) اور اپنی عترت (اہل بیت)۔ یہ ایک دوسرے

سے جدا نہ ہوں گے، حتیٰ کہ میرے پاس حوض پر آ پہنچیں گے۔“

## حضرت علیؓ سب سے پہلے حوض پر

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿أَوَّلُكُمْ وَارِدًا عَلَى الْحَوْضِ أَوَّلُكُمْ إِسْلَامًا عَلَى﴾

(اخرجه الحاكم)

”تم میں سب سے پہلے حوض پر آنے والا وہ شخص ہوگا جو تم میں سب

سے پہلے اسلام لایا، یعنی علیؓ۔“

## حوض کوثر سے محروم

حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ارشاد

فرماتے سنا:



﴿انا فرطکم علی الحوض ، من ورد شرب ومن شرب  
لم یظماً ابدا ولیردن علی اقوام اعرفهم و یعرفونی ثم  
یحال بینی و بینهم قال ابو حازم فسمع النعمان بن ابی  
عباس و انا احث هذا الحدیث فقال هکذا سمعت  
سهلا یقول؟ قلت نعم فقال و انا اشهد علی ابی سعید  
الخدری لسمعتہ یزید فیقول انهم منی فیقال انک لا  
تدری ما عملوا بعدک﴾ (اخرجه الشیخان)

”میں تمہیں حوض پر ملوں گا، جو وہاں موجود ہوگا پئے گا اور جو پئے گا  
اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ میرے پاس کچھ گروہ ایسے بھی آئیں  
گے جنہیں میں پہچانتا ہوں، اور وہ مجھے پہچانتے ہیں، مگر میرے اور  
ان کے درمیان پردہ حائل کر دیا جائے گا۔ ایک اور روایت میں یہ  
بھی اضافہ ہے کہ حضور ﷺ فرمائیں گے یہ میرے امتی ہیں، بتایا  
جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا۔“

**آپ ﷺ بھی حوض کوثر سے نوش فرمائیں گے**

حضرت سوید بن عامرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿حوضی اشرب منه یوم القیمة﴾

(اخرجه البوردی وابن فتحون)

”میں اپنے حوض سے قیامت کے دن پیوں گا۔“

**خود غرضی پر صبر**

حضرت عبداللہ بن زیدؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿انکم ستلقون بعدی اثرۃ فاصبروا حتی تلقونی علی

(اخرجه الشیخان)

الحوض﴾

”تم میرے بعد خود غرضی دیکھو گے، تم صبر کرنا۔ حتیٰ کہ میرے پاس  
حوض پر آ جاؤ۔“

### حوض کوثر کے کنارے

حضرت جابر بن عباسؓ فرماتے ہیں: کوثر جنت میں ایک نہر ہے، جس کے  
دونوں کنارے سونے اور چاندی کے ہیں یہ موتیوں اور یاقوت پر چلتی ہے۔ اس کا پانی  
برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ (اخر جہ ابن جریر)

### حوض کوثر کے آنچورے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوثر  
جنت میں ایک نہر ہے اس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اس کا پانی موتیوں پر چلتا  
ہے، جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور مسک سے زیادہ خوشبو دار  
ہے۔ اس کے آب خورے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں۔ جو اس سے پئے گا اس کے  
بعد اسے کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی۔ اس پر سب سے پہلے نادار مہاجرین آئیں گے، پوچھا  
گیا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ پراگندہ سر، غمزہ چہرہ  
والے اور میلے کپڑوں والے ہوں گے، ان کے لئے بند دروازے نہیں کھولے جاتے اور نہ  
ہی وہ ناز و نعم میں پلے عورتوں سے نکاح کر سکتے ہیں، وہ اپنا تمام فرض ادا کر دیتے ہیں جو ان  
کے ذمہ ہوتا ہے اور اپنا حق پورا نہیں لیتے۔ (اخر جہ احمد والترمذی وصحیحہ و ابن ماجہ)

### حوض کوثر کی وسعت لا محدود ہوگی

حضرت عتبہ بن عبدالمسلمیؓ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے آنحضرت ﷺ  
سے پوچھا: آپ ﷺ کا وہ حوض کیا ہے جس کے بارہ میں آپ ﷺ ارشاد فرماتے  
رہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ صنعاء اور بصرہ کی درمیانی مسافت جتنا ہوگا،  
پھر اسے اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے کراع سے اتنا وسیع کر دیں گے کہ کسی مخلوق کو اس کے

کناروں کا علم نہ ہوگا۔ (اخر جہ ابن حبان والبیہقی)

## منکرین سنت حوض کوثر سے محروم

حضرت عثمان بن مظعونؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يا عثمان لا ترغب عن سنتي، فمن رغب عن سنتي ثم مات قبل ان يتوب ضربت الملائكة وجهه عن حوضي يوم القيامة﴾ (اخر جہ الحکیم فی بوادر الاصول)  
 ”اے عثمان! میری سنت سے منہ نہ موڑنا! جس نے میری سنت سے منہ موڑا اور پھر توبہ کرنے سے پہلے مر گیا تو قیامت کے دن اس کے چہرے کو فرشتے میرے حوض سے پھیر دیں گے۔“

## حوض پر امت کا رش

حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لتزد حمن هذه الامة على الحوض ازدحام ابل وردت الخمس﴾ (اخر جہ ابن حبان والطبرانی)  
 ”یہ امت پانچ روز کے پیا سے اونٹوں کے ازدحام کی طرح حوض پر ٹوٹ پڑے گی۔“

## حوض سے پینے والوں کا چہرہ کبھی سیاہ نہ ہوگا

حضرت یزید بن احنسؓ سے ایک طویل حدیث مروی ہے جس کے آخر میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿من شرب منه لم يظمأ بعدها ابدا ولم يسود وجهه ابدا﴾ (اخر جہ ابن حبان والبیہقی)

”جو اس سے پئے گا نہ تو اسے کبھی پیاس لگے گی اور نہ اس کا چہرہ کبھی سیاہ ہوگا۔“

### پینے والوں کی کثرت پر آپ ﷺ کا فخر

حضرت ابو امامہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿ان الانبياء مكاثرون يوم القيامة فلا تحزنوني فاني جالس

لكم على الحوض﴾ (اخرجه ابن ابى عاصم فى السنة)

”انبیاء کرامؑ قیامت کے دن فخر کر رہے ہوں گے، پس تم قیامت کے دن مجھے غمگین نہ کرنا! میں تمہارے لئے حوض پر بیٹھا ہوں گا۔“

### دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا

حضرت ابو براءؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

﴿ابيض من اللبن واحلى من العسل وابرود من الثلج

والين من الزبد﴾ (اخرجه ابن حبان والبيهقى)

”وہ دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مکھن سے زیادہ نرم ہوگا۔“

### حضور ﷺ کا منبر حوض پر

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان منبرى على حوضى﴾ (اخرجه البخارى)

”میرا منبر میرے حوض پر ہوگا۔“

### کوثر کی آواز

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: جو شخص پسند کرے کہ وہ نہر کوثر چلنے کی آواز سنے، تو

اسے چاہئے کہ وہ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لے۔ (اخرجه هنادى الزهد)

باب

﴿ہر نبی علیہ السلام کا اپنا حوض ہوگا﴾

اپنی امت کی کثرت پر انبیاء فخر کریں گے

حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان لكل نبی حوضا وانهم يتباهون ايهم اكثر وارده  
وانی ارجو ان اکون اکثرهم وارده﴾ (اخرجه الترمذی)  
”ہر نبی کا حوض ہوگا، حضرات انبیاء اس پر فخر کریں گے کہ کس کے  
حوض پر زیادہ پینے والے آتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ میرے پاس  
پینے والے سب سے زیادہ آئیں گے۔“

ہر نبی اپنے حوض سے پلائے گا

حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا:

﴿ان الانبياء يتباهون ايهم اكثر اصحابا من امته فارجو  
ان اکون يومئذ اکثرهم کلهم وارده وان کل نبی  
منهم يومئذ قائم علی حوض ملآن معه عصا يدعو من  
عرف من امته ولکل امته سیماء يعرفهم بها نبیهم﴾

(اخرجه الطبرانی)

”حضرات انبیاء کرامؑ ایک دوسرے پر فخر کریں گے کہ کس کی امت  
سب سے زیادہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ میرے پاس اس دن سب  
سے زیادہ پینے والے آئیں گے۔ انبیاء کرامؑ میں سے ہر نبی اس  
دن بھرے حوض پر کھڑا ہوگا۔ ہر نبی کے ہاتھ میں عصا ہوگا، وہ اپنی

امت میں سے جسے پہچانے گا بلائے گا، ہر امت کی ایک نشانی ہوگی  
جس سے انبیاء کرامؑ اپنی اپنی امتوں کو پہچانیں گے۔“

### حوض نبوی ﷺ کے نگران حضرت علیؑ

حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت جابرؓ دونوں سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿علی بن ابی طالب صاحب حوضی یوم القيامة﴾

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

”قیامت کے دن علی بن ابی طالب میرے حوض کے نگران ہوں  
گے۔“

### روزہ داروں کا مخصوص حوض

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان لهم يوم القيامة حوضا ما يردّه غير الصوم﴾

(اخرجه البزار بسند جيد)

”روزہ داروں کے لئے قیامت کے دن ایک مخصوص حوض ہوگا جس  
پر روزہ داروں کے علاوہ اور کوئی نہیں آ سکے گا۔“

### قیامت کے دن ہر شخص پیاسا ہوگا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿كل من ورد القيامة عطشان﴾ (اخرجه ابونعیم فی الحلیۃ)

”جو شخص بھی قیامت کے دن آئے گا پیاسا ہوگا۔“

حضرت قیس بن سعدؓ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو

فرماتے سنا:

﴿من شرب الخمر اتى عطشاناً يوم القيامة﴾

(اخرجه احمد و ابویعلیٰ)

”جس شخص نے شراب پی تو وہ قیامت کے دن پیاسا اٹھے گا۔“

## ﴿جام کو شر کا مستحق بنانے والے اعمال﴾

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگوں کو ایسا برہنہ اٹھایا جائے گا کہ اتنے برہنہ پہلے کبھی نہ تھے، ایسا بھوکا اٹھایا جائیگا کہ اتنے بھوکے پہلے کبھی نہ تھے اور ایسا پیاسا اٹھایا جائیگا کہ اتنے پیاسے پہلے کبھی نہ تھے۔ پس جس نے اللہ کے لئے پہنا ہوگا اللہ اسے پہنائیں گے، جس نے اللہ کے لئے کھلایا ہوگا اللہ اسے کھلائیں گے، جس نے اللہ کے لئے پلایا ہوگا اللہ اسے پلائیں گے، جس نے اللہ کے لئے نیک اعمال کئے ہوں گے اللہ اسے مستغنی کر دیں گے اور جس نے اللہ کے لئے معاف کیا ہوگا اللہ اس سے درگزر فرمائیں گے۔ (اخرجه ابن ابی الدنیافی اصطناع المعروف)

## روزہ دار کو پانی پلانا

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من سقى صائماً سقاہ الله من حوضی شربة لا یظمأ

حتى یدخل الجنة﴾ (اخرجه ابن خزیمہ و البیہقی)

”جو شخص روزہ دار کو پانی پلائے گا، اللہ اسے میرے حوض سے

پلائیں گے کہ پھر وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا حتیٰ کہ جنت میں داخل

ہو جائے۔“

## گرمی کا روزہ رکھنا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو

موسیٰ اشعریؓ کو ایک لشکر دے کر سمند کی طرف روانہ فرمایا۔ اسی سفر کے دوران انہوں نے

رات کی تاریکی میں باد بان اٹھایا تو اچانک ایک ہاتف نے آواز دی: اے کشتی والو ٹھہرو! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے ایک فیصلہ کی خبر دیتا ہوں جسے انہوں نے اپنی ذات پر لازم کیا ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعرئؓ نے فرمایا: بتاؤ! تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پر یہ لازم فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے نفس کو گرمی کے دن اللہ کی رضا کے لئے پیسا سار کھے گا، اسے پیاس کے دن پانی پلائیں گے۔ (آخر جہ البزار بسند جید)

### کسی کو معاف کرنا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ آتَاهُ اخُوهُ مُتَصَلًّا فَلْيَقْبَلْ ذَلِكَ مِنْهُ مُحَقًّا كَانَ أَوْ مُبْطَلًا فَإِنَّ لَمْ يَفْعَلْ لَمْ يَرِدْ عَلَى الْحَوْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

(آخر جہ الحاکم)

﴿جس شخص کے پاس اس کا بھائی معافی مانگنے کے لئے آئے تو اسے چاہئے کہ وہ اس کی معافی قبول کر لے، چاہے وہ معافی مانگنے میں سچا ہو یا جھوٹا، اگر اس نے ایسا نہ کیا تو وہ قیامت کے دن حوض پر نہیں آ سکے گا۔﴾

### مرتد حوض کوثر سے محروم

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ نَكثَ ذِمَّتِي لَمْ يَنْلِ شَفَاعَتِي وَلَمْ يَرِدْ عَلَى الْحَوْضِ﴾

(آخر جہ الطبرانی)

”جو شخص میرے دین سے نکل گیا نہ تو اسے میری شفاعت نصیب ہوگی اور نہ وہ حوض پر آ سکے گا۔“

علامہ دارقطنیؒ لکھتے ہیں کہ علماء فرماتے ہیں: جو شخص دین اسلام چھوڑ دے گا یا کوئی ایسا کام کرے گا جو اللہ کو نا پسند ہے یا جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی تو وہ شخص



حوض کوثر سے محروم رہے گا۔

### فرق ضالہ حوض کوثر سے محروم

بعض احادیث میں جو یہ مذکور ہے کہ کچھ لوگوں کو حوض سے دھتکار دیا جائے گا، اس سے مراد وہ شخص ہوگا جس نے جماعت مسلمین کی مخالفت کی ہوگی، جیسے خارجی، رافضی، معتزلی وغیرہ یہ سب دین خداوندی کو بدلنے والے ہیں۔ اسی طرح وہ ظالم جو ظلم و ستم میں حد سے گذر جاتے ہیں اور حق کو مٹانے اور اہل حق کو ذلیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں یا کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں اور جو گناہوں کو معمولی سمجھ کر کرتے ہیں نیز اہل زلیغ و بدعت بھی حوض کوثر سے محروم رہیں گے۔ اور اگر انہوں نے عقائد میں تبدیلی نہ کی بلکہ صرف اعمال میں کوتاہی کرتے رہے تو مغفرت کے بعد حوض پر جا سکیں گے۔



## باب

## بچوں کی شفاعت

## بچے کی وفات پر اجر

حضرت زرارہ بن اوفیٰ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو اس کے بیٹے کی تعزیت فرمائی تو اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بوڑھا شخص ہوں، اور یہ بیٹا میرا سہارا تھا۔ تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ايسرک ان يستقبلک او یلقاک من ابواب الجنة بالکأس؟ قال من لی بذاک یا رسول اللہ؟ قال اللہ یدلک به ولکل مسلم مات له ولد فی الاسلام﴾

(اخرجه ابن ابی الدنيا)

”کیا تمہیں اس بات سے خوشی ہوتی ہے کہ وہ جنت کے دروازوں میں سے کسی دروازہ پر جنت کا پیالہ لئے ہوئے تمہیں ملے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لئے کون ایسا کرے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا بدلہ دیں گے، اور اسی طرح ہر مسلمان کو بدلہ دیں گے جس کا بچہ اس کی حالت اسلام میں فوت ہوا۔“

## فوت شدہ بچے قیامت کے دن والدین کو جنت کے جام پلائیں گے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: جب قیامت کا دن ہوگا تو مسلمانوں کے بچے جنت سے اپنے ہاتھوں میں شراب لئے ہوئے نکلیں گے، لوگ ان سے کہیں گے ”ہمیں پلا دو“ وہ کہیں گے: ہم تو اپنے والدین کو پلائیں گے، حتیٰ کہ ناقص اور ضائع ہونے والا بچہ بھی جنت کے دروازے پر پڑے ہوئے کہے گا: میں جنت میں داخل نہیں ہوں گا جب تک کہ میرے والدین داخل نہ ہو جائیں۔ (اخرجه ابن ابی الدنيا)

## باب

## ﴿محشر میں مختلف چیزیں کھانے والے حضرات﴾

## روزہ دار عرش کے دسترخوان سے کھائے گا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان لله مائدة تحت العرش عليها ما لا عين رأت ولا أذن سمعت ولا خطر على قلب بشر لا يقعد عليها الا الصائمون﴾ (اخرجه الطبرانی في الاوسط)

”عرش کے نیچے اللہ تعالیٰ کا دسترخوان ہے۔ جس پر ایسے ایسے کھانے ہیں جن کو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے وہم و گمان میں آئے ہیں۔ اس دسترخوان پر روزہ داروں کے سوا کوئی نہیں بیٹھے گا۔“

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿الصائمون تنفح من افواههم رائحة المسك ويوضع لهم يوم القيامة مائدة تحت العرش فيأكلون منها والناس في شدة الجائعين﴾

(اخرجه ابن ابی الدنيا في كتاب الجوع)

”روزہ داروں کے منہ سے کستوری کی خوشبو پھوٹی ہوگی، ان کے لئے قیامت کے دن عرش کے نیچے ایک دسترخوان بچھایا جائے گا، جس سے وہ کھائیں گے، جب کہ لوگ بھوک کی سختی میں ہوں گے۔“

## روزہ داروں کے منہ سے کستوری کی خوشبو

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَخْرُجُ الصَّوَامُونَ مِنْ قُبُورِهِمْ  
يَعْرِفُونَ بَرِيحَ صِيَامِهِمْ اَفْوَاهَهُمْ اطْيَبُ مِنْ رِيحِ الْمَسْكِ  
فَيُلْقُونَ بِالْمَوَائِدِ وَالْاَبَارِيقِ مَخْتَمَةً بِالْمَسْكِ فَيَقَالُ لَهُمْ  
كُلُوا اَفَقَدْ جَعْتُمْ وَاَشْرَبُوا اَفَقَدْ عَطِشْتُمْ وَاَسْتَرِيحُوا فَقَدْ  
اُعِيتُمْ فَيَاكُلُونَ وَيَشْرَبُونَ وَيَسْتَرِيحُونَ وَالنَّاسُ فِي  
الْحِسَابِ فِي عَنَاءٍ وَظَمًا﴾ (اخرجه ابو الشیخ فی الثواب)

”جب قیامت کا دن ہوگا تو روزہ دار اپنی قبروں سے نکلیں گے، وہ اپنے روزہ کی خوشبو سے پہچانے جائیں گے، ان کے منہ سے پھوٹنے والی خوشبو کستوری سے زیادہ عمدہ ہوگی، ان کے سامنے دسترخوان اور کستوری سے سر بہرہ صراحیاں رکھی جائیں گی ان سے کہا جائے گا ”کھاؤ! بے شک تم بھوکے رہے، پیو! بے شک تم پیاسے رہے، اور آرام کرو! بے شک تم تھک چکے ہو“ چنانچہ وہ کھائیں گے، پیئیں گے اور آرام کریں گے جبکہ باقی لوگ حساب کی مشقت اور پیاس میں ہوں گے۔“

### روزہ دار کیلئے جواہرات سے آراستہ سونے کا دسترخوان

حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿يُوضَعُ لِلصَّائِمِينَ تَحْتَ الْعَرْشِ مَائِدَةٌ مِنْ ذَهَبٍ  
مَكْلُومَةٍ بِالذَّرَرِ وَالْجَوَاهِرِ عَلَيْهَا مِنْ اَنْوَاعِ اطْعَمَةِ الْجَنَّةِ  
وَاَشْرِبَتِهَا وَثِمَارُهَا فَهُمْ يَأْكُلُونَ وَيَشْرَبُونَ وَيَتَمَتَّعُونَ  
وَالنَّاسُ فِي شِدَّةِ الْحِسَابِ﴾ (اخرجه الدیلمی)

”روزہ داروں کے لئے عرش کے نیچے سونے کا ایک دسترخوان بچھایا جائیگا جو موتیوں اور جواہرات سے آراستہ ہوگا۔ جس پر جنت کی مختلف کھانے پینے کی چیزیں اور جنت کے پھل ہونگے۔ وہ کھائیں

گے، پیسے گے اور لطف اندوز ہوں گے جبکہ لوگ حساب کی شدت میں مبتلا ہوں گے۔“

حضرت عبداللہ بن رباعؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن دسترنواں بچھایا جائے گا جس سے سب سے پہلے روزہ دار کھائیں گے۔ (آخر جہ حمید بن زنجویہ)

دنیا میں زیادہ کھانے والا آخرت میں زیادہ بھوکا ہوگا

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پاس ڈکار لی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿كف عنا جشاءك فان اكثر كم شبعاً في الدنيا  
اطولكم جو عا يوم القيامة﴾ (آخر جہ الترمذی)

”ہمارے سامنے اپنی ڈکار کو روکو! کیونکہ تم میں سے دنیا میں زیادہ سیر ہو کر کھانے والا قیامت کے دن تم میں سب سے زیادہ بھوکا ہوگا۔“

جبکہ طبرانی میں یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ منقول ہے۔

﴿اهل الشبع في الدنيا هم اهل الجوع غدا في  
الآخرة﴾ (آخر جہ الطبرانی)

”آج دنیا میں سیر لوگ کل آخرت میں بھوکے ہوں گے۔“

حضرت ابن نفیرؒ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿الارب نفس طاعمة في الدنيا جائعة عارية يوم  
القيامة﴾ (آخر جہ ابن ابی الدنيا)

”من لو! بہت سے کھاتے پیتے لوگ قیامت کے دن بھوکے ننگے ہوں گے۔“

## باب

## ﴿اعمالنامہ کی تقسیم﴾

﴿واما من اوتی کتابہ بیمینہ فبقولہاؤم اقرؤا کتابہ انی ظننت انی ملاق حسابیہ..... الی قولہ..... واما من اوتی کتابہ بشمالہ فبقولہ یا لیتی لم اوت کتابہ﴾ (الحاقہ: ۱۹-۲۵)

”سو جس کو ملا اس کا لکھا داہنے ہاتھ میں، وہ کہتا ہے: لیجئے! پڑھیو! میرا لکھا۔ میں نے خیال رکھا اس بات کا کہ مجھ کو ملے گا میرا حساب۔ سو وہ ہیں من مانے گذران میں، اونچے باغ میں، جس کے میوے جھکے پڑے ہیں۔ کھاؤ! اور پیو! راج کر کہ بدلہ اس کا جو آگے بھیج چکے ہو تم پہلے دنوں میں۔ اور جس کو ملا اس کا لکھا بائیں ہاتھ میں، وہ کہتا ہے: کیا اچھا ہوتا! جو مجھ کو نہ ملتا میرا لکھا۔“

﴿فاما من اوتی کتابہ بیمینہ فسوف یحاسب حسابا یسیرا وینقلب الی اہلہ مسرورا واما من اوتی کتابہ وراء ظہرہ فسوف یدعو ثورا ویصلی سعیرا﴾ (انشقاق: ۷-۱۲)

”سو جس کو ملا اس کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں تو اس سے حساب لیں گے آسان حساب، اور پھر کر آئے گا اپنے لوگوں کے پاس خوش ہو کر۔ اور جس کو ملا اس کا اعمال نامہ پیٹھ کے پیچھے سے سو وہ پکارے گا: موت موت! اور پڑے گا آگ میں۔“

﴿وکل انسان الزمنہ طئره فی عنقہ ونخرج لہ یوم القیمۃ کتابا یلقاہ منشورا اقرأ کتیبک کفی بنفسک الیوم علیک حسیا﴾ (بنی اسرائیل: ۱۳، ۱۴)

”اور جو آدمی کہ لگا دی ہے ہم نے اس کی بری قسمت اس کی گردن سے، اور نکال کھائیں گے اس کو قیامت کے دن ایک کتاب کہ دیکھے گا اس کو کھلی ہوئی۔ پڑھ کتاب اپنی! تو ہی بس ہے آج کے دن اپنا حساب لینے والا۔“

﴿وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ﴾ (تکویر: ۱۰)

”اور جب اعمال نامے کھولے جائیں۔“

### اعمال ناموں کی تقسیم کا وقت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يَعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرْضَاتٍ فَمَا عَرْضَتَانِ فَجْدَالٍ وَمَعَاذِيرُ وَأَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّلَاثَةُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَطِيرُ الصُّحُفُ فِي الْأَيْدِي فَأَخَذَ بِيَمِينِهِ وَآخَذَ بِشِمَالِهِ﴾ (آخر جہ الترمذی)

”لوگوں کو قیامت کے دن تین بار پیش کیا جائے گا، ایک بار جدال (جھگڑے) کے وقت، دوسری بار معذرت کے وقت اور تیسری بار اس وقت جب ہاتھوں میں اعمال نامے اڑ کر پہنچیں گے، پس کوئی اپنے دائیں ہاتھ میں لینے والا ہوگا اور کوئی بائیں ہاتھ میں لینے والا ہوگا۔“

حکیم ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث میں مذکور ”جدال“ سے مراد یہ ہے کہ دشمنان خدا اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے جھگڑیں گے، کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کو نہیں پہچانتے ہوں گے، ان کا گمان یہ ہوگا کہ اس بحث و مباحثہ کے ذریعہ انہیں نجات مل جائے گی۔ اور معذرت سے یہ مراد ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت آدمؑ اور دیگر انبیائے کرامؑ کے سامنے اپنی حجت قائم کریں گے، اور دشمنان دین کو جہنم میں بھیجیں گے۔ اور تیسری پیشی مؤمنین کی ہوگی، اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں خلوت میں بلائیں گے، اور اگر عتاب فرمانا مقصود ہو تو اسی

خلوت میں عتاب فرمائیں گے، تاکہ اس مومن کو شرمندگی اور خجالت نہ ہو، پھر اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں معاف فرمادیں گے اور ان سے راضی ہو جائیں گے۔

### اعمال نامے ہوا کے ذریعے پہنچیں گے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿الكتب كلها تحت العرش فاذا كان يوم الوقف يبعث  
الله ريحا فتطيرها بالایمان والشمائل اول خط فيها  
اقرأ كتابك كفى بنفسك اليوم عليك حسيبا﴾

(اخرجه البيهقي)

”اعمال نامے سب عرش کے نیچے ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ایک ہوا چلائیں گے جو اعمال ناموں کو اڑا کر دائیں اور بائیں ہاتھوں میں پہنچا دے گی، اس کی پہلی سطر میں یہ لکھا ہوگا: ”اقرأ کتابک کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا“۔ (پڑھ کتاب اپنی تو ہی بس ہے آج کے دن اپنا حساب لینے والا)۔ (بنی اسرائیل: ۱۳)

### اُن پڑھ بھی اعمال نامہ پڑھ سکے گا

”اقرأ کتابک“ کی تفسیر میں حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن

اُن پڑھ بھی اپنے اعمال نامہ کو پڑھ سکے گا۔ (اخرجه ابن جریر)

### زندگی میں اعمال نامہ کہاں ہوتا ہے؟

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ ہر آدمی کے گلے میں ایک تختی ہے، جس

میں اس کے اعمال لکھے جاتے ہیں۔ جب وہ فوت ہوتا ہے تو اس کے اعمال نامے کو لپیٹ لیا جاتا ہے۔ پھر جب وہ قبر سے اٹھے گا تو اس کے اعمال نامے کو اس کی طرف پھیلا دیا جائے گا اور کہا جائے گا:



﴿اقرأ كتابك كفى بنفسك اليوم عليك حسيبا﴾

(بنی اسرائیل: ۱۳)

”پڑھ کتاب اپنی۔ تو ہی بس ہے آج کے دن اپنا حساب لینے والا۔“

### مومن کا اعمالنامہ پردے میں دیا جائیگا

حضرت ابو عثمان النہدیؓ فرماتے ہیں کہ مومن کو اس کا اعمالنامہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے ایک پردہ میں دیا جائے گا۔ جب وہ اپنے گناہ پڑھے گا تو اس کا رنگ بدل جائے گا اور جب اپنی نیکیاں پڑھے گا تو اس کا رنگ لوٹ آئے گا۔ پھر جو دیکھے گا تو اس کے گناہ نیکیوں میں بدل چکے ہوں گے۔ اس وقت وہ کہے گا: ”ہاؤم اقرؤا کتابیہ“ (الحاقہ: ۱۹) ”لیجئے! پڑھیو! میرا لکھا۔“

### مومن کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائیگا

حضرت عمرؓ نے حضرت کعبؓ سے فرمایا کہ مجھے حدیث آخرت سناؤ! تو حضرت کعبؓ نے فرمایا ہاں! امیر المؤمنین! جب قیامت کا دن ہوگا، تو لوح محفوظ کو اٹھایا جائے گا اور تمام مخلوق اپنے اعمال ملاحظہ کرے گی۔ پھر لوگوں کو اعمال نامے دیے جائیں گے، جن میں بندوں کے اعمال مندرج ہوں گے۔ ان اعمالناموں کو عرش کے گرد پھیلا دیا جائے گا، پھر مومنین کو بلا کر ان کا اعمال نامہ ان کے دائیں ہاتھ میں دیدیا جائے گا، مومن وہ اعمالنامہ لے گا اور اسے پڑھے گا۔ (اخرجہ ابن المبارک)

### بائیں ہاتھ میں اعمالنامہ کیسے دیا جائیگا؟

واما من اوتی کتابہ وراء ظہرہ (اور جس کو ملا اس کا اعمال نامہ پیٹھ کے پیچھے سے۔ (انشاق: ۱۰) کی تفسیر میں حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ اس کے بائیں ہاتھ کو اس کی پشت کے پیچھے کر دیا جائے گا، اسی سے وہ اپنے اعمال نامہ کو لے گا۔ (اخرجہ البیہقی)

## مؤمن کے اعمالنامہ کا عنوان

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
عنوان کتاب المؤمن يوم القيامة حسن ثناء الناس۔ (اخرجه الديلمی)  
”مؤمن کے اعمالنامہ کا عنوان ”حسن ثناء الناس“ (لوگوں کی نیک  
تعریف) ہوگا۔“

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن  
مؤمن کے اعمالنامہ کا عنوان ”الثناء الحسن“ (نیک تعریف) ہوگا۔

## غیبت کی وجہ سے نیکیاں مٹ جاتی ہیں

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
﴿ان الرجل لیؤتی کتابہ منشوراً فیقول یارب حسنات  
کذا وکذا عملتھا لیست فی صحیفتی؟ فیقول محیت  
باغیابک الناس﴾ (اخرجه الاصبہانی)  
”آدمی کو جب اس کا اعمالنامہ ملے گا تو وہ اسے پڑھے گا اور عرض  
کرے گا: یا اللہ! میری فلاں فلاں نیکیاں کہاں ہیں جو میں نے کی  
تھیں؟ وہ میرے اعمالنامہ میں درج نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں  
گے: جو تو نے لوگوں کی غیبت کی ہے اس وجہ سے وہ نیکیاں مٹا دی  
گئی ہیں۔“

## ﴿ہر شخص اپنے امام کے ساتھ محشور ہوگا﴾

یوم ندعو کل اناس بامامہم (جس دن ہم بلائیں گے ہر فرقے کو ان  
کے سرداروں کے ساتھ۔) (بنی اسرائیل: ۷۱) کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں  
یا تو ہدایت کے امام کے ساتھ بلائیں گے یا گمراہی کے امام کے ساتھ۔

## امام ابو حازم کا خوف خدا

حضرت ابو حازم الاعرجؒ نے دوران خطبہ ایک دن خود کو مخاطب کر کے فرمایا:  
 ”اے اعرج! قیامت کے دن ندا ہوگی: اے فلاں فلاں خطا والو! تو وہ گنہگار اکٹھے ہو  
 جائیں گے، پھر ندا ہوگی: اے فلاں فلاں خطا والو! تو وہ بھی جمع ہو جائیں گے۔ پھر فرمایا:  
 میرا خیال ہے کہ تو بھی خطا کاروں کے ساتھ کھڑا ہوگا۔ (آخر جہ ابو نعیم)

## اعمال ناموں کی تقسیم کے وقت انسان کی حالت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے یوم ندعو  
 کل اناس باما مهم کی تفسیر میں ارشاد فرمایا:

﴿يَدْعَىٰ أَحَدُهُمْ فَيُعْطَىٰ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ وَيَمْدُلُهُ فِي جِسْمِهِ  
 وَيَبْيِضُ وَجْهَهُ وَيَجْعَلُ عَلَىٰ رَأْسِهِ تَاجًا مِّنْ لُّؤْلُؤٍ  
 يَتَلَاوُفُ فَيَنْطَلِقُ إِلَىٰ أَصْحَابِهِ فَيُرَوْنَهُ مِّنْ بَعِيدٍ فَيَقُولُونَ  
 اللَّهُمَّ آتِنَا بِهِذَا وَبَارِكْ لَنَا فِي هَذَا فَيَأْتِيهِمْ فَيَقُولُ لَهُمْ  
 أَبْشِرُوا فَاِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِثْلَ هَذَا وَامَا الْكَافِرُ  
 فَيَسُودُ وَجْهَهُ وَيَمْدُلُهُ فِي جِسْمِهِ وَيُرَاهُ أَصْحَابُهُ فَيَقُولُونَ  
 نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا اللَّهُمَّ لَا تَأْتِنَا بِهِ فَيَأْتِيهِمْ فَيَقُولُونَ  
 اللَّهُمَّ آخِرُهُ فَيَقُولُ أْبَعْدَكُمْ اللَّهُ فَاِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ  
 مِثْلَ هَذَا﴾

(آخر جہ الترمذی وحسنہ وابن حبان والبیہقی والبرزواہن ابی حاتم)

اہل محشر میں سے ایک شخص کو بلا کر اسے اس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دے دیا  
 جائیگا اور اس کے جسم کو اونچا کر کے اس کا چہرہ منور کر دیا جائے گا، اور اس کے سر پر  
 موتیوں کا چمکتا ہوا تاج رکھا جائے گا، تو وہ اپنے دوستوں اور ہم نشینوں کے پاس جائے گا  
 ، وہ اسے دور سے دیکھ کر کہیں گے ”اللہم آتِنَا بِهِذَا وَبَارِكْ لَنَا فِي هَذَا“ (اے اللہ

ہمیں بھی یہ عطا فرما اور ہمیں بھی اس کی برکت عطا فرما) جب وہ شخص ان کے پاس پہنچے گا تو انہیں کہے گا: تم خوش ہو جاؤ! تم میں سے ہر ایک کے لئے ایسا ہی ہے۔ اور کافر کی یہ حالت ہوگی کہ اس کا چہرہ سیاہ کر دیا جائے گا اور اس کے جسم کو بڑھا دیا جائے گا۔ جب اس کے ساتھی اس کو دیکھیں گے تو کہیں گے ”نعوذ باللہ من شر هذا اللہم لا تاتنا به“ (ہم اس کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ اے اللہ! اس کو ہمارے پاس مت بھیج) مگر وہ ان کے پاس پہنچ جائے گا۔ اس وقت یہ لوگ کہیں گے ”اللہم اخره“ (اے اللہ! اسے دور کر دے) وہ کہے گا: اللہ نے تم سب کو (اپنی رحمت سے) دور کر دیا ہے، تم میں سے ہر شخص کو ایسا ہی بدلہ ملے گا۔

### نیک سردار کا اکرام

حضرت کعب فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن نیک سربراہ کو پیش کیا جائے گا اور اسے کہا جائے گا: اپنے رب کے پاس حاضر ہو جاؤ! وہ اپنے رب کے پاس حاضر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے پردہ نہیں فرمائیں گے۔ پھر اسے جنت میں جانے کا حکم دے دیا جائے گا، جہاں وہ اپنا اور اپنے ان ساتھیوں کا گھر دیکھے گا، جو اس کے ساتھ نیکی میں شریک تھے، اور اس کی مدد کرتے تھے۔ اور اسے بتایا جائے گا کہ یہ فلاں کا گھر ہے، اور یہ فلاں کا۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے جنت میں جوشان و شوکت، مرتبہ اور نعمتیں تیار فرمائی ہیں وہ ان سب کو دیکھے گا اور وہ اپنے گھروں کو ان کے گھر سے افضل دیکھے گا۔ پھر اسے جنت کے لباسوں میں سے ایک پوشاک پہنائی جائے گی، اس کے سر پر ایک تاج رکھا جائے گا، اسے جنت کی خوشبو لگائی جائے گی اور اس کا چہرہ روشن کر دیا جائے گا۔ میرا خیال ہے کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہو جائے گا۔ پھر جب وہ اس شان و شوکت کے ساتھ نکلے گا تو ہر دیکھنے والی جماعت کہے گی کہ اے اللہ! اسے ہم میں سے کر دے یہاں تک کہ وہ اپنی جماعت کے پاس آ پہنچے گا جو اس کے کار خیر میں شریک ہوتی تھی اور اس کی مدد کرتی تھی۔ وہ آتے ہی کہے گا: اے فلاں! خوش ہو جا اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے

جنت میں ایسی ایسی نعمتیں تیار کی ہیں، پھر وہ ان کو نعمتوں کی خوشخبری سناتا رہے گا، جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جنت میں عزت و مقام تیار کر رکھا ہے، حتیٰ کہ ان کے چہرے بھی اسی طرح سفید ہو جائیں گے۔ پس لوگ ان کو ان کے سفید چہروں کی وجہ سے پہچانیں گے۔ (اخرجه الخرائطی فی مکارم الاخلاق)

## ﴿قیامت میں اپنے اور باپ کے نام سے پکارا جائے گا﴾

### اچھے نام رکھنے کی تاکید

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿انکم ستدعون یوم القیامة بأسمائکم وأسماء آبائکم

فأحسنوا أسماءکم﴾ (اخرجه ابن ابی داؤد، وابن حبان)

”تمہیں قیامت کے دن اپنے اور اپنے باپ کے نام سے پکارا جائے گا۔ پس تم اپنے نام اچھے رکھا کرو۔“

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے ان لوگوں پر رد ہوتا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ لوگوں کو ان کی ماؤں کے ناموں سے پکارا جائیگا۔

## ﴿لوگوں کی صفوف﴾

﴿وعرضوا علی ربک صفا﴾ (الکہف: ۳۸)

”اور سامنے آئیں تیرے رب کے صف باندھ کر۔“

## فرشتے لوگوں کی صفیں بنائیں گے

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان الله ینادی یوم القیامة بصوت رفیع غیر فطیع یا

عبادی انا الله لا اله الا انا ارحم الراحمین واحکم

الحاکمین واسرع الحاسبین یا عبادی لا خوف علیکم

ولا انتم تحزنون احضروا حجتکم ویسروا جوابکم  
فانکم مسؤولون ومحاسبون یاملانکتی اقیموا عبادی  
صفوفا علی اطراف انا مل اقدامهم للحساب ﴿﴾

(اخرجه ابن مندہ فی التوحید)

”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن گھبراہٹ میں نہ ڈالنے والی بلند آواز سے فرمائیں گے: اے میرے بندو! میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں ارحم الراحمین، احکم الحاکمین اور اسرع الحاسبین ہوں، میرے بندو! تم پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی کوئی حزن ہے، اپنی حجت (اعمال صالحہ) پیش کرو! اور اپنے جواب تیار کرلو! تم سے سوال کیا جائے گا اور حساب لیا جائے گا۔ اے میرے فرشتو! میرے بندوں کو ان کے قدموں کی انگلیوں کے کناروں پر حساب کے لئے صف میں کھڑا کر دو۔“

### لوگوں کو خدا تعالیٰ ندادیں گے یا فرشتہ

اس حدیث میں مذکور ہے کہ یہ ارشاد خود اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرمائیں گے جبکہ باقی سب احادیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ کو حکم کریں گے وہ ندا کرے گا۔ مگر چونکہ وہ فرشتہ اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ کی اجازت سے آواز لگائے گا اس لئے یہ آواز اس مذکور حدیث میں اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کی گئی ہے۔

امام قرطبی فرماتے ہیں کہ جن احادیث میں یہ مذکور ہے کہ یہ آواز فرشتہ دے گا۔ پھر اس فرشتے کا یہ کہنا یا عبادی انا اللہ یہ اسی طرح ہوگا جیسے کہ ایک قاری جب سورۃ طہ کی تلاوت کرتا ہے تو کہتا ہے انسی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی۔ (میں جو ہوں اللہ ہوں، کسی کی بندگی نہیں سوا میرے، سو میری بندگی کر۔ طہ: ۱۴)

## باب

## ﴿انسانوں اور جانوروں کے درمیان فیصلہ﴾

## جانوروں سے بھی قصاص لیا جائیگا

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب زمین کو چمڑے کی طرح کھینچ کر پھیلا دیا جائے گا، اور مخلوقات انسان، جن، چوپائے اور وحشی جانوروں کو میدان حشر میں اٹھایا جائے گا، اس دن اللہ تعالیٰ جانوروں سے قصاص لیں گے حتیٰ کہ سینگ والی بکری سے بے سینگ بکری کو ٹکڑا مارنے کا قصاص لیا جائے گا۔ جب اللہ تعالیٰ جانوروں کے درمیان حساب سے فارغ ہوں گے تو انہیں حکم دیں گے، مٹی ہو جاؤ! جب کافر یہ دیکھے گا تو کہے گا: ”یا لیتنی کنت ترابا“ (کسی طرح میں مٹی ہوتا۔ (نبا: ۴۰) (اخرجہ الحاکم)

## جانوروں کی خوشی

حضرت ابو عمران الجونیؓ فرماتے ہیں: مجھے حدیث بیان کی گئی ہے کہ جب جانور یہ دیکھیں گے کہ انسانوں کے دو گروہ بنا دیے گئے، ایک جنت کی طرف اور دوسرا جہنم کی طرف جا رہا ہے۔ تو جانور انسانوں کو پکاریں گے اور کہیں گے:

﴿الحمد لله الذی لم یجعلنا مثلكم لا جنة نرجو ولا

عقابا نخاف﴾ (اخرجہ احمد فی الزهد و ابو نعیم فی الحلیۃ)

”سب تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے ہمیں تمہاری طرح نہیں بنایا۔ نہ ہم جنت میں جانے کی امید رکھتے ہیں اور نہ عذاب سے ڈرتے ہیں۔“

## جانوروں کے درمیان فیصلہ

حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دو بکریوں کو آپس

میں لڑتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا:

﴿يَا اَبَا ذَرٍّ هَلْ تَدْرِي فِيمَ تَنْتَطِحَانِ؟ قُلْتَ لَا. قَالَ وَلَكِنَّ  
اللّٰهَ يَدْرِي وَسَيَقْضٰى بَيْنَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

(اخرجه احمد والبخاري والطبراني في الاوسط والبيهقي)

”اے ابو ذر! کیا تمہیں پتہ ہے یہ کس لئے لڑ رہی ہیں؟ میں نے  
عرض کیا نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لیکن اللہ تعالیٰ کو پتہ  
ہے، اور غنقریب قیامت کے دن وہ ان دونوں کے درمیان فیصلہ  
کرے گا۔“

### سب سے پہلا فیصلہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان اول خصم يقضى فيه يوم القيامة عنان ذات قرن  
وغير ذات قرن﴾ (اخرجه الطبراني في الاوسط)

”قیامت کے دن سب سے پہلے جس جھگڑے کا فیصلہ کیا جائے گا  
وہ دو بکریوں کے متعلق ہوگا۔ ان میں ایک سینگ والی ہوگی اور ایک  
بغیر سینگ والی۔“

### جانور، پتھر بھی سے سوال ہوگا

حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں حضرت محمد  
ﷺ کی جان ہے، اس بکری کا بھی حساب ہوگا جس نے کسی بکری کو ٹکر ماری ہوگی اور پتھر  
سے بھی حساب ہوگا کہ وہ انسان کی انگلی میں کیوں چبھا تھا۔ (اخرجه ابن وهب)

### بلا وجہ شکار کرنے کا قصاص

حضرت ثرید بن سویدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ

فرماتے سنا:



﴿من قتل عصفورا عبثاً عجز الی اللہ یوم القیامۃ یقول  
یا رب ان فلانا قتلنی عبثاً ولم یقتلنی لمنفعۃ﴾

(اخرجه النسائی وابن حبان وابن السنی فی الطب)

”جس نے چڑیا کو بلاوجہ ذبح کیا تو وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے پاس  
احتجاج کرے گی کہ یا اللہ! فلاں نے مجھے فضول ذبح کیا تھا، کسی نفع  
کے لئے ذبح نہیں کیا۔“

امام طبرانیؒ نے حضرت زیدؒ کی روایت سے یہ اضافہ بھی نقل فرمایا ہے کہ نہ تو اس  
نے مجھے قتل کر کے خود فائدہ اٹھایا اور نہ ہی مجھے چھوڑا کہ میں آپ کی زمین میں زندگی گزار  
لیتی۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ما من انسان یقتل عصفوراً فما فوقها بغیر حقها الا  
سأله اللہ عزوجل عنها یوم القیامۃ قیل یا رسول اللہ وما  
حقها؟ قال حقها ان یذبحها فیأکلها ولا یقطع رأسها  
فیرمی بها﴾ (اخرجه النسائی والحاکم وصححه)

”جس انسان نے چڑیا کو یا اس سے بڑے جانور کو ناحق ذبح کیا،  
اس سے اللہ عزوجل قیامت کے دن سوال کریں گے۔ عرض کیا گیا:  
یا رسول اللہ! اس کا حق کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اس کا حق یہ ہے کہ اس  
کو ذبح کرے پھر اس کو کھائے۔ اس کا سر اس لئے نہ کاٹے کہ اسے  
پھینک دے۔“

جانور کو چارہ نہ ڈالنے پر سزا

حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ ایک بار آنحضرت ﷺ کا گدرا یک اونٹ پر ہوا  
جسے دن چڑھے باندھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ اپنے کام کے لئے تشریف لے گئے، جب  
واپس تشریف لائے تو اونٹ اسی طرح باندھا ہوا تھا، آپ ﷺ نے اونٹ کے مالک

سے کہا: تو نے آج اسے چارہ نہیں ڈالا؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ فرمایا: یہ قیامت کے دن تجھ سے جھگڑا کرے گا۔ (اخر جہ ہناد)

## بلی پر ظلم کی سزا

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هَرَّةٍ رِبَطَتَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا وَلَمْ

تَدْعُهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ﴾ (اخر جہ البخاری)

”ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوئی جسے اس نے باندھ کر رکھا، نہ اسے کھلایا اور نہ ہی چھوڑا کہ وہ زمین کے پرندے کھا سکتی۔“

علامہ ابن حبانؒ سے یہ الفاظ بھی منقول ہیں کہ یہ بلی اس عورت کی اگلی اور پچھلی شرم گاہ نوچ رہی ہوگی۔ اور انہی کی دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ جب یہ عورت آگے کو رخ کرے گی تو بھی اسے نوچے گی اور جب پیچھے رخ کرے گی تو بھی اسے نوچے گی۔ (اخر جہ ابن حبان)

## جانور کو ذبح کرنے سے اس کی تسبیح ختم ہو جاتی ہے

حضرت ابو بکرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ فرمایا: جو شکار بھی شکار ہوتا ہے اس کی تسبیح ختم ہو جاتی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی جگہ ایک فرشتہ مقرر فرماتے ہیں جو اس کی جگہ تسبیح کرتا رہتا ہے، حتیٰ کہ وہ شکار قیامت کے دن حاضر ہو جائے۔

(اخر جہ ابن عساکر بسند فیہ ضعیفاء و مجاہیل)



## باب

انبیاء کرام سے تبلیغ رسالت کے سوال

پر امت محمدیہ ﷺ کی گواہی

﴿فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ﴾

(الاعراف: ۶)

”سو ہم کو ضرور پوچھنا ہے ان سے جن کے پاس رسول بھیجے گئے تھے، اور ہم کو ضرور پوچھنا ہے رسولوں سے۔“

﴿يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ﴾ (المائدة: ۱۰۹)

”جس دن اللہ جمع کرے گا سب پیغمبروں کو پھر کہے گا تم کو کیا جواب ملا تھا۔“

﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ

هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ (النساء: ۴۱)

”پھر کیا حال ہوگا جب بلاویں گے ہر امت میں سے احوال کہنے والا اور بلائیں گے تجھ کو ان لوگوں پر احوال بتلانے والا۔“

﴿وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكَ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَىٰ

النَّاسِ وَيَكُونَ الرُّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾ (البقرة: ۱۴۳)

”اور اسی طرح کیا ہم نے تم کو امت معتدل تاکہ ہو تم لوگوں پر گواہ اور ہو رسول تم پر گواہی دینے والا۔“

رسولوں اور امتیوں سبھی سے سوال ہوگا

﴿فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ﴾ (الاعراف: ۶) ”سو ہم کو ضرور پوچھنا

ہے ان سے جن کے پاس رسول بھیجے گئے تھے۔“ کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے

ہیں کہ ہم سب لوگوں سے پوچھا جائے گا کہ ہم نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا اور رسولوں سے پوچھا جائے گا کہ انہوں نے کیا پہنچایا تھا۔ (اخرجہ البیہقی)

## حضرت نوحؑ سے سوال

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا:

﴿يدعى نوح يوم القيامة فيقال هل بلغت؟ فيقول نعم فتدعى امته فيقال لهم هل بلغكم؟ فيقولون ما اتانا من نذير وما اتانا احد. فيقال لنوح من يشهد لك؟ فيقول محمد وامته فذلك قوله وكذلك جعلناكم امة وسطا. قال ولوسط العدل فتدعون فتشهدون له بالبلاغ واشهد عليكم﴾ (اخرجہ البخاری والترمذی والنسائی وابن ماجہ)

”قیامت کے دن حضرت نوحؑ کو بلا کر پوچھا جائے گا: کیا آپ نے پہنچا دیا تھا؟ وہ عرض کریں گے جی ہاں۔ پھر ان کی امت کو بلایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا انہوں نے پہنچایا تھا؟ وہ کہیں گے: ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہیں آیا، ہمارے پاس تو کوئی نہیں آیا۔ حضرت نوحؑ سے پوچھا جائے گا: آپ کے لئے کون گواہی دے گا؟ وہ عرض کریں گے: محمد (ﷺ) اور آپ ﷺ کی امت میرے حق میں گواہی دے گی۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”وذلك جعلناكم امة وسطا“ (اور اسی طرح کیا ہم نے تم کو امت معتدل۔ (بقرہ: ۱۴۳) آیت میں مذکور وسط سے اعتدال مراد ہے۔ پھر تمہیں بلایا جائے گا، تم گواہی دو گے کہ نوحؑ نے پہنچا دیا تھا، اور میں تمہارے بارہ میں گواہی دوں گا۔“

## حضور اور آپ ﷺ کی امت کی گواہی

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يَجِيئُ النَّبِيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ

الرَّجُلَانِ وَكَثُرَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقَالُ لَهُمْ هَلْ بَلَّغْتُمْ

فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَدْعَى قَوْمَهُمْ فَيَقَالُ لَهُمْ هَلْ بَلَّغْتُمْ؟

فَيَقُولُونَ لَا فَيَقَالُ لِلنَّبِيِّينَ مَنْ يَشْهَدُ لَكُمْ أَنْكُمْ بَلَّغْتُمْ

فَيَقُولُونَ أَمَّةٌ مُحَمَّدٌ فَتَدْعَى أَمَّةٌ مُحَمَّدٌ فَيَشْهَدُونَ أَنَّهُمْ

قَدْ بَلَّغُوا فَيَقَالُ لَهُمْ مَا أَعْلَمَكُمْ أَنْهُمْ قَدْ بَلَّغُوا فَيَقُولُونَ

جَاءَنَا نَبِيٌّ بَكْتَابٍ فَأَخْبَرَنَا أَنَّهُمْ قَدْ بَلَّغُوا فَصَدَّقْنَاهُ

فَيَقَالُ صَدَقْتُمْ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ

أُمَّةً وَسَطًا قَالَ عَدَلًا لَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ

الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾ (اخرجه احمد والنسائي والبيهقي)

”قیامت کے دن کسی نبی کے ساتھ ایک امتی ہوگا، اور کسی کے

ساتھ دو امتی ہوں گے، اور کچھ کے ساتھ اس سے زیادہ ہوں

گے، ایک نبی کی قوم کو بلا کر اس سے پوچھا جائے گا کہ کیا انہوں نے

تمہیں پیغام رسالت پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے نہیں، پھر اس نبی سے

پوچھا جائے گا کہ کیا آپ نے اپنی امت کو پیغام پہنچایا تھا؟ وہ

فرمائیں گے جی ہاں، ان سے کہا جائے گا اس کی کون گواہی دے

گا؟ وہ فرمائیں گے حضرت محمد (ﷺ) کی امت گواہی دے گی۔

حضرت محمد (ﷺ) کی امت کو بلایا جائے گا اور ان سے پوچھا

جائے گا کیا اس نبی نے اپنی قوم کو پیغام پہنچایا تھا؟ وہ کہیں گے جی

ہاں! ان سے پوچھا جائے گا کہ آپ کو کیسے علم ہوا؟ وہ عرض کریں

گے کہ ہمارے پاس ہمارا نبی آیا، اس نے ہمیں بتایا کہ تمام رسولوں

نے اپنا پیغام پہنچا دیا تھا، پس ہم نے اسے سچ جانا۔ انہیں کہا جائے گا، تم نے سچ کہا۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وکذلک جعلنا کم امة وسطا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ آیہ مذکورہ میں وسط سے عدل مراد ہے: لتکونوا شهداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا۔ (اور اسی طرح کیا ہم نے تم کو امت معتدل تاکہ ہو تم لوگوں پر گواہ اور ہو رسول تم پر گواہی دینے والا)۔“ (بقرہ: ۱۴۳)

### امت محمدیہ ﷺ پر سبھی رشک کرینگے

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اور میری امت قیامت کے دن ایک بلند ٹیلے پر ہوں گے، ہم دوسرے لوگوں سے ممتاز ہوں گے، ہر ایک انسان یہ خواہش کرے گا کہ وہ ہم میں سے ہوتا، اور ہر قوم اپنے نبی کی تکذیب کرے گی، مگر ہم گواہی دیں گے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغام کو پہنچا دیا تھا۔

(آخر جہ ابن جبر و ابن مندویہ)

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام مخلوقات زمین کی سطح پر ہوں گی، سوائے نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کی امت کے۔ یہ ٹیلے کی طرز کی بلند جگہ پر ہوں گے، جبکہ لوگ ان سے پست جگہ پر ہوں گے۔

### امت محمدیہ ﷺ کی گواہی پر اعتراض اور اس کا جواب

حضرت ابن ابی حیلہؒ بسندہ روایت کرتے ہیں: سب سے پہلے قیامت کے دن حضرت اسرافیلؑ کو پکارا جائے گا۔ ان سے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تو نے میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ عرض کریں گے جی ہاں! میرے پروردگار! میں نے اسے جبرائیل تک پہنچا دیا تھا۔ پھر حضرت جبرائیلؑ کو پکارا جائے گا اور کہا جائے گا: کیا میرا عہد اسرافیلؑ نے تم تک پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے جی ہاں! میرے پروردگار! تو اسرافیلؑ کو آزاد کر دیا جائے گا۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ جبرائیلؑ سے فرمائیں گے: اے جبرائیلؑ! تو نے میرے عہد کے

ساتھ کیا کیا؟ وہ عرض کریں گے: اے میرے پروردگار! میں نے اسے آپ کے رسولوں تک پہنچا دیا تھا۔ پھر رسولوں کو بلایا جائے گا اور پوچھا جائے گا: کیا جبرائیلؑ نے آپ تک میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں! تو جبرائیلؑ کو بھی آزاد کر دیا جائے گا پھر رسولوں سے کہا جائے گا: کیا تم نے میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ جواب دیں گے: جی ہاں! ہم نے آپ کا پیغام پہنچا دیا تھا، پھر ان کی امتوں کو بلایا جائے گا، اور ان سے کہا جائے گا: کیا تمہارے رسولوں نے تم تک میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ بعض کہیں گے: پہنچا دیا تھا، جبکہ بعض انکار کر دیں گے۔ پھر انبیاء ان سے کہیں گے، ہمارے پاس تمہارے خلاف گواہ موجود ہیں۔ وہ پوچھیں گے کہ وہ کون ہیں؟ جواب دیا جائے گا: امت محمدیہ ﷺ۔ پس امت محمدیہ ﷺ کو بلایا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ ان انبیاء نے میرا پیغام اپنی امتوں تک پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے: جی ہاں! پہنچا دیا تھا۔ وہ امتیں اللہ تعالیٰ سے کہیں گی: یا اللہ! یہ لوگ ہمارے خلاف کیسے گواہی دے رہے ہیں، حالانکہ یہ اس وقت ہم میں موجود ہی نہیں تھے۔ پس اللہ تعالیٰ امت محمدیہ ﷺ سے پوچھیں گے: تم ان کے خلاف کیسے گواہی دے رہے ہو، حالانکہ تم نے ان کا زمانہ نہیں پایا؟ امت محمدیہ ﷺ جواب دے گی: یا اللہ! آپ نے ہم میں اپنا رسول بھیجا اور ہم پر اپنی کتاب نازل فرمائی، اور اس میں یہ بیان فرمایا کہ ان رسولوں نے آپ کے پیغام کو اپنی امتوں تک پہنچا دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے قول: وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا سے یہی مراد ہے۔ (آخر جہ ابن المبارک)

### لوح محفوظ کا حساب

حضرت ابونانؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿أول ما يحاسب يوم القيامة اللوح يدعى به  
ترعد فرائصه فيقال له هل بلغت؟ فيقول نعم فيقول ربنا  
من يشهد لك؟ فيقول اسرافيل فيدعى اسرافيل ترعد  
فرائصه فيقال له هل بلغت؟ فيقول نعم، قال

## اللوح الحمد لله الذى نجانى من سوء الحساب ﴿﴾

(اخرجه ابو الشيخ فى العظمة)

”قیامت کے دن سب سے پہلے لوح محفوظ کا حساب ہوگا، اسے بلایا جائے گا تو وہ خوف کے مارے کانپ رہی ہوگی۔ اس سے پوچھا جائے گا: کیا تو نے میرا حکم پہنچا دیا تھا؟ وہ عرض کرے گی جی ہاں! ہمارا رب فرمائے گا تیرے حق میں کون گواہی دے گا؟ وہ عرض کرے گی اسرائیل۔ چنانچہ اسرائیل کو بلایا جائے گا وہ بھی خوف کے مارے کانپ رہے ہوں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا: کیا لوح نے پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے: ہاں! تو لوح کہے گی ”الحمد لله الذى نجانى من سوء الحساب“ (سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے بڑے عذاب سے نجات عطا فرمائی)

## حساب کے ڈر سے سبھی کانپ رہے ہونگے

حضرت وہبؒ فرماتے ہیں: قیامت کے دن حضرت اسرائیلؑ کو بلایا جائے گا، اور وہ کانپ رہے ہوں گے۔ ان سے کہا جائے گا: جو پیغام آپؑ کو لوح نے پہنچایا تھا آپ نے اس کا کیا کیا؟ وہ عرض کریں گے: میں نے جبرائیلؑ تک پہنچا دیا تھا۔ پس حضرت جبرائیلؑ کو بلایا جائے گا وہ بھی کانپ رہے ہوں گے، ان سے کہا جائے گا: جو پیغام آپؑ کو اسرائیلؑ نے پہنچایا تھا آپ نے اس کے ساتھ کیا کیا؟ وہ عرض کریں گے: میں نے رسولوں تک پہنچا دیا تھا۔ پس انبیاءؑ کو بلایا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: جو پیغام تم تک جبرائیلؑ نے پہنچایا تھا تم نے اس پیغام کا کیا کیا؟ وہ عرض کریں گے: ہم نے لوگوں تک پہنچا دیا تھا۔ یہی اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ”فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ“ کا مطلب ہے۔ (اخرجه ابو الشيخ فى العظمة)

## حضور ﷺ کے متعلق امت کی گواہی

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے



حیۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا:

﴿انتم تسألون عنی فما انتم قائلون؟ قالوا نشهد

انک بلغت وادیت ونصحت فقال اللهم اشهد﴾

(اخرجه مسلم)

”تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا تو تم کیا کہو گے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: ہم گواہی دیں گے کہ آپ ﷺ نے پہنچا دیا اور امانت ادا کر دی اور نصیحت فرمائی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! گواہ ہو جا۔“

جانوروں کے خاک ہو جانے کے بعد انبیاء سے سوال ہوگا

امام غزالیؒ فرماتے ہیں: جانوروں کے درمیان حساب ہو جانے اور ان کے خاک ہو جانے کے بعد حضرت اسرافیلؑ، حضرت جبرائیلؑ اور حضرات انبیاء علیہم السلام سے سوال ہوگا۔

﴿کیا سوال ہوگا اور کس سے سوال ہوگا؟﴾

﴿فوریک لنسئلہم اجمعین عما کانوا یعملون﴾

(الحجر: ۹۲، ۹۳)

”سو قسم ہے ہے تیرے رب کی ہم کو پوچھنا ہے ان سب سے جو کچھ وہ کرتے تھے۔“

﴿وقفواہم انہم مسؤولون﴾ (الصافات: ۲۳)

”اور کھڑا رکھو ان کو ان سے پوچھنا ہے۔“

﴿ان السمع والبصر والفؤاد کل أولئک کان عنہ

(الاسراء: ۳۶)

مستولاً﴾

”بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب کی ان سے پوچھ ہوگی۔“

﴿ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ (الانعام: ۲۰)  
 ”پھر اس کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے پھر خبر دے گا تم کو اس کی جو  
 کچھ تم کرتے ہو۔“

﴿قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبِّئُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ﴾ (التغابن: ۷)  
 ”کیوں نہیں! قسم ہے تیرے رب کی تم کو بے شک اٹھانا ہے پھر تم  
 بتلانا ہے جو کچھ تم نے کیا۔“

﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ  
 شَرًّا يَرَهُ﴾ (الزلزلة: ۷، ۸)  
 ”سو جس نے کی ذرہ بھر بھلائی وہ دیکھ لے گا اسے اور جس نے کی  
 ذرہ بھر برائی وہ دیکھ لے گا اسے۔“

﴿ثُمَّ لَتَسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ النَّعِيمَ﴾ (التكاثر: ۸)  
 ”پھر پوچھیں گے تم سے اس دن آرام کی حقیقت۔“

### ہر نعمت کے بارہ میں پوچھا جائیگا

﴿ثُمَّ لَتَسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ النَّعِيمَ﴾ (التكاثر: ۸)  
 ”پھر پوچھیں گے تم سے اس دن آرام کی حقیقت۔“

تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ صحت جسمانی، صحت سماعت، صحت  
 بصارت کے متعلق اللہ تعالیٰ بندوں سے پوچھیں گے کہ تم نے انہیں کن مواقع میں استعمال  
 کیا تھا۔ (اخرجہ ابن ابی حاتم)

حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ثم لتسألن  
 یومئذ عن النعم کی تفسیر میں فرمایا کہ امن اور صحت کے بارہ میں تم سے پوچھا جائے  
 گا۔ (اخرجہ ابن ابی حاتم)

اس آیت کے تحت حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ دنیا کی ہر لذت کے متعلق پوچھا  
 جائے گا۔ (اخرجہ الفریابی و ابونعیم)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: جب ثم لتسلن یومئذ عن النعیم نازل ہوئی تو صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم سے کن نعمتوں کے متعلق سوال کیا جائے گا؟ ہمارے پاس تو صرف دو سیاہ چیزیں (یعنی پانی اور کھجور) ہیں۔ پھر دشمن ہمارے سامنے ہے اور ہماری تلواریں ہمارے کندھوں پر ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (نعمتوں) کا وقت عنقریب آنے والا ہے۔ (اخرجه الترمذی)

### جو تاپہننا اور ٹھنڈا پانی پینا بھی نعمت ہے

حضرت عکرمہؓ فرماتے ہیں کہ جب آیت ثم لتسلن یومئذ عن النعیم نازل ہوئی تو صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں کون سی نعمتیں حاصل ہیں؟ ہم تو آدھے پیٹ جو کی روٹی کھاتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی طرف وحی فرمائی کہ آپ انہیں جواب دیں: کیا تم جوتے نہیں پہنتے؟ کیا تم ٹھنڈا پانی نہیں پیتے؟ یہ بھی نعمت میں داخل ہے۔ (اخرجه ابن ابی حاتم)

### گندم کی روٹی اور حصول سایہ بھی نعمت ہے

حضرت علیؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں جس شخص نے گندم کی روٹی کھائی اور اسے سایہ حاصل رہا، نیز اسے ٹھنڈا پانی پینے کے لئے میسر رہا، تو یہی وہ نعمتیں ہیں جن کے بارہ میں اس سے پوچھا جائے گا۔

### کھجوریں بھی نعمت میں داخل ہیں

حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اور حضرت عمرؓ نے تازہ کھجوریں کھائیں پھر پانی پیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ ان نعمتوں میں سے ہے جن کے متعلق ہم سے سوال ہوگا۔ (اخرجه احمد والنسائی)

### صبح و شام کھانا بھی نعمت ہے

مذکورہ آیت کی تفسیر میں حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ کرامؓ

اس کو بھی نعمت شمار کرتے تھے کہ انسان صبح کا کھانا کھائے اور پھر اسے شام کا کھانا بھی میسر ہو جائے۔ (اخرجه الدنیوری فی المجالسة)

### چار نعمتوں کے متعلق سوال

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَسْأَلَ عَنْ أَرْبَعٍ عَنْ عَمَلِهِ فِيْمَا أَفْنَاهُ؟ وَعَنْ جَسَدِهِ فِيْمَا أَبْلَاهُ؟ وَعَنْ عِلْمِهِ فِيْمَا عَمِلَ فِيْهِ؟ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيْمَا أَنْفَقَهُ؟﴾  
(اخرجه مسلم)

”انسان کے قدم قیامت کے دن اس وقت تک نہیں ہلیں گے جب تک کہ اس سے چار چیزوں کے متعلق نہ پوچھ لیا جائے (۱) اس کی عمر کے بارے میں کہ اس کو کہاں صرف کیا؟ (۲) اس کے جسم کے بارے میں کہ اس کو کس کام میں بوسیدہ کیا؟ (۳) اس کے علم کے بارے میں کہ اس پر کیا عمل کیا؟ (۴) اس کے مال کے بارے میں کہ اس کو کہاں سے حاصل کیا اور کہاں خرچ کیا؟۔“

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ یہ سوالات ان حضرات سے ہوں گے جو حساب کے بعد جنت میں جائیں گے اور جو حضرات بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہوں گے وہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔

### حضرت ابو الدرداءؓ کا خوف

حضرت ابو الدرداءؓ فرماتے ہیں: مجھے سب سے زیادہ خوف اس بات پر ہے کہ جب میں اپنے رب تبارک و تعالیٰ کو ملوں تو وہ یہ نہ پوچھ لے کہ تو نے جو علم دین حاصل کیا تھا اس پر کیا عمل کیا؟۔ (اخرجه ابن المبارک فی الزهد)

## علم دین چھپانے کے متعلق سوال؟

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿تَنَاصَحُوا فِي الْعِلْمِ وَلَا يَكْتُمُ بَعْضُكُمُ بَعْضًا فَنَ خِيَانَةُ الرَّجُلِ فِي عِلْمِهِ أَشَدُّ مِنْ خِيَانَتِهِ فِي مَالِهِ وَإِنَّ اللَّهَ سَأَلَكُمْ عَنْهُ﴾ (اخرجه الطبرانی والاصبهانی فی الترغیب )  
 ”ایک دوسرے کو علم کی تعلیم دو! تم میں سے کوئی شخص ایک دوسرے سے علم نہ چھپائے کیونکہ کسی شخص کی علم میں خیانت مال میں خیانت کرنے سے زیادہ سخت ہے اللہ تعالیٰ تم سے اس کے متعلق سوال فرمائیں گے۔“

## مال و جاہ کے متعلق سوال

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دَعَا اللَّهُ عَبْدًا مِنْ عِبِيدِهِ فَيُوقِفُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَسْأَلُهُ عَنْ جَاهِهِ كَمَا يَسْأَلُهُ عَنْ مَالِهِ﴾

(اخرجه الطبرانی فی الصغیر)

”جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے ہر بندے کو اپنے سامنے کھڑا کریں گے اور اس سے اس کے مرتبہ کے متعلق سوال کریں گے جس طرح کہ اس سے اس کے مال کے متعلق سوال کریں گے۔“

## ہر قدم کے متعلق سوال ہوگا

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مامن عبد يخطو خطوة الا يسأل عنها ماذا اراد بها﴾

(اخرجه ابو نعیم)

”جو آدمی کسی قسم کا قدم اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اس کا سوال کریں گے کہ اس نے کس ارادہ سے قدم اٹھایا تھا؟“

### سب سے پہلا سوال

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان اول ما يسأل عنه يوم القيامة ان يقال له الم اصح جسمك وأروك من الماء البارد﴾

(اخرجه الترمذی وابن حبان والحاکم)

”قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے یہ سوال کیا جائے گا کہ کیا میں نے تیرے جسم کو صحت نہیں بخشی تھی؟ اور تجھے ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں کیا تھا؟“

### مالک اور خاوند سے سوال

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يؤتى بالمليک والمملوک والزوجة والزوجة حتى فيحاسب المليک والمملوک والزوجة والزوجة حتى يقال للرجل شربت يوم كذا وكذا على لذة ويقال للزوج خطبت فلانة مع خطاب فروجنكها وتركنهم﴾

(اخرجه البزار)

”مالک و غلام کو اور خاوند و بیوی کو پیش کیا جائے گا۔ پھر مالک اور غلام سے حساب ہوگا اور خاوند اور بیوی سے حساب ہوگا، حتیٰ کہ انسان کو کہا جائے گا: تم نے فلاں فلاں دن لذت لینے کے لئے پانی

پیا تھا اور خاوند سے کہا جائے گا: تو نے فلاں عورت کو نکاح کا پیغام دیا جب کہ اور لوگوں نے بھی اسے پیغام نکاح بھیجا تھا۔ ہم نے اس کی شادی تیرے ساتھ کر دی اور لوگوں کے ساتھ اس کی شادی نہیں کی۔“

### آنکھ میں سرمہ ڈالنے کا سوال

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يَا مَعَاذُ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْأَلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ جَمِيعِ سَعْيِهِ حَتَّى كَحَلِّ عَيْنَيْهِ وَفَتَاةِ الطِّينَةِ بِاصْبَعِيهِ﴾

(اخرجه ابو نعیم فی الحلیقۃ ابن ابی حاتم)

”اے معاذ! مومن سے قیامت کے دن ہر کام کے متعلق سوال کیا جائے گا، حتیٰ کہ اس سے آنکھوں میں سرمہ ڈالنے اور اپنی انگلیوں سے مٹی توڑنے کے متعلق بھی سوال کیا جائے گا۔“

### بندے سے شادی کا سوال

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَيَدْعُو الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَذْكُرُہُ الْاِلَٰهَ وَنَعْمَہٗ، حَتَّى يَقُولَ سَأَلْتَنِيْ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا اِنْ اَزَوْجَكَ فَلَا نَہٗ فَتَزَوَّجْتَهَا﴾

(اخرجه مسدد)

”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندے کو بلائیں گے اور اسے اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے، حتیٰ کہ فرمائیں گے: تو نے مجھ سے فلاں فلاں دن سوال کیا تھا کہ میں فلاں عورت سے تیری شادی کر دوں، چنانچہ میں نے اس سے تیری شادی کر دی۔“

## امامت کی ذمہ داری کا سوال

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ﴿مَنْ أَمَّ قَوْمًا فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ ضَامِنٌ مَسْئُولٌ لِّمَا  
 ضَمَّنَ فَإِنْ أَحْسَنَ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ صَلَّى خَلْفَهُ  
 وَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَهُوَ عَلَيْهِ﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)  
 ”جو شخص کسی قوم کی امامت کرائے تو اسے چاہئے کہ اللہ سے ڈرے  
 اور یہ جان لے کہ وہ ضامن ہے، اس سے اس کی ذمہ داری کا سوال  
 ہوگا۔ اگر اس نے عمدہ طریقہ سے اپنی ذمہ داری نبھائی تو اس کو سب  
 نمازیوں کے برابر اجر ملے گا، اور اگر اس نے اپنی ذمہ داری میں کمی  
 کی تو اس کا وبال اس پر ہوگا۔“

## تقریر کے متعلق سوال

حضرت حسنؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ فرمایا:  
 ﴿مَا مِنْ عَبْدٍ يَخْطُبُ خُطْبَةً إِلَّا اللَّهُ سَأَلَهُ عَنْهَا مَاذَا  
 أَرَادَ بِهَا﴾ (اخرجه البيهقي)  
 ”جو شخص بھی تقریر کرتا ہے قیامت کے دن اس سے اس کے متعلق  
 سوال کیا جائے گا، کہ اس کا اس سے کیا ارادہ تھا؟“

## سب سے پہلے نماز کا حساب

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے

سنا:

﴿إِنَّ أَوَّلَ مَا يَحْسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةَ يَقُولُ  
 اللَّهُ تَعَالَى لِمَلَكْتَهُ انْظُرُوا إِلَى صَلَاةِ عَبْدِي هَلْ أَتَمَّهَا أَمْ  
 نَقَصَهَا؟ فَإِنْ كَانَتْ تَامَةً كُتِبَتْ لَهُ تَامَةٌ وَإِنْ كَانَ انْتَقَصَ



منہا شیئا قال الله انظر واهل لعبدى من تطوع ؟ فان كان  
 له تطوع قال اتموا لعبدى فريضته من تطوع ﴿﴾  
 (اخرجه ابن المبارک و ابو داؤد و الترمذی و حسنہ و الحاکم  
 و صححه و النسائی و ابن ماجہ )

”قیامت میں سب سے پہلے بندے سے اس کی نماز کے متعلق  
 سوال ہوگا، اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو حکم دیں گے: میرے بندے  
 کی نماز دیکھو! اس نے اسے مکمل ادا کیا تھا یا ناقص ادا کیا تھا؟ اگر  
 اس کی نماز کامل ہوگی تو اس کی نماز کو کامل لکھ دیا جائے گا اور اگر اس  
 نے نماز میں کوتاہی کی ہوگی تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ دیکھو: کیا  
 میرے بندے کے کچھ نوافل ہیں؟ اگر اس کے نوافل ہوں گے تو  
 حکم ہوگا کہ میرے بندے کے فرض کو اس کی نوافل سے پورا  
 کر دو۔“

حضرت تمیم داریؒ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے  
 دن انسان سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا، پس اگر اس نے نماز کو مکمل ادا کیا  
 تھا تو اس کے متعلق لکھ دیا جائے گا کہ اس کی نماز کامل ہے۔ اور اگر اس نے اسے کامل ادا نہ  
 کیا تو اللہ تعالیٰ ملائکہ سے کہیں گے: کیا میرے بندے کے کچھ نوافل ہیں کہ اس کے ذریعہ  
 سے اس کے ضائع شدہ فریضہ کی تکمیل کر دی جائے؟ زکوٰۃ کا حساب بھی اسی طرح ہوگا،  
 پھر تمام اعمال کا حساب اسی طرح ہوگا۔

### سب سے پہلے ناحق خون کا فیصلہ

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اول ما يحاسب به العبد الصلاة واول ما يقضى بين

الناس في الدماء﴾ (اخرجه النسائی)

”بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اور لوگوں کے

درمیان سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا۔“

### اعمال کی قبولیت کا دار و مدار نماز پر

حضرت یحییٰ بن سعیدؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ سب سے پہلے بندے کے اعمال میں سے نماز کو دیکھا جائے گا اگر اس کی نماز قبول ہوگئی تو اس کے دیگر اعمال دیکھے جائیں گے، اگر نماز قبول نہ ہوئی تو اس کے کسی اور نیک عمل کی طرف نہیں دیکھا جائے گا۔ (اخرجه المالک فی الموطأ)

حضرت عبداللہ بن قرطؒ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿اول ما يحاسب به الصلوة فان صلحت صلح

سائر عمله وان فسدت فسد سائر عمله﴾ (اخرجه الطبرانی)

”قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

پس اگر وہ صحیح ہوئی تو اس کے تمام اعمال ٹھیک ہوں گے،

اور اگر نماز خراب ہوئی تو اس کے تمام اعمال خراب ہوں گے۔“

حضرت انسؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة ينظر الله في صلوته

فان صلحت فقد افلح وان فسدت فقد خاب وخسر﴾

(اخرجه الطبرانی)

”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب سے پہلے مومن کی نماز کو

دیکھیں گے۔ اگر نماز ٹھیک ہوگی تو وہ کامیاب ہو جائے گا،

اور اگر نماز میں خرابی ہوئی تو وہ ذلیل و رسوا ہو جائے گا۔“

### نماز میں کمی کا حساب

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان للصلاة المكتوبة عند الله وزنا من انتقص منها شيئا

(اخر جہ الاصبہانی)

حوسب بہ ﴿﴾

”فرض نماز کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی اہمیت ہے۔ اگر اس میں کچھ کمی ہوئی تو اس کا حساب لیا جائے گا۔“

### پیل صراط کے سات برجوں پر حساب ہوگا

حضرت ایتھ بن عبد اللہ الکلائیؒ فرماتے ہیں: جہنم کے سات برج ہوں گے جن پر پیل صراط قائم ہوگی۔ پہلے برج کے پاس لوگوں کو روک لیا جائے گا اور کہا جائے گا: انہیں روک لو! ان سے سوال کیا جائے گا، پھر ان سے نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا، پس ہلاک ہونے والے ہلاک ہو جائیں گے اور نجات پانے والے نجات پا جائیں گے۔ اور دوسرے برج کے پاس بھی انہیں روکا جائے گا اور ان سے امانت کے بارے میں سوال کیا جائے گا: اسے انہوں نے ادا کیا تھا یا اس میں خیانت کی تھی۔ پس نجات پانے والے نجات پا جائیں گے اور ہلاک ہو جانے والے ہلاک ہو جائیں گے۔ پھر انہیں تیسرے برج کے پاس روک لیا جائے گا اور ان سے صلہ رحمی کے متعلق سوال ہوگا کہ انہوں نے صلہ رحمی کی تھی یا قطع رحمی؟ پس نجات پانے والے نجات پا جائیں گے اور ہلاک ہو جانے والے ہلاک ہو جائیں گے۔ اس دن صلہ رحمی کہے گی: اے اللہ! جس نے صلہ رحمی کی تھی تو اس سے تعلق جوڑ لے اور جس نے قطع رحمی کی تھی تو اس سے قطع تعلق کر لے۔ (اخر جہ ابن ابی حاتم)

### ادنیٰ سے ادنیٰ چیز کے متعلق بھی سوال ہوگا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ما فوق الازار وخلف الخبز وظل الحائط وجرة الماء﴾

فضل بحاسب بہ او یسأل عنہ المرء یوم القیامۃ ﴿﴾

(اخر جہ البزار و ابو نعیم بسند حسن)

”انسان سے تہ بند سے زائد، روٹی سے زائد، دیوار کے سائے سے زائد اور پانی کے گھونٹ سے زائد سب اشیاء کا حساب لیا جائے گا۔“

یاد فرمایا کہ بندے سے قیامت کے دن ان چیزوں کے متعلق سوال کیا جائے گا۔“

### تین چیزوں کے متعلق سوال نہیں ہوگا

حضرت ابن حبیبؒ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے۔ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی تھے۔ باغ والا آپ ﷺ کے لئے کھجور کا ایک خوشہ لے آیا اور سامنے رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا۔ پھر آپ نے ٹھنڈا پانی منگا کر پیا اور فرمایا: تم سے قیامت کے دن اس کے متعلق بھی پوچھا جائے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم سے قیامت کے دن اس کے متعلق بھی پوچھا جائے گا؟ فرمایا: ہاں! مگر تین چیزوں کے بارہ میں حساب نہیں ہوگا (۱) کپڑے کا وہ ٹکڑا جس سے انسان اپنا ستر چھپائے (۲) روٹی کا وہ ٹکڑا جس سے انسان اپنی بھوک دور کرے (۳) وہ رہائش جس میں وہ سردی گرمی سے محفوظ رہ سکے۔ (آخر جہ احمد بسند جید)

### پانی، سایہ اور کھجور کے متعلق بھی سوال ہوگا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَنْ النَّعِيمِ الَّذِي تَسْأَلُونَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَرَطْبٌ طَيِّبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ﴾ (آخر جہ الترمذی)

”قسم ہے اس ذات کی جس قبضہ قدرت میں میری جان ہے! وہ نعمتیں جن کے متعلق قیامت کے دن سوال کیا جائے گا وہ ٹھنڈا سایہ اور عمدہ کھجور اور ٹھنڈا پانی ہوگا۔“

### جہنم میں سب سے پہلے طالین شہرت داخل ہونگے

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَنْزِلُ إِلَى

العباد لیقضیٰ بینہم وکل امة جائیة فأول من یدعو نہ رجل جمع القرآن ورجل یقتل فی سبیل اللہ ورجل کثیر المال فیقول للقاری الم اعلمک ما انزلت علی رسولی؟ قال بلی یا رب قال فماعملت فیما علمت؟ قال کنت اقوم بہ آناء اللیل و آناء النهار، فیقول اللہ لہ کذبت ویقول اللہ لہ بل اردت ان یقال فلان قاری فقد قیل ذاک. ویؤتی بصاحب المال فیقول اللہ لہ الم اوسع علیک حتی لم ادعک تحتاج الی احد قال بلی یا رب قال فماعملت فیما آتیٰک؟ قال کنت اصل الرحم واتصدق فیقول اللہ لہ کذبت وتقول لہ الملائکة کذبت ویقول اللہ بل اردت ان یقال فلان جواد فقد قیل ذاک. ویؤتی بالذی قتل فی سبیل اللہ فیقول اللہ فیماذا قتلت؟ فیقول امرت بالجهاد فی سبیلک فقاتلت حتی قتلت فیقول اللہ لہ کذبت وتقول لہ الملائکة کذبت فیقول اللہ بل اردت ان یقال فلان جرى فقد قیل ذاک. فأولئک الثلاثة اول خلق اللہ تسعیر بہم النار یوم القيامة ﴿﴾ (اخرجه الترمذی وحسنہ والحاکم وصححه)

”جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تبارک و تعالیٰ بندوں کی طرف اتریں گے تاکہ ان کے درمیان فیصلے کریں۔ اس وقت ہر امت گھٹنوں کے بل گری ہوئی ہوگی۔ سب سے پہلے جسے وہاں بلایا جائے گا وہ شخص ہوگا جس نے قرآن یا دکیا تھا اور وہ شخص جو جہاد میں شہید ہوا تھا اور وہ شخص جو بہت مالدار تھا۔ اللہ تعالیٰ قاری سے فرمائیں گے: میں نے تجھے اس کی تعلیم نہیں دی تھی جسے میں نے

اپنے رسولوں پر نازل کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں یا رب! اللہ تعالیٰ پوچھیں گے: پھر تو نے جو علم حاصل کیا تھا اس پر کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں رات دن اس کو پڑھا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو جھوٹ بولتا ہے تیرا تو یہ ارادہ تھا کہ یہ شہرت ہو فلاں قاری صاحب ہیں اور یہ شہرت ہو چکی۔ پھر مالدار کو پیش کیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں نے تجھے وسعت نہیں بخشی تھی؟ حتیٰ کہ میں نے تجھے کسی کا محتاج نہ چھوڑا تھا۔ وہ عرض کرے گا: جی ہاں یا رب! کیوں نہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جو کچھ میں نے تجھے دیا تھا تو نے اس کا کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں صلہ رحمی کرتا رہا اور صدقہ کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ اس سے کہیں گے: تو جھوٹ بولتا ہے، فرشتے بھی اس سے کہیں گے: تو جھوٹ بولتا ہے! اور اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تیرا ارادہ تو یہ تھا کہ یہ شہرت ہو کہ فلاں مخی ہے اور یہ شہرت ہو چکی۔ پھر اس کو پیش کیا جائے گا جو جہاد میں شہید ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: تجھے کیوں قتل کیا گیا؟ وہ عرض کرے گا: آپ نے اپنے راستہ میں جہاد کا حکم فرمایا تھا اس لئے میں نے جہاد کیا حتیٰ کہ شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے تو نے جھوٹ بولا اور فرشتے بھی اس سے کہیں گے کہ تو نے جھوٹ بولا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تیرا تو ارادہ یہ تھا کہ یہ شہرت ہو کہ فلاں بڑا بہادر ہے اور یہ شہرت ہو چکی۔ یہ تین لوگ اللہ کی سب سے پہلی مخلوق ہوں گے جن سے قیامت کے دن دوزخ بھڑکائی جائے گی۔“

ریاکار اور طالب دنیا جہنم میں

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اذا كان آخر الزمان صارت امتی ثلاث فرق. فرقة يعبدون الله خالصا وفرقة يعبدون الله رياء وفرقة يعبدون الله يستأكلون به الناس فاذا جمعهم الله يوم القيامة قال للذي كان يستأكل الناس بعزتي وجلالي ما أردت بعبادتي؟ فيقول وعزتك وجلالك استأكل به الناس قال لم ينفعك ما جمعت شيئا تلجأ اليه انطلقوا به الى النار ثم يقول للذي كان يعبد رياء بعزتي وجلالي ما أردت بعبادتي؟ قال بعزتك وجلالك أردت بعبادتك رياء الناس قال لم يصعد الى منه شيء انطلقوا به الى النار ثم يقول للذي كان يعبد ه خالصا بعزتي وجلالي ما أردت بعبادتي؟ قال بعزتك وجلالك انت اعلم بذلك مني أردت به ذكرك وجهك الكريم قال صدق عبدی انطلقوا به الى الجنة﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط والبيهقی فی شعب الايمان والاصبهانی فی الترغيب بسند حسن)

”جب آخری زمانہ ہوگا تو میری امت تین فرقوں میں بٹ جائے گی (۱) ایک فرقہ خالص اللہ کے لئے عبادت کرے گا (۲) ایک فرقہ ریا کے طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گا (۳) ایک فرقہ اس لئے اللہ کی عبادت کرے گا کہ اس کے سبب لوگوں سے دولت کمائے۔ جب اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کے دن جمع کریں گے تو اس شخص سے پوچھیں گے جو لوگوں سے مال کماتا تھا، میرے غلبہ اور میرے جلال کی قسم! تو نے میری عبادت سے کیا ارادہ کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: مجھے آپ کے غلبہ اور جلال کی قسم! میں اس کے ذریعے لوگوں سے کھانا چاہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جو کچھ

تو نے جمع کیا اور جس کی طرف تو نے پناہ لی اس نے تجھے کوئی نفع نہ دیا۔ اسے دوزخ میں لے جاؤ!۔ پھر اس سے پوچھا جائے گا جو ریا کاری سے عبادت کرتا تھا: تجھے میری عزت و جلال کی قسم! تو نے میری عبادت سے کیا ارادہ کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: آپ کی عزت و جلال کی قسم! میں نے آپ کی عبادت سے لوگوں کو دکھلا دے کی نیت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اس میں سے میری طرف کچھ بھی نہیں پہنچا۔ اسے بھی دوزخ میں لے جاؤ۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے جس نے خالص اللہ ہی کے لئے عبادت کی ہوگی: تجھے میری عزت و جلال کی قسم! تو نے میری عبادت سے کیا نیت کی تھی؟ وہ عرض کرے گا: آپ کی عزت و جلال کی قسم! آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں، میں نے اس سے آپ کی یاد اور رضا جوئی کا ارادہ کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے بندے نے سچ کہا، اسے جنت میں لے جاؤ۔“

### لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان الله عز وجل يقول يوم القيامة يا ابن آدم مرضت فلم تعدننى قال يا رب كيف اعودك وانت رب العالمين قال اما علمت ان عبدى فلانا مرض فلم تعده اما علمت انك لو عدته لو جدتنى عنده. يا ابن آدم استطعمتك فلم تطعمنى قال يا رب كيف اطعمك وانت رب العالمين قال اما علمت انه استطعمك عبدى فلان فلم تطعمه اما علمت انك لو اطعمته لوجدت ذلك عندى يا ابن آدم استسقيتك فلم



تسقنى قال يا رب كيف اسقيك وانت رب العالمين

قال استسقاك عبدى فلان فلم تسقه اما علمت انك

لوسقيته لو جدت ذلك عندى ﴿﴾ (اخرجه مسلم)

”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے ابن آدم! میں بیمار

ہوا تھا تو نے میری عیادت نہیں کی تھی۔ وہ عرض کرے گا: یا رب!

میں آپ کی کیسے عیادت کرتا؟ حالانکہ آپ رب العالمین ہیں۔ اللہ

تعالیٰ فرمائیں گے: تجھے معلوم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے تو

نے اس کی عیادت نہ کی، تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اس کی عیادت

کرتا تو مجھے اس کے قریب پاتا؟ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے

کھانا طلب کیا، تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ وہ عرض کرے گا: یا

اللہ! میں کیسے آپ کو کھانا کھلاتا؟ حالانکہ آپ رب العالمین ہیں اللہ

تعالیٰ فرمائیں گے: تجھے معلوم نہیں تھا کہ میرے فلاں بندہ نے تجھ

سے کھانا طلب کیا تھا اور تو نے اسے نہیں کھلایا تھا، کیا تو نہیں جانتا

تھا اگر تو اس کو کھلاتا تو اس کا ثواب میرے پاس سے حاصل کرتا

؟ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا مگر تو نے مجھے نہیں

پلایا تھا، وہ عرض کرے گا: یا اللہ! میں آپ کو کیسے پانی پلاتا حالانکہ

آپ رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تجھ سے میرے

فلاں بندے نے پانی مانگا تھا مگر تو نے اسے پانی نہیں پلایا تھا، کیا تو

نہیں جانتا تھا کہ اگر تو اس کو پلاتا تو اس کا ثواب میرے پاس سے

حاصل کرتا؟“

### تندرست اور فارغ شخص کا سخت ترین حساب

حضرت معاویہ بن قرظؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن تندرست اور فارغ شخص

سے سب سے سخت حساب لیا جائے گا۔ (اخرجه ابن المبارک)

## دانے دانے کا حساب

حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں کہ جب ”خوخا“ فتح ہوا اور مسلمان اس میں داخل ہوئے تو اس میں کھانے کے پہاڑ جتنے بڑے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔ ایک شخص نے حضرت سلمان فارسیؓ سے کہا: دیکھو! اللہ تعالیٰ نے ہم پر کس طرح سے فتح کا دروازہ کھولا ہے؟ حضرت سلمان فارسیؓ نے فرمایا: تم اس بات پر خوش ہو رہے ہو اور یہ نہیں دیکھتے کہ ہر ہر دانہ کا حساب دینا پڑے گا۔ (اخرجہ احمد فی الزہد)

## زیادہ مال زیادہ حساب

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ دو درہم والا ایک درہم والے کی نسبت زیادہ سخت حساب میں ہوگا۔ (اخرجہ احمد فی الزہد وابن المبارک وسعید بن منصور)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: جس کا مال زیادہ ہوگا اس کا حساب بھی زیادہ ہوگا۔ (اخرجہ سعید بن منصور)

## قلیل مال قلیل حساب

حضرت محمود بن لبیدؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ثنتان یکرہما ابن آدم یکرہ الموت والموت خیر للمؤمن من الفتنة ویکرہ قلة المال وقلة المال اقل للحساب﴾

”دو چیزیں ایسی ہیں جو انسان کو ناپسند ہیں (۱) موت، حالانکہ موت مؤمن کیلئے فتنہ سے بہتر ہے (۲) قلت مال، حالانکہ قلیل مال کا حساب بھی قلیل ترین ہوگا۔“

## امیر اور غریب کی تمنا

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ما من غنی ولا فقیر الا ود یوم القيامة انه اوتی فی

(اخرجه ابن ماجه)

الدنيا قوتا ﴿﴾

”قیامت کے دن ہر دولت مند اور فقیر کی یہ تمنا ہوگی کہ اے کاش!

اسے دنیا میں گزارے کی روزی دی جاتی۔“

## غریبوں کا خیال نہ رکھنے کا وبال

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

﴿ان الله تعالى فرض للفقراء في اموال الاغنياء قدر ما

يسعهم فان منعوا حتى يجوعوا او يعروا حاسبهم الله

حسابا شديدا وعذبهم عذابا نكرا﴾

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط وابو نعیم فی الحلیۃ)

”اللہ تعالیٰ نے فقراء کے لئے امیروں کے مال میں ان کی گنجائش

کے مطابق ایک مقدار مقرر کی ہے۔ اگر وہ انہیں نہ دیں گے جس

کے سبب وہ بھوکے اور تنگ رہے، تو اللہ تعالیٰ ان سے شدید حساب

لیں گے اور انہیں ایسا عذاب دیں گے جو ان کے وہم و گمان میں بھی

نہ ہوگا۔“

## زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے امیر کا حساب

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ويل للاغنياء من الفقراء يوم القيامة يقولون ربنا ظلمونا

حقوقنا التي فرضت لنا عليهم فيقول الله وعزتي وجلالي

لا قربنكم ولا باعدنهم﴾ (اخرجه الطبرانی)

”قیامت کے دن فقراء کی طرف سے دولت مندوں کے لئے

ہلاکت ہوگی۔ فقراء کہیں گے: اے ہمارے رب! انہوں نے ہم پر

ہمارے ان حقوق کی ادائیگی میں ظلم کیا جنہیں آپ نے ہمارے

لئے ان پر مقرر کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: مجھے میرے غلبہ اور

جلال کی قسم! میں تمہیں اپنا قرب عطا کروں گا اور انہیں اپنے سے دور کر دوں گا۔“

### بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ خود جواب بھنائیں گے

حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا:

﴿ان الله ليسأل العبد يوم القيامة حتى يقول له مامنعك اذا رأيت المنكر ان تنكر؟ فاذا لقن الله عبدا حجته قال يارب رجوتك و فرقت من الناس﴾ (اخرجه ابن ماجه)  
 ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندے سے سوال کریں گے، یہاں تک کہ اس سے پوچھیں گے: جب تو نے خلاف شرع کام ہوتے دیکھا تو تجھے اس کے روکنے سے کس چیز نے منع کیا تھا؟ پھر اللہ تعالیٰ اسے خود جواب بھنائیں گے، تو وہ عرض کرے گا: یا اللہ! مجھے آپ سے امید تھی اور میں ایسے لوگوں سے الگ ہو گیا تھا۔“

### نبی عن المنکر نہ کرنے کا سوال

حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے

سنا:

﴿لا يحقرون احدكم نفسه يرى امر الله عليه فيه مقال ولا يقول فيه فيقول الله عز وجل يوم القيامة ما منعك اذا رأيت كذا وكذا ان لا تقول؟ فيقول اى رب خفت الناس فيقول اياى كنت احق ان تخاف﴾ (اخرجه ابن ماجه)  
 ”تم میں سے کوئی شخص خود کو ہرگز حقیر نہ بنائے، کہ کوئی ایسا کام ہوتا دیکھے جس سے روک ٹوک اللہ کے لئے ضروری ہوگئی ہو، مگر وہ اس سے روک ٹوک نہ کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے فرمائیں گے: تجھے فلاں فلاں بات میں روک ٹوک کرنے سے کس چیز نے

منع کیا تھا؟ تو وہ عرض کرے گا: لوگوں کے خوف نے، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: پھر تو میں زیادہ حق دار تھا کہ تو مجھ سے ڈرتا۔“

### دودھ میں ملاوٹ کرنے والے کو عذاب

حضرت ابو ہریرہؓ نے ایک شخص کو پانی ملا دودھ بیچتے دیکھا تو فرمایا: تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جب تجھے قیامت کے دن حکم دیا جائے گا کہ پانی کو دودھ سے علیحدہ کرو۔

(اخرجه البيهقي والاصبهاني في الترغيب بسند لا باس به)

### قبول نہ ہونے والی دعاؤں کا آخرت میں ثمر

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يَدْعُو اللهَ بِالْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُوقَفَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ  
فَيَقُولُ عَبْدِي اَنِى اَمْرَتُكَ اَنْ تَدْعُوْنِى وَوَعَدْتُكَ اَنْ  
اَسْتَجِيبَ لَكَ فَهَلْ كُنْتَ تَدْعُوْنِى ؟ فَيَقُولُ نَعَمْ يَا رَبِّ،  
فَيَقُولُ اَمَّا اَنْتَ لَمْ تَدْعُنِى بِدَعْوَةٍ اِلَّا اَسْتَجِيبَ لَكَ  
اَلَيْسَ دَعْوَتُنِىْ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا لَغَمٍ نَزَلَ بِكَ اِنْ اَفْرَجَ  
عَنْكَ فَفَرَجْتَ عَنْكَ ؟ فَيَقُولُ نَعَمْ يَا رَبِّ فَيَقُولُ اَنِى  
قَدْ عَجَلْتُهَا لَكَ فِى الدُّنْيَا وَدَعْوَتُنِىْ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا لَغَمٍ  
نَزَلَ بِكَ لَا فَرَجَ عَنْكَ فَلَمْ تَفْرِجْ جَا ؟ قَالَ نَعَمْ يَا رَبِّ  
فَيَقُولُ اَنِى اِدْخَرْتُ لَكَ بِهَا فِى الْجَنَّةِ كَذَا وَكَذَا،  
وَدَعْوَتُنِىْ فِى حَاجَةِ اَقْضِيْهَا لَكَ فِى يَوْمٍ  
كَذَا فَاَقْضَيْتَهَا فَيَقُولُ نَعَمْ يَا رَبِّ، فَيَقُولُ اَنِى عَجَلْتُهَا لَكَ  
فِى الدُّنْيَا وَدَعْوَتُنِىْ فِى حَاجَةِ اَقْضِيْهَا لَكَ فِى يَوْمٍ  
كَذَا لَمْ تَفْرِقْ صَاحِبَانِى اِدْخَرْتُ لَكَ بِهَا فِى الْجَنَّةِ  
كَذَا وَكَذَا. فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ فِى ذَلِكَ الْمَقَامِ يَا لَيْتَهُ لَمْ  
يَكُنْ عَجَلْ لَهُ شَيْءٌ مِنْ دَعَائِهِ﴾ (اخرجه الحاكم)

”اللہ تعالیٰ مومن کو قیامت کے دن بلائیں گے اور اپنے سامنے کھڑا کریں گے اور پوچھیں گے: اے میرے بندے! میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ تو مجھ سے مانگ اور میں نے وعدہ کیا تھا کہ تیری دعا کو قبول کروں گا۔ کیا تو نے مجھ سے مانگا تھا؟ وہ عرض کریگا: جی ہاں یا رب! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے جب بھی مجھ سے دعا کی میں نے قبول کی، کیا تو نے مجھ سے فلاں دن ایک غم کے بارہ میں دعا نہیں کی تھی جو تجھے لاحق ہو گیا تھا کہ میں اسے ٹال دوں: چنانچہ میں نے ٹال دیا تھا۔ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! جی ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں نے وہ دعا تیرے لئے جلد ہی دنیا میں پوری کر دی تھی۔ اور تو نے فلاں دن مجھ سے ایک غم کے بارہ میں دعا کی تھی جو تجھے لاحق ہوا تھا کہ میں اسے تجھ سے دور کر دوں، مگر تیرا دکھ دور نہیں ہوا تھا۔ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! جی ہاں! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں نے اسے تیرے لئے جنت میں فلاں فلاں نعمت بنا کر ذخیرہ کر دیا ہے۔ اور تو نے فلاں دن مجھے اپنی فلاں ضرورت میں پکارا تھا کہ میں تیری ضرورت پوری کر دوں، میں نے تیری ضرورت پوری کر دی تھی، وہ کہے گا: یا اللہ! جی ہاں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے: میں تمہیں وہ چیز جلد ہی دنیا میں عطا کر دی تھی، اور تم نے فلاں فلاں دن مجھ سے فلاں ضرورت کے بارہ میں دعا کی تھی کہ میں تمہاری وہ ضرورت پوری کر دوں، لیکن تمہاری وہ ضرورت پوری نہیں ہوئی۔ میں نے اسے تمہارے لئے جنت میں فلاں فلاں نعمت بنا کر ذخیرہ کر رکھا ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس دن مومن تمنا کرے گا کہ کاش دنیا میں اس کی کوئی دعا قبول نہ ہوئی ہوتی۔“

## غلام، غنی اور مریض کا حساب

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں: قیامت کے دن ایک بندے کو پیش کیا جائے گا جس سے اللہ تبارک و تعالیٰ پوچھیں گے کہ تو نے میری عبادت کیوں نہیں کی؟ وہ کہے گا: آپ نے مجھے آزمائش میں ڈالا، میرے کئی مالک تھے، انہوں نے مجھے مصروف رکھا۔ تو حضرت یوسفؑ کو غلامی کی حالت میں بلایا جائے گا۔ پھر اس شخص سے پوچھا جائے گا کہ وہ زیادہ غلامی میں تھا یا حضرت یوسفؑ؟ وہ عرض کرے گا: حضرت یوسفؑ۔ پھر اسے کہا جائے گا: ان کو تو غلامی نے میری عبادت سے نہیں روکا۔ پھر غنی کو پیش کیا جائے گا، اس سے پوچھا جائے گا کہ تو نے میری عبادت کیوں نہیں کی؟ وہ عرض کرے گا: میرا مال بہت تھا، میں اس میں پھنسا ہوا تھا۔ تو حضرت سلیمانؑ کو ان کی حکومت کی حالت میں بلایا جائے گا، پھر پوچھا جائے گا کہ تو زیادہ مالدار تھا یا حضرت سلیمانؑ؟ وہ عرض کرے گا: حضرت سلیمانؑ۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ان کو تو مال و دولت نے میری عبادت سے نہیں روکا۔ پھر مریض کو پیش کیا جائے گا، اور پوچھا جائے گا تجھے میری عبادت سے کس نے روکا تھا؟ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! آپ نے مجھے بیماری میں مبتلا کیا تھا۔ تو حضرت ایوبؑ کو ان کی بیماری کی حالت میں بلایا جائے گا، پھر پوچھا جائے گا کہ تم زیادہ بیمار تھے یا حضرت ایوبؑ؟ وہ عرض کرے گا: حضرت ایوبؑ۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے: انہیں تو بیماری نے میری عبادت سے نہیں روکا۔ (اخرجه الامام احمد فی الزهد و البیہقی فی شعب الایمان)

## جھوٹی گواہی اور جھوٹی تعریف کا وبال

حضرت سلیمان بن راشدؒ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو شخص دنیا میں کسی قسم کی گواہی دیتا ہے تو یہ گواہی اسے قیامت میں سب لوگوں کے سامنے دینی ہوگی اور جو شخص دنیا میں کسی کی جھوٹی تعریف کرے گا تو اسے قیامت کے دن سب لوگوں کے سامنے ویسی ہی جھوٹی تعریف کرنی ہوگی۔ (اخرجه المبارك)

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ یہ بات صحیح ہے، اس پر یہ ارشاد باری تعالیٰ بھی

دلالت کرتا ہے:

﴿سَتَكْتُبُ شَهَادَتَهُمْ وَيَسْأَلُونَ﴾ (زخرف: ۱۹)

”اب لکھ رکھیں گے ان کی گواہی اور ان سے پوچھ ہوگی۔“

حضرت موسیٰ کو جو الواح عطا کی گئی تھیں ان میں یہ مذکور تھا کہ اے موسیٰ! تو اس چیز کی گواہی نہ دے جس کو تیرے کان محفوظ نہ کریں اور تیرا ذہن اس کی حفاظت نہ کرے اور دل اس پر مطمئن نہ ہو۔ پس میں گواہی دینے والوں کو قیامت کے دن ان کی گواہیوں پر کھڑا کروں گا، اور پھر ان سے سخت باز پرس کروں گا۔ (آخر جہ ابونعیم)

### رعایا پر ظلم کی سزا

ایک بار سلیمان بن عبد الملکؑ نے حج کیا اور کہنے لگا: میرے پاس کسی فقیہ کو لاؤ! تاکہ میں اس سے مسائل حج دریافت کر سکوں۔ اسے حضرت طاؤسؓ کے بارہ میں بتایا گیا، لہذا ایک دربان حضرت طاؤسؓ کے پاس پہنچا اور کہنے لگا: امیر المؤمنین کا حکم ہے کہ میرے پاس کسی فقیہ کو بھیجو! میں اس سے حج کے بعض مسائل پوچھنا چاہتا ہوں۔ حضرت طاؤسؓ نے فرمایا: مجھے معاف رکھئے! مگر دربان نہ مانا اور آپ کو امیر المؤمنین کے پاس پہنچا دیا۔ حضرت طاؤسؓ فرماتے ہیں کہ میں جب سلیمان کے سامنے کھڑا ہوا تو میں نے کہا: اللہ تبارک و تعالیٰ یہاں بیٹھنے کے بارہ میں بھی مجھ سے پوچھیں گے۔ پھر میں نے کہا: امیر المؤمنین! جہنم کے ایک کنویں کے کنارے سے ایک چٹان ستر سال تک گرتی رہی، تب جا کر اس کی گہرائی میں پہنچی، آپ کو معلوم ہے یہ کنواں اللہ تعالیٰ نے کس کے لئے تیار کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ تو میں نے کہا اس شخص کے لئے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمرانی میں شریک کیا مگر اس نے ظلم کیا۔ حضرت طاؤسؓ فرماتے ہیں کہ یہ سن کر سلیمانؑ نے رونا شروع کر دیا۔ (آخر جہ الہیثم بن الحجاج الطائی)

### ذکر اللہ نہ کرنے کا وبال

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:



﴿من قعد منكم مقعدا لم يذكر الله فيه كانت عليه من الله ترة ومن اضطجع مضجعا لا يذكر الله فيه كان عليه من الله ترة﴾ (اخرجه ابو داؤد والنسائی وابن ماجه)  
 ”تم میں سے جو شخص کسی جگہ بیٹھا مگر وہاں اللہ کو یاد نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے گھبراہٹ ہوگی۔ اور جو شخص کسی جگہ پر لیٹا مگر وہاں اللہ کو یاد نہ کیا تو اس پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے گھبراہٹ ہوگی۔“

### درود شریف نہ پڑھنے کا وبال

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ﴿ما جلس قوم مجلسا لم يذكروا فيه ربهم ويصلوا فيه على نبيهم الا كان عليهم ترة ان شاء أخذهم به وان شاء عفا عنهم﴾ (اخرجه الترمذی)  
 ”جو جماعت کسی جگہ بیٹھی اور اس نے اس مجلس میں اپنے رب کو یاد نہ کیا اور اپنے نبی ﷺ پر درود نہ بھیجا تو اس سے مواخذہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں اس وجہ سے پکڑ لے اور اگر چاہے تو انہیں معاف کر دے۔“

### باعث حسرت مجلس

حضرت عبداللہ بن مغفلؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ما من قوم اجتمعوا في مجلس ففترقوا ولم يذكروا الله الا كان ذلك المجلس حسرة عليهم يوم القيامة﴾ (اخرجه الطبرانی والبيهقی بسند صحيح)

”جو جماعت کسی مجلس میں جمع ہوئی اور پھر اٹھ کر چلی گئی اور وہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو یہ مجلس اس جماعت پر قیامت کے دن حسرت کا سبب ہوگی۔“

### زبان کی وجہ سے مواخذہ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ قیامت کے دن بندے کے لئے زبان کے مقابلے میں کوئی چیز ہلکی نہیں ہوگی۔ (اخرجه احمد فی الزهد)

### حاکموں سے سوال

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدُهُ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ إِلَّا فِكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ﴾ (اخرجه الشيخان)

”تم میں سے ہر ایک حاکم ہے، اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہوگا۔ پس امیر لوگوں کا حاکم ہے، اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہوگا۔ اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد کی حاکم ہے، اس سے ان کے متعلق سوال ہوگا۔ اور غلام اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے، اس سے اس کے متعلق سوال ہوگا۔ سن لو! تم میں سے ہر ایک حاکم اور نگہبان ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہوگا۔“

### حاکم سے رعایا اور رعایا سے حاکم کے متعلق سوال

حضرت مقدمؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿لَا يَكُونُ رَجُلٌ عَلَى قَوْمٍ إِلَّا جَاءَ يَقْدُمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
بَيْنَ يَدَيْهِ رَأْيَةً يَحْمِلُهَا وَهُمْ يَتَّبِعُونَهُ فَيَسْأَلُ عَنْهُمْ  
وَيَسْأَلُونَ عَنْهُ﴾ (اخرجه الطبرانی فی الکبیر)  
”جو شخص کسی بھی قوم کا سربراہ ہوگا وہ قیامت کے دن اپنی قوم کے  
آگے آگے چلتا ہوا آئے گا۔ اس کے آگے ایک جھنڈا ہوگا جسے اس  
نے اٹھا رکھا ہوگا، اور لوگ اس کے پیچھے پیچھے ہوں گے، اس سے  
ان لوگوں کے متعلق سوال ہوگا اور لوگوں سے اس کے متعلق سوال  
ہوگا۔“

### ہر چھوٹے امیر سے بھی سوال ہوگا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَا مِنْ أَمِيرٍ يُؤْمَرُ عَلَى عَشْرَةِ أَلْسِنٍ عَنْهُمْ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ﴾ (اخرجه الطبرانی)  
”جو شخص دس آدمیوں کا بھی امیر بنے گا تو ان کے بارے میں بھی  
اس سے قیامت کے دن سوال ہوگا۔“

### مرد سے افرادِ خانہ کے متعلق سوال

حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہر حکمران سے اس کی رعیت  
کے متعلق سوال کریں گے کہ اس نے رعایا میں اللہ کے حکم کو قائم رکھا یا اسے ضائع کر دیا؟  
حتیٰ کہ انسان سے اس کے گھر والوں کے متعلق بھی پوچھا جائے گا۔ (اخرجه الطبرانی)

### قیامت کے دن سربراہوں کی خواہش

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:  
﴿وَبِلَ الْأُمَرَاءِ وَبِلَ لِلْعُرَفَاءِ وَبِلَ لِلْأَمْنَاءِ لِيَتَمَنَّى قَوْمٌ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ أَنْ ذَوَابَهُمْ مَعْلَقَةٌ بِالْثَرِيَّاتِ يَتَذَبذَبُونَ بَيْنَ السَّمَاءِ

والارض ولم یکنوا عملوا علی شیء ﴿﴾ (اخرجه احمد)  
 ”ہلاکت ہے حکمرانوں کے لئے! ہلاکت ہے جان پہچان والوں  
 کے لئے! ہلاکت ہے امانتداروں کے لئے! قیامت کے دن ایک  
 قوم یہ تمنا کریں گی کہ ان کی پیشانیاں ثریا سے لٹکی ہوتیں۔ اور وہ  
 آسمان اور زمین کے درمیان بلبلا رہے ہوتے مگر انہیں کسی کا ذمہ  
 دار نہ بنایا جاتا۔“

### رشوت خور کی سزا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ﴿من ولی علی عشرة فحكم بينهم بما احبوا وكرهوا  
 جی ء یوم القيامة مغلولۃ یداه الی عنقه فان حکم بما  
 انزل اللہ ولم یرتش فی حکمہ ولم یخف فک اللہ عنہ  
 یوم القيامة یوم لا غل الا غلہ وان حکم بغير ما انزل اللہ  
 وارتشی فی حکمہ وحابی شدت یسارہ الی یمینہ  
 ورمی بہ فی جہنم فلم یبلغ قعرہا خمس مائۃ عام﴾  
 (اخرجه الحاكم)

”جو شخص دس آدمیوں کا بھی والی بنا اور ان کے درمیان ان کی پسند و نا  
 پسند کے فیصلے کئے، قیامت کے دن اسے اس حالت میں پیش کیا  
 جائے گا کہ اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ زنجیر سے  
 باندھے ہوئے ہوں گے۔ پس اگر تو اس نے اللہ کے نازل کردہ حکم  
 کے مطابق فیصلے کئے ہوں گے اور رشوت نہ لی ہوگی اور نہ کسی سے ڈرا  
 ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن آزادی عطا کریں گے، جس  
 دن اس کی قید کے سوا اور کوئی قید نہ ہوگی۔ اور اگر اس نے اللہ کے  
 نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلے نہ کئے اور رشوت لی ہوگی تو اس

کے بائیں ہاتھ کو دائیں کے ساتھ باندھ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا اور وہ اس کی گہرائی میں پانچ سو سال تک بھی نہیں پہنچ سکے گا۔“

### عادل حکمران سے بھی حساب لیا جائیگا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿يُؤْتَى بِالْقَاضِيِ الْعَدْلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى مِنْ شِدَّةِ الْحِسَابِ مَا يَتَمَنَّى أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِي تَمْرَةٍ قَطْ﴾

(اخرجه احمد وابن حبان)

”قیامت کے دن عادل قاضی کو بھی پیش کیا جائے گا، اور اس سے اتنی شدت کے ساتھ حساب ہوگا کہ وہ تمنا کر اٹھے گا کہ وہ کبھی دو شخصوں کے درمیان ایک کھجور کا بھی فیصلہ نہ کرتا۔“

### سب سے پہلے ججوں کا حساب ہوگا

حضرت محمد بن واسعؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے قاضیوں کو حساب کے لئے پیش کیا جائے گا۔ (اخرجه النبیوری فی المجالسة)

### ظالم حکمران جہنم میں

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يَجْأءُ بِالْإِمَامِ الْجَائِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَتُخَاصِمُهُ الرِّعِيَّةُ فَيُفْلَجُوا عَلَيْهِ فَيَقَالُ لَهُ سِدْرُكُنَا مِنْ أَرْكَانِ جَهَنَّمَ﴾

(اخرجه البزار)

”قیامت کے دن ظالم حکمران کو پیش کیا جائے گا تو اس کی رعایا اس سے جھگڑا کرے گی حتیٰ کہ اس پر دلائل اور حجت کے ساتھ غالب آجائے گی۔ چنانچہ اس حاکم کو حکم ہوگا کہ جہنم کے حصوں میں سے ایک حصہ میں داخل ہو جاؤ۔“

## جہنم کا تاریک کنواں

حضرت عمرؓ بن خطاب فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿لَا يَلْسَى أَحَدٌ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا إِلَّا وَقَفَهُ اللَّهُ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ فَنَزَلَ بِهِ الْجِسْرُ زَلْزَلَةً فَنَاجَ أَوْ غَيْرَ نَاجٍ لَا يَبْقَى مِنْهُ عَضْوٌ إِلَّا فَارِقٌ صَاحِبُهُ فَإِنْ لَمْ يَنْجُ ذَهَبَ بِهِ فِي جَبِّ مَظْلَمٍ كَالْقَبْرِ فِي جَهَنَّمَ لَا يَبْلُغُ قَعْرَهُ سَبْعِينَ خَرِيفًا﴾

(آخر جہ ابن ابی الدنيا)

”کوئی آدمی لوگوں کے کسی کام کا والی نہ بنے، ورنہ اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے پل پر کھڑا کریں گے جس کی وجہ سے یہ پل ایک دفعہ زور سے کانپے گا، چاہے کوئی نجات پائے یا نہ پائے۔ اس وقت والی کا ہر عضو دوسرے عضو سے جدا ہو جائے گا۔ پھر اگر اس نے نجات نہ پائی تو اسی زلزلہ سے جہنم کے کنویں میں جا پڑے گا، جو قبر کی طرح تاریک ہوگا اور اس کی گہرائی تک ستر سال میں بھی نہ پہنچ سکے گا۔“

حضرت عمرؓ نے (یہ روایت بیان کرنے کے بعد) حضرت سلمانؓ اور حضرت ابوذرؓ سے پوچھا کہ آپ نے بھی یہ روایت آنحضرت ﷺ سے سنی ہے؟ تو ان دونوں حضرات نے فرمایا جی ہاں!

## حکام کو تنبیہ

حضرت وہب بن منبہؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے فرمایا کہ زمین کے بادشاہوں سے کہہ دیں کہ وہ زمین کے قحط زدہ علاقوں میں رہیں اور رعایا کو سرسبز و شاداب جگہ رکھیں۔ اور انہیں کہہ دیں کہ خود گدلا پانی پیئیں اور رعایا کو صاف پانی پلائیں۔ مجھے میری ذات کی قسم! اگر انہوں نے خود کو سرسبز علاقہ میں اور رعایا کو خشک علاقوں میں رکھا، اور خود صاف پانی پیا اور رعایا کو گدلا پانی پلایا تو میں ان سے ایک ایک ذرے اور ایک ایک جو کا حساب لوں گا۔ (آخر جہ احمد فی الزہد)

## باب

## ﴿حساب کے وقت انبیاء اور فرشتوں کی موجودگی﴾

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

﴿وَجِئْنَا بِالنَّبِيِّينَ وَالشَّهَدَاءِ﴾ (الزمر: ۶۹)

”اور حاضر آئیں پیغمبر اور گواہ۔“

﴿وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ﴾ (غافر: ۵۱)

”اور جب کھڑے ہوں گے گواہ۔“

حضرات علماء فرماتے ہیں کہ یہ حساب و کتاب حضرات انبیاء کرامؑ اور فرشتوں کی موجودگی میں ہوگا۔

حضرت سعید بن المسیبؒ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ کے سامنے روزانہ صبح شام آپ ﷺ کی امت کو پیش کیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ اپنی امت کو ان کی نشانیوں اور ان کے اعمال سے پہچانتے ہیں تاکہ آپ ﷺ قیامت کے دن ان کے بارے میں گواہی دے سکیں۔ (اخر جہ ابن المبارک)

”یوم یقوم الاشهاد“ کی تفسیر میں حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ یہاں اشہاد سے مراد فرشتے ہیں۔ (اخر جہ ابو الشیخ)

## باب

## ﴿اعضاء کی گواہی﴾

﴿اليوم نختم على افواههم وتكلمنا ايدىهم وتشهد  
 ارجلهم بما كانوا يكسبون﴾ (یس: ۶۵)  
 ”آج ہم مہر لگا دیں گے ان کے منہ پر اور بولیں گے ہم سے ان  
 کے ہاتھ اور بتلائیں گے ان کے پاؤں جو کچھ وہ کماتے تھے۔“  
 ﴿وقالوا الجلودهم لم تشهد تم علينا قالوا انطقنا الله  
 الذى انطق كل شئ وهو خلقكم اول مرة واليه  
 ترجعون وما كنتم تستترون ان يشهد عليكم سمعكم  
 ولا ابصاركم ولا جلودكم﴾ (فصلت: ۲۲، ۲۱)  
 ”اور وہ کہیں گے اپنے چیزوں کو، تم نے کیوں بتلایا ہم کو؟ وہ بولیں  
 گے ہم کو بلوایا اللہ نے جس نے بلوایا ہے ہر چیز کو اور اسی نے بنایا  
 تم کو پہلی بار اور اسی کی طرف پھیرے جاتے ہو اور تم پرواہ نہ کرتے  
 تھے اس بات سے کہ تم کو بتلائیں گے تمہارے کان اور نہ آنکھیں  
 اور نہ تمہارے چمڑے۔“

﴿يوم تشهد عليهم السنتهم وايديهم وارجلهم بما  
 كانوا يعملون﴾ (النور: ۲۴)  
 ”جس دن کہ ظاہر کر دیں گی ان کی زبانیں اور ہاتھ اور پاؤں جو  
 کچھ وہ کرتے تھے۔“

## بندے کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ مکالمہ

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے،  
 آپ ﷺ مسکرائے، پھر ارشاد فرمایا:



﴿هل تدرون مما اضحك؟ قال قلنا الله ورسوله اعلم، قال من مخاطبة العبد ربه يقول يا رب الم تجرنى من الظلم فيقول بلى، قال فيقول انى لا اجيز على نفسى الا شاهد منى قال فيقول كفى بنفسك اليوم عليك شهيدا وبالكرام الكاتبين شهودا فيختم على فيه ويقال لاركانه انطقى فتنطق باعماله ثم يخلى بينه وبين الكلام فيقول بعده لكن سحقا فعنكن كنت اناضل﴾ (اخرجه مسلم)

”کیا تم جانتے ہو میں کیوں ہنسا ہوں؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جو اپنے رب کے ساتھ مکالمہ کریگا اسے سوچ کر ہنسا ہوں، انسان کہے گا: یا رب! کیا آپ مجھے ظلم سے محفوظ نہیں رکھیں گے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیوں نہیں؟ وہ عرض کرے گا: میں اپنے خلاف بغیر گواہ کے، سزا کی اجازت نہیں دوں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو خود ہی آج اپنا حساب لینے کو کافی ہے، اور کراماً کاتبین تیرے خلاف گواہ ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پھر اس گنہگار کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضاء سے کہا جائے گا: تم بولو! تو وہ اس کے اعمال کی خبر دیتے رہیں گے۔ پھر وہ گنہگار اپنے اعضاء سے کہے گا: تم دور ہو جاؤ! دفع ہو جاؤ! میں تو تمہارا ہی دفاع کر رہا تھا۔“

### منافق کے خلاف اس کے اعضاء کی گواہی

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿هل تضارون في رؤية الشمس في الظهيرة ليست  
سحابة؟ قالوا لا. قال فهل تضارون في رؤية القمر ليلة  
البدر ليس في سحابة؟ قالوا لا. قال فوالذي نفسي  
بيده لا تضارون في رؤية ربكم الا كما تضارون في  
رؤية احدهما. فيلقى العبد فيقول اى فلان الم اكرمك  
واسودك وازوجك واسخر لك الخيل والابل  
واتركك ترأس وتربع؟ فيقول بلى اى رب. فيقول  
أفطننت انك ملاقى؟ فيقول لا. فيقول فانى انساك  
كما نسيتنى. ثم يلقى الثانى فيقول له مثل ذلك. ثم  
يلقى الثالث فيقول له مثل ذلك. فيقول يا رب آمنت  
بك وبكتابك وبر سولك وصليت وصمت  
وتصدقت ويثنى بخير ما استطاع. فيقول ههنا اذن ثم  
يقول له الآن نبعث شاهدا عليك فيتفكر فى نفسه من  
ذا الذى يشهد على؟ فيختم على فيه ويقول لفخذه  
ولحمه وعظامه انطق ففخذ له لحمه وعظمه  
بعمله وذلك يعذر من نفسه وذلك المنافق وذلك  
الذى يسخط الله عليه﴾ (اخرجه مسلم)

”کیا تم دوپہر کے وقت جب بادل بھی نہ ہوں سورج کے دیکھنے  
میں شک کرتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا: نہیں۔ پھر فرمایا: تم  
چودھویں کے چاند کو جب بادل بھی نہ ہوں دیکھنے میں شک کرتے  
ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا: نہیں پھر فرمایا: پس قسم ہے اس ذات کی جس  
کے قبضہ میں میری جان ہے! تم اپنے رب کے دیکھنے میں بھی ایسے  
ہی شک نہیں کرو گے، جس طرح سے ان دونوں کے دیکھنے  
میں شک نہیں کرتے۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک بندے کو بلا میں

گے اور فرمائیں گے: اے فلاں! کیا میں نے تجھے عزت و سرداری نہیں دی تھی، میں نے تجھے بیوی نہیں دی تھی، گھوڑے اور اونٹ تیرے تابع نہیں کئے تھے؟ میں نے تمہیں مہلت نہیں دی تھی کہ تم اپنی قوم پر سرداری کرتے؟ وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں؟ یا رب! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا پھر تو نے میرے پاس پیش ہونے کا خیال کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اب میں بھی تجھے بھول گیا ہوں جس طرح سے تو مجھے بھول گیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ دوسرے شخص کو بلائیں گے اور اس کو بھی ایسے ہی فرمائیں گے، پھر تیسرے کو بلائیں گے اور اس سے بھی ایسے ہی فرمائیں گے وہ عرض کرے گا: یا رب! میں آپ پر، آپ کی کتاب پر، آپ کے رسول پر ایمان لایا تھا، میں نے نماز پڑھی تھی، روزے رکھے تھے، صدقہ کیا تھا، اور یہ جتنی ہو سکے گا اپنی نیکیاں گنوائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: بس خاموش ہو جاؤ! پھر اس سے فرمائیں گے کہ اب ہم تیرے خلاف گواہ پیش کرتے ہیں۔ وہ دل میں سوچے گا کہ میرے خلاف کون گواہی دے گا؟ پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کی ران، اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے عمل کے متعلق بولیں گی جبکہ یہ اپنی طرف سے معذرت کرتا رہے گا یہ منافق ہوگا۔ اس پر اللہ تعالیٰ بہت ناراض ہوں گے۔“

**کس کے اعضاء اس کے خلاف گواہی دیں گے؟**

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ اعضاء اس شخص کے خلاف گواہی دیں گے، جو نامہ اعمال ملاحظہ کرے اور اس میں موجود گناہوں کا اعتراف نہ کرے۔ اور مخاصمت و حیل و حجت پر اتر آئے۔ اس کے گناہوں کے خلاف اس کے اعضاء گواہی دیں گے۔

## سب سے پہلے کون سے اعضاء گواہی دینگے

حضرت معاویہ بن حیدہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يَجِئُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَفْوَاهِهِمُ الْفَدَامُ فَاُولَٰئِكَ  
يَتَكَلَّمُونَ فِي أَدْمَىٰ فَخِذِهِ وَكَفِّهِ﴾

(اخرجه احمد والنسائي والحاكم وصححه والبيهقي)

”لوگ جب قیامت کے دن پیش ہوں گے تو ان کے منہ پر منہ بند لگا دیا جائے گا اور آدمی کی سب سے پہلی چیز جو کلام کرے گی اس کی ران اور ہتھیلی ہوگی۔“

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ جیسے برتنوں پر منہ بند لگا دیا جاتا ہے اسی طرح انسانوں کے منہ پر بھی منہ بند لگا دیا جائے گا۔

امام ابو عبیدہؒ فرماتے ہیں کہ جب گناہگاروں کو بولنے سے روک دیا جائے گا، اور ان کے اعضاء ان کے خلاف گواہی دیں گے، تو گویا ان کے منہ پر منہ بند لگا دیا گیا۔

امام سفیانؒ فرماتے ہیں کہ ان کے منہ پر منہ بند لگانے سے یہی مراد ہے کہ ان کی زبانیں پکڑ لی جائیں گی۔

## سب سے پہلے بائیں ران گواہی دے گی

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿ان اول عظم من الانسان يتكلم يوم يختم على الافواه

فخذه من الرجل الشمال﴾ (اخرجه احمد بسند جيد والطبرانی)

”جس دن منہ پر مہر لگا دی جائے گی، اس دن انسان کی سب سے

پہلے جو ہڈی بولے گی وہ بائیں ٹانگ کی ران ہوگی۔“

## کافر و منافق اپنے گناہوں کا انکار کرینگے

حضرت ابو موسیٰ اشعرئؓ فرماتے ہیں: مومن کو قیامت کے دن حساب کے لئے بلایا جائے گا تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے وہ اعمال جنہیں اور کوئی نہیں جانتا ہوگا اس کے سامنے پیش کریں گے تاکہ وہ ان کا اعتراف کرے، چنانچہ مومن عرض کرے گا: جی ہاں میرے پروردگار! میں نے یہ عمل کئے ہیں، کئے ہیں کئے ہیں، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر کے ان کو چھپا دیں گے۔ پس زمین کی کوئی مخلوق ایسی نہ ہوگی جو ان گناہوں میں سے کسی گناہ کو دیکھ سکے۔ اور اس کی نیکیوں کو ظاہر کر دیا جائے گا تو یہ مومن خواہش کرے گا کہ سب لوگ ان نیکیوں کو دیکھیں۔ اور کافر اور منافق کو حساب کے لئے پیش کیا جائے گا تو اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے سامنے ان کے اعمال پیش کریں گے تو وہ ان کا انکار کرے گا، اور کہے گا: اے اللہ! مجھے آپ کے غلبہ کی قسم! یہ گناہ تو فرشتے نے بلا وجہ میرے ذمہ لگا دیا ہے، میں نے تو نہیں کیا۔ فرشتہ کہے گا: تو نے فلاں دن فلاں جگہ یہ عمل نہیں کیا تھا؟ وہ کہے گا: اے اللہ! مجھے آپ کے غلبہ کی قسم! میں نے یہ عمل نہیں کیا۔ چنانچہ جب وہ انکار کرے گا تو اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی۔ پھر سب سے پہلے انسان کی دائیں ران بولے گی، پھر آپ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی ”اليوم نختم على افواههم“۔

(اخر جہ ابن جریر وابن ابی حاتم)

## کافر اپنے خلاف گواہی دینے والے تمام افراد کو جھٹلایگا

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اذا كان يوم القيامة عير الكافر بعمله فجحد وخاصم فيقال

له جيرا نك يشهدون عليك فيقول كذبوا فيقال اهلک

وعشیرتک فيقول كذبوا فيقال احلفوا فيحلفون ثم

يصمتهم الله وتشهد عليهم الستهم فيدخلهم النار﴾

(اخر جہ ابویعلیٰ والحاکم وصححه)

”جب قیامت کا دن ہوگا اور کافر کو اس کے عمل پر شرم دلائی جائے گی تو وہ اپنے اعمال کا انکار کرے گا اور جھگڑا کرے گا۔ اس سے کہا جائے گا کہ تیرے پڑوسی تیرے خلاف گواہی دے رہے ہیں۔ وہ کہے گا: جھوٹ بولتے ہیں۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ تیرے گھر والے، تیرے کنبہ قبیلہ کے لوگ تیرے خلاف گواہی دے رہے ہیں، وہ کہے گا: جھوٹ بولتے ہیں۔ کافر کے کنبہ قبیلہ سے کہا جائے گا کہ تم حلف اٹھاؤ، تو وہ حلف اٹھائیں گے، اللہ تعالیٰ ان گواہوں کو خاموش کرادیں گے۔ ان کافروں کے خلاف ان کی زبانیں گواہی دیں گی، پھر انہیں دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔“

### انگلیوں کی گواہی

ایک مہاجر صحابی خاتون حضرت بسرۃؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿عَلَيْكَ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّقْدِيسِ وَلَا تَغْفُلَنَّ فِتْنَتَيْنِ  
التَّوْحِيدَ وَاعْقَدَنَّ بِالْأَسْمَاءِ فَانْهَنَّ مَسْؤَلَاتِ  
وَمُسْتَنْطَقَاتِ﴾ (اخرجه الحاكم وصححه)  
”تم تسبیح تہلیل اور تقدیس کو خود پر لازم کرلو! غفلت ہرگز اختیار نہ کرنا! ورنہ توحید کو بھول جاؤ گی۔ اور ان تسبیحات کو انگلیوں پر شمار کیا کرو! کیونکہ ان سے سوال کیا جائے گا اور یہ گواہی دیں گی۔“



## ﴿زمان و مکان کی گواہی﴾

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

﴿یومئذ تحدث اخبارها﴾ (الزلزلہ: ۳)

”اس دن کہ ڈالے گی وہ اپنی باتیں۔“

## زمین کی گواہی

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”یومئذ تحدث اخبارها“ تو ارشاد فرمایا:

﴿اتسرون ما أخبرها؟ قالوا الله ورسوله اعلم، قال فان

اخبارها ان تشهد علی کل عبد وامة بما عمل علی ظهرها

تقول عمل کذا و کذا فی یوم کذا و کذا فهذا اخبارها﴾

(اخرجه احمد و الترمذی و صححه و النسائی و ابن حبان و البیہقی)

”تم جانتے ہو زمین کیا خبریں دے گی؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا:

اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ

ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر مرد و عورت کے

متعلق اس عمل کی گواہی دے گی جو اس نے زمین کی پشت پر کیا

تھا۔ وہ کہے گی: اس نے فلاں فلاں عمل فلاں فلاں دن کیا تھا، یہی

اس کی خبریں ہوں گی۔“

حضرت مجاہدؒ ”یومئذ تحدث اخبارها“ کی تفسیر میں ارشاد فرماتے

ہیں کہ زمین لوگوں کے ہر اس عمل کے بارہ میں بتائے گی جو انہوں نے زمین

پر کیا ہوگا۔ (اخرجه الغریابی)

## مؤذن کی اذان کی گواہی

حضرت ابوسعید خدریؓ نے حضرت عبدالرحمن بن ابی صعصعہؓ سے فرمایا کہ میں

نے تمہیں دیکھا ہے کہ تم بکریوں کو اور دیہات کو پسند کرتے ہو، پس جب تم اپنی بکریوں میں اور صحرا میں ہو تو بآواز بلند نماز کی اذان دیا کرو۔ کیونکہ مؤذن کی اونچی آواز جہاں تک بھی جن و انسان سنیں گے، اس کے لئے قیامت کے دن گواہی دیں گے۔ (آخر جہ البخاری)

امام ابن خزیمہؒ نے اس روایت میں یہ بھی اضافہ فرمایا ہے کہ انسان، جن، ڈھیلا، پتھر اور درخت جو بھی آذان سنے گا اس کے بارہ میں گواہی دے گا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿المؤذن يغفر له مدى صوته ويشهد له كل رطب

ويابس﴾ (آخر جہ ابوداؤد وابن خزیمہ)

”جہاں تک مؤذن کی آواز جاتی ہے، وہاں تک مؤذن کے گناہ

معاف کر دیے جاتے ہیں، اور اس کے لئے ہر خشک و تر گواہی دیتے

ہیں۔“

حضرت ابن عمرؓ کے بارہ میں مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عطاءؓ سے فرمایا: اذان دو، اور اپنی آواز بلند رکھو! کیونکہ جو چیز بھی تمہاری آواز سنے گی، خواہ درخت ہو، یا پتھر، یا ڈھیلا وہ قیامت کے دن اس کے بارہ میں گواہی دے گی۔ اور جب شیطان اذان کی آواز سنتا ہے تو ہوا خارج کرتا ہے (اور دوڑ لگا دیتا ہے) تاکہ تمہاری آواز نہ سن سکے۔ اور مؤذن قیامت کے دن سب سے لمبی گردن والے ہوں گے۔ (آخر جہ سعید ابن منصور)

### حجر اسود کی گواہی

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ليأتين هذا الحجر يوم القيامة له عينان يبصر بهما

ولسان ينطق به يشهد على من يستلمه بحق﴾

(آخر جہ الترمذی وحسنہ و الحاکم وصححہ وابن ماجہ)

”یہ پتھر قیامت کے دن آئے گا اور اس کی دو آنکھیں ہوں گی، جن

سے یہ دیکھتا ہوگا، اور ایک زبان ہوگی جس سے یہ بولتا ہوگا۔ یہ ہر



اس شخص کے حق میں گواہی دے گا جس نے اس کا حق کے ساتھ  
استلام کیا ہوگا۔“

### حجر اسود پہاڑ سے بھی بڑا ہوگا

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
﴿یاتی الرکن یوم القیمۃ اعظم من ابی قیس له لسان وشفطان  
یتکلم عنمن استلمہ بالتوحید﴾ (اخرجه احمدو الحاکم)  
”قیامت کے دن حجر اسود ابوقیس سے بھی بڑی جسامت میں  
پیش ہوگا، اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے، وہ ہر اس شخص  
کے بارہ میں بتائے گا، جس نے توحید کے ساتھ اس کا استلام  
کیا ہوگا۔“

### حجر اسود کی ایک فصیح زبان ہوگی

حضرت ابوسعید خدریؓ سے ایک طویل حدیث مذکور ہے، جس کے آخر میں حضرت  
علیؓ سے یہ بھی مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے سنا:  
﴿یؤتی بالحجر الاسود یوم القیمۃ له لسان ذلق  
یشہد لمن استلمہ بالتوحید﴾ (اخرجه الحاکم)  
”قیامت کے دن حجر اسود کو لایا جائے گا، اس کی ایک فصیح زبان  
ہوگی، یہ ہر اس آدمی کے بارہ میں گواہی دے گا جس نے توحید کے  
ساتھ اس کا استلام کیا ہوگا۔“

### مقام سجدہ کی گواہی

حضرت عطاء خراسانیؒ فرماتے ہیں: جو بندہ زمین کے کسی حصہ پر سجدہ کرے گا تو  
یہ حصہ اس کے لئے قیامت کے دن اس کے سجدہ کی گواہی دے گا، اور جب یہ شخص فوت  
ہوگا تو زمین کا وہ حصہ اس پر روئے گا۔ (اخرجه ابن المبارک)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: جس شخص نے کسی پتھر یا درخت کے پاس سجدہ کیا تو وہ اس کے لئے اللہ کے پاس قیامت کے دن گواہی دے گا۔ (اخرجہ ابن المبارک)

حضرت محمد بن علیؓ بیت المال پر مامور تھے، آپ بیت المال میں جھاڑو دیتے اور پانی کا چھڑکاؤ کرتے اور پھر اس میں نماز پڑھتے تھے۔ اس امید پر کہ قیامت کے دن بیت المال ان کے بارے میں گواہی دے کہ انہوں نے مسلمانوں سے مال روک کر بیت المال میں نہیں رکھا۔ (اخرجہ ابن المبارک)

### دن اور رات کی گواہی

حضرت معقل بن یسارؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لَيْسَ مِنْ يَوْمٍ يَأْتِي عَلَى ابْنِ آدَمَ إِلَّا يَنَادِي فِيهِ يَا ابْنَ آدَمَ  
أَنَا خَلَقْتُكَ جَدِيدًا وَأَنَا فِيمَا تَعْمَلُ عَلَيْكَ غَدَا شَهِيدٌ فَاعْمَلْ  
فِي خَيْرٍ إِنْ أَشْهَدُ لَكَ بِهِ غَدَا فَنِي لَوْ قَدْ مَضَتْ لَمْ تَرْنِي  
أَبَدًا. وَيَقُولُ اللَّيْلُ مِثْلَ ذَلِكَ﴾ (اخرجہ ابو نعیم)

”جو دن بھی انسان پر آتا ہے، وہ انسان سے کہتا ہے کہ اے ابن آدم! میں نئی مخلوق ہوں، تو جو عمل کرے گا میں کل تمہارے لئے اس کی گواہی دوں گا۔ تو میرے اندر اچھے کام کر میں کل تمہارے لئے اس کی گواہی دوں گا۔ اگر میں گزر گیا تو پھر تو مجھے کبھی نہیں دیکھے گا۔ اور رات بھی اسی طرح کہتی ہے۔“

### مال کی گواہی

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرٌ حَلَوٌ وَنَعَمٌ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ  
هُوَ لِمَنْ أَعْطَى مِنْهُ الْمُسْكِينُ وَالْيَتِيمُ وَابْنُ السَّبِيلِ وَانْ  
مَنْ يَأْخُذْهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ

علیہ شہید ا یوم القيامة ﴿﴾  
 ”یہ مال و دولت سرسبز و میٹھی چیز ہے، وہ مسلمان بہت اچھا ہے جس نے اس میں سے مسکین، یتیم اور مسافر کو دیا۔ اور جس نے اپنے حق کے بغیر مال لیا، تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔ یہ مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دے گا۔“

﴿توبہ کے بعد گناہ بھلا دیے جاتے ہیں﴾

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ﴿اذا تاب العبد من ذنوبه أنسى الله الحفظه ذنوبه  
 وأنسى ذلك جوارحه ومعامله من الارض حتى يلقي  
 الله يوم القيامة وليس عليه شاهد من الله بذنب﴾

(اخرجه الاصبهانی فی الترغیب)

”جب کوئی مومن اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ گناہ لکھنے والے فرشتوں کو اس کے گناہ بھلا دیتے ہیں، اور اسی طرح سے اس کے اعضاء کو اور زمین کے مقامات کو بھی اس کے گناہ بھلا دیتے ہیں، حتیٰ کہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اس حالت میں ملے گا کہ اس کے خلاف گناہ کی گواہی دینے والا کوئی نہ ہوگا۔“

﴿گناہ نیکیوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں﴾

﴿الامن تاب وآمن وعمل صالحاً ولنسك يبدل الله  
 سيئاتهم حسنات﴾

گناہ کے بدلے نیکی

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يَوْتَىٰ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقَالُ اِعْرَضُوا عَلَيهِ صَغَارَ ذَنْوَبِهِ فَيَعْرَضُ عَلَيهِ صَغَارُهَا وَتَجْنِي عَنْهُ كِبَارُهَا فَيَقَالُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا وَهُوَ يَقْرَئُ لَيْسَ يَنْكُرُ وَهُوَ مَشْفُقٌ مِنَ الْكِبَائِرِ اِنْ تَجْنِي فَيَقَالُ اَعْطَوْهُ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً فَيَقُولُ اِنْ لِي ذَنْوَابًا لَا اَرَاهَا هَلْهَنَّا فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ضَحِكَ حَتَّىٰ بَدَتْ نَوَاجِذُهُ﴾ (اخرجه مسلم)

”قیامت کے دن ایک شخص کو پیش کیا جائے گا اور حکم ہوگا: اس پر اس کے چھوٹے گناہ پیش کرو! تو اس کے سامنے اس کے چھوٹے گناہ پیش کئے جائیں گے اور اس سے اس کے بڑے گناہ چھپائے جائیں گے۔ اس سے کہا جائے گا: تو نے فلاں دن فلاں فلاں گناہ کیا تھا؟ تو وہ اقرار کرے گا انکار نہیں کرے گا۔ کیونکہ وہ اپنے بڑے گناہوں سے ڈر رہا ہوگا کہ ان کو نہ پیش کر دیا جائے۔ پھر کہا جائے گا: اسے ہر گناہ کے بدلہ میں ایک نیکی دیدی جائے، تو وہ عرض کرے گا: میرے اور بھی کئی گناہ ہیں جنہیں میں یہاں نہیں دیکھ رہا۔ حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ مسکرائے تھے، حتیٰ کہ آپ ﷺ کی داڑھیں مبارکہ ظاہر ہو گئیں۔“

### اعمال نامے کے گناہ بھی نیکیوں میں بدل جائیں گے

حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں کہ انسان کو قیامت کے دن اس کا اعمال نامہ دیا جائے گا، جب وہ اس کا اوپر والا حصہ پڑھے گا تو اس میں اس کے گناہ لکھے ہوں گے، اس کو دیکھ کر اسے بدگمانی ہونے لگے گی۔ پھر وہ اعمال نامہ کا نیچے والا حصہ دیکھے گا تو اس میں اس کی نیکیاں مندرج ہوں گی، وہ پھر اوپر والا حصہ دیکھے گا جس میں گناہ درج تھے، تو اس کے وہ گناہ نیکیوں میں بدلے جاتے ہوں گے۔

(اخرجه ابن ابی حاتم)

## زیادہ گناہ کرنے کی تمنا

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لَيَأْتِيَنَّ اللَّهُ نَاسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَدُوا لَوَانَهُمْ اسْتَكَثَرُوا مِنَ

السَّيِّئَاتِ قِيلَ مِنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ الَّذِينَ بَدَّلَ اللَّهُ

سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ﴾ (اخرجه ابن ابی حاتم)

”قیامت کے دن کچھ لوگ ایسے آئیں گے جو یہ پسند کریں گے کہ

کاش وہ گناہ زیادہ کرتے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون لوگ

ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے گناہوں کو اللہ

تعالیٰ نیکیوں سے تبدیل کر دیں گے۔“

☆☆☆

## باب

## ﴿ہر عمل پر محاسبہ ہوگا﴾

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ﴾ (الزلزلة: ۷)

”سو جس نے کی ذرہ بھر بھلائی وہ دیکھ لے گا اسے“

### کافر کی نیکیاں اس کے منہ پر ماردی جائیں گی

اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ دنیا میں مومن یا کافر جو بھی کوئی نیکی یا گناہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو اس کے سامنے لائیں گے۔ مومن کو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیاں اور گناہ دکھائیں گے پھر اس کے گناہ بخش دیں گے اور نیکیوں کا اسے ثواب عطا فرمائیں گے۔ اور کافر کو بھی اس کی نیکیاں اور گناہ دکھائے جائیں گے، پھر اس کی نیکیاں اس کے منہ پر ماردی جائیں گی اور اس کے گناہوں کی پاداش میں اسے عذاب دیا جائے گا۔ (اخرجه البيهقي)

### ہر چھوٹا بڑا عمل ظاہر ہو جائیگا

حضرت زید بن اسلمؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ایسا ہی ہے کہ جو شخص ایک مثقال کے برابر نیک عمل کرے گا وہ اسے بھی دیکھے گا، اور جو ایک مثقال کے برابر بھی گناہ کرے گا وہ اسے بھی دیکھے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! تو وہ شخص یہ کہتے ہوئے چلا گیا: واسوأتاہ (ہائے شرمندگی)۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: یہ شخص مامون ہو گیا۔ (اخرجه ابن المبارك)

### کانٹا چبنے سے گناہ معاف

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ مَنَّ مَوْءُونٌ بِشَاكٍ شَوْكَةً فِي الدُّنْيَا يَحْتَسِبَهَا الْآفِضَ﴾

بہا من خطیئته يوم القيامة ﴿﴾ (اخرجه ابن بی الدنيا)  
 ”جس مومن کو دنیا میں ایک کاٹنا چھا اور اس نے اس پر ثواب کی  
 امید رکھی تو قیامت کے دن اس کے بدلہ میں بھی اس کے گناہ  
 معاف ہوں گے۔“

## ﴿کن چیزوں کا حساب نہ ہوگا﴾

حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ثلاث لا يحاسب بهن العبد ظل خص يستظل به  
 وكسوة يشد بها صلبه وثوب يوارى به عورته﴾

(اخرجه احمد في الزهد والبيهقي في الشعب وابو نعيم)

”تین چیزیں ایسی ہیں جن کا بندے سے حساب نہیں ہوگا“  
 (۱) بانسوں کا سایہ، جس کے نیچے انسان سایہ حاصل کرے۔  
 (۲) روٹی کا، جس سے وہ اپنی کمر سیدھی رکھ سکے۔ (۳) ایسا  
 کپڑا، جس سے انسان اپنا ستر ڈھانپ سکے۔“

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ثلاث ليس عليهم حساب فيما طعموا ان شاء الله  
 الصائم والمتسحر والمرابط في سبيل الله﴾

(اخرجه البزار والحاكم)

”تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ اگر اللہ نے چاہا تو ان سے خوراک کا  
 حساب نہیں ہوگا۔ (۱) روزہ دار (۲) سحری کھانے والا (۳) جہاد فی  
 سبیل اللہ میں پہرہ دینے والا۔“

## ﴿حسابِ سیر﴾

### صلہ رحمی کرنے والا

حضرت محمد بن جعفرؑ فرماتے ہیں کہ صلہ رحمی قیامت کے دن انسان پر حساب کو آسان کر دے گی۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ﴾ (الرعد: ۲۱)

”اور وہ جو ملاتے ہیں جس کو اللہ نے فرمایا ملانا اور ڈرتے ہیں اپنے رب سے اور اندیشہ رکھتے ہیں برے حساب کا۔“

(اخرجه الدينوري في المجالسة)

### حساب کو آسان کرنے والے تین کام

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ثَلَاثٌ مَنْ كُنَ فِيهِ حَاسِبُهُ اللَّهُ حَسَابًا يَسِيرًا وَادْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ قَالُوا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَابِي أَنْتَ وَامِي؟ قَالَ تَعَطَّى مِنْ حَرَمِكَ وَتَصَلَّ مِنْ قِطْعِكَ وَتَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ﴾ (اخرجه البزار والطبرانی والحاكم)

”تین خصلتیں جس میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس کا حساب آسان کر دیں گے اور اسے اپنی رحمت سے جنت میں داخل کر دیں گے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان! وہ کون سی خصلتیں ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (۱) جو تجھے محروم کرے اس کو عطا کر (۲) جو تجھ سے توڑے اس سے جوڑ (۳) جو تجھ پر ظلم کرے اسے معاف کر۔“



## کینہ نہ رکھنا

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
﴿اِذَا اسْتَطَعْتَ اَنْ تَمْسِيَ وَتَصْبِحَ وَلَيْسَ فِي قَلْبِكَ غَشٍ  
لِّاَحَدٍ فَاَفْعَلْ فَاِنَّهُ اَهْوَنُ عَلَيْكَ فِي الْحِسَابِ﴾

(اخر جہ الاصبہانی فی الترغیب)

”اگر تجھے توفیق ہو کہ تیری صبح و شام اس حالت میں ہو کہ تیرے دل  
میں کسی کے لئے کھوٹ نہ ہو تو ایسا کر لیا کر! کیونکہ یہ تیرے حساب  
کو آسان کر دے گی۔“

## تنگدست کی مدد

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
﴿مَنْ يَسِّرْ عَلَى مَعْسُورٍ يَسِّرْ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ﴾  
(اخر جہ مسلم)  
”جس نے کسی تنگدست کے لئے آسانی پیدا کی، اللہ تعالیٰ اس کے  
لئے دنیا اور آخرت میں آسانی پیدا کریں گے۔“



## باب

## ﴿اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف﴾

کفار کے متعلق اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

﴿كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ﴾ (المطففين: ۱۵)

”کوئی نہیں وہ اپنے رب سے اس دن روک دیے جائیں گے۔“

﴿وَلَا يَكْلَمُهُمْ اَللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَزْكِيهِمْ﴾ (البقرة: ۱۷۴)

”اور نہ بات کرے گا ان سے اللہ قیامت کے دن اور نہ پاک

کرے گا ان کو“

## بلا حجاب اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی

حضرت عدی بن حاتمؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكَلِّمُهُ اَللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ بَيْنَهُ

وَبَيْنَهُ حِجَابٌ يَحْجُبُهُ وَلَا تَرْجَمَانٌ فَيَقُولُ اَلَمْ اَوْتَك

الْاِيْمَانُ فَيَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ اَلَمْ اَرْسَلْ اِلَيْكَ

رَسُوْلًا فَيَقُولُ بَلَى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِيْنِهِ فَلَا يَرِي اِلَّا النَّارَ وَيَنْظُرُ

عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرِي اِلَّا النَّارَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرِي اِلَّا

النَّارَ فَلْيَتَّقِ اَحَدَكُمْ النَّارَ وَلَوْ بَشَقَ تَمْرَةً فَاَنْ لَمْ

يَجِدَ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ﴾ (اخرجه الشيخان)

”اللہ تبارک و تعالیٰ عنقریب تم میں سے ہر ایک کے ساتھ قیامت

کے دن کلام کریں گے، بندے اور خدا کے درمیان کوئی حجاب اور

ترجمان نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں نے تمہیں ایمان

نہیں دیا تھا؟ مومن کہیں گے: جی ہاں! پھر اللہ تعالیٰ پوچھیں گے:

کیا میں نے تمہاری طرف رسول نہیں بھیجا تھا؟ وہ کہے گا: جی ہاں!

بندہ اپنی دائیں طرف اپنی بائیں طرف اور اپنے سامنے جہنم ہی جہنم دیکھے گا۔ اس لئے چاہئے کہ تم میں سے ہر شخص جہنم سے بچے، چاہے کھجور کے ٹکڑے کے ساتھ ہی بچے۔ اگر کسی کو یہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ساتھ بچے۔“

### چودھویں کے چاند کی طرح خدا تعالیٰ کی زیارت

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں: تم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کو اس طرح واضح دیکھے گا جس طرح تم میں سے ہر ایک چودھویں رات میں چاند کو واضح طور پر دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: اے انسان! تجھے میرے متعلق کس چیز نے مغرور کر دیا تھا؟ تو نے جو علم حاصل کیا تھا اس پر کتنا عمل کیا؟ اور تو نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟

(اخرجه ابن المبارک فی الزهد والطبرانی والبیہقی)

### مومن خدا تعالیٰ کے دامنِ رحمت میں

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ بندے کو قیامت کے دن اپنے قریب کریں گے، پھر اس پر اپنا دست شفقت رکھ کر اسے سب مخلوقات سے چھپالیں گے۔ اور اسے اس پردہ میں اس کا اعمال نامہ دیں گے اور فرمائیں گے: اپنا اعمال نامہ پڑھ! جب وہ کسی نیک عمل کے بارہ میں پڑھے گا تو اس کا چہرہ سفید ہو جائے گا اور اس کا دل مسرت سے لبریز ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: اے میرے بندے! تو اس نیکی کو جانتا ہے؟ وہ عرض کرے گا: جی ہاں یا اللہ! جانتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں نے تیری طرف سے اس کو قبول کر لیا۔ تو بندہ سجدہ میں گر جائے گا۔ اللہ تعالیٰ پھر فرمائیں گے: اے ابنِ آدم! سر اٹھا اور اپنا نامہ اعمال پڑھ۔ چنانچہ پھر جب وہ کسی گناہ کے بارہ میں پڑھے گا تو اس کی وجہ سے اس کا چہرہ سیاہ پڑ جائے گا اور اس سے اس کے دل کو گھبراہٹ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اسے فرمائیں گے: اے میرے بندے! تو اس کو جانتا ہے؟ وہ عرض کرے گا جی ہاں یا اللہ! تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں اس کو تم سے زیادہ جانتا ہوں، میں نے تیرے لئے یہ

گناہ معاف کیا، پس اسی طرح بندہ نیک عمل سے گذرتا رہے گا، اللہ اس کی نیکی کو قبول کرتے رہیں گے اور وہ سجدے میں گرتا رہے گا اور گناہ کی معافی ہوتی رہے گی اور وہ سجدہ کرتا رہے گا۔ مخلوقات اس کے سجدہ کو ہی دیکھیں گی، حتیٰ کہ مخلوقات ایک دوسرے سے کہیں گی، مبارک ہو اس بندے کے لئے! جس نے اللہ کی کبھی نافرمانی نہیں کی، جبکہ وہ یہ نہیں جانتے ہوں گے کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کیا گذری ہے؟ (اخرجہ عبد اللہ بن احمد لغی زوائد الزہد)

### مومن کے گناہوں کی پردہ پوشی

حضرت ابو موسیٰ اشعرئؓ فرماتے ہیں کہ بندہ کو قیامت کے دن پیش کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے سامنے لوگوں سے پردہ میں لے لیں گے، اور اس کی نیکی کو دیکھ کر فرمائیں گے: میں نے اسے قبول کر لیا، اور جب گناہ دیکھیں گے تو فرمائیں گے: میں نے معاف کیا۔ تو اس وقت یہ بندہ نیکی و گناہ دونوں پر سجدہ ریز ہوتا رہے گا اور لوگ کہیں گے: اس آدمی کو بشارت ہو جس نے کبھی گناہ کا کام ہی نہیں کیا۔ (اخرجہ البیہقی)

### ستار العیوب

حضرت ابن عمرؓ سے سوال کیا گیا کہ آپؓ نے آنحضرت ﷺ سے سرگوشی میں کیا سنا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا:

﴿يَدْنُو الْمُؤْمِنُ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ فَيَقُولُ أَعْمَلْتُ

كَذًا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ ثُمَّ يَقُولُ إِنِّي سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي

الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ ثُمَّ يُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ

بِإِمْنِهِ وَأَمَّا الْكَفَّارُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيَنَادِي بِهِمْ عَلَى رُؤُسِ

الْأَشْهَادِ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَيَّ رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى

الظَّالِمِينَ﴾ (اخرجہ الشیخان)

”مومن اپنے رب کے قریب ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس پر اپنا دست شفقت رکھیں گے اور اس سے فرمائیں گے: کیا تو نے فلاں فلاں

گناہ کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: جی ہاں! میرے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں نے دنیا میں ان گناہوں سے تمہاری پردہ پوشی کی اور اب انہیں تیرے لئے معاف کرتا ہوں۔ چنانچہ اسے اس کی نیکیوں والا اعمال نامہ دیدیا جائے گا۔ اور کافروں اور منافقوں کی یہ حالت ہوگی کہ انہیں سب کے سامنے پکار کر کہا جائے گا کہ یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کو جھٹلایا تھا، سن لو! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔“

### کون سے گناہ معاف ہوں گے؟

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں: ان معاف ہونے والے گناہوں کے متعلق علماء کے مختلف اقوال ہیں (۱) یہ وہ گناہ معاف ہوں گے جن کا انسان نے صرف ارادہ کیا ہوگا، اسی قول پر ابن جریرؒ اور ابو جعفر الخاسؒ وغیرہ نے آیت ”وان تبدوا مافی انفسکم او تخفوه يحاسبکم به اللہ“ کی تفسیر ذکر کی ہے۔ مذکورہ تفسیر کے مطابق یہ آیت منسوخ نہیں ہے۔ (۲) یہ وہ صغیرہ گناہ ہوں گے جو کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرنے کی وجہ سے معاف کر دیے جائیں گے۔ (۳) یہ وہ کبیرہ گناہ ہوں گے جو بندے اور اللہ کے درمیان تھے، بندوں کے درمیان نہ تھے۔ (۴) یہ وہ گناہ ہوں گے جن سے بندے نے توبہ کر لی تھی، جیسا کہ مذکورہ روایتوں سے بھی ثابت ہوتا ہے۔

حضرت بلال بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ گناہوں کو معاف تو فرمادیتے ہیں لیکن توبہ کے باوجود انہیں نامہ اعمال سے نہیں مٹاتے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے جو نامہ اعمال دیا جائے گا، اس میں یہ گناہ مندرج ہوں گے۔

نیز اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت اشعث بن سوارؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصریؒ سے پوچھا کہ مجھے اس بندے کے متعلق بتائیں جو گناہ کرے، پھر توبہ و استغفار کر لے، کیا اس کی بخشش ہو جاتی ہے؟ فرمایا: ہاں! میں نے پوچھا کہ کیا اس کو اس کے اعمال نامہ سے مٹا دیا جاتا ہے؟ فرمایا: نہیں۔ جب تک کہ قیامت کے دن اسے

روک کر اس سے اس گناہ کے متعلق سوال نہ کر لیا جائے۔ (اخرجه الدنیوری فی المجالسة)

## اللہ کی ملاقات کو پسند کرنے والوں کا انعام

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا:

﴿ان شنتم انبأتکم بأول ما یقول اللہ للمؤمنین يوم  
القیامة وبأول ما یقولون قالوا نعم قال ان اللہ یقول  
للمؤمنین هل احببتم لقائی؟ فیقولون نعم یا ربنا.  
فیقول لم؟ فیقولون رجونا رحمتک وعفوک. فیقول  
قد وجبت لکم رحمتی﴾ (اخرجه الطبرانی بسند حسن)  
”اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ سب سے پہلے قیامت کے  
دن اللہ تعالیٰ مؤمنین سے کیا فرمائے گا؟ اور وہ سب سے پہلے کیا  
عرض کریں گے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: جی ہاں! آپ  
ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ مؤمنین سے فرمائیں گے:  
کیا تمہیں میری ملاقات پسند تھی؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں! اے  
ہمارے پروردگار! اللہ تعالیٰ پوچھیں گے: کیوں؟ تو وہ عرض کریں  
گے: ہمیں آپ کی رحمت اور آپ کی معافی کی امید تھی۔ تو اللہ تعالیٰ  
فرمائیں گے: تمہارے لئے میری رحمت لازم ہو چکی۔“

## غفار الذنوب

حضرت عکرمہؓ فرماتے ہیں جو بندہ بھی قیامت کے دن حساب کے لئے اللہ تعالیٰ  
کے پاس جائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے بخشا ہوا ہی لوٹے گا۔ (اخرجه ابو نعیم فی الحلیة)

## جہنم میں جانا اللہ تعالیٰ کی باز پرس سے آسان لگے گا

حضرت آدم بن ابی ایاسؓ فرماتے ہیں کہ ہر شخص اللہ تعالیٰ سے خلوت اختیار

کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے اور بندے کے درمیان کوئی ترجیح نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے میرے بندے! کیا میں تیرے دل کو دیکھ نہیں رہا تھا؟ جب تو نے اس سے ایسی خواہش کی جو تیرے لئے حلال نہیں تھی؟ اے میرے بندے! کیا میں تیری آنکھوں کو دیکھ نہیں رہا تھا؟ جب تو نے ان سے ایسی چیزوں کی طرف دیکھا جو تیرے لئے حلال نہ تھیں؟ اے میرے بندے! کیا میں تیرے کانوں کو دیکھ نہیں رہا تھا جب تو ان سے ایسی چیزوں کے سننے کے لئے متوجہ ہوا جو تیرے لئے حلال نہیں تھیں؟ اے میرے بندے! کیا میں تیرے ہاتھوں کو دیکھ نہیں رہا تھا جب تو نے ان سے ایسی چیزوں کو پکڑا جو تیرے لئے حلال نہیں تھیں؟ اے میرے بندے! کیا میں تیرے قدموں کو دیکھ نہیں رہا تھا جب تو ان کے ساتھ ایسی چیزوں کی طرف چلا جو تیرے لئے حلال نہیں تھیں؟ تجھے مخلوقات سے تو حیا آتی تھی اور مجھے تو نے اور دیکھنے والوں سے کمتر جانا؟ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! آپ میرے لئے دوزخ کا حکم فرمادیں۔ یہ میرے لئے اس باز پرس سے زیادہ آسان ہے۔ اللہ اس سے فرمائیں گے: اے میرے بندے! یہ تیرے اور میرے درمیان گفتگو تیری بخشش کا سبب ہے۔ میں نے اس کو کراما کاتین سے چھپا رکھا تھا۔ چلو! میرے بندے کو جنت میں لے جاؤ۔ (اخر جہ ابن عساکر)

### خدا کی رحمت کی امید

حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ! قیامت کے دن حساب کون لے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ۔ وہ دیہاتی کہنے لگے: رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا، اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حق کا مطالبہ نہیں فرمائیں گے۔

### کریم درگزر سے کام لیتا ہے

حضرت سعید بن المسیبؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: ایک دیہاتی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! قیامت کے دن مخلوق کا حساب کون لے گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ۔ اس نے کہا: رب کعبہ کی قسم! ہم نے نجات پالی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے دیہاتی! کس طرح؟ اس نے عرض کیا: جب کریم صاحب قدرت ہو تو درگزر سے کام لیتا ہے۔

## ﴿اللہ تعالیٰ کی ہم کلامی سے محروم لوگ﴾

﴿ان الذين يكتُمون ما أنزل الله من الكتاب ويشترون به ثمنًا قليلًا أولئك ما يأكلون في بطونهم الا النار ولا يكلمهم الله﴾ (البقرة: ۷۷)

”بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھ نازل کی اللہ نے کتاب اور لیتے ہیں اس پر تھوڑا سا مول وہ نہیں بھرتے اپنے پیٹ میں مگر آگ اور نہ بات کرے گا ان سے اللہ۔“

## خدا تعالیٰ کی نظر رحمت سے محروم لوگ

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيامة ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم رجل على فضل ماء بالطريق يمنع منه ابن السبيل ورجل بايع اماما لا يبايعه الا للدنيا فان اعطاه مالا وفي له وان لم يعطه منها لم يف ورجل بايع رجلا بسلعة بعد العصر فحلف له بالله لاخذها بكذا وكذا فصدقه وهو على غير ذلك﴾ (اخرجه الشيخان)

”تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن سے نہ تو اللہ تعالیٰ بات کریں گے اور نہ ہی ان کا تزکیہ کریں گے، بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا (۱) وہ شخص جس کا پانی راستے میں بچ جائے اور وہ مسافر کو نہ دے (۲) وہ آدمی جس نے کسی امام کی بیعت کی اور اس کا مقصد



اس بیعت سے دنیا کا حصول تھا۔ اگر اس نے اس کا مقصد پورا کر دیا تو اس نے اپنی بیعت قائم رکھی اور اگر کچھ نہ دیا تو بیعت پوری نہ کی (۳) وہ شخص جس نے اپنا سود انماز عصر کے بعد بیچا اور اللہ کی قسم کھائی، تاکہ اس کے بدلہ میں وہ اپنی مرضی کی قیمت وصول کر سکے، اور گاہک نے اسے درست سمجھ لیا۔ جبکہ اس کے سودے میں یہ بات نہ تھی۔“

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلَمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَزْكِيهِمْ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابُ الْيَمِّ شَيْخُ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ﴾ (آخر جہ مسلم)

”تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ تو کوئی بات کریں گے، نہ ہی ان کا تزکیہ کریں گے اور نہ ان کی طرف دیکھیں گے، بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا (۱) بوڑھا زانی (۲) جھوٹا بادشاہ (۳) نادار متکبر۔“

### خدا تعالیٰ کی ملاقات سے محروم لوگ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿إِيْمَارُ جَلِ انْكَرٍ وَلَدُهُ وَقَدْ عَرَفَهُ احْتَجَبَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفَضَحَهُ عَلَى رُؤُسِ الشَّاهِدِ﴾

(آخر جہ ابوداؤد والنسائی وابن حبان وابن ماجہ)

”جس شخص نے اپنے بیٹے کے نسب کا انکار کیا، حالانکہ اسے معلوم تھا کہ یہ اسی کا بیٹا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس سے محجوب رہیں گے۔ اور اسے لوگوں کے سامنے بے عزت کریں گے۔“

## ضرورت مند سے دور خدا کی رحمت سے دور

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا فَاحْتَجَبَ عَنْ أُولَى الضَّعْفِ وَالْحَاجَةِ احْتَجَبَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

(اخرجه احمد والطبرانی بسند جيد)

”جس شخص کو لوگوں کی کوئی ذمہ داری سونپی گئی اور وہ کمزوروں اور حاجت مندوں سے دور رہا، تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے قیامت کے دن دور ہیں گے۔“

## خدا تعالیٰ مومنین سے بلا تر جمان گفتگو فرمائیں گے

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں: حساب کے وقت اللہ تعالیٰ مومنین سے ان کے اکرام کی خاطر بغیر ترجمان کے کلام فرمائیں گے اور کفار سے بات نہیں فرمائیں گے۔ بلکہ ان کی اہانت اور مومنین مکر میں سے انہیں الگ کرنے کے لئے ان کا حساب فرشتے لیں گے۔



## باب

﴿جس سے سخت حساب لیا جائیگا وہ ہلاک ہو جائیگا﴾

## آسان حساب اور سخت حساب

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس سے سخت حساب لیا گیا اسے عذاب دیا جائے گا۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتے ”فسوف یحاسب حسابا یسیرا؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ حساب نہیں بلکہ پیشی ہوگی۔ جس شخص سے قیامت کے دن حساب ہوا اُسے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ (اخرجہ الشیخان)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ایک نماز میں یہ دعا کرتے سنا للہم حاسبنی حسابا یسیرا (اے اللہ میرا حساب آسان لینا) جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آسان حساب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آسان حساب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کا اعمال نامہ دیکھ کر اس سے درگزر فرمالے۔ اے عائشہ! جس سے سوال و جواب کیا گیا وہ ہلاک ہو گیا۔ اور ہر دکھ جو مومن کو پہنچتا ہے اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔ حتیٰ کہ وہ کائنات بھی جو اسے چھو رہا ہو۔ (اخرجہ احمد و ابن جریر و الحاکم و صحیحہ)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من حوسب عذاب﴾ (اخرجہ الترمذی)

”جس سے حساب لیا گیا اسے عذاب دیا جائے گا۔“

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ اس حساب سے یہ مراد ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہر چھوٹے بڑے عمل کا مطالبہ فرمائیں گے، معافی کا معاملہ نہ فرمائیں گے۔

مومن اپنا عمل قبر ہی میں دیکھ لے گا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لَا يَحَاسِبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَدٌ فَيَغْفِرُ لَهُ يَرَى الْمَسْلُومَ  
عَمَلَهُ فِي قَبْرِهِ وَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَوْمَئِذٍ لَا يَسْأَلُ عَنْ  
ذَنْبِهِ انْسٍ وَلَا جَانٍ وَيَقُولُ يَعْرِفُ الْمَجْرُمُونَ  
بِسِيْمَاهُمْ﴾ (اخرجه احمد)

جس کا حساب ہوگا اسے معاف نہیں کیا جائے گا، مسلمان اپنے عمل کو قبر میں ہی  
دیکھ لے گا۔ اللہ عز و جل فرماتے ہیں ”فَيَوْمَئِذٍ لَا يَسْأَلُ عَنْ ذَنْبِهِ انْسٍ وَلَا جَانٍ“  
(پھر اس دن پوچھ نہیں اس کے گناہ کی کسی آدمی سے اور نہ جن سے) (الرحمن : ۳۹)  
اور فرماتے ہیں ”يَعْرِفُ الْمَجْرُمُونَ بِسِيْمَاهُمْ“ پہچانے پڑیں گے گناہ گار اپنے  
چہرے سے (الرحمن : ۴۱)

### قیامت کے دن بڑے اعمال بھی چھوٹے محسوس ہونگے

حضرت عتبہ بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
﴿لَوْ أَنَّ رَجُلًا يَخْرُ عَلَى وَجْهِهِ مِنْ يَوْمٍ وَلَدَ إِلَى يَوْمٍ يَمُوتُ  
هُوَ فِي طَاعَةِ اللَّهِ لِحَقَرِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (اخرجه الطبرانی)  
”اگر کوئی شخص اپنے پیدائش سے لے کر بوڑھا ہو کر مرنے تک اللہ  
کی اطاعت میں سجدہ ریز رہے تو قیامت کے دن اسے اپنا یہ عمل بھی  
حقیر معلوم ہوگا۔“

حضرت محمد بن ابی عمیرؓ کی حدیث میں یہ بھی اضافہ ہے کہ  
﴿وَلَوْ دَانَهُ رَدَّ كَيْمًا يَزِدُّهُ مِنَ الْجَزْرِ وَالثَّوَابِ﴾

(اخرجه ابن المبارک و احمد بسند صحیح)

”وہ یہ تمنا کرے گا اسے پھر دنیا میں لوٹا دیا جائے تاکہ وہ اپنے  
اجر و ثواب میں مزید اضافہ کر سکے۔“

### اپنے اعمال پر نہ اترائیں

حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ سے فرمایا: اے

داؤد! میرے صدیقین بندوں کو ڈراؤ کہ وہ اپنے اعمال پر نہ اترا ئیں اور اپنے نیک اعمال کے تذکرے نہ کریں۔ کیونکہ میرے بندوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جسے میں حساب کے لئے کھڑا کروں اور اس پر ظلم کئے بغیر اپنا عدل قائم کر کے اسے عذاب نہ دے سکوں۔ (اخرجہ احمد فی الزہد)

## خدا تعالیٰ کی بے نیازی

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ أَوْحَىٰ إِلَىٰ نَبِيٍّ مِنْ أَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَٰئِيلَ قُلْ لَا هَلْ طَاعَتِي مِنْ أَمْتِكَ إِنْ لَا يَتَكَلَّمُوا عَلَىٰ أَعْمَالِهِمْ فَإِنِّي لَا أَنْصِبُ عَبْدًا عِنْدَ الْحِسَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِشَاءَ أَنْ أَعَذِّبَهُ إِلَّا عَذْبَتُهُ وَقُلْ لِأَهْلِ مَعْصِيَتِي مِنْ أَمْتِكَ لَا يَلْقُوا بِأَيْدِيهِمْ فَإِنِّي أَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ وَلَا أَبَالِي﴾ (اخرجہ ابو نعیم)

”اللہ تعالیٰ نے انبیاء بنی اسرائیل میں سے ایک نبی کی طرف وحی فرمائی کہ اپنی امت کے نیک لوگوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنے اعمال کے تذکرے نہ کریں۔ میں اپنے بندے سے قیامت کے دن جب حساب لوں گا، اگر میں چاہوں گا تو اسے عذاب میں مبتلا کر دوں گا۔ اور اپنی امت کے میرے نافرمانوں سے کہہ دیں کہ وہ خود کو ہلاکت زدہ نہ سمجھیں، میں بڑے گناہ کو بھی پرواہ کئے بغیر بخش دیتا ہوں۔“

## اپنے اعمال پر اعتماد کرنے والے کا حال

حضرت واہلہ بن اسقعؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا:

﴿يَبْعَثُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدًا لَا ذَنْبَ لَهُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَىٰ أَيْ الْأَمْرَيْنِ أَحَبُّ إِلَيْكَ إِنْ أَجْزَيْكَ بِعَمَلِكَ أَوْ بِنِعْمَتِي عَلَيْكَ؟ قَالَ يَا رَبِّ أَنْكَ تَعْلَمُ إِنِّي لَمْ

اعصک قال خذوا عہدی بنعمة من نعمتی فما تبقی له  
حسنة الا استغفرتها تلک النعمة فيقول رب بنعمتك  
ورحمتک ﴿﴾ (اخرجه ابو نعیم)

”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک ایسے شخص کو قبر سے اٹھائیں گے  
جس نے کوئی گناہ نہیں کیا تھا۔ اس سے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:  
تجھے دونوں باتوں میں کون سی بات پسند ہے کہ میں تجھے تیرے عمل  
کی بنیاد پر جزا دوں یا اپنی نعمت کے طور پر جزا دوں؟ وہ عرض  
کرے گا: اے پروردگار! آپ جانتے ہیں کہ میں نے آپ کی  
نافرمانی نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے اس بندے کو  
میری نعمت کے بدلہ میں پکڑ لو، وہ نعمت اس کی تمام نیکیوں کو گھیر  
لے گی۔ اب وہ بندہ کہے گا: اے اللہ! آپ اپنی نعمت اور رحمت کا  
معاملہ فرمائیں۔“

### ایک نعمت کا تمام نیکیوں پر غالب آ جانا

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يُخْرِجُ لَابَنَ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ دُيُوَانٍ فِيهِ  
الْعَمَلُ الصَّالِحُ وَدِيُوَانٌ فِيهِ ذُنُوبُهُ وَدِيُوَانٌ فِيهِ النِّعَمُ مِنْ  
اللَّهِ عَلَيْهِ فَيَقُولُ اللَّهُ لِأَصْغَرَ نِعْمَةٍ فِي دِيُوَانِ النِّعَمِ خُذْ  
ثَمَنَكَ مِنْ عَمَلِهِ الصَّالِحِ فَتَسْتَوْعِبِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ ثُمَّ  
تَنْحَى فَتَقُولُ وَعِزَّتِكَ مَا اسْتَوْفَيْتِ وَتَبْقَى الذُّنُوبُ  
وَقَدْ ذَهَبَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ كُلُّهُ فَاِذَا ارَادَ اللَّهُ أَنْ يَرْحَمَ عَبْدًا  
قَالَ هِيَ بَاعِدِي قَدْ ضَاعَفْتُ لَكَ حَسَنَاتِكَ وَتَجَاوَزَتْ عَنْ  
سَيِّئَاتِكَ وَوَهَبْتُ لَكَ نِعْمَتِي ﴿﴾ (اخرجه الزار)

”انسان کے قیامت کے دن تین رجسٹر پیش کئے جائیں گے۔ ایک رجسٹر میں نیک اعمال ہوں گے۔ دوسرے میں اس کے گناہ ہوں گے، تیسرے میں اس پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں مندرج ہوں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اس پر اپنی سب سے چھوٹی نعمت کو فرمائیں گے کہ اپنی قیمت اس کے نیک عمل سے پوری کر لو! وہ بندے کے تمام نیک اعمال کو گھیر کر الگ ہو جائے گی، اور عرض کرے گی: آپ کے غلبہ کی قسم! میں نے اپنا حساب ابھی پورا نہیں چکایا۔ گناہ بھی باقی ہوں گے اور نعمتیں بھی جب کہ اعمال صالحہ تمام کے تمام ختم ہو چکے ہوں گے۔ پھر اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر رحم کا ارادہ فرمائیں گے تو کہیں گے: اے میرے بندے! میں نے تیرے لئے تیری نیکیوں کو بڑھا دیا اور تیری برائیوں سے درگزر کیا اور میں نے تجھے اپنی نعمتیں بھی معاف کیں۔“

### پہاڑ برابر عمل بھی ایک نعمت کے سامنے ہج ہے

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَانَ لَهُ بِهَا عَهْدُ عِنْدَ اللَّهِ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ كَتَبَ لَهُ بِهَا مِائَةُ الْفِ حَسَنَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَهْلِكُ بَعْدَ هَذَا؟ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ الرَّجُلَ لِيَجِيَءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِعَمَلٍ لَوْ وَضَعَ عَلَى جَبَلٍ لَأَثَقَلَهُ فَتَقُومُ النِّعْمَةُ مِنْ نِعَمِ اللَّهِ تَعَالَى فَتَكَادُ تَسْتَفِدُّ ذَلِكَ كُلَّهُ لَوْ لَا مَا يَتَفَضَّلُ اللَّهُ مِنْ رَحْمَتِهِ﴾

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

”جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا، اس کے لئے اس کلمہ کے بدلہ میں اللہ کے نزدیک بخشش کا عہد ہو جاتا ہے۔ جس نے سبحان اللہ کہا،

اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس بات کے بعد ہم کس طرح ہلاک ہو سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے، بے شک انسان قیامت کے دن ایسا عمل ساتھ لائے گا کہ اگر اسے کسی پہاڑ پر رکھ دیا جائے تو وہ اس پر بھاری ہو جائے، مگر اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت کھڑی ہو جائے گی جو اس کے سارے عمل کو ختم کر دے گی، اگر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے فضل نہ فرمائیں۔“

### نگاہ کی نعمت پانچ سو سالہ عبادت کو گھیر لے گی

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے جبرائیلؑ نے بتایا ہے کہ اے محمد! اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو رسول برحق بنا کر بھیجا! اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ ایسا تھا جس نے سمندر میں پہاڑ کی چوٹی پر پانچ سو سال تک عبادت کی۔ اس پہاڑ کی لمبائی تیس گز تھی جس کے چہار اطراف چار ہزار فرخ تک سمندر پھیلا ہوا تھا۔ اس کے لئے ایک انگلی کی چوڑائی کے برابر چشمہ نکالا گیا جس میں میٹھا پانی چمکتا تھا۔ اس کا پانی پہاڑ کی ٹخلی جانب جمع ہوتا تھا۔ اور انار کے ایک درخت پر اس کے لئے ہر رات ایک انار لگتا تھا، جسے وہ مکمل دن کی غذا کے طور پر کھاتا تھا۔ جب شام ہوتی تھی تو وہ اتر کر وضو کرتا اور وہ انار توڑ کر کھا لیتا، اور پھر اپنی نماز کے لئے کھڑا ہو جاتا تھا۔ اس نے اپنے رب سے موت کے وقت یہ سوال کیا کہ اس کی روح سجدہ کی حالت میں قبض ہو اور زمین اور دوسری کوئی چیز اس کے بدن کو خراب نہ کرے حتیٰ کہ وہ سجدہ ہی کی حالت میں قیامت کے دن اٹھے۔ چنانچہ اس کے ساتھ ایسا ہی کیا گیا۔ پس ہم جب آسمان سے اترتے یا آسمان پر چڑھتے تھے تو اس کے پاس سے گزرتے تھے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے وہ جب قیامت کے دن کھڑا ہوگا تو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا، اللہ تعالیٰ اس کے بارہ میں ارشاد فرمائیں گے: میرے بندے کو میری رحمت سے جنت میں داخل کر دو!



وہ عرض کرے گا: یارب! بلکہ میرے عمل کی وجہ سے (مجھے جنت میں داخل کیا جائے)۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیں گے کہ میرے بندے کے عمل کا میری نعمت کے ساتھ حساب کرو! چنانچہ نگاہ کی نعمت اس کی پانچ سو سالہ عبادت کو گھیر لے گی اور ابھی (باقی) بدن کی نعمت باقی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے بندے کو دوزخ میں ڈال دو! جب اس کو دوزخ کی طرف گھسیٹا جائے گا تو وہ پکاراٹھے گا: اے میرے پروردگار! اپنی رحمت کے ساتھ مجھے جنت میں داخل کر دیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اسے واپس لاؤ! پھر اسے اللہ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے میرے بندے تجھے کس نے پیدا کیا جب کہ تو کچھ نہ تھا؟ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! آپ نے۔ اللہ تعالیٰ پوچھیں گے: تجھے پانچ سو سال تک عبادت کی کس نے طاقت دی تھی؟ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! آپ نے اللہ تعالیٰ پوچھیں گے: تجھے سمندر کے بیچ میں پہاڑ پر کس نے اتارا تھا؟ تیرے لئے تمکین پانی کی جگہ میٹھا پانی کس نے نکالا تھا؟ تیرے لئے ہر رات انار کس نے پیدا کیا تھا؟ جبکہ یہ سال میں ایک مرتبہ پھل دیتا۔ اور تو نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ میں تیری روح کو جسدہ کی حالت میں قبض کروں، تو میں نے تیرے ساتھ ایسا ہی کیا۔ وہ عرض کرے گا: یارب! آپ نے ہی یہ سب کچھ کیا۔ اللہ عزوجل فرمائیں گے: یہ سب میری رحمت سے تھا، اور میں اپنی رحمت سے تجھے جنت میں داخل کر رہا ہوں۔ میرے بندے کو جنت میں داخل کر دو! یہ بہت اچھا بندہ تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دیں گے۔ حضرت جبرائیلؑ نے فرمایا: جنت میں انبیاء کرامؑ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے داخل ہوں گے۔

(آخر جہ الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول والحاکم وصحہ والبیہقی فی شعب الایمان)

## انبیاء بھی اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل ہونگے

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لَنْ يَنْجِيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟﴾

اللہ؟ قال ولا أنا الا ان يتغمدني الله برحمته منه وفضلہ

(آخر جہ الشیخان)

”تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دلائے گا، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ کو بھی نہیں؟ ارشاد فرمایا: مجھے بھی نہیں۔ الا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کا فضل مجھے ڈھانپ لے۔“

### کوئی شخص محض اپنے عمل سے جنت میں داخل نہیں ہوگا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿سددوا وقاربوا وابشروا فانہ لا یدخل الجنة احد اعملہ قالوا لانت یا رسول اللہ؟ قال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ بمغفرة ورحمة﴾ (اخرجه الشیخان)

”درست عمل کرتے رہو! ایک دوسرے کا قرب حاصل کرو! اور تمہیں خوش خبری ہو کہ جنت میں کوئی شخص اپنے عمل کے سبب داخل نہیں ہوگا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمت و مغفرت مجھے ڈھانپ لے۔“

### ایک اعتراض اور اس کا جواب

سوال: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”ادخلوا الجنة بما كنتم تعملون“ اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ اعمال جنت میں لے جائیں گے۔

جواب: یہ آیت جنت میں حصول درجات پر محمول ہے۔ آدمی کے جیسے اعمال ہوں گے ویسا ہی جنت میں اسے مقام حاصل ہوگا۔ باقی رہا جنت میں داخلہ تو وہ اللہ کے فضل و عنایت سے ہی ہوگا۔

اس موقف کی تائید حضرت ابن مسعودؓ کے اس ارشاد سے بھی ہوتی ہے کہ فرمایا: تم پل صراط کو اللہ کے عفو درگزر سے عبور کرو گے، جنت میں اللہ کی رحمت سے داخل ہو گے اور جنت کی منازل اپنے اعمال کے حساب سے حاصل کرو گے۔ (اخرجه ہنادفی الزہد)

## دنیا کا محدود عمل جنت کی لامحدود نعمتوں کا سبب نہیں بن سکتا

حضرت ثابت البنائیؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے ستر سال تک عبادت کی۔ وہ اپنی دعائیں یہ کہا کرتا تھا: اے اللہ! مجھے میرے عمل کی جزا عطا فرما۔ پس وہ جب فوت ہوا تو اس کو جنت داخل کر دیا گیا۔ جب اس نے جنت میں ستر سال گزار دیے تو اسے کہا گیا کہ اب یہاں سے نکلو! تم نے اپنے عمل کا بدلہ پورا کر لیا ہے۔ تو اس کے دل میں یہ بات آئی کہ دنیا میں کون سی چیز ایسی تھی جو اس کے نزدیک سب سے زیادہ معتمد تھی۔ اسے اور کوئی چیز نظر نہ آئے گی، سوائے اس کے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اور اس کی طرف رجوع کرے۔ چنانچہ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! میں نے دنیا میں آپ کے متعلق سنا تھا کہ آپ کوتاہیوں سے درگزر کرتے ہیں تو آپ آج بھی میری کوتاہی سے درگزر فرمادیں۔ چنانچہ اسے دوبارہ جنت میں رہنے کی اجازت دے دی جائے گی۔ (آخر جہ احمد فی الزہد)

## حساب صرف مسلمانوں سے لیا جائیگا

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿لَا يَحْسَبُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ﴾

(آخر جہ ابن مردودہ)

”اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن جس سے بھی حساب لیں گے وہ

جنت میں داخل ہو جائے گا۔“

علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ماقبل میں مذکور احادیث کے متعارض ہے۔ ان میں اس طرح تطبیق ممکن ہے کہ تعذیب اور دخول جنت میں منافات نہیں ہے، کیونکہ ہر مسلمان کو بالآخر جنت میں بھیج ہی دیا جائے گا۔ اگرچہ اسے جہنم کے عذاب میں ڈال دیا جائے۔ یعنی ان دونوں قسم کی احادیث کا تعلق مسلمان سے ہے، کیونکہ کافر تو ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا لہذا اس سے حساب بھی نہیں لیا جائے گا۔

## باب

## ﴿مختلف افراد کے جھنڈے﴾

## دھوکہ باز کا جھنڈا

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان الغادر ينصب له لواء يوم القيامة فيقال الا هذه

غدره فلان بن فلان﴾ (اخرجه الشيخان)

”دھوکہ باز کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا

اور اعلان کیا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کا دھوکہ ہے۔“

## امان دینے کے بعد قتل کرنے والے کا جھنڈا

حضرت عمرو بن حنفؓ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اذا امن بالرجل في دمه ثم قتله فانه يحمل لواء غدر

يوم القيامة﴾ (اخرجه الطيالسي وابن ماجه)

”اگر کوئی شخص کسی کو امان کے دے کر پھر قتل کر دے تو وہ قیامت

کے دن دھوکہ کا جھنڈا اٹھائے ہوگا۔“

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ آخرت میں لوگوں

کے مختلف قسم کے جھنڈے ہوں گے۔ کچھ جھنڈے ذلت اور رسوائی کے ہوں گے اور کچھ

جھنڈے تعریف و شرف کے ہوں گے۔ جیسے کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے: ”لواء الحمد

بیدی ولواء الکرم بیدی“ (حمد کا اور کرم کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔)

## برے شعراء کا جھنڈا

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿امرؤ القیس صاحب لواء الشعراء الی النار﴾

(اخرجه البخاری)

”امرؤ القیس شعراء کا جھنڈا اٹھا کر جہنم میں جائے گا۔“

### ہر مقتدا کا جھنڈا

اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کام میں مقتدا ہو خواہ وہ اچھا ہو یا برا، اس کے لئے علیحدہ اور مستقل جھنڈا ہوگا۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ صالحین اور اولیاء کو مستقل جھنڈے عطا فرمائے۔ تاکہ ہر شخص انہیں پہچان کر ان کا اکرام کرے، چاہے وہ دنیا میں غیر معروف ہی ہوں۔ میرے نزدیک علامہ قرطبیؒ کی اس بات کی تائید حضرت ابو ہریرہؓ کی مذکورہ حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے آنحضرت ﷺ سے نقل فرمایا:

﴿ینادی منادیوم القيامة این اولوالالباب؟ قالوا ای

اولی الانلباب ترید؟ قال الذین یذکرون اللہ قیاما

وقعودا وعلی جنوبہم ویفکرون فی خلق السموات

والارض عقدلہم لواء فاتبع القوم لواءہم وقال لہم

ادخلوها خالدین﴾ (اخرجه الاصبہانی)

”قیامت کے دن ایک منادی ندا کرے گا: اولوالالباب (معتقد

لوگ) کہاں ہیں؟ لوگ کہیں گے: اولوالالباب سے کون مراد ہیں

؟ وہ کہے گا: ”الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی

جنوبہم ویفکرون فی خلق السموات والارض“ (وہ جو

یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور فکر کرتے

ہیں آسمان اور زمین کی پیدائش میں النساء: ۱۹۱) ان کے لئے ایک

جھنڈا مقرر کیا گیا ہے۔ پس یہ لوگ اپنے جھنڈے کے نیچے جمع ہو

جائیں گے اور انہیں کہا جائے گا کہ تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت میں

داخل ہو جاؤ۔“

### غنا کا جھنڈا

حضرت عمیر بن سلامؓ فرماتے ہیں: سوال سے بچنے والے فقیر کے لئے قیامت کے دن غنا کا جھنڈا بلند کیا جائے گا جو اس کے آگے آگے چلتا ہوگا حتیٰ کہ وہ اسے جنت میں داخل کر دے گا۔ (اخرجہ عبد اللہ ابن احمد فی زوائد الزہد)

### سود خور کو قیامت کے دن حکم

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سود خور کو حکم ہوگا کہ جنگ کے لئے اپنا ہتھیار اٹھا لو۔ (اخرجہ الدیوری فی المجالسة)

### ریا کار کی رسوائی

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مامن عبد يقوم في الدنيا مقام رياء وسمعة الا سمع الله به على رؤس الخلائق يوم القيامة﴾ (اخرجہ الطبرانی بسند حسن)

”جو شخص بھی دنیا میں ریا کاری کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب مخلوق کے سامنے اس کے اس مقصد کا اعلان فرمائیں گے۔“

### قیامت کے دن رسوائی کی شدت

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان العار ليلزم المرأ يوم القيامة حتى يقول يا رب ارسالک بی الی النار ایسر علی مما القی وانه لیعلم ما فیها من شدة العذاب﴾ (اخرجہ ابو یعلیٰ والحاکم)

”قیامت کے دن بندے کو اتنی شرم آئے گی وہ پکار اٹھے گا: یا اللہ! آپ مجھے جہنم میں بھیج دیں! یہ میرے لئے اس ذلت و رسوائی سے آسان ہے جو اب مجھے لاحق ہے حالانکہ اسے معلوم ہوگا کہ دوزخ

میں کتنا سخت عذاب ہے۔“

حضرت عطاء خراسانی فرماتے ہیں کہ بندے سے قیامت کے دن اس کے جاننے والوں کے سامنے حساب ہوگا تا کہ اسے حساب کی شدت کا مزید احساس ہو۔

(اخرجہ ابو نعیم)

## آخرت میں کس کی پردہ پوشی ہوگی

حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ما ستر الله تعالى على عبد في الدنيا فيعيره به يوم

القيامة﴾ (اخرجہ البزار والطبرانی)

”اللہ تعالیٰ جس شخص کی دنیا میں پردہ پوشی فرما دیتے ہیں، قیامت

میں بھی اسے رسوا نہیں کریں گے۔“

امام غزالیؒ فرماتے ہیں: پردہ پوشی اس مومن کی ہوگی جو لوگوں کے عیوب کی پردہ پوشی کرتا ہو اور خود کو بھی گناہ گار سمجھتا ہو۔ اور اپنی زبان سے لوگوں کی برائیاں نہ کرتا ہو۔ اور نہ ہی ان کی غیبت کرتا ہو۔ ایسا شخص اس لائق ہے کہ قیامت کے دن اس کی بھی پردہ پوشی کی جائے۔

## دوسروں کی پردہ پوشی کی جزا

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿من ستر عور اخيه المسلم ستر الله عورته يوم

القيامة﴾ (اخرجہ الطبرانی)

”جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ

قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کریں گے۔“

## غصہ پینے کی جزا

حضرت ابو جعفرؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ كَفَّ لِسَانَهُ عَنْ أَعْرَاضِ النَّاسِ أَقَالَ اللَّهُ عَشْرَةَ يَوْمٍ  
الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ عَنْهُمْ وَقَاهُ اللَّهُ عَذَابَ يَوْمِ  
الْقِيَامَةِ﴾ (اخرجه ابن المبارک)

”جس نے اپنی زبان کو لوگوں کی عزت اچھالنے سے روکے  
رکھا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی غلطیوں کو معاف فرمادیں  
گے۔ اور جس نے لوگوں سے اپنے غصہ کو روکا، اللہ تعالیٰ اسے  
قیامت کے دن کے عذاب سے محفوظ رکھیں گے۔“

☆☆☆



## باب

## ﴿کفار سے سوال﴾

قیامت کے دن کفار سے بھی سوال وجواب ہوگا، ایک تو ان احادیث کی وجہ سے جو اعضاء کی گواہی کے تحت گزر چکی ہیں۔ اور ایک ان آیات کے سبب جو ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں۔

﴿فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ﴾ (اعراف: ۶)  
 ”سو ہم کو ضرور پوچھنا ہے ان سے جن کے پاس رسول بھیجے گئے تھے اور ہم کو ضرور پوچھنا ہے رسولوں سے۔“

﴿وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ ذُقُوا فَلَوُتُوا﴾ (الانعام: ۳۰)  
 ”اور کاش کہ تو دیکھے جس وقت وہ کھڑے کئے جاویں گے اپنے رب کے سامنے۔“

﴿وَلَنُكَفِّرُنَّ بَعْضُهُمْ أَلْسِنَةً﴾ (هود: ۱۸)  
 ”وہ لوگ رو برو آئیں گے اپنے رب کے۔“

﴿إِنَّا إِنَّمَا جَعَلُوا آلِهَتَهُمُ اتِّخَافًا لِّبَنِي آدَمَ﴾ (الغاشیہ: ۲۵، ۲۶)  
 ”بیشک ہمارے پاس ہے ان کو پھر آنا پھر بے شک ہمارا ذمہ ہے ان سے حساب لینا۔“

﴿وَعَرَّضْنَاهُمْ لِضُلُومٍ﴾ (الکہف: ۳۸)  
 ”اور سامنے آئیں تیرے رب کے صف باندھ کر۔“

﴿وَلَنَسْأَلَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ﴾ (العنکبوت: ۱۳)  
 ”اور البتہ ان سے پوچھ ہوگی قیامت کے دن جو باتیں کہ جھوٹ بناتے تھے۔“

## تفسیر سے متعلق چند اعتراضات اور ان کے جوابات

سوال: ”يعرف المجرمون بسيماهم فيؤخذ بالنواصي والاقدام (پہچانے پڑیں گے گنہگار اپنے چہرے سے پھر پکڑا جائے گا پیشانی کے بال سے اور پاؤں سے)“ (الرحمن: ۴۱) اور يخرج عنق من النار السابع..... الخ (جہنم کے ساتویں حصے سے ایک گردن نکلے گی جو کفار کو میدانِ محشر سے چن کر جہنم میں لے جائے گی)۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار سے سوال نہیں ہوگا۔

جواب: مذکورہ آیت اور اس قسم کی روایات کفار کے ایک فریق کے متعلق ہیں۔ جس طرح مومنین کا ایک فریق بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوگا، اسی طرح کفار کا ایک فریق جس پر اللہ شدید ناراض ہوں گے وہ بھی بغیر حساب کے جہنم میں داخل ہوگا۔

سوال: فيومئذ لا يسأل عن ذنبه انس ولا جان اور ولا يسأل عن ذنوبهم المجرمون (پھر اس دن پوچھ نہیں اس کے گناہ کی کسی آدمی سے اور جن سے) (الرحمن: ۳۹) یہ آیات ان آیات و احادیث کے خلاف ہیں جن میں قیامت کے دن سوال کرنے کا ذکر ہے۔

جواب: جن آیات میں یہ مذکور ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کفار سے سوال کریں گے اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کفار کو ڈانٹیں گے کہ تم نے یہ کام کیوں کیا؟ اور جن آیات میں یہ مذکور ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کفار سے سوال نہیں کریں گے اس سے یہ مراد ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کو سوال نہیں فرمائیں گے کہ کفار اس کے جواب میں کوئی عذر پیش کر سکیں۔ گویا ان سب آیات و احادیث میں موافقت کی صورت یہ ہے کہ قیامت کے مختلف مقامات ہیں۔ بعض مقامات پر سوال ہوگا اور بعض پر نہیں ہوگا۔ اس طرح کفار کی پانچ حالتیں ہوں گی (۱) قبروں سے اٹھنے کی حالت (۲) مقامِ حساب تک لائے جانے کی حالت (۳) محاسبہ کی حالت (۴) دارالجزاء کی طرف لائے جانے کی حالت (۵) دارالجزاء میں ٹھہرنے

کی حالت۔ پہلے تین حالتوں میں تو کفار کامل الحواس اور کامل الاعضاء ہوں گے چوتھی حالت میں ان سے سماعت، بصارت اور گویائی چھین لی جائے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”وَنَحْشُرْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُلًى وَجُوهَهُمْ عَمِيًا وَبِكَمَا وَصَمَّا“ (اور اٹھائیں گے ہم ان کو دن قیامت کے چلیں گے منہ کے بل اندھے اور گونگے اور بہرے۔ (بنی اسرائیل ۹۷) اور پانچویں حالت میں دو صورتیں ہیں۔ ایک ابتدا کی اور ایک انتہا کی۔ ابتداء میں ان کے حواس لوٹا دیے جائیں گے تاکہ وہ آگ کا اور اقسام عذاب کا جنہیں وہ جھٹلاتے تھے مشاہدہ کر سکیں جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: وَلَوْ تَسَوَّيْتُ لَكُمُ الْوَسْطَىٰ لَقُلْتُمْ لَا تُفْلِكُ فَعَالُوا لَمُتَّاتٍ يَوْمَ يُنْفَخُ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ فَأُولَٰئِكَ خُمُوسُ الْأَوَّلِ (الانعام: ۲۷) اور ارشاد ہے: وَتَرَاهُمْ يَرْضَوْنَ عَلَيْهَا خَاشِعِينَ مِنَ اللَّهِ يَنْظُرُونَ مِنْ طَرَفٍ خَفِيٍّ (اور تو دیکھے ان کو کہ سامنے لائیں جائیں آگ کے آنکھیں جھکائے ہوئے ذلت سے دیکھتے ہو گئے چھپی نگاہ سے (شوری: ۳۵) اور ارشاد ہے: كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَعْنَتُ اخْتِهَا (جب داخل ہوگی ایک امت تو لعنت کرے گی دوسری امت کو (الاعراف: ۳۸) نیز ارشاد گرامی ہے: كُلَّمَا الْقَىٰ فِيهَا فُوجٌ سَأَلْتَهُمْ خَزَنَتُهُمْ (جس وقت پڑے اس میں ایک گروپ چھپیں ان سے دوزخ کے دروند (ملک: ۸) نیز ارشاد فرمایا تو ناد و ایما لک لیقض علینا ربک (اور پکاریں گے اے مالک کہیں ہم پر فیصل کر چکے تیرا رب (زعر: ۷۷) نیز ارشاد گرامی ہے: اخسؤا فیہا وَلَا تَکَلِّمُوْنَ۔ (پڑے رہو پھٹکارے ہوئے اس میں اور مجھ سے نہ بولو (المؤمنون ۱۰۸) اس وقت ان کے سب حواس چھین لئے جائیں گے۔ اس وضاحت سے تمام آیات کا باہمی اختلاف دور ہو جاتا ہے۔ یہ جواب حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے۔

حضرت ابن عباسؓ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ ایک جگہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرما رہے ہیں: ”وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا“ (اور گھیر لائیں گے ہم گنہگاروں کو اس دن نیلی آنکھیں (طہ: ۱۰۲) اور دوسری آیت میں ارشاد فرما رہے ہیں: عَمِيًا تَو

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ مجرمین کبھی ذر قہا ہوں گے اور کبھی عمیا۔

حضرت ابن عباسؓ سے ایک آدمی نے پوچھا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن مقدس میں ایک جگہ ارشاد فرما رہے ہیں: ولایکتُمون اللہ حدیثاً (اور نہ چھپا سکیں گے اللہ سے کوئی بات) (النساء: ۴۲) جبکہ ایک آیت میں کفار کا یہ قول نقل فرما رہے ہیں: واللہ ربنا ما کننا مشرکین (قسم ہے اللہ کی جو ہمارا رب ہے ہم نہ تھے شرک کرنے والے (الانعام: ۲۳) آپؐ نے جواب مرحمت فرمایا کہ جب قیامت قائم ہوگی اور کفار دیکھیں گے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مسلمانوں کی مغفرت فرما رہے ہیں اور ان کے گناہ معاف فرما رہے ہیں اور شرک کو معاف نہیں فرما رہے تو مشرکین اس امید پر اللہ ربنا ما کننا مشرکین کہیں گے کہ ہو سکتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ مغفرت فرمادیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔ یومئذ یود الذین کفروا وعصوا الرسول لوتسوی بہم الارض ولایکتُمون اللہ حدیثاً۔ (اس دن آرزو کریں گے وہ لوگ جو کافر ہوئے تھے اور رسول کی نافرمانی کی تھی کاش برابر کئے جاویں وہ زمین میں اور نہ چھپا سکیں گے اللہ سے کوئی بات)۔ (النساء: ۴۳)

حضرت ابن عباسؓ سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ فلا انساب بینہم یومئذ ولایتساء لون (نہ قرابتیں ہیں ان میں اور نہ ایک دوسرے کو پوچھے (المؤمنون: ۱۰۱) اور فاقبل بعضهم علی بعض یتساء لون (پھر منہ کیا ایک نے دوسرے کی طرف لگے پوچھنے (الصفات: ۵۰) میں تعارض ہے۔ آپؐ نے جواب ارشاد فرمایا کہ فلا انساب بینہم یومئذ ولایتساء لون فتح اولیٰ کے وقت ہے۔ و نفع فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض الامن شاء اللہ (اور پھونکا جائے صور میں پھر بے ہوش ہو جائے جو کوئی ہے آسمانوں میں اور زمین میں مگر جس کو اللہ چاہے (الزمر: ۶۸) اور فلا انساب بینہم یومئذ ولایتساء لون۔ پھر فتح ثانیہ ہوگا اور فاذا هم قیام ینظرون (تو فوراً وہ کھڑے ہو جائیں ہر طرف دیکھتے (الزمر: ۶۸) اور واقبل بعضهم علی بعض یتساء لون۔

علامہ نسفیؒ بحر الکلام میں لکھتے ہیں کہ جان لو! حضرات انبیاء اور مؤمنین کے بچوں کا اور عشرہ مبشرہ بالجنہ کا حساب و مناقشہ نہیں ہوگا (کہ یہ عمل کیوں کیا اور یہ عمل کیوں نہیں) تاہم حضرات انبیاء اور حضرات صحابہؓ کو بھی بارگاہ خداوندی میں پیش کیا جائے گا اور ان صحابہؓ سے کہا جائے گا کہ آپ نے ایسا کیا، ہم نے معاف کر دیا۔

### عزت کا دار و مدار تقویٰ پر ہے

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اَمَرَ اللّٰهُ مُنَادِيًا يَنَادِي اَلَا اِنِّىْ جَعَلْتُ نَسَبًا وَجَعَلْتُ نَسَبًا فَجَعَلْتُ اَكْرَمَكُمْ اَتْقَاكُمْ فَاَبَيْتُمْ اِلَّا اَنْ تَقُولُوا

فَلَانِ بْنِ فَلَانٍ اَكْرَمُ مِنْ فَلَانِ بْنِ فَلَانٍ فَالْيَوْمِ اَرْفَعُ نَسَبِيْ وَاضَعُ نَسَبِكُمْ اَيْنَ الْمَتَّقُوْنَ؟﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

”جب قیامت کا دن ہوگا، اللہ تعالیٰ ایک منادی کو حکم کریں گے کہ وہ یہ ندا کرے: بن لو! میں نے بھی ایک نسب مقرر کیا تھا اور تم نے بھی ایک نسب مقرر کیا تھا۔ میں نے یہ مقرر کیا تھا کہ تم میں سے زیادہ عزت و کرامت والا وہ شخص ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے۔ تم نے اس سے انکار کیا اور کہنے لگے کہ فلاں بن فلاں، فلاں بن فلاں سے زیادہ عزت والا ہے۔ آج میں اپنے نسب کو بلند کروں گا اور تمہارے نسب گھٹیا کر دوں گا، متقی لوگ کہاں ہیں؟“

### قیامت میں چیخ و پکار کرنے والے

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ چیخ و پکار کرنے والے مندرجہ ذیل ہوں گے (۱) جس شخص نے گمراہی کی بنیاد ڈالی اور پھر لوگ اس گمراہی میں اس کی پیروی کرتے رہے (۲) جو شریر الفطرت تھا (۳) جو فارغ البال تھا اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے گناہوں پر مدد لیتا تھا۔ (اخرجه الدیوری فی المجالسة)

## بد اخلاقی کا انجام

حضرت زید بن اسلمؓ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اُن آٹھ قسم کے لوگوں کو قیامت کے دن پیش کیا جائے گا جنہوں نے آپس میں اللہ کے لئے دوستی و مؤاخاة کی ہوگی۔ (۲-۱) فقیر اور غنی۔ غنی کا عمل فقیر سے زیادہ ہوگا کیونکہ وہ اپنے مال سے نیک کام کرتا تھا، اس لئے اس کا درجہ بڑھا دیا جائے گا۔ فقیر یہ کہے گا: یا اللہ! آپ نے اس کا درجہ کیوں بڑھایا؟ جبکہ ہم دونوں آپ کی خاطر ایک دوسرے سے دوستی رکھتے تھے۔ اللہ فرمائیں گے: اُس کی اس فضیلت کی وجہ سے جو اس نے اپنے مال میں حاصل کی تھی۔ فقیر عرض کرے گا: یا اللہ! آپ جانتے ہیں اگر آپ مجھے بھی مال دیتے تو میں بھی اسی کی طرح ہی کرتا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم نے درست کہا (اے فرشتو!) اسے بھی اس کے ساتھی کے درجہ میں پہنچا دو۔ (۳-۲) مریض اور تندرست کو پیش کیا جائے گا۔ تندرست کا درجہ اس کے عمل کی فضیلت کی وجہ سے بڑھا دیا جائے گا۔ تو مریض کہے گا: آپ نے اسے مجھ سے زیادہ مرتبہ کیوں دیا؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اس وجہ سے کہ وہ اپنی صحت میں عمل صالح کرتا تھا۔ مریض عرض کرے گا: یا اللہ! آپ کو علم ہے اگر آپ مجھے صحت بخشتے تو میں بھی ایسا عمل کرتا جیسا اس نے کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم نے درست کہا۔ (اے فرشتو!) اسے بھی اس کے ساتھی کے درجہ میں پہنچا دو۔ (۵-۶) پھر آزاد اور غلام کو پیش کیا جائے گا اور ان کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوگا۔ (۷-۸) پھر نیک اخلاق اور بد اخلاق کو پیش کیا جائے گا اور نیک اخلاق کا درجہ بد اخلاق سے بڑھا دیا جائے گا۔ بد اخلاق عرض کرے گا: یا اللہ! آپ نے اس کا درجہ مجھ سے کیوں بڑھا دیا؟ جبکہ ہم آپ کی خاطر ایک دوسرے کے دوست تھے اور آپ کے لئے عمل کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: حسن خلق کی وجہ سے۔ یہ سن کر بد اخلاق لا جواب ہو جائے گا۔ (آخر جہ حمید بن زنجویہ)

## باب

## ﴿میزان﴾

﴿ونضع الموازين القسط ليوم القيامة فلا تظلم نفس شيئا وان كان مثقال حبة من خردل اتينا بها وكفى بنا حاسبين﴾  
 ”اور رکھیں گے ہم ترازوئیں انصاف کی قیامت کے دن پھر ظلم نہ ہوگا کسی جی پر ایک ذرہ اور اگر ہوگا برابر رائی کے دانہ کے تو ہم لے آئیں گے اس کو اور ہم کافی ہیں حساب کرنے کو۔“

﴿والوزن يومئذ الحق﴾ (الاعراف: ۸)  
 ”اور تول اس دن ٹھیک ہوگی۔“

﴿فاما من ثقلت موازينه فهو في عيشة قراضية﴾ (القارعة: ۶، ۷)  
 ”سو جس کی بھاری ہوئیں تولیں تو وہ رہے گا من مانتے گزران میں۔“

## میزان کا اعتقاد ایمانیات میں سے ہے

حضرت عمرؓ سے حدیث جبریلؑ کی طویل حدیث میں یہ بھی مذکور ہے کہ:  
 ﴿قال يا محمد لما الايمان ، قال ان تؤمن بالله وملائكته ورسوله وتؤمن بالجنة والنار والميزان وتؤمن بالبعث بعد الموت ، وتؤمن بالقدر خيره وشره ، قال فاذا فعلت هذا فانامؤ من ، قال نعم ، قال صلقت﴾ (اخرجه البيهقي في الشعب)  
 ”حضرت جبرائیلؑ نے پوچھا یا محمد ﷺ! ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ آپ اللہ پر، ملائکہ پر، رسولوں پر، جنت و جہنم پر، میزان پر، موت کے بعد کی زندگی پر اور اچھی بری تقدیر پر ایمان

لے آئیں۔ حضرت جبرائیلؑ نے پوچھا: اگر میں ایسا کر لائیں تو میں  
مومن ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں!! حضرت جبرائیلؑ  
کہنے لگے: آپ نے سچ فرمایا۔

## میزان کی وسعت

حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يُوضَعُ الْمِيزَانُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَظُلُوْهُ وَزْنُهُ فِيْهِ السَّمَوَاتُ  
وَالْاَرْضُ لَوْ سَعَتْ فَقَوْلُ الْمَلَائِكَةِ يَلْزِمُ لِلْمَنْ يَزِنُ هَذَا؟  
فَيَقُوْلُ اللهُ لِمَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِيْ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ  
سُبْحَانَكَ مَا عَلِمْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ وَيُوضَعُ الصِّرَاطُ  
مِثْلَ حَدِّ الْمُوسَى فَقَوْلُ الْمَلَائِكَةِ مَنْ يَجِيزُ عَلَيَّ هَذَا؟  
فَيَقُوْلُ مَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِيْ فَيَقُوْلُوْنَ سُبْحَانَكَ مَا  
عَلِمْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ﴾

(اخرجه الحاكم في المستدرک وصححه عليٰ شرط مسلم)

”قیامت کے دن ایسی ترازو نصب کی جائے گی کہ اگر اس میں  
سب آسمانوں اور زمین کا وزن کیا جائے تو بھی یہ وسیع رہے۔  
فرشتے کہیں گے: یا اللہ! یہ کس کے اعمال تو لے گی؟ اللہ تعالیٰ  
فرمائیں گے: میں اپنی مخلوق میں سے جس کے اعمال کا وزن  
چاہوں گا اس وقت فرشتے عرض کریں گے: سب جانک مما  
عبدناک حق عبادتک (آپ کی ذاتِ پاک ہے، ہم آپ کی  
عبادت کا حق ادا نہیں کر سکے) اور استرے کی دھڑلہ جیسی تیز بیل  
صراطِ نصب کی جائے گی تو فرشتے عرض کریں گے: اس پر سے  
کون گزر سکے گا؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اپنی مخلوق میں سے جسے  
چاہوں گا اس پر سے گزاردوں گا تو وہ کہیں گے: سب جانک مما



عبد ناک حق عبادتک (آپ کی ذات پاک ہے ہم آپ کی عبادت کا حق ادا نہیں کر سکے) یہ حدیث حضرت سلمان فارسیؓ سے بھی موقوفاً مروی ہے۔“

## میزان کی ہیئت

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میزان کی ایک زبان اور دو پلڑے ہیں۔  
(اخرجه ابن المبارک فی الزهد)

## میزان کے ذمہ دار

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن میزان کے ذمہ دار حضرت جبریلؑ ہوں گے۔ (اخرجه ابن جریر وابن ابی الدنیا)

## ذره برابر عمل کا بھی وزن ہوگا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: قیامت کے دن لوگوں کا حساب لیا جائے گا، جس کی ایک نیکی بھی بڑھ گئی وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور جس کا ایک گناہ بھی نیکیوں سے بڑھ گیا وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ میزان کے پلڑے ایک دانہ کے وزن کے برابر بھی نیکی اور گناہ سے جھک سکیں گے۔ اور جس شخص کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوئے وہ اہل اعراف میں سے ہوگا، اسے بل صراط پر روک لیا جائے گا۔ (اخرجه ابن ابی حاتم)

## ایک نیکی سے بھی نجات

حضرت ابن عباسؓ حضور ﷺ سے اور آپ ﷺ حضرت جبریلؑ سے نقل کرتے ہیں:

﴿يُؤْتِي بِسِنَاتِ الْعَبْدِ وَحَسَنَاتِهِ فَيَقْضِي بَعْضُهَا لِبَعْضٍ  
فَإِنْ بَقِيََتْ وَاحِدَةٌ وَسِعَ اللَّهُ بِهَا فِي الْجَنَّةِ﴾

(اخرجه البزار و عبد ابن حمید)

”انسان کے گناہ اور نیکیاں پیش کی جائیں گی۔ بعض کا بعض سے

موازنہ کیا جائے گا۔ پھر اگر ایک نیکی بھی بچ گئی تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمادیں گے۔“

### باطنی اچھائی کا انعام

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: جس کا ظاہر باطن سے اچھا ہوگا، اس کا نیکیوں والا پلڑا ہلکا ہوگا۔ اور جس کا باطن اس کے ظاہر سے اچھا ہوگا، اس کا نیکیوں والا پلڑا جھک جائے گا۔ (اخرجہ ابن ابی الدنیافی کتاب الاخلاص)

### میزان پر کامیابی اور ناکامی کا اعلان

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يُؤْتِي بَابِنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُوقِفُ بَيْنَ كَفْتَيْ الْمِيزَانِ وَيُوكِلُ بِهِ مَلِكٌ فَاِنْ ثَقُلَ مِيزَانُهُ نَادَى الْمَلِكُ بِصَوْتٍ يَسْمَعُ الْخَلَائِقُ سَعْدَ فُلَانٍ سَعَادَةٌ لَا يَشْقَى بَعْدَهَا أَبَدًا وَإِنْ خَفَ مِيزَانُهُ نَادَى الْمَلِكُ بِصَوْتٍ يَسْمَعُ الْخَلَائِقُ شَقَى فُلَانٌ شِقَاؤُهُ لَا يَسْعُدُ بَعْدَهَا أَبَدًا﴾

(اخرجہ البزار والبیہقی فی الشعب)

”انسان کو قیامت کے دن پیش کر کے میزان کے دونوں پلڑوں کے درمیان کھڑا کر دیا جائے گا۔ یہ میزان ایک فرشتہ کے سپرد ہوگا۔ اگر اس کا میزان بھاری ہوگا تو وہ فرشتہ اتنی بلند آواز سے پکارے گا جسے سب مخلوقات سنیں گی۔ ”سعد فلان سعادۃ لا یشقی بعدھا ابدًا“۔ فلاں شخص سعادت مند ہو گیا۔ اب وہ کبھی بد بخت نہیں ہوگا۔ اور اگر اس کا میزان ہلکا ہوگا تو وہ فرشتہ بلند آواز سے کہے گا جسے سب مخلوقات سنیں گی شقی فلان شقاۃ لا یسعد بعدھا ابدًا۔ فلاں شخص بد بخت ہو گیا اب وہ کبھی بھی سعادت مند نہیں ہوگا۔“

## کافروں کا میزان پر جھگڑا

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو قیامت کے دن میزان پر پیش کیا جائے گا جہاں وہ آپس میں خوب جھگڑا کریں گے۔ (اخرجه احمد فی الزهد)

## ایک آنسو کی قدر و قیمت

حضرت حازمؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک شخص بیٹھا رو رہا تھا۔ اسی دوران حضرت جبریلؑ نازل ہوئے، حضرت جبریلؑ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فلاں شخص ہے۔ تو حضرت جبریلؑ نے فرمایا: ہم انسانوں کے تمام اعمال کا وزن کریں گے مگر رونے کا نہیں کر سکیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ایک آنسو سے جہنم کے کئی سمندر بجھا دیں گے۔ (اخرجه احمد فی الزهد)

## ہر آنسو انمول ہے

حضرت مسلم بن حیاؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَا اغْرورَ قَت عَيْنٍ بِمَائِهَا إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ ذَلِكَ الْجَسَدَ عَلَى النَّارِ وَلَا سَالَتْ قَطْرَةٌ عَلَى خَدِّهَا فَيَرَهُ ذَلِكَ الْوَجْهَ قَتِرًا وَلَا ذَلَّةً وَالْمَوْتُ أَنْ يَكُنِيَ بَكِيًّا فِي أُمَّةٍ مِنَ الْأُمَمِ مَا عَذِبْتَ تِلْكَ الْأُمَّةَ وَمَا مِنْ شَيْئٍ إِلَّا بِمَقْدَارٍ وَمِيزَانٍ إِلَّا الدَّمْعَةُ فَإِنَّهَا يُعْطَا بِهَا بِحَارٍ مِنَ النَّارِ﴾ (اخرجه البيهقي)

”کوئی آنکھ آنسوؤں میں نہیں ڈبڈباتی، مگر اللہ تعالیٰ اس صاحب آنکھ کے جسم کو جہنم پر حرام کر دیتے ہیں۔ اور اگر آنسو کا قطرہ انسان کے رخسار پر بہہ جائے تو اس چہرہ کو ذلت اور رسوائی نہیں پہنچے گی۔ اگر کوئی امتوں میں رونے والا کسی امت میں روے تو اس امت کو عذاب نہیں دیا جاتا۔ ہر چیز کی ایک ہقدار اور وزن ہے، مگر ایک آنسو سے جہنم کے دریا بجھائے جائیں گے۔“

## اعمال کا وزن خاتمہ کے اعتبار سے ہوگا

حضرت وہب بن منہؓ فرماتے ہیں کہ اعمال کا وزن خاتمہ کے اعتبار سے ہوگا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے خیر کا ارادہ کرتے ہیں تو اسے کسی نیک عمل پر موت دیتے ہیں اور جب کسی سے شر کا ارادہ کرتے ہیں تو اسے کسی برے عمل پر موت دیتے ہیں۔ (اخرجه ابو نعیم)

## جنتیوں اور دوزخیوں کو اپنے ٹھکانوں کا کیسے علم ہوگا؟

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میزان کی ایک زبان اور دو پلڑے ہیں اس میں نیکیاں اور گناہ تو لے جائیں گے۔ نیکیوں کو بہترین صورت میں لا کر میزان کے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا تو وہ پلڑا گناہوں والے پلڑے سے جھک جائے گا۔ پس اس کی وہ نیکیاں لے کر جنت میں اس کے گھر کے قریب رکھ دی جائیں گی۔ پھر مومن سے کہا جائے گا: اپنے عمل کے پاس چلے جاؤ! مومن جنت میں جائے گا اور اپنے عمل کے سبب اپنے گھر کو پہچان لے گا۔ اور گناہوں کو بری صورت میں لا کر میزان کے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا جس سے گناہوں والا پلڑا جھک جائے گا اور میزان خفیف ہو جائے گا کیونکہ باطل خفیف ہی ہوتا ہے۔ پس ان گناہوں کو جہنم میں اس گناہگار کے گھر کے قریب رکھ دیا جائے گا۔ اور گناہگار سے کہا جائے گا کہ جہنم میں اپنے عمل کے پاس چلے جاؤ۔ گناہگار جہنم میں جائے گا اور اپنے عمل کے سبب اپنے گھر کو پہچان لے گا اور ان مختلف عذابوں کو بھی جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے تیار کئے ہوئے ہیں۔ (اخرجه البيهقي في الشعب الايمان)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ لوگ جنت اور جہنم میں اپنے گھروں اور اعمال کو ان لوگوں سے زیادہ جانتے ہوں گے جو جمعہ کی نماز پڑھ کر اپنے گھروں کو لوٹ رہے ہوں۔ (اخرجه البيهقي في الشعب الايمان)

حضور ﷺ میزان پر تشریف فرما ہونگے

حضرت انسؓ فرماتے ہیں:

﴿سألت النبی ان یشفع لی یوم القیامۃ فقال لی انا فاعل  
 قال قلت یا رسول اللہ فاین اطلبک؟ قال اطلبنی اول ما  
 تطلبنی علی الصراط قلت فان لم القک علی الصراط؟  
 قال فاطلبنی عند المیزان قلت فان لم القک عند  
 المیزان؟ قال فاطلبنی عند الحوض فانی لا اخطیء  
 هذه الثلاثة مواطن﴾ (اخرجه الترمذی وحسنه والبیہقی)  
 ”میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ میرے لئے  
 قیامت کے دن شفاعت فرمائیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:  
 میں شفاعت کروں گا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں  
 آپ ﷺ کو کہاں تلاش کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 سب سے پہلے تو تم مجھے پل صراط پر تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا:  
 اگر میں آپ ﷺ کو پل صراط پر نہ مل سکوں؟ فرمایا: پھر مجھے  
 میزان کے پاس تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا: اگر میں آپ ﷺ  
 کو میزان پر بھی نہ مل سکوں؟ فرمایا: پھر مجھے حوض پر تلاش کرنا۔ میں  
 ان تین مقامات کے علاوہ اور کسی جگہ پر نہیں ہوں گا۔“

### تین سخت ترین مقامات

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ  
 ﷺ قیامت کے دن اپنے اہل خانہ کو بھی یاد رکھیں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اما فی ثلاث مواطن فلا یدکر احد احدا حیث یوضع  
 المیزان حتی یعلم أیخف میزانه ام یثقل و حیث تطایر  
 الکتب حتی یعلم این یقع کتابہ فی یمینہ او فی شمالہ  
 او من وراء ظہرہ؟ و حیث یوضع الصراط حتی یعلم  
 أینجو ام لا﴾ (اخرجه الحاکم والبیہقی والاجری)

تین جگہوں پر تو کوئی کسی کو یا نہیں کرے گا (۱) جب میزان نصب کی جائے گی جب تک کہ یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس کی میزان ہلکی ہے یا بھاری (۲) جب اعمال نامے اڑیں گے جب تک کہ یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس کا اعمال نامہ کس ہاتھ میں ملے گا؟ اس کے دائیں ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں یا پشت کے پیچھے سے (۳) جب پل صراط نصب کی جائے گی جب تک کہ یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اسے نجات مل گئی ہے یا نہیں۔

### میزان پر افراتفری کا عالم

ایک اور روایت میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا کوئی دوست کسی دوست کو یاد رکھے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تین جگہ پر نہیں (۱) نصب میزان کے وقت (۲) اعمال ناموں کے اڑنے کے وقت (۳) جب جہنم سے گردن نکلے گی۔ (آخر جہ الاجری)

### کافر کے اعمال بے وزن ہونگے

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿انه ليأتى الرجل العظيم السمين يوم القيامة لا يزن عند الله جناح بعوضة ثم قرأ "فلا نقيم لهم يوم القيامة وزنا"﴾ (آخر جہ الشیخان)

”ایک بڑے موٹے آدمی کو قیامت کے دن لایا جائے گا۔ اس کا وزن اللہ کے نزدیک چھھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوگا۔“ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

﴿فلا نقيم لهم يوم القيامة وزنا﴾ (کہف: ۱۰۵)

”پھر نہ کھڑی کریں گے ان کے واسطے قیامت کے دن تول“

”عتل“ سے مراد طاقتور اور خوب چنورا پہلوان ہے۔ اسے میزان میں رکھا جائے گا تو اس کا وزن ایک جو کے برابر بھی نہیں ہوگا۔ ایسے ستر ہزار آدمیوں کو ایک ہی فرشتہ ایک ہی دفعہ میں جہنم میں پھینک دے گا۔ (آخر جہ ابونعیم والاجر)

## کافر کی نیکی کا بدلہ دنیا میں

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان الله لا يظلم مؤمناً حسنة يعطى بها في الدنيا ويجزى بها في الآخرة واما الكافر فيطعم بحسنات ما عمل بها لله في الدنيا حتى اذا افضى الى الآخرة لم تكن له منها حسنة يجزى بها﴾ (اخرجه مسلم)

”اللہ تعالیٰ کسی مومن پر اس کے گناہوں کے بدلہ میں ظلم نہیں کرتا کہ اس کے نیک اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں دیدے بلکہ اس کے نیک اعمال کا بدلہ آخرت میں دے گا۔ اور کافر کی حالت یہ ہے کہ اسے اس کی نیکیوں کے بدلہ میں جو اس نے اللہ کے لئے کی ہیں کھلایا پلایا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ جب وہ قیامت میں پیش ہوگا اس کی کوئی نیکی باقی نہ ہوگی جس کا اسے انعام دیا جائے۔“

## ذکر خفی کی فضیلت

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لفضل الذكر الخفى الذى لا يسمعه الحفظة على غيره سبعون ضعفا اذا كان يوم القيامة وجمع الله الخلائق لحسابهم وجاءت الحفظة بما حفظوا وكتبوا قال الله لهم انظروا هل بقى له من شئ؟ فيقولون ما تر كنا شئاً مما علمناه وحفظناه الا وقد حصيناه وكتبناه فيقول الله ان لك عندى شيئاً لا تعلمه وانا اجزيك به اليوم وهو الذكر الخفى﴾ (اخرجه ابو يعلى)

”وہ پوشیدہ ذکر جسے ”کراماً کاتبین“ نہیں سنتے دوسرے ذکر سے ستر ہزار درجہ زیادہ افضل ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا اور اللہ تعالیٰ

مخلوقات کو حساب کے لئے بلائیں گے اور ”کراماً کاتبین“ بھی لوگوں کے محفوظ مکتوب اعمال لائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے: کیا ان میں ان کا کوئی عمل باقی رہ گیا ہے؟ ”کراماً کاتبین“ عرض کریں گے: ہمیں جو کچھ علم تھا اور جو کچھ ہمارے پاس محفوظ تھا وہ تمام ہم نے جمع کر کے لکھ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے پاس تیری ایک پوشیدہ چیز ہے جسے تو بھی نہیں جانتا۔ میں آج تجھے اس کی جزا دوں گا۔ اور وہ ذکر خفی ہے۔“

### اعمال ناموں کا رد و قبول

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يَجَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصُحُفٍ مَخْتَمَةٍ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ فَيَقُولُ اللَّهُ الْقَوَاهِذَا وَاقْبَلُوا هَذَا فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ وَعِزَّتْكَ مَا كَتَبْنَا إِلَّا مَا عَمِلَ فَيَقُولُ اللَّهُ عِزَّ وَجَلَّ أَنْ هَذَا كَانَ لَغَيْرٍ وَجْهِي وَإِنَّا لَا أَقْبَلُ الْيَوْمَ إِلَّا مَا ابْتَغَى بِهِ وَجْهِي﴾ (اخرجه البزار والطبرانی فی الاوسط والدارقطنی والاصبهانی فی الترغیب)

”قیامت کے دن مہر زدہ اعمال نامے لائے جائیں گے اور انہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اسے پھینک دو! اور اسے قبول کر لو! فرشتے عرض کریں گے: آپ کی عزت کی قسم! اس نے جو عمل کیا ہے ہم نے وہی لکھا ہے۔ اللہ عز وجل فرمائیں گے: یہ عمل میری رضا کے لئے نہیں تھا، آج میں صرف وہی عمل قبول کروں گا جس سے مقصود میری رضا جوئی تھی۔“

### ریا کار کا انجام

حضرت شہر بن عطیہؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن انسان کو حساب کے لئے



پیش کیا جائے گا۔ اس کے اعمال نامہ میں پہاڑوں کے برابر نیکیاں ہوں گی۔ اللہ رب العزت فرمائیں گے: تو نے فلاں فلاں دن اس لئے نماز پڑھی تھی تاکہ یہ کہا جائے کہ فلاں نمازی ہے۔ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، صرف میرے لئے ہی دین خالص ہے۔ تو نے فلاں فلاں دن روزہ رکھا تھا تاکہ کہا جائے کہ فلاں روزہ دار ہے۔ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں، صرف میرے لئے ہی دین خالص ہے۔ اسی طرح یکے بعد دیگرے اس کے اعمال منائے جائیں گے حتیٰ کہ اس کے اعمال نامہ میں کچھ بھی باقی نہ رہے گا۔ اس وقت ”کراماً کاتبین“ کہیں گے: تو غیر اللہ کے لئے عمل کرتا تھا۔

(اخرجه ابن مردويه فى التوحيد)

## جس کے لئے ریاکاری کی اسی سے ثواب لے لو!

حضرت ابوسعید بن ابوفضلہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اذا جمع الله الاولين والآخرين يوم القيامة ينادى  
مناد من كان اشرك فى عمله لله احدا فليطلب ثوابه من  
عنده فان الله اغنى الشركاء عن الشرك﴾

(اخرجه الترمذى وابن ماجه وابن حبان والبيهقى)

”قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو جمع کریں گے تو ایک منادی ندا کرے گا: جس نے اپنے عمل میں اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک کیا تھا وہ اپنے عمل کا ثواب بھی اسی سے طلب کرے۔ اللہ تعالیٰ شرکاء کی شرکت سے بری ہے۔“

## ریاکاری شرک اصغر ہے

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اتقوا الشرك الا صغرا قالوا وما الشرك الا صغرا؟  
قال الرباء. يوم يجازى الله العباد باعمالهم يقول اذ

هو الى كنتم تراءون في الدنيا انظروا هل تصيرون  
عندهم خيرا ﴿﴾ (اخرجه الاصبهانی)

”چھوٹے شرک سے بچو! صحابہ کرامؓ نے پوچھا: چھوٹا شرک کیا ہے؟  
فرمایا: ریا کاری۔ جس دن اللہ تعالیٰ بندوں کو ان کے اعمال کا بدلہ  
دیں گے تو فرمائیں گے: جن کے لئے تم دنیا میں ریا کاری کرتے  
تھے ان کے پاس چلے جاؤ! اور دیکھو تمہیں ان سے کوئی خیر ملتی  
ہے؟“

حضرت محمد بن ولیدؓ سے یہ اضافہ بھی منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس  
حدیث کی ابتدا میں فرمایا:

﴿ان اخوف ما اخاف عليكم الشرك الاصغر﴾ (اخرجه احمد)  
”مجھے تم پر سب سے زیادہ خوف شرک اصغر کا ہے۔“

## ﴿میزان کو بھاری کرنے والے اعمال﴾

سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم کہنا

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

﴿كلمتان خفيفتان على اللسان ثقيلتان في الميزان  
حبيبتان الى الرحمن سبحان الله وبحمده سبحان الله  
العظيم﴾ (اخرجه البخاری)

دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں، میزان میں بھاری ہیں اور  
رحمان کو محبوب ہیں۔ (وہ یہ ہیں) سبحان الله وبحمده  
سبحان الله العظيم۔

الحمد لله کہنا

حضرت ابو مالک اشعریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا:

﴿الطهور شطر الايمان والحمد لله تملأ الميزان﴾

(اخرجه مسلم)

”طہارت ایمان کا حصہ ہے۔ اور الحمد للہ کہنا میزان کو بھر دے گا۔“

### سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿سبحان الله نصف الميزان والحمد لله ملء الميزان﴾

(اخرجه الاصبهانی فی الترغیب)

”سبحان اللہ آدھے میزان کے برابر ہے، اور الحمد للہ کہنا پورے میزان کو بھر دے گا۔“

### لا الہ الا اللہ کہنا

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان نوحا لما حضرته الوفاة دعا ابنه فقال امر كما

بلا الہ الا اللہ فان السموات السبع والارضین وما بینہما

لو وضعت فی کفة المیزان ووضعت لا الہ الا اللہ فی

الکفة الاخری کانت ارجح منہا﴾ (اخرجه البزار والحاکم)

”حضرت نوحؑ کی وفات کا وقت آیا تو آپؑ نے اپنے دونوں بیٹوں

کو بلایا اور فرمایا: میں تمہیں لا الہ الا اللہ کا حکم دیتا ہوں! کیونکہ

ساتوں آسمان اور زمینیں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، اگر ان

سب کو میزان کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور لا الہ الا اللہ کو

دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو لا الہ الا اللہ والا پلڑا بھاری ہو

گا۔“

حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿قال موسى يا رب علمنى شيئا اذ كررت وادعوك به قال قل يا موسى لا اله الا الله قال يا رب كل عبادك يقولون هذا قال قل لا اله الا الله قال انما اريد شيئا تخصنى به قال يا موسى لو ان السموات السبع وعامرهن غيرى والا رضين السبع فى كفة ولا اله الا الله فى كفة مالت بهن لا اله الا الله﴾ (اخرجه ابو يعلى وابن حبان والحاكم وصححه)

”حضرت موسیٰ نے عرض کیا: یا اللہ! آپ مجھے کوئی ایسی چیز سکھائیں جس سے میں آپ کا ذکر کروں اور آپ کو پکاروں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! لا اله الا اللہ پڑھا کرو! حضرت موسیٰ نے عرض کیا: یا اللہ! یہ تو آپ کے سب بندے پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لا اله الا اللہ پڑھا کرو! حضرت موسیٰ نے عرض کیا: میں کوئی ایسی چیز چاہتا ہوں جو خصوصاً میرے لئے ہو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! اگر سات آسمان اور میرے سوا ان میں رہنے والے اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور لا اله الا اللہ دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو لا اله الا اللہ والا پلڑا وزنی ہوگا۔“

### لا اله الا اللہ کی شہادت دینا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿والذى نفسى بيده لوجىء بالسموات والارض وما فيهن وما بينهن وما تحتهن فوضعت فى كفة الميزان ووضعت شهادة ان لا اله الا الله فى الكفة الاخرى لرجحت بهن﴾ (اخرجه الطبرانى)

”مجھے اس ذات کی قسم جس قبضہ میں میری جان ہے! اگر سب

آسمانوں اور زمین کی، ان کے اندر کی اور ان کے درمیان کی اور ان کے نیچے کی مخلوقات کو میزان کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور لا الہ الا اللہ کی شہادت کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو شہادت والا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔“

### کلمہ طیبہ سے زیادہ کوئی چیز وزنی نہیں ہو سکتی

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان الله يستخلص رجلا من امتي على رؤس الخلائق يوم القيامة فينشر له تسعة وتسعين سجلا كل سجل منها مد البصر ثم يقول اتنكر من هذا شيئا ؟ اظلمك كتبتى الحافظون ؟ فيقول لا يارب فيقول افلك عذر ؟ فيقول لا يارب فيقول الله تعالى بلى ان لك عندنا حسنة وانه لا ظلم عليك اليوم فيخرج بطاقة فيها اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله فيقول احضروا وزنك فيقول يارب ما هذه البطاقة مع هذه السجلات ؟ فقال فانك لا تظلم فتوضع السجلات في كفة والبطاقة في كفة فطاشت السجلات وثقلت البطاقة ولا يثقل مع اسم الله شيء﴾

(اخرجه الترمذی وابن ماجہ وابن حبان والحاكم صححه والبيهقي)  
”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری امت میں سے ایک شخص کو تمام مخلوقات کے سامنے پیش کریں گے اور اس کے سامنے 99 رجسٹر کھول کر رکھ دیں گے۔ ہر رجسٹر تاحد نظر طویل ہوگا۔ پھر پوچھیں گے: کیا تم ان گناہوں میں سے کسی کا انکار کرتے ہو؟ کیا میرے ”کراما کاتبین“ نے تجھ پر کوئی ظلم تو نہیں کیا؟ وہ عرض کرے گا: یا

اللہ نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھیں گے: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ہاں تیری ایک نیکی میرے پاس موجود ہے، تجھ پر آج کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا جس پر اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبده و رسولہ لکھا ہوگا۔ اس شخص سے کہا جائے گا کہ اپنے اعمال کے وزن کے لئے حاضر ہو جاؤ! وہ عرض کرے گا: یا اللہ! یہ ایک کاغذ کا ٹکڑا ان رجسروں کے مقابلہ میں کیا وزن رکھتا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تجھ پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ پس ان تمام رجسروں کو ایک پلڑے میں اور کاغذ کے اس ٹکڑے کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا۔ وہ تمام رجسٹر ہلکے ہو جائیں گے اور وہ کاغذ کا پرزہ بھاری ہو جائے گا کیونکہ اللہ کے نام کے مقابلہ میں کوئی بھی چیز وزنی نہیں ہو سکتی۔“

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿توضع الموازين يوم القيامة فيؤتى بالرجل فيوضع في كفة ويوضع ما احصى عليه فتمايل به الميزان فيبعث به الى النار فاذا ادبر به اذا صائح يصيح من عند الرحمن لا تعجلوا لا تعجلوا فانه بقى له فيؤتى بطاقة فيها شهادة ان لا اله الا الله فتوضع مع الرجل في كفة حتى يميل به الميزان﴾ (اخرجه احمد بسند حسن)

”قیامت کے دن ترازو قائم کئے جائیں گے اور ایک شخص کو پیش کیا جائے گا۔ پھر اسے ایک پلڑے میں بٹھایا جائے گا اور اس کے محفوظ کردہ اعمال کو بھی رکھا جائے گا تو میزان اس کے گناہوں کے ساتھ جھک جائے گا۔ چنانچہ اسے جہنم کی طرف روانہ کر دیا جائے

گا۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے ایک پکارنے والا پکار کر کہے گا: جلدی مت کرو! جلدی مت کرو! اس کی ایک نیکی باقی ہے۔ چنانچہ ایک کاغذ کا ٹکڑا لایا جائے گا، جس میں لا الہ الا اللہ کی گواہی موجود ہوگی۔ چنانچہ اس ٹکڑے کو اس آدمی کے ساتھ ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا تو یہ پلڑا جھک جائے گا۔“

## حسن اخلاق

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلَ فِي الْمِيزَانِ مِنَ الْخَلْقِ الْحَسَنُ﴾

(اخرجه ابو داؤد و الترمذی و صححه و ابن حبان)

”میزان میں حسن اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں ہوگی۔“

## ضرورت مند کی حاجت براری

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ قَضَى لَآخِيهِ حَاجَةً كُنْتَ عِنْدَ مِيزَانِهِ فَإِنْ رَجَعَ وَالْأُخْرَى لَمْ يَشْفَعْ لَهُ﴾

(اخرجه ابو نعیم)

”جس نے کسی بھائی کی ضرورت پوری کی تو میں اس لئے میزان

کے پاس کھڑا ہوں گا، اگر اس کے اعمال بھاری ہو گئے تو ٹھیک

ہے، ورنہ میں اس کی شفاعت کروں گا۔“

## طویل خاموشی اختیار کرنا

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ حضرت ابو ذرؓ سے ملے تو

فرمایا:

﴿يَا أَبَا ذَرٍّ أَدُلُّكَ عَلَى خَصْلَتَيْنِ هُمَا خَفِيفَتَانِ عَلَى

الظَّهْرِ وَاثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ غَيْرِهِمَا؟ قَالَ بَلَى يَا

رسول اللہ قال علیک بحسن الخلق و طول الصمت  
 فوالذی نفسی بیدہ ما تجمل الخلاق بمثلہما ﴿﴾

(اخرجه البزار والطبرانی و ابو یعلی و ابن ابی الدنیا و البیہقی بسند حسن)  
 ”اے ابو ذر! میں تجھے ایسے نیک کام نہ بتاؤں جو کرنے میں ہلکے  
 ہوں اور میزان میں دیگر اعمال کی نسبت بھاری ہوں؟ انہوں نے  
 عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ! تو آپ ﷺ نے ارشاد  
 فرمایا: خود پر حسن اخلاق کو اور طویل خاموشی کو لازم کر لو! قسم ہے اس  
 ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، مخلوقات کے لئے ان  
 دو چیزوں سے بہتر کوئی چیز باعث زینت نہیں۔“

### اہل و عیال پر خرچ کرنا

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ﴿اول ما یوضع فی میزان العبد نفقته علی اہلہ﴾

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

”سب سے پہلے میزان میں انسان کا اپنے اہل خانہ پر کیا جانے  
 والا خرچہ تو لا جائے گا۔“

### تعلیم دین

حضرت حماد بن ابی سلیمانؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص قیامت کے دن پیش ہوگا  
 جو اپنے عمل کو بہت کمزور سمجھے گا۔ پس اسی حالت میں اس کے پاس ایک بادل نما کوئی چیز آئے  
 گی اور اس کے میزان میں گر جائے گی۔ اور کہا جائے گا: یہ وہ خیر ہے جس کی تو لوگوں کو تعلیم دیا  
 کرتا تھا۔ تیرے بعد یہ وراثت چلی اور اگر آکا تجھے بھی اجر دیا گیا۔ (اخرجه ابن المبارک)

### مجاہد کے گھوڑے کا چارہ اور لید میزان میں

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:



﴿من احتبس فرسافى سبيل الله ايماناً بالله وتصديقاً  
بوعده فان شعبه وريه وروثه وبوله فى ميزانه يوم  
القيامة﴾ (اخرجه الشيخان)  
”جس شخص نے اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے وعدہ کی  
تصدیق کرتے ہوئے جہاد کے لئے کوئی گھوڑا اپنے پاس رکھا تو اس  
کا دانہ، پانی، لید اور پیشاب بھی قیامت کے دن اس شخص کے  
میزان میں تولا جائیگا۔“

### جنازہ کے ساتھ چلنا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ  
فرماتے سنا:

﴿من شيع جنازة يوضع فى ميزانه قيرطان مثل احد﴾

(اخرجه الطبرانى)

”جو شخص جنازہ کے ساتھ چلا، اس کے میزان میں احد پہاڑ کی مثل  
ثواب کے دو قیراط رکھے جائیں گے۔“

### درود پڑھنا

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: عرش کی کشادہ جگہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف  
سے حضرت آدمؑ کے لئے ایک جگہ ہوگی، آپؑ پر دو سبز کپڑے ہوں گے۔ آپؑ لمبی کھجور کی  
مانند ہوں گے۔ آپؑ کی اولاد میں سے جو جنت کی طرف جائے گا آپؑ اسے دیکھ رہے  
ہوں گے۔ اور آپؑ کی اولاد میں سے جو جہنم کی طرف جائے گا آپؑ اسے بھی دیکھ رہے  
ہوں گے۔ حضرت آدمؑ اسی حالت میں آنحضرت ﷺ کے ایک امتی کو دیکھیں گے جسے  
جہنم کی طرف لے جایا جا رہا ہوگا تو حضرت آدمؑ آوازیں دیں گے: اے احمد! اے احمد!  
حضور ﷺ فرمائیں گے: بلیک اے ابوالبشر! تو وہ فرمائیں گے: یہ شخص آپؑ کا امتی ہے  
جسے جہنم کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔ بس میں اپنا تہبند کس لوں گا اور فرشتوں کے پیچھے

دوڑ پڑوں گا، اور کہوں گا: اے میرے رب کے فرشتو! ٹھہرو! وہ کہیں گے: ہم وہ سخت طاقتور ہیں ہم اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کر سکتے، اور ہم وہی کرتے ہیں جس کا ہمیں حکم دیا جاتا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ اپنی داڑھی مبارک اپنے بائیں ہاتھ میں لے لیں گے اور عرش کی طرف رخ کر کے عرض کریں گے: یا اللہ! آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ مجھے میری امت کے متعلق شرمندہ نہیں کریں گے۔ عرش کی طرف سے ندا آئے گی: محمد کی اطاعت کرو۔ اور اس بندے کو واپس لے آؤ! پھر میں اپنی کمر سے ایک انگلی کے برابر سفید کاغذ نکالوں گا اور اسے میزان کے دائیں پلڑے میں ڈالوں گا اور کہوں گا: بسم اللہ! تو اس کی نیکیاں برائیوں پر بھاری ہو جائیں گی اور اعلان کیا جائیگا کہ یہ شخص سعادت مند ہو گیا اور اس کی محنت بار آور ہوگئی، اس کے نیک اعمال وزنی ہو گئے، اسے جنت میں لے جاؤ! وہ شخص کہے گا: اے فرشتو! ٹھہرو! میں اس شخصیت کے متعلق تو پوچھ لوں جس کی اپنے رب کے ہاں اتنی عزت ہے۔ پھر وہ کہے گا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کا چہرہ اور آپ کی صورت اتنی حسین ہے آپ کون ہیں؟ کہ آپ کی وجہ سے میرے گناہ کم ہو گئے اور میری سزا رحمت سے بدل دی گئی۔ آپ ﷺ فرمائیں گے: میں تیرا نبی محمد ہوں، اور یہ تیرا درود تھا جو تیرے کام آیا جس کا تو آج محتاج تھا۔ (آخر جہ ابن ابی الدنیا)

### تسبیحات پڑھنا

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿خصلتان لا يحافظ عليهما عبد مسلم الا دخل الجنة  
وهما يسير من يعمل بهما قليل يسبح في دبر كل صلاة  
عشر او يحمد عشر او يكبر عشر ا فذلك خمسون  
ومائة باللسان والالف وخمس مائة في الميزان ويكبر  
اربعا وثلاثين اذا اخذ مضجعه ويحمد ثلاثا وثلاثين  
ويسبح ثلاثا وثلاثين فذلك مائة باللسان والالف في  
الميزان وايكم يعمل في اليوم واليلة الفين

### وخمسمائة حسنة ﴿﴾

(اخرجه ابو داؤد و الترمذی و صححه و النسائی و ابن حبان)  
 ”دو اعمال ایسے ہیں، جو مسلمان بھی ان کی حفاظت کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔ یہ دونوں اعمال آسان ہیں اور عمل کرنے میں بھی معمولی ہیں۔ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہے تو یہ ڈیڑھ سو کمالات ادا ہوں گے اور میزان میں ڈیڑھ ہزار تلیں گے۔ اور جب لینے لگے تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہے، تینتیس مرتبہ الحمد للہ، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہے تو یہ سو کمالات ادا ہوئے اور میزان میں ایک ہزار تلیں گے۔ تم میں سے کون ہے جو رات دن میں اڑھائی ہزار نیکیوں کا عمل کرے۔“

### پانچ وزنی کلمات

حضرت ابوسلمہؒ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿بخ بخ لخمس صا ثقلهن فی المیزان لا اله الا

الله والله اکبر و سبحان الله و الحمد لله و الولد الصالح

یتوفی للمسلم فیحتسبه﴾ (اخرجه النسائی و الحاکم و صححه)

واہ! واہ! یہ پانچ کلمات میزان میں کتنے بھاری ہیں؟ لا اله الا الله، الله اکبر،

الحمد لله، سبحان الله، اور مسلمان کا وہ نیک بچہ جو فوت ہو جائے اور اس کا والد ثواب کی امید رکھے۔

### تین کلمات

حضرت ابوامامہؓ بابلیؓ نے تین مرتبہ الحمد لله کہا، تین مرتبہ سبحان الله کہا

اور تین مرتبہ الله اکبر کہا، پھر فرمایا: یہ زبان پر ہلکے پھلکے ہیں، میزان میں بھاری ہیں اور

الله تبارک و تعالیٰ کی طرف چڑھ کر جانے والے ہیں۔ (اخرجه الطبرانی)

## استغفار کرنا

حضرت عبداللہ بن بسرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿طوبی لمن وجد فی صحیفته استغفاراً کثیراً﴾

(اخرجه ابن ماجہ والبیہقی بسند صحیح)

”اس شخص کو مبارک ہو! جس کے اعمالنامہ میں بکثرت استغفار موجود ہے۔“

حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من احب ان تسره صحیفته فلیکثر فیہا من

الاستغفار﴾ (اخرجه البیہقی بسند لا بأس بہ)

”جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اس کا اعمالنامہ اسے خوش کر دے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے اعمالنامہ میں بکثرت استغفار درج کرے۔“

## ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے کا مرتبہ

حضرت عمر بن دینارؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن مومن کے اعمالنامہ میں ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنا اس سے بہتر ہے کہ اس کے ساتھ دنیا کے پہاڑ سونا بن کر چلیں۔ (اخرجه ابو نعیم)

## قربانی کا گوشت اور خون میزان میں

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ سے ارشاد فرمایا:

﴿قومی واشہدی اضحیتک فان لک بأول قطرة من

دمہا مغفرة لكل ذنب امانه یجاء بلحمہا ودمہا توضع

فی میزانک بسبعین ضعفًا فقال ابو سعید یا رسول اللہ

هذا لآل محمد خاصة فانهم اهل لما خصوا به من  
 الخير أول للمسلمين عامة؟ قال لآل محمد خاصة  
 وللمسلمين عامة ﴿﴾ (اخرجه الاصبهانی بسند حسن)  
 ”اٹھو! اور اپنی قربانی کے پاس کھڑی ہو جاؤ! اس کے خون کا پہلا  
 قطرہ گرتے ہی تمہارا ہر گناہ معاف ہو جائیگا۔ سن لو! تمہارے میزان  
 میں گوشت و خون ستر گنا ہو کر تلے گا۔ حضرت ابوسعید خدریؓ نے  
 عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ ثواب آل محمد کے لئے خاص ہے؟  
 کیونکہ یہ خیر کے بہت سے کاموں میں تخصیص کے اہل ہیں، یا سب  
 مسلمانوں کے لئے عام ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ آل  
 محمد کے لئے خاص ہے اور باقی مسلمانوں کے لئے عام ہے۔“

### صدقہ کردہ چیز میزان میں

حضرت مسروقؓ فرماتے ہیں کہ ایک راہب نے ساٹھ سال ایک صومعہ میں  
 عبادت کی، ایک دن وہ وادی میں پانی دیکھ کر سوچنے لگا کہ اگر میں نیچے اتر کر پانی پی لوں  
 اور وضو کر کے واپس آ جاؤں تو مجھے کوئی بھی نہیں دیکھے گا۔ چنانچہ وہ وادی میں اتر ا، اسے  
 ایک عورت دکھائی دی جو اس کے سامنے برہنہ ہو گئی۔ یہ راہب خود پر قابو نہ پاسکا اور گناہ  
 میں مبتلا ہو گیا۔ پھر ایک تالاب میں نہانے کی غرض سے داخل ہوا تو اسے موت نے  
 آدبوچا۔ جب وہ مرنے کے قریب ہوا تو اس کے پاس سے ایک سائل گذرا۔ اس نے  
 سائل سے کہا کہ اس کے کپڑوں میں سے روٹی لے لے! چنانچہ فقیر نے اس کے کپڑوں  
 میں سے روٹی نکال لی، اور یہ فوت ہو گیا۔ اس کے ساٹھ سالہ عمل کا موازنہ زنا سے  
 کیا گیا تو اس پر زنا غالب آ گیا۔ پھر اس کی صدقہ کردہ روٹی کو میزان میں رکھا گیا تو روٹی  
 زنا پر غالب آ گئی، چنانچہ اسے بخش دیا گیا۔ (اخرجه احمد فی الزهد)

### وضو کا پانی میزان میں

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من توضأ فمسح بثوب فلا بأس به ومن لم يفعل فهو  
افضل لأن الوضوء يوزن يوم القيامة مع سائر الأعمال﴾  
(اخرجه ابن عساکر)

”جس نے وضو کیا اور کپڑے سے پونچھ لیا تو کوئی حرج نہیں۔ اور  
جو نہ پونچھے تو یہ افضل ہے۔ کیونکہ وضو کا پانی بھی باقی اعمال کے  
ساتھ قیامت کے دن تولایا جائے گا۔“

حضرت سعید بن المسیبؓ وضو کے بعد اعضاء کو کپڑے کے ساتھ صاف کرنے کو  
مکروہ سمجھتے تھے۔ آپؓ فرماتے تھے کہ اس پانی کا بھی وزن ہوگا۔ (اخرجه ابن ابی الشیبہ)

### ملازم پر کم بوجھ ڈالنا

حضرت عمرو بن حرثؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ما خففت عن خادمك من عمله كان لك اجره في  
موازينك يوم القيامة﴾  
(اخرجه ابو يعلى)

”کام کا جتنا بوجھ اپنے ملازم سے کم کرو گے، اس کا ثواب بھی  
قیامت کے دن تمہارے میزان میں شامل ہوگا۔“

### رمی جمار کی کنکریاں میزان میں

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایک صحابی نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا:  
یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے لئے رمی جمار میں کیا اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تجد  
ذالک عند ربک احوج ماتکون الیہ تو اسے اپنے رب کے پاس اس وقت پائے  
گا جب تجھے اس کی بہت زیادہ ضرورت ہوگی (یعنی میزان عمل میں یہ کنکریاں تیری نیکیوں  
کے ساتھ تلیں گی)۔

### صدقہ جاریہ میزان میں

حضرت عمرؓ بن خطابؓ فرماتے ہیں: میں نے ایک اونٹنی اللہ کے راستہ میں دی،

پھر اس کی نسل میں سے ایک جانور خریدنے کا ارادہ کیا۔ اس کے بارہ میں آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا: تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿دعها حتى تجيء يوم القيامة هي واولادها جميعا في

میزانک﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط).

”اسے چھوڑو! یہ قیامت کے دن اپنی اولاد سمیت تیرے میزان میں تولی جائے گی۔“

### سوتے وقت آنحضرت ﷺ کی دعا

حضرت ابو زہیر الانباریؒ فرماتے ہیں: حضور ﷺ رات کو جب آرام کے لئے لیٹتے تھے تو یہ دعا کرتے تھے:

﴿بسم الله وضعت جنبى اللهم اغفر لى واخسأ

شیطانى وفك رهانى وانقل ميزانى واجعلنى فى الندى

الا على﴾ (اخرجه الحاكم).

”میں اللہ کے نام پر لیٹتا ہوں۔ اے اللہ! مجھے معاف کر دے۔

میرے شیطان کو دور کر دے، میری گردن کو آزاد کر دے، میرے

میزان کو ثقیل کر دے، اور مجھے اعلیٰ مجلس (یعنی فرشتوں کی مجلس) میں

جگہ عطا فرما۔“

### علم دین کی تعلیم

حضرت ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کے عمل کو قیامت کے دن میزان

کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا تو وہ عمل ہلکا ہو جائے گا۔ پھر کوئی چیز بادل نما لائی

جائے گی اور اسے میزان کے اس پلڑے میں رکھ دیا جائے گا۔ اب وہ پلڑا وزنی ہو جائے

گا۔ پھر اس شخص سے کہا جائے گا: تم جانتے ہو یہ کیا عمل ہے؟ وہ عرض کرے گا: نہیں۔ تو

اسے بتایا جائے گا: یہ اس علم کا ثواب ہے جس کی تو لوگوں کو تعلیم دیتا تھا۔

(اخرجه ابن عبدالرزاق فی فضل العلم)

## علماء کی سیاہی کا وزن

حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يوزن يوم القيامة مداد العلماء ودم الشهداء فيرجح مداد

العلماء على دماء الشهداء﴾ (اخرجه النحی فی فضل العلم)

”قیامت کے دن علماء کی سیاہی اور شہداء کے خون کا وزن کیا

جائے گا تو علماء کی سیاہی شہداء کے خون پر بھاری ہو جائے گی۔“

## کن لوگوں کی میزان نقصان کا شکار ہوگی

حضرت ابو الدرداءؓ فرماتے ہیں: جس کی فکر صرف پیٹ اور شرمگاہ ہوں، اس کی

میزان قیامت کے دن نقصان میں رہے گی۔ (اخرجه ابن المبارک)

حضرت یحییٰ بن معاذؓ فرماتے ہیں: ان لوگوں میں سے نہ ہونا! جنہیں قیامت

کے دن ان کی میراث رسوا کر دے گی، جس دن کہ میزان قائم کی جائے گی۔

(اخرجه ابو نعیم فی الحلیۃ)

حضرت سفیان ثوریؓ فرماتے ہیں کہ آدمی اپنے آپ سے زیادتی نہ کرے۔

قیامت کے دن ایسے آدمی کے لئے جہنم کا حکم ہوگا، اور اعلان ہوگا: یہ شخص ہے جس کی

نیکیاں اس کے اہل و عیال کھا گئے۔ (اخرجه الدنیوری فی المجالسۃ)

## امت محمدیہ کی میزان کیوں وزنی ہوگی؟

حضرت لیثؓ فرماتے ہیں: حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریمؑ نے ارشاد فرمایا: امت

محمدیہ ﷺ کی میزان بنسبت دیگر امتوں کے وزنی ہوگی۔ اس امت کی زبان سے ایک

کلمہ ہلکا پھلکا ادا ہوگا، جبکہ اس سے پہلے کی امتوں پر یہ کلمہ بھاری تھا۔ اور وہ لا الہ الا

اللہ ہے۔ (اخرجه الاصبہانی)

## بچوں کی وفات پر صبر کا اجر

حضرت بکیر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ اسے میزان



کے ایک پلڑے کے پاس لایا گیا اور پھر اسے اس پلڑے میں بٹھا دیا گیا۔ اور دوسرے پلڑے میں احد پہاڑ رکھا گیا، تو اس عورت کا وزن احد پہاڑ سے بھی زیادہ ہو گیا۔ لوگوں نے کہا: ہم نے ایسا تو کبھی نہیں دیکھا! انہیں بتایا گیا کہ اس عورت کے بارہ بچے فوت ہوئے، جس پر اس عورت نے چیخ و پکار اور نوحہ کور کا اور آنسو نہ بہائے۔ (اخرجہ احمد بن زنجویہ)

### کیا کفار کے اعمال کا بھی وزن ہوگا؟

سوال: کیا میزان صرف مومنین کے ساتھ خاص ہے یا کفار کے اعمال بھی وزن ہوگا؟  
جواب: بعض حضرات فرماتے ہیں کہ کفار کے اعمال کا وزن نہیں ہوگا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”فَلَا نَقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَزْنًا“ (پھر نہ کھڑی کریں گے ہم ان کے واسطے قیامت کے دن تول۔ (کہف: ۱۰۵) جبکہ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ کفار کے اعمال کا بھی وزن ہوگا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهُ فَأُولَٰئِكَ الذِّیْنَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فِی جَهَنَّمَ خَالِدُونَ تَلْفَحُ وَجُوهُهُمْ النَّارُ وَهُمْ فِیْهَا كَالْحِیَّاتِ الَّتِیْ لَا تَمُوتُ“ (اور جس کی ہلکی نکلی تول سو وہی لوگ ہیں جو ہار بیٹھے اپنی جان دوزخ ہی میں رہا کریں گے جھلس دے گی ان کے منہ کو آگ اور وہ اس میں بد شکل ہو رہے ہوں گے کیا تم کو سنائی نہ تھیں ہماری آیتیں پھر تم ان کو جھٹلاتے تھے (مؤمن: ۵، ۴، ۱۰۳) جبکہ فلا نقیم لهم یوم القیامۃ وزنا“ کا مطلب یہ ہے کہ ان کے اعمال کا وزن لائق اعتدائیں ہے۔

### ہر انسان کے اعمال کا وزن نہیں ہوگا

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ میزان میں ہر انسان کے اعمال کا وزن نہیں ہوگا۔ کیونکہ جیسے بعض مومنین بغیر وزن اعمال کے جنت میں چلے جائیں گے، اسی طرح بعض کفار کو بھی بغیر وزن اعمال کے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اسی کے بارہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿یَعْرِفُ الْمَجْرُمُونَ بِسِیْمَاهُمْ فِیْؤْخَذُ بِالْأُصْبَیْ

## والاقدام ﴿﴾

(الرحمن: ۴۱)

”پچھانے پڑیں گے گنہگار اپنے چہرے سے پھر پکڑا جائے گا پیشانی کے بال سے اور پاؤں سے۔“

بلا حساب جنت میں جانے والوں کا نجات نامہ

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ ستر ہزار حضرات بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ ان کے لئے نہ تو میزان قائم کی جائے گی اور نہ ہی انہیں صحیفے ملیں گے بلکہ انہیں ایک سند ملے گی جس پر لکھا ہوگا ہذہ براءۃ فلان بن فلان۔ یہ فلاں بن فلاں کی نجات کا پروانہ ہے۔

مصیبت زدگان کا انعام

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿تَنْصِبُ الْمَوَازِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُؤْتِي بِأَهْلِ الصَّلَاةِ  
فِيُؤْفُونَ أَجُورَهُمْ بِالْمَوَازِينِ وَيُؤْتِي بِأَهْلِ الصِّيَامِ فَيُؤْفُونَ  
أَجُورَهُمْ بِالْمَوَازِينِ وَيُؤْتِي بِأَهْلِ الصَّدَقَةِ فَيُؤْفُونَ  
أَجُورَهُمْ بِالْمَوَازِينِ وَيُؤْتِي بِأَهْلِ الْحَجِّ فَيُؤْفُونَ أَجُورَهُمْ  
بِالْمَوَازِينِ وَيُؤْتِي بِأَهْلِ الْبَلَاءِ فَلَا يَنْصِبُ لَهُمْ مِيزَانَ وَلَا  
يَنْشُرُ لَهُمْ دِيوَانَ وَيَصُبُّ عَلَيْهِمُ الْإِجْرَ صَبًا بَغِيرِ حِسَابٍ  
حَتَّى يَتِمَّنِيَ أَهْلُ الْعَافِيَةِ إِنَّهُمْ لَوَكَانُوا فِي الدُّنْيَا تَقْرَضُ  
أَجْسَامُهُمْ بِالْمَقَارِضِ مِمَّا يَذْهَبُ بِهِ أَهْلُ الْبَلَاءِ مِنْ  
الْفَضْلِ وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ  
بَغَيْرِ حِسَابٍ﴾ (اخرجه الاصبهانی)

”قیامت کے دن میزان قائم کی جائے گی، نمازیوں کو بلا کر وزن کر کے انہیں اجر عطا کر دیا جائے گا۔ روزہ داروں کو بلا کر وزن کر کے انہیں انعام عطا کر دیا جائے گا۔ صدقہ والوں کو بلا کر وزن

کر کے انہیں انعام عطا کر دیا جائے گا۔ حاجیوں کو بلا کر وزن کر کے انہیں انعام عطا کر دیا جائے گا۔ پھر مصیبت زدہ لوگوں کو بلایا جائے گا، نہ تو ان کے لئے میزان قائم ہوگی اور نہ ہی ان کے اعمال نامے پھیلانے جائیں گے، بلکہ ان پر بغیر حساب کے انعامات کی بارش ہوگی۔ حتیٰ کہ مصیبت زدگان پر اللہ تعالیٰ کے فضل دیکھ کر عافیت والے پکار اٹھیں گے کہ کاش! دنیا میں ان کے جسم قینچیوں سے کاٹے جاتے۔“ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”انما یوفی الصابرون اجرهم بغیر حساب“۔ (صبر کرنے والوں ہی کو ملتا ہے ان کا ثواب بے شمار (الزمر: ۱۰)۔“

حضرت ابن عباسؓ سے اسی مفہوم کی روایت مروی ہے جس کی ابتدا میں یہ بھی ہے کہ قیامت کے دن شہداء کو لایا جائے گا اور ان کے لئے میزان نصب کی جائے گی اور اہل مصیبت کو لایا جائے گا اور ان کے لئے میزان نصب نہیں ہوگی۔

### کافر اور منافق کے اعمال حسنہ پر ان کا کفر غالب ہو جائے گا

سوال: جب کافر کے اعمال کا وزن کیا جائے گا تو ایک پلڑے میں تو کفر ہوگا، دوسرے پلڑے میں کیا ہوگا؟۔

جواب: اس کے جواب میں علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں: جب کفار کے اعمال کا وزن ہوگا تو ان کی بد اعمالیوں کے مقابلہ میں ترازو کے دوسرے پلڑے میں ان کی صلہ رحمی وغیرہ نیکیاں تولی جائیں گی۔ مگر ان کا کفر ان کے سب اچھے کاموں پر بھاری ہو کر انہیں جہنم میں لے جائے گا۔

اسی طرح منافقوں کے اچھے اعمال مثلاً: نماز روزہ، حج اور جہاد وغیرہ بھی تولے جائیں گے لیکن چونکہ انہوں نے یہ اعمال ظاہری طور پر خود کو مسلمان باور کرانے کے لئے کئے ہوں گے، ان سے اللہ کی رضا مطلوب نہ تھی، اس لئے ان کا نیک عمل کم پڑ جائے گا اور ان کا کفر لچھے انہوں نے اپنے اندر چھپا رکھا تھا بھاری ہو جائے گا۔ اور اس طرح یہ دوزخ

کے مستحق بنیں گے۔

### قرآن میں مذکور لفظ ”موازن“ کا مطلب

سوال: قرآن کریم میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے میزان کی جمع ذکر فرمائی ہے؟  
جواب: امام نسفیؒ اس کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: جمع کا لفظ اس لئے ارشاد فرمایا گیا: کیونکہ ہر انسان کا میزان علیحدہ ہوگا۔ یا پھر جمع بول کر واحد مراد ہے جیسا کہ فنادتہ الملائکۃ (پھر اس کو آواز دی فرشتوں نے (آل عمران: ۳۹) میں ایک ہی فرشتہ حضرت جبریلؑ اور یاسیہا الرسل کلوا من الطیبات (اے رسول کو کھاؤ پاکیزہ چیزیں اور کام کرو بھلا۔ (مؤمنون: ۵۱) میں ایک ہی رسول یعنی آنحضرت ﷺ مراد ہیں۔

### اعمال کیسے تولے جائیں گے

سوال: اعمال کیسے تولے جائیں گے؟

جواب: بعض علماء فرماتے ہیں کہ بندہ اپنے نیک عمل کے وزن کے ساتھ تلے گا۔ بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ صرف نیکیوں کے اور گناہوں کے صحیفے تلئیں گے۔ جبکہ بعض حضرات یہ بھی فرماتے ہیں کہ اعمال کو جسم دے کر تولا جائے گا۔ نیز یہ بھی جواب دیا گیا ہے اور یہی صحیح ہے کہ اعمال نامے تولے جائیں گے جیسا کہ حدیث بلاقہ سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ اسی جواب کو علامہ ابن عبدالبرؒ اور علامہ قرطبیؒ نے صحیح قرار دیا ہے۔

### ایمان کا وزن نہیں ہو سکے گا

علامہ نسفیؒ فرماتے ہیں کہ ایمان کا وزن نہیں ہوگا کیونکہ ایمان کے مقابل کوئی چیز نہیں جسے دوسرے پلڑے میں رکھا جائے، اس لئے کہ ایمان کی ضد کفر ہے اور ایمان اور کفر دونوں کسی ایک انسان میں اکٹھے نہیں پائے جاسکتے۔

### حساب دینے والوں کی تین قسمیں

علامہ قرطبیؒ نقل کرتے ہیں کہ ہمارے علماء فرماتے ہیں: آخرت میں لوگوں

کے تین طبقے ہوں گے (۱) متقی حضرات جن کے کبیرہ گناہ نہیں ہوں گے (۲) وہ لوگ جن کے چھوٹے بڑے دونوں گناہ ہوں گے (۳) کفار۔

(۱) متقین کی نیکیاں ایک پلڑے میں اور گناہِ صغیرہ دوسرے پلڑے میں رکھے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان گناہِ صغیرہ کو وزن نہیں دیں گے، یوں نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔

(۲) وہ مسلمان جن کی نیکیاں اور گناہ دونوں ہوں گے۔ ان کی نیکیاں ایک پلڑے میں اور گناہ دوسرے میں رکھے جائیں گے۔ ان کے کبیرہ گناہوں کا بوجھ ہوگا۔ اگر ان پر نیکیوں کا وزن بڑھ گیا تو ایسے مسلمان کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا، اور اگر گناہ وزنی ہو گئے تو وہ دوزخ میں جائے گا۔ اور اگر مسلمان کی نیکیاں اور گناہ برابر ہو گئے تو ایسا مسلمان مقامِ اعراف میں رہے گا۔

یہ ان اہل کبار مسلمانوں کا حال ہوگا جن کے کبیرہ گناہ حقوق اللہ سے متعلق ہوں گے۔ اور اگر اس کے گناہ حقوق العباد سے متعلق ہوئے تو پہلے اس کی نیکیوں سے حقوق العباد چکائے جائیں گے۔ اور اگر اس کی نیکیاں ناکافی ہوئیں تو پھر جس کے حقوق اس کے ذمہ میں ہوئے پہلے اس کے گناہ اس پر لاد دیے جائیں گے تب اس کے اعمال کا وزن ہوگا۔

احمد حربؒ فرماتے ہیں: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو تین قسموں پر اٹھائیں گے (۱) ایک قسم اغنیاء کی ہوگی یعنی ان کے پاس نیک اعمال ہوں گے (۲) ایک قسم فقراء کی ہوگی یعنی ان کے پاس نیک اعمال نہیں ہوں گے (۳) ایک قسم ان اغنیاء کی ہوگی جو بعد میں حقوق العباد چکاتے، چکاتے فقیر ہو جائیں گے۔

حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں تو اللہ کو اس حالت میں ملے کہ تو نے اس کی سزا فرمائیاں کی ہوں یہ تیرے لئے اس سے آسان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے روبرو اس حالت میں پیش ہو کہ تیرے ذمہ حقوق العباد کا کوئی گناہ ہو۔

(۳) کافروں کا یہ حال ہوگا کہ ان کا کفر اور ان کے گناہ ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے۔ اور اگر ان کے کوئی اچھے کام ہوں گے تو انہیں دوسرے پلڑے میں رکھا

جائے گا مگر یہ اچھے اعمال کفر کا مقابلہ نہ کر سکیں گے۔ اس طرح ان کا گناہوں والا پلڑا جھک جائے گا۔ (اخرجہ القرطبی)

### مومن اور کافر کے اعمال تو لے جانے کی وجہ

مومن کے اعمال کا اس لئے وزن کیا جائے گا تاکہ اس کی فضیلت کا اظہار ہو۔ اور کافر کے اعمال کا وزن اس لئے ہوگا تاکہ ذلت و رسوائی ہو۔ (اخرجہ القرطبی)

### جنات کے اعمال بھی تلیں گے

جنات کے اعمال بھی اسی تفصیل کے مطابق تو لے جائیں گے، جس طرح انسانوں کے اعمال تو لے جائیں گے۔ (اخرجہ القرطبی)

### ایمان کی گواہی کا وزن نہ ہوگا

حکیم ترمذیؒ ذکر کرتے ہیں کہ ایمان کا وزن نہیں ہوگا، کیونکہ میزان میں اعمال کے وزن کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے ایک پلڑے میں ایک چیز ہو اور دوسرے پلڑے میں اس کی ضد ہو، اور ایمان کی ضد یعنی کفر مومن میں نہیں ہوتا، لہذا یوں بھی نہیں ہو سکتا کہ ایمان کو ایک پلڑے میں رکھا جائے اور کفر دوسرے پلڑے میں رکھا جائے۔

وہ گواہی جو حدیث بپاۃ میں موجود ہے اس سے مراد بندے کا ایمان لانے کے بعد لا الہ الا اللہ کو زبان سے ادا کرنا ہے۔ اور ایمان لانے کے بعد اس کلمہ کو زبان سے ادا کرنا نیکی ہے۔ جسے باقی نیکیوں کی طرح میزان میں تولا جائے گا۔ نیز حدیث شریف میں بھی وارد ہے اتبع السینۃ الحسنۃ تمحھا قیل یا رسول اللہ! امن الحسنات لا الہ الا اللہ؟ قال نعم ہی اعظم الحسنات۔

گناہ سرزد ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کر لو! یہ نیکی اس گناہ کو مٹا دے گی۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا لا الہ الا اللہ بھی نیکی ہے؟ فرمایا: یہ تو سب سے بڑی نیکی ہے۔

## باب ۰

## ﴿چہروں کی سفیدی اور سیاہی﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكْفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ فَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ (آل عمران ۱۰۶-۱۰۷)

”جس دن کہ سفید ہوں گے بعض منہ اور سیاہ ہوں گے بعض منہ سو وہ لوگ کہ سیاہ ہوئے منہ ان کے ان سے کہا جائے گا کیا تم کافر ہو گئے ایمان لا کر؟ اب چکھو عذاب بدلا اس کفر کرنے کا اور وہ لوگ کہ سفید ہوئے منہ ان کے سو رحمت میں ہیں اللہ کی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔“

### کن کے چہرے سفید ہونگے اور کن کے سیاہ؟

اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت کے چہرے سفید ہوں گے اور اہل بدعت و ضلالت کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

(اخرجه ابن ابی حاتم واللالکائی)

حضرت ابی بن کعبؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگوں کی دو جماعتیں ہو جائیں گی، جن لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے ان سے کہا جائے گا:

اکفرتم بعد ایمانکم (ال عمران) (کیا تم کافر ہو گئے ایمان لانے کے بعد) تم ایمان لانے کے بعد کافر کیوں ہوئے تھے؟ اس ایمان سے مراد اس وقت کا ایمان ہے کہ جب لوگ پشت آدم میں تھے۔ اور جن کے چہرے سفید ہوں گے وہ لوگ ہوں گے

جو اپنے ایمان پر قائم رہے ہوں گے، اور خالص اللہ کی رضا کے لئے دین پر عمل کیا ہوگا، اللہ تعالیٰ ان کے چہرے سفید کر دیں گے اور انہیں اپنی رضا عطا فرمائیں گے اور اپنی جنت میں داخل کریں گے۔ (اخرجہ ابن ابی حاتم)

حضرت عکرمہؒ فرماتے ہیں: ”ا کفرتم بعد ایمانکم“ کا مخاطب وہ اہل کتاب ہیں جو آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے آپ ﷺ کی رسالت کا اقرار کرتے تھے۔ تاہم جب آپ ﷺ مبعوث ہو گئے تو آپ ﷺ کا انکار کرنے لگے۔ ان کے بارہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرما رہے ہیں: ا کفرتم بعد ایمانکم - (اخرجہ الغریابی)

ارشاد باری تعالیٰ: یعرف المجرمون بسیماءم (پہچانے پڑیں گے گنہگار اپنے چہرے سے) (الرحمن: ۴۱) کی تفسیر میں حضرت ضحاکؒ فرماتے ہیں کہ ان کے چہرے سیاہ اور ان کی آنکھیں نیلگوں ہوں گی۔ (اخرجہ ہناد)

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ مومنین کے چہرے کالے نہیں کئے جائیں گے، نہ ان کی آنکھیں نیلی کی جائیں گی اور نہ ان کے نیک اعمال بے وزن کئے جائیں گے۔ یہ تینوں حالتیں کفار کے ساتھ خاص ہیں۔





## باب

## ﴿چہرہ روشن کرنے والے اعمال﴾

## کلمہ طیبہ پڑھنا

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ليس من عبد يقول لا اله الا الله مائة مرة الا بعثه الله يوم القيامة ووجهه كالقمر ليلة البدر﴾ (اخرجه الطبرانی)  
 ”جو شخص بھی سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اس حالت میں کھڑا کریں گے کہ اس کا چہرہ چودھویں رات چاند کی طرح ہوگا۔“

## فقروفاقہ

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿سيأتى اناس من امتى يوم القيامة نورهم كضوء الشمس قلنا ومن أولئك يا رسول الله؟ قال فقراء المهاجرين الذين يقيمون بهم المكاره ويموت أحلهم وحاجته في صلوه يحشرون من أقطار الارض﴾ (اخرجه ابو نعیم)  
 ”قیامت کے دن عنقریب میری امت کے لوگ یوں آئیں گے کہ ان کا نور سورج کی روشنی کی طرح ہوگا۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فقراء مہاجرین۔ جو اپنی پسند کی زندگی نہ گزار سکے اور اگر ان میں سے جب کوئی فوت ہوا تو اس کی حاجت اس کے دل میں ہی رہ گئی۔ ایسے حضرات زمین کی اطراف سے اٹھائے جائیں گے۔“

## مجاہد کا زخم

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ جَرَحَ جِرَاحَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَتَمَ اللَّهُ لَهُ بِخَاتَمِ الشَّهِدَاءِ لَهُ نُورٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَوْ نَهَامِثِلُ لَوْنِ الزَّعْفَرَانِ وَرِيحُهَا مِثْلُ رِيحِ الْمَسْكِ يَعْرِفُهُ بِهَا الْأُولُونَ وَالْآخِرُونَ يَقُولُونَ فَلَانٌ عَلَيْهِ طَابِعُ الشَّهِدَاءِ﴾ (اخرجه احمد)

”جسے جہاد فی سبیل اللہ میں کوئی زخم لگا تو اللہ تعالیٰ اسے شہداء کی مہر لگا دیں گے۔ جو اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی۔ اس کا رنگ زعفران کی طرح اور اس کی خوشبو کستوری کی طرح ہوگی۔ اس زخم کی وجہ سے اسے اولین و آخرین پہچانیں گے اور کہیں گے کہ فلاں پر شہداء کی مہر ہے۔“

## سفید بال

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لَا تَنْفُوا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ نُورٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (اخرجه ابن حبان)

”سفید بال نہ چنوا! یہ قیامت کے دن نور ہوں گے۔“

حضرت عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (اخرجه الترمذی وصححه والنسائی)

”جو شخص اسلام کی حالت میں بوڑھا ہوا، اس کے لئے یہ بڑھاپا قیامت کے دن نور ہوگا۔“

## قیامت کے دن روشنی اور اندھیرا

﴿يَوْمَ لَا يَخْزَى اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ

يسعى بين ايديهم وبأيمانهم يقولون ربنا اتمم لنا

نورنا ﴿التحریم: ۸﴾

”جس دن کہ اللہ ذلیل نہ کرے گا نبی کو اور ان لوگوں کو جو یقین لائے ہیں اس کے ساتھ ان کی روشنی دوڑتی ہے ان کے آگے اور ان کے داہنے کہتے ہیں اے رب ہمارے پوری کر دے ہم کو ہماری روشنی۔“

﴿يوم ترى المؤمنين والمؤمنات يسعى نورهم بين

ايديهم وبأيمانهم﴾ (الحديد: ۱۲)

”جس دن تو دیکھے ایمان والے مردوں کو اور ایمان والی عورتوں کو دوڑتی ہوئی چلتی ہے ان کی روشنی ان کے آگے اور ان کے داہنے۔“

﴿يوم يقول المنافقون والمنافقات للذين آمنوا انظرونا

نقتبس من نوركم﴾ (الحديد: ۱۳)

”جس دن کہیں گے دغا باز مرد اور عورتیں ایمان والوں کو راہ دیکھو ہماری ہم بھی روشنی لے لیں تمہارے نور سے۔“

ارشاد باری تعالیٰ:

﴿يوم لا يخزي الله النبي﴾ (التحریم: ۸)

”جس دن کہ اللہ ذلیل نہ کرے گا نبی کو۔“

کی تفسیر میں حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں: مسلمانوں میں سے ہر ایک کو قیامت کے دن ایک نور عطا کیا جائے گا۔ اور منافق کا نور بجھا دیا جائے گا۔ مومن منافق کے بجھے ہوئے نور کو دیکھ کر ڈرتا ہوگا، اس حالت میں مومنین کہیں گے: ربنا اتمم لنا نورنا (اے رب ہمارے پوری کر دے ہم کو ہماری روشنی)۔ (التحریم: ۸) (آخر جہ الحاکم والبیہقی)

مومنین اور منافقین کی یکار

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿وَمَا عِنْدَ الصَّرَاطِ فَإِنَّ اللَّهَ يُعْطِي كُلَّ مُؤْمِنٍ نُورًا وَكُلَّ مُنَافِقٍ نُورًا فَأَإِذَا اسْتَوَوْا عَلَى الصَّرَاطِ سَلَطَ اللَّهُ تَعَالَى نُورَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ انْظُرُوا نَافِقَتَيْسَ مِنْ نُورِكُمْ وَقَالَ الْمُؤْمِنُونَ رَبَّنَا أَتَمَّمْ لَنَا نُورَنَا فَلَا يَنْظُرُ عِنْدَ ذَلِكَ أَحَدٌ أَحَدًا﴾ (اخرجه الطبرانی)

”بل صراط کے قریب اللہ تبارک و تعالیٰ ہر مومن و منافق کو نور عطا فرمائیں گے! جب یہ سب بل صراط پر پہنچ جائیں گے تو اللہ تبارک و تعالیٰ منافقین کا نور سلب کر لیں گے، تب منافقین کہیں گے: ”انظر ونا نقتبس من نورکم“ (راہ دیکھو ہماری ہم بھی روشنی لے لیں تمہارے نور سے (حدید: ۱۳) اور مومنین کہیں گے: ربنا اتمم لنا نورنا۔ اے رب ہمارے ہم کو پوری کر دے ہماری روشنی (التحریم: ۸) اس وقت کوئی شخص کسی کو نہیں دیکھ سکے گا۔“

### نور کی تقسیم

حضرت یزید بن شجرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے ہاں تمہارے نام، تمہاری علامات، تمہاری محفلیں اور مجلسیں لکھی جا چکی ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو ندا ہوگی: اے فلاں بن فلاں! یہ تیرا نور ہے۔ اور ندا ہوگی: اے فلاں بن فلاں! تیرے لئے کوئی نور نہیں۔ (اخرجه ابن المبارک)

### منافقین نور سے محروم ہونگے

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ لوگ اندھیرے میں ہوں گے۔ اسی اثناء میں اللہ تبارک و تعالیٰ مومنین کے لئے نور بھیجیں گے۔ جو اس بات کی دلیل ہوگا کہ یہ حضرات جنت میں جائیں گے۔ جب منافقین مومنین کو دیکھیں گے کہ وہ نور کی طرف جارہے ہیں تو وہ بھی مومنین کے پیچھے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ منافقین کے لئے اندھیرا پھیلا دیں گے۔ تب منافقین مومنین سے کہیں گے: انظر ونا نقتبس من نورکم

(راہ دیکھو ہماری ہم بھی روشنی لے لیں) (حدید: ۱۳) ہم دنیا میں تمہارے ساتھ ہی تھے۔ انہیں کہا جائے گا: جس تاریک جگہ سے تم آئے ہو وہیں جا کر نور تلاش کرو!۔

## نور اعمال کی بقدر ملے گا

ارشاد باری تعالیٰ:

﴿يَسْعَىٰ نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبَاَيْمَانِهِمْ﴾ (الحديد: ۱۲)

”دوڑتی ہوئی چلتی ہے ان کی روشنی ان کے آگے اور داہنے۔“

کی تفسیر میں حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں: مومنین کو ان کے اعمال صالحہ کی بقدر نور عطا کیا جائے گا۔ یہ حضرات پل صراط سے گزریں گے۔ بعض کا نور پہاڑ کی مثل ہوگا۔ بعض کا کھجور کی مثل ہوگا۔ اور ان میں سے سب سے کم نور اس شخص کا ہوگا جس کا نور اس کے انگوٹھے میں ہوگا جو کبھی بجھتا ہوگا کبھی روشن ہوتا ہوگا۔ (اخرجہ ابن جریر وابن ابی حاتم)

## نفاق کی جزا

حضرت ابو امامہ باہلیؓ فرماتے ہیں کہ اے لوگو! تم نے ایسی جگہ دن گزارے ہیں جہاں تم نیکیاں اور برائیاں کر سکتے ہو، غنقریب تم دوسری جگہ منتقل ہو جاؤ گے۔ اور وہ قبر ہے، تنہائی کا گھر، تاریکی کا گھر، کیڑوں کا گھر، تنگی کا گھر مگر جس پر اللہ تعالیٰ وسیع کر دے۔ پھر تم اس سے قیامت کے مقامات کی طرف منتقل ہو جاؤ گے جہاں لوگوں پر سخت تاریکی چھا جائے گی۔ پھر نور تقسیم کیا جائے گا۔ پس مؤمن کو نور دیا جائے گا اور کافر اور منافق کو محروم رکھا جائے گا۔ انہیں کچھ نہیں دیا جائے گا۔ اسی کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں مثال کے طور پر بیان کیا ہے ”کظلمات فی بحر لجی۔ تا۔ فما له من نور“ پس کافر اور منافق مؤمن کے نور سے کوئی روشنی حاصل نہیں کر سکیں گے۔ جیسے اندھا آنکھوں والے کی بینائی سے روشنی حاصل نہیں کر سکتا۔ اور منافق مؤمنین سے کہیں گے ”انظرونا نقتبس من نورکم“ (راہ دیکھو ہماری ہم بھی روشنی لے لیں تمہارے نور سے کوئی کہے گا لوٹ جاؤ پیچھے پھر ڈھونڈ لو روشنی) (حدید: ۱۳) یہ منافقین کے لئے اللہ کی طرف سے اس فریب کا جواب ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں

مذکور ہے ”يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ (۔) وہ دغا بازی کرتے ہیں اللہ سے اور وہی ان کو دغا دے گا (النساء: ۱۴۲) چنانچہ منافقین اس جگہ واپس لوٹ آئیں گے جہاں نور تقسیم کیا گیا تھا مگر وہاں پر کچھ بھی نہ پائیں گے تو واپس مؤمنین کی طرف مڑیں گے ”فَضْرَبَ بَيْنَهُمْ بِسُورَةٍ بَابَ بَاطِنِهِ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِنْ قَبْلِهِ الْعَذَابُ“ (پھر کھڑی کر دی جائے ان کے بیچ میں ایک دیوار جس میں ہوگا دروازہ اس کے اندر رحمت ہوگی اور باہر کی طرف سے عذاب۔ (حدید: ۱۳) (اخر جہ ابن ابی حاتم)

### قیامت کی تاریکی میں ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دے گا

حضرت ابوالمہدیؑ فرماتے ہیں: قیامت کے دن ایسی تاریکی پیدا ہوگی کہ نہ تو کسی مؤمن کو اپنا ہاتھ دکھائی دے گا اور نہ کسی کافر کو۔ حتیٰ کہ مؤمنین کے لئے ان کے اعمال کی بقدر خصوصی نور پیدا کیا جائے گا۔ منافقین ان کے پیچھے جاتے ہوئے کہیں گے: ”انظرونا نقتبس من نورکم“ (راہ دیکھو ہماری ہم بھی روشنی لے لیں تمہارے نور سے۔“

((حدید: ۱۳) و آخر جہ ابن ابی حاتم)



## باب

### ﴿روشنی اور تاریکی کا سبب بننے والے اعمال﴾

#### اندھیرے میں مسجد کی طرف جانا

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿بشر المشائين في الظلم الى المساجد بالنور التام

يوم القيامة﴾ (اخرجه ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجه)

”اندھیری راتوں میں مساجد کی طرف چل کر جانے والوں کو قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری سنا دو۔“

#### نماز کی پابندی

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من حافظ على الصلاة كانت له نوراً وبرهاناً ونجاة

يوم القيامة ومن لم يحافظ عليها لم يكن له نور ولا

برهان ولا نجاة وكان يوم القيامة مع قارون وفرعون

وهامان﴾ (اخرجه احمد و الطبرانی)

”جس شخص نے نماز کی حفاظت کی، تو یہ نماز اس کے لئے قیامت

کے دن نور، برہان اور نجات بنے گی۔ اور جو اس کی حفاظت نہیں

کرے گا، اس کے لئے نہ کوئی نور ہوگا نہ ہی برہان اور نہ ہی

نجات۔ اور ایسا شخص روز قیامت قارون، فرعون، ہامان کے ساتھ

ہوگا۔“

#### سورۃ کہف کی تلاوت

حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من قرأ سورة الكهف كانت له نور ايوام القيامة من مقامه الى مكة﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)  
 ”جس شخص نے سورۃ کہف کی تلاوت کی، تو یہ سورت اس کے لئے قیامت کے دن اس کی جائے قیام سے مکہ تک روشنی کا سبب بنے گی۔“

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من قرأ سورة الكهف يوم الجمعة سطع له نور من تحت قدمه الى عنان السماء يضيء له يوم القيامة وغفر له ما بين الجمعتين﴾ (اخرجه ابن مردويه)  
 ”جس نے جمعہ کے دن سورۃ کہف کی تلاوت کی، اس کے لئے اس کے قدم کے نیچے سے آسمان تک ایک نور چمکے گا۔ جو اس کے لئے قیامت کے دن روشنی پیدا کرے گا۔ اور اس کے دو جمعوں کے درمیان کے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی۔“

### تلاوت کرنا

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من استمع الى آية من كتاب الله كتب له حسنة مضاعفة ومن تلاها كانت له نورا يوم القيامة﴾ (اخرجه احمد)  
 ”جس نے کتاب اللہ کی ایک آیت سنی، اس کے لئے کئی گناہ بڑھنے والی نیکی لکھ دی جائے گی۔ اور جس نے ایک آیت تلاوت کی تو یہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی۔“

### درود شریف پڑھنا

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:



﴿الصلاة على نور على الصراط﴾ (اخرجه الديلمی)

”مجھ پر اور بھیبنا، پل صراط پر روشنی کا باعث ہوگا۔“

### بینائی کا چلا جانا

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من ذهب بصره في الدنيا جعل الله له نورا يوم القيامة﴾

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

”اگر کسی نیک شخص کی دنیا میں بینائی چلی گئی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے قیامت کے دن نور پیدا فرمائیں گے۔“

### رمی جمار

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اذا رميت الجمار كان لك نور يوم القيامة﴾ (اخرجه البزار)

”جب تو جمرات کی رمی کرے گا تو یہ تیرے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔“

### حج میں سرمنڈانا

حضرت عباده بن صامتؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے حج

کے متعلق ارشاد فرمایا:

﴿وأما حلقك رأسك فانه ليس من شعرك شعرة﴾

تقع على الارض الا كانت لك نور يوم القيامة﴾

(اخرجه الطبرانی)

”اور سرمنڈاتے وقت تیرا جو بال بھی زمین پر گرے گا وہ قیامت

کے دن تیرے لئے روشنی کا سبب بنے گا۔“

## سفید بال

حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من شاب شيبة في الاسلام كانت له نور ايوم القيامة﴾

(اخرجه الطبرانی)

”جو شخص اسلام کی حالت میں بوڑھا ہوا، اس کے لئے یہ بڑھاپا

قیامت کے دن نور ہوگا۔“

## جہاد میں تیر پھینکنا

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من رمى بسهم في سبيل الله كان له نور ايوم القيامة﴾

(اخرجه البزار بسند حسن)

”جس نے جہاد فی سبیل اللہ میں کوئی تیر پھینکا تو یہ اس کے لئے

قیامت کے دن نور ہوگا۔“

حضرت ابو عمرو والانصاریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿من رمى بسهم في سبيل الله قصر او بلغ كان له

نور ايوم القيامة﴾

(اخرجه الطبرانی)

”جس نے جہاد فی سبیل اللہ میں ایک تیر پھینکا، چاہے وہ نشانے

پر لگے یا نہ لگے، تو اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔“

## کسی مسلمان کا دکھ بانٹنا

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿من فرج عن مسلم كربة جعل الله يوم القيامة شعبتين

من نور على الصراط يستضيء بضوئهما عالم لا

يحصيهم الا رب العزة﴾ (اخرجه البيهقي في شعب الایمان)

”جس شخص نے کسی مسلمان کا دکھ دور کیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے قیامت کے دن پل صراط پر نور کے دو حصے کر دیں گے۔ جن کی روشنی سے اتنے لوگ روشنی پائیں گے جن کی تعداد سوائے اللہ رب العزت کے اور کوئی نہیں جانتا۔“

### ظالم اندھیرے میں

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اَيَاكُمْ وَالظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

(اخرجه الشيخان)

”ظلم سے بچو! کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیروں کی شکل میں ہوگا۔“



## باب

## ﴿پل صراط﴾

## پل صراط سے گزرنے کی کیفیت

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿لجہنم جسر ادنی من الشعر واحد من السیف علیہ  
کلالیب وحسک تأخذ من شاء اللہ والناس علیہ  
کالطرف وکالبرق وکالریح وکاجاوید الخیل  
والرکاب وملائکة یقولون رب سلم رب سلم فجاج  
مسلم ومخدوش مسلم ومنکوس ومورود فی  
النار علی وجهه﴾ (اخرجه ابن منیع)

”جہنم پر ایک پل ہوگا جو بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہوگا۔ اس پر کٹڈے اور کانٹے ہوں گے۔ جسے اللہ چاہے گا، اسے یہ کٹڈے اور کانٹے پکڑ لیں گے۔ کچھ لوگ اس پر سے آنکھ جھپکنے کی سرعت سے گذر جائیں گے، کچھ بجلی کی سی تیزی سے، کچھ ہوا کی تیزی سے، کچھ عمدہ گھوڑوں اور بہترین سواریوں کی تیزی سے گذریں گے اور ملائکہ کہہ رہے ہوں گے: اے اللہ! سلامتی فرما! کچھ مسلمان نجات پا جائیں گے، کچھ زخمی ہو جائیں گے، اور الٹ پلٹ جائیں گے۔ اور کچھ منہ کے بل جہنم میں گر جائیں گے۔“

## پل صراط پر نفسا نفسی کا عالم

حضرت ابو امامہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اے بنی ہاشم! خود کو اللہ تبارک و تعالیٰ سے خرید لو! میں تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں گا۔ حضرت

عائشہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس دن آپ ﷺ ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! تین جگہ کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکے گا (۱) میزان پر (۲) نور کی تقسیم کے وقت۔ اللہ جسے چاہیں گے نور عطا فرمادیں گے اور جسے چاہیں گے تاریکی میں رکھیں گے (۳) پل صراط پر۔ جسے اللہ تعالیٰ چاہیں گے سلامتی عطا فرمائیں گے اور پل صراط عبور کرا دیں گے اور جسے چاہیں گے اوندھے منہ جہنم میں گرا دیں گے۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں میزان کا بھی علم ہے اور نور و ظلمت کا بھی، پل صراط کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ استرے کی دھار کی طرح تیز ہے اور اس کے سعدان کے کانٹوں کی طرح کندھے ہیں، اور ملائکہ اس سے گزرنے والے مومن کی حفاظت کے لئے دائیں بائیں ہوں گے۔ وہ خوف زدہ ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے بسم سلم سلم! اے اللہ سلامتی عطا فرما! سلامتی عطا فرما! اللہ تعالیٰ جسے چاہیں گے سلامتی عطا فرمائیں گے اور جسے چاہیں گے اوندھے منہ جہنم میں گرا دیں گے۔ (آخر جہ ابن شاہین فی السنن بسند ضعیف)

### لوگ پل صراط سے اپنے اعمال کی تیزی سے گزریں گے

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ پل صراط بچھانے کا حکم فرمائیں گے۔ پس جہنم پر پل صراط بچھادی جائے گی۔ پھر لوگ اس پر سے اپنے اعمال کی بقدر گزریں گے، کچھ لوگ بجلی کی سرعت سے، کچھ لوگ ہوا کی تیزی سے، کچھ تیز جانوروں کی مانند، کچھ دوڑ کر اور کچھ چل کر پل صراط عبور کریں گے۔ اور کچھ لوگ پیٹ کے بل گھسٹ رہے ہوں گے، وہ کہیں گے: اے اللہ! آپ نے مجھے کیوں ست کر دیا؟ اللہ تبارک و تعالیٰ جواب دیں گے، تجھے تیرے اعمال نے ست کیا ہے۔ (آخر جہ ہناد)

### پل صراط پر فرشتے مومنین کی حفاظت کریں گے

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے فرماتے سنا:

﴿الصراط كحد السيف وان الملائكة تحجز المؤمنين

والمؤمنات فان جبريل عليه السلام يحجزني واني

لأقول يا رب سلم سلم فالزالون والزالات

(اخرجه البيهقي)

یومئذ کثیر ﴿﴾

”پل صراط تلوار کی دھار کی طرح ہوگی۔ اور فرشتے مؤمن مرد و خواتین کو تھام رہے ہوں گے۔ اور حضرت جبریلؑ مجھے تھام رہے ہوں گے۔ اور میں کہہ رہا ہوں گا: اے پروردگار! سلامتی فرمائیں۔ اے میرے پروردگار! سلامتی فرمائیں۔ پس اس دن پھسلنے والے مرد اور پھسلنے والی عورتیں بہت ہوں گی۔“

### پل صراط کا ایک کانٹا کتنے لوگوں کو پکڑ سکے گا

حضرت عبید بن عمرؓ سے ایک طویل روایت مذکور ہے جس میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان الصراط مثل السيف على جسر جهنم وان لجنتيه كلا ليب وحسكا والذى نفسى بیده انه لیؤخذ بالکلوب الواحد اکثر من ربعة ومضر﴾

(اخرجه ابن المبارك والبيهقي وابن ابی الدنيا)

”تلوار کی طرح ایک پل جہنم پر نصب کیا جائیگا۔ جس کی دونوں طرف کنڈے اور کانٹے ہوں گے۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر سے زیادہ لوگ ایک ہی کنڈے سے پکڑ لئے جائیں گے۔“

### سب سے پہلے امت محمدیہ پل صراط سے گذرے گی

حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ انبیاءؑ کو ایک ایک کر کے جمع کریں گے، اور اسی طرح ایک ایک امت کو۔ حتیٰ کہ ان کا آخری مرکز حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی امت ہوگی۔ اور جہنم پر ایک پل نصب کیا جائے گا اور ایک منادی ندا کرے گا: محمد ﷺ اور آپ کی امت کہاں ہے؟ پس اللہ کے نبی اور آپ کی امت نیک و بد کھڑے ہو جائیں گے۔ حتیٰ کہ جب پل صراط پر پہنچیں گے تو اللہ

تعالیٰ اپنے دشمنوں کی آنکھوں کو بے نور کر دیں گے، تو وہ جہنم میں دائیں اور بائیں گر پڑیں گے۔ اور آپ ﷺ گزر جائیں گے، نیک حضرات بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہوں گے۔ انہیں فرشتے ملیں گے جو انہیں جنت کے راستہ کی رہنمائی کریں گے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ اپنے رب کے پاس پہنچ جائیں گے۔ آپ ﷺ کے لئے دائیں جانب ایک کرسی رکھی جائے گی، پھر ایک ایک نبی اور ایک ایک امت کو بلایا جائے گا حتیٰ کہ ان سب کے آخر میں حضرت نوحؑ اور ان کی امت کا پل صراط سے گزر ہوگا، اور ان کی امت سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگی۔ اللہ حضرت نوحؑ پر رحم فرمائیں گے۔ (آخر جہ الحاکم و صححہ)

### پل صراط کا سفر

حضرت فضیل بن عیاضؒ نے فرمایا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ پل صراط پر پندرہ ہزار سال کا سفر ہے۔ پانچ ہزار سال چڑھنے کا، پانچ ہزار سال اترنے کا اور پانچ ہزار سال سیدھا چلنے کا۔ یہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ یہ جہنم کی پشت پر بچائی جائے گی۔ اس سے وہی شخص گزر سکے گا جو اللہ کے خوف سے لاغر اور دبلا ہو چکا ہو۔ (آخر جہ ابن عساکر)

### پل صراط پر مومنین کی دعا

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿شعار امتی علی الصراط سلم سلم﴾ (آخر جہ الترمذی)

”میری امت کا شعار پل صراط پر سلم سلم (سلامتی عطاء

فرما سلامتی عطا فرما) ہوگا۔“

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿شعار امتی اذا حملوا علی الصراط بلا الہ الا انت﴾

(آخر جہ الطبرانی)

”میری امت جب پل صراط پر چل رہی ہوگی تو اس کا شعار لا الہ

الا انت ہوگا۔“

## ﴿پل صراط پر ثابت قدمی کا سبب بننے والے اعمال﴾

### مشکل میں مدد کرنا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ كَانَ وَصْلَةً لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ فِي مَبْلَغٍ بَرٍّ أَوْ تَيْسِيرٍ عَسِيرٍ أَعَانَهُ اللَّهُ عَلَى إِجَازَةِ الصَّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ دَحْضِ الْأَقْدَامِ﴾

(اخرجه الطبرانی وابن حبان والغرناطی فی مکارم الاخلاق)  
”جو شخص کسی صحیح کام کے حل کے لئے یا کسی مشکل کو آسان کرنے کے لئے کسی مسلمان کو کسی صاحب سلطنت تک پہنچائے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پل صراط سے گزرنے میں اس کی مدد کریں گے، جبکہ قدم پھسل رہے ہوں گے۔“

### کمزور کی حاجت حکمران تک پہنچانا

حضرت عبداللہ بن محرزؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ رَفَعَ حَاجَةَ ضَعِيفٍ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ لَا يَسْتَطِيعُ رَفْعَهَا إِلَيْهِ ثَبَتَ اللَّهُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (اخرجه الاصبهانی)  
”جس نے کسی کمزور کی حاجت کسی صاحب سلطنت تک پہنچائی جس کے پہنچانے کی وہ کمزور طاقت نہیں رکھتا تھا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ثابت قدم رکھیں گے۔“

### کسی کی حاجت براری کے لئے تگ و دو کرنا

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ مَشَىٰ مَعَ أَخِيهِ فِي حَاجَةٍ يَقْضِيهَا لَهُ ثَبَتَ اللَّهُ قَدَمَيْهِ﴾



یوم تزل الأقدام ﴿﴾ (اخرجه الطبرانی)  
 ”جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ کسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے  
 نکلا، تو اللہ تعالیٰ اسے اس دن ثابت قدم رکھیں گے، جس دن قدم  
 پھسل رہے ہوں گے۔“

### صدقہ کرنا

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ﴿من احسن الصدقة في الدنيا جاوز على الصراط ومن  
 قضى حاجة ارملة اخلف الله في تركته﴾  
 (اخرجه الاصبهانی وابن ابی الدنيا)  
 ”جس نے دنیا میں اچھے انداز سے صدقہ کیا، وہ پل صراط کو عبور  
 کر لے گا اور جس نے کسی محتاج کی ضرورت پوری کی، اللہ تعالیٰ اس  
 کے ترکہ کے ذخیرہ میں اضافہ کریں گے۔“

### بدعت سے اجتناب کرنا

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ﴿علم الناس سنتي وان كرهوا ذلك وان احببت ان لا  
 توقف على الصراط طرفة عين حتى تدخل الجنة فلا  
 تحدث في دين الله حدثا برأيك﴾ (اخرجه الديلمی فی الانابة)  
 ”لوگوں کو میری سنت کی تعلیم دو! اگرچہ وہ اسے ناپسند کریں۔ اور  
 اگر تمہیں یہ پسند ہو کہ پل صراط پر پلک جھپکنے کے برابر بھی نہ روکے  
 جاؤ، یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جاؤ تو اللہ کے دین میں اپنی  
 رائے سے کوئی چیز ایجاد نہ کرنا۔“

## زکوٰۃ ادا کرنے والا

حضرت ابو درداءؓ ایک طویل حدیث نقل فرماتے ہیں: جسکے آخر میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿يَجَاءُ بِصَاحِبِ الدُّنْيَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِي اطَاعَ اللَّهَ وَادَى حَقَّهُ فِي مَالِهِ وَمَالِهِ بَيْنَ يَدَيْهِ كُلَّمَا تَكَفَّاهُ الصَّرَاطُ قَالَ لَهُ مَالُهُ امْضُ فَقَدْ اَدَيْتَ حَقَّ اللَّهِ فِي ثَمَّ يَجَاءُ بِصَاحِبِ الدُّنْيَا الَّذِي لَمْ يَطْعِ اللَّهَ وَلَمْ يُؤْذِقْ مَالَهُ، وَمَالَهُ بَيْنَ كَتْفَيْهِ كُلَّمَا تَكَفَّاهُ الصَّرَاطُ قَالَ لَهُ مَالُهُ اِلَّا اَدَيْتَ حَقَّ اللَّهِ؟ فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يَدْعُو بِالْوَيْلِ وَالشُّبُورِ﴾

(اخرجه سعيد ابن منصور والطبرانی والبيهقي وحسنه)

”دنیا دار کو جس نے دنیا میں اللہ کی اطاعت کی تھی اور اپنے مال کا حق ادا کیا تھا پیش کیا جائیگا اس کا مال اس کے سامنے ہوگا۔ جب بھی پل صراط اسے روکنے لگے گی، اس کا مال اس سے کہے گا: چلتے رہو! تم نے اللہ کی اطاعت کی تھی اور تم نے میرے متعلق اللہ کا حق ادا کر دیا تھا۔ پھر اس دنیا دار کو پیش کیا جائے گا جس نے اللہ کی اطاعت نہیں کی تھی اور نہ ہی مال کے متعلق اللہ کا حق ادا کیا تھا۔ اس کا مال اس کے کندھوں پر ہوگا۔ جب بھی اس کو پل صراط روکنے لگے گی اس کا مال اس سے کہے گا: تو نے اللہ کا حق ادا کیوں نہیں کیا تھا؟ پس وہ اسی حالت میں رہے گا حتیٰ کہ بلا کت اور موت کو پکارنے لگے گا۔“

پل صراط سے سب سے زیادہ تیزی سے کون گزرے گا؟

حضرت وہبؒ فرماتے ہیں کہ حضرت داؤدؑ نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا: یا اللہ! پل صراط سے سب سے زیادہ تیزی سے کون گزرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو

میرے حکم پر راضی ہوگا اور جس کی زبان میرے ذکر سے تر ہوگی۔

### فقر و مسکنت سے رہنا

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان بین ایدینا عقبۃ کنود لا یصعدھا الا المخفون فقال رجل یا رسول اللہ أمن المخفین أنا ام من المثقلین؟ قال عندک طعام یوم؟ قال نعم و طعام غد قال نعم و طعام بعد غد؟ قال لا. قال لو کان عندک طعام ثلاث کنت من المثقلین﴾ (اخرجه الطبرانی)

”ہمارے سامنے ایک دشوار گھاٹی ہے، اس کو وہی لوگ عبور کر سکیں گے جو ہلکے پھلکے ہوں گے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں ہلکے پھلکے لوگوں میں سے ہوں یا بھاری لوگوں میں سے؟ فرمایا: کیا تمہارے پاس ایک دن کا کھانا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا اور کل کا بھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: کل کے بعد کا کھانا بھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارے پاس تین دن کا کھانا ہوتا تو تم بھاری لوگوں میں سے ہوتے۔“

### کسی کی مدد کرنا

حضرت معاذ بن انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من حمی مؤمنا من منافق بعث اللہ لہ ملکا یحمی لحمہ یوم القیامۃ من نار جہنم ومن رمی مؤمنا بشیء یرید شینہ حبسہ اللہ عزوجل علی جسر جہنم حتی یخرج مما قال لہ﴾ (اخرجه ابوداؤد)

”جس نے کسی مومن کو منافق سے بچانے میں اس کی حمایت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ بھیجیں گے جو قیامت کے دن اس کے گوشت کو جہنم کی آگ سے بچائے گا۔ اور جس نے کسی کی عیب جوئی کی یا کسی پر تہمت لگائی اور اس سے اس کا ارادہ اسے برا بنانے کا تھا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے پل پر روک لیں گے، جب تک کہ وہ اپنی اس کبی بات سے بری نہ ہو جائے۔“

### پل صراط کسی پر تنگ اور کسی پر وسیع ہوگی

حضرت سعد بن ابی ہلالؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ قیامت کے دن پل صراط بعض لوگوں پر بال سے زیادہ باریک ہوگی اور بعض پر وسیع وادی کی طرح ہوگی۔ (اخرجه ابن المبارک وابن ابی الدنيا)

حضرت سہل بن عبد اللہ تستریؓ فرماتے ہیں کہ جس کی صراط دنیا میں تنگ ہوگی، آخرت میں وسیع ہو جائے گی اور جس کی صراط دنیا میں وسیع ہوگی، آخرت میں تنگ ہو جائے گی۔ (اخرجه ابو نعیم)



## باب

## ﴿ورودِ جہنم﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وان منکم الاواردھا کان علی ربک حتما مقضیا تم  
ننجی الذین اتقوا ونذر الظلمین فیہا جثیا﴾ (مریم: ۷۱، ۷۲)  
”اور کوئی نہیں تم میں سے جو نہ پہنچے گا اس پر، ہو چکا یہ وعدہ تیرے  
رب پر لازم مقرر، پھر بچائیں گے ہم ان کو جو ڈرتے رہے اور چھوڑ  
دیں گے گنہگاروں کو اس میں اوندھے گرے ہوئے۔“

حضرت ابو سیمہؓ فرماتے ہیں کہ ورودِ جہنم کے بارہ میں ہمارے مابین اختلاف پیدا ہوا۔ بعض حضرات کہتے تھے جہنم میں مومن داخل نہیں ہوگا جبکہ بعض حضرات کہتے تھے کہ ابتداءً سبھی کو جہنم میں داخل ہونا پڑے گا۔ پھر مومنین و متقین کو اس سے نجات دیدی جائے گی۔ میری ملاقات حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے ہوئی۔ میں نے ان سے یہ بات دریافت کی تو انہوں نے اپنے کانوں کی طرف انگلی سے اشارہ کیا اور فرمایا: میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ہر نیک و بد جہنم میں داخل ہوگا۔ تاہم جہنم کی آگ مومن کے لئے معتدل اور ٹھنڈی ہو جائے گی جیسے کہ حضرت ابراہیمؑ پر ہو گئی تھی۔ حتیٰ کہ جہنم مومنین کی ٹھنڈک کی وجہ سے چیخ اٹھے گی۔

﴿ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظلمین فیہا جثیا﴾ (مریم: ۷۲)  
”پھر بچائیں گے ہم ان کو جو ڈرتے رہے اور چھوڑ دیں گے  
گنہگاروں کو اس میں اوندھے۔“

## لفظ ”ورود“ کی تفسیر

﴿وان منکم الاواردھا﴾ (مریم: ۷۱)  
”اور کوئی نہیں تم میں سے جو نہ پہنچے گا۔“

اور انتم لہاواردون وغیرہ آیات میں لفظ وارد سے کیا مراد ہے؟ اس بارہ میں تین اقوال ہیں:

(۱) بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ورود بمعنی دخول ہے۔ یعنی ابتداء تمام لوگوں کو جہنم میں داخل ہونا پڑے گا اور پھر اس میں سے گذر کر مومن حضرات جنت میں چلے جائیں گے اور کفار و فجار جہنم میں رہ جائیں گے۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت نافع بن ازرقؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے انتم لہاواردون (تم کو اس پر پہنچنا ہے)۔ (الانبیاء: ۹۸) کے بارہ میں دریافت کیا کہ ہم جہنم میں داخل ہوں گے یا نہیں؟ حضرت ابن عباسؓ نے جواب مرحمت فرمایا: مجھے اور تمہیں جہنم میں داخل ہونا پڑے گا۔ دیکھنا تو یہ ہے کہ ہم اس سے نکل بھی سکیں گے یا نہیں؟ حضرت ابن عباسؓ سے ہی ”وان منکم الاواردھا“ کی تفسیر میں منقول ہے کہ ہر ایک کو اس میں داخل ہونا پڑے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں وان منکم الاواردھا یعنی داخلہا ان تمام آثار سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ورود بمعنی دخول ہے۔ علامہ قرطبیؒ نے بھی اسی قول کو رائج قرار دیا ہے۔

(۲) بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ورود سے مراد مرد ہے۔ یعنی جہنم کے اوپر سے گذرنا، یعنی تمام لوگ جہنم کے اوپر بچھائے گئے پل صراط سے گذریں گے۔ نیک لوگ تو اس پر سے صحیح سلامت گذر کر جنت میں چلے جائیں گے جبکہ گناہگار اس پر سے جہنم میں گر پڑیں گے۔

حضرت عکرمہؒ سے وان منکم الاواردھا کی یہ تفسیر منقول ہے کہ تم سب جہنم پر موجود پل صراط پر وارد ہو گے۔

حضرت کلبیؒ فرماتے ہیں کہ ورود بمعنی مرور ہے۔

حضرت خالد بن معدانؒ فرماتے ہیں جب اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے تو کہیں گے: اے ہمارے رب! کیا آپ نے ہم سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ

آپ ہمیں جہنم میں وارد کریں گے؟ تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے: ہاں! لیکن جب تم آگ پر سے گزرے اس وقت آگ بجھی ہوئی تھی۔

حضرت یعلیٰ بن منیہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿تَقُولُ النَّارُ لِلْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُزْيًا مَوْمِنٍ فَقَدْ أَطْفَأَ

نُورَكَ لَهَا﴾ (اخرجه الطبرانی وابن عدی)

”قیامت کے دن آگ مومن سے کہے گی: اے مومن! گزر جا!

پس تیرے نور نے میرے انگارے بجھا دیے۔“

حضرت حصہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: انسی ارجوان

لا یدخل النار احدہما بدر او الحدیبیۃ۔ مجھے امید ہے جو صحابہؓ بدر و حدیبیہ میں

شریک ہوئے وہ جہنم میں داخل نہیں ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: کیا اللہ تبارک و تعالیٰ

کا ارشاد نہیں ہے: وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتما مقضیا؟ آپ

ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے یہ نہیں سنا! ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظالمین

فیہا جثیا۔ (اخرجه ہناد)

حضرت ابن عباسؓ سے وان منکم الا واردھا کی یہ بھی تفسیر منقول ہے کہ

اس سے مراد کافر ہیں نہ کہ مومن۔

مندرجہ بالا آثار سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ورود کا معنی مرور ہے۔

(۳) جبکہ بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ ورود کا معنی ہے جہنم کے قریب اس

کے کنارے پہنچنا۔ مطلب یہ ہے کہ چونکہ لوگ موضع حساب میں حاضر ہوں گے جو جہنم

کے قریب ہوگا۔ گویا کہ لوگ جہنم پر حاضر ہوں گے۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ مومنین کو اس

سے نجات عطا فرما کر جنت میں بھیج دیں گے اور کفار اس جہنم کی نذر ہو جائیں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ولما وردہاء مدین اور جب پہنچا مدین کے پانی پر۔

(قصص ۲۳) یعنی جب مدین کے پانی کے قریب حاضر ہوئے نہ کہ اس میں داخل ہوئے۔

حضرت ابوسبرہ عمرو بن شریلؓ اپنے بستر کی طرف تشریف لے گئے اور کہنے

لگے: اے کاش! میری والدہ مجھے نہ جنتی۔ ان کی زوجہ کہنے لگیں: آپ نے یہ کیوں ارشاد فرمایا؟ آپ کہنے لگے: کیا اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمیں نہیں بتا دیا کہ ہم جہنم پر وارد ہوں گے۔ اور یہ نہیں بتایا کہ ہم اس سے بچ جائیں گے یا نہیں۔

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے بھائی سے کہا: تم تک یہ خبر پہنچ چکی ہے کہ تم جہنم پر وارد ہو گے۔ وہ کہنے لگا: جی ہاں! اس نے پھر پوچھا کیا تم تک یہ خبر پہنچی ہے کہ تم اس سے بچ جاؤ گے؟ وہ کہنے لگا: نہیں! یہ کہنے لگے: تب انسان کیسے ہنس سکتا ہے؟ اس کے بعد انہیں موت تک کبھی ہنسنے نہیں دیکھا گیا۔

☆☆☆



## باب

## ﴿گناہگار مومنین کے لئے شفاعت﴾

## شفاعت کے منکر بدعتی آپ کی شفاعت سے محروم رہیں گے

حضرت عمرؓ بن خطاب نے ایک بار خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: اس امت میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو رحم کا، دجال کا، مغرب سے سورج کے طلوع ہونے کا، عذاب قبر کا، شفاعت کا اور جہنم میں داخل ہونے کے بعد اس میں سے نکلنے والوں کا انکار کریں گے۔ (اخر جہ الشیخان)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جس نے شفاعت کو جھٹلایا اس کا شفاعت میں کوئی حصہ نہیں، اور جس نے حوض کو جھٹلایا اس کا حوض میں کوئی حصہ نہیں۔

(اخر جہ سعید بن منصور و البیہقی و ہناد)

## شفاعت نبوی کا قرآن سے ثبوت

حضرت شیبہ بن ابی فضالہؓ المکیؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصینؓ کے پاس شفاعت کا تذکرہ ہوا۔ تو ایک آدمی کہنے لگا: ابو نجد! تم وہ احادیث بیان کرتے ہو جن کی قرآن میں کوئی اصل نہیں ہے۔ یہ سن کر حضرت عمران بن حصینؓ غصہ ہو گئے اور اس سے فرمانے لگے: کیا تو نے قرآن پڑھا ہے؟ وہ کہنے لگا: جی ہاں! آپؐ نے فرمایا: کیا قرآن میں تمہیں کہیں ملا ہے کہ عشاء کی چار رکعتیں ہیں، مغرب کی تین، فجر کی دو اور ظہر و عصر کی چار چار رکعتیں ہیں؟ وہ کہنے لگے: نہیں! آپؐ نے فرمایا: کیا تم نے یہ سب کچھ ہم سے نہیں سیکھا؟ اور ہم نے آنحضرت ﷺ سے سیکھا ہے۔ کیا تمہیں قرآن میں ملا ہے کہ چالیس درہموں میں ایک درہم زکوٰۃ کا ہے؟ اتنی بکریوں میں ایک بکری، اتنے اونٹوں میں ایک اونٹ زکوٰۃ کا ہے؟ وہ کہنے لگا: نہیں! آپؐ نے فرمایا: تمہیں قرآن میں یہ تو مل جائے گا کہ بیت اللہ کا طواف کرو، لیکن یہ مل سکتا ہے؟ کہ سات چکر لگاؤ اور مقام ابراہیم

پر دور کعتیں پڑھو، تمہیں یہ کیسے پتہ چلا؟ کیا تم نے ہم سے نہیں سیکھا؟ اور ہم نے آنحضرت ﷺ سے سیکھا ہے۔ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! آپؐ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں:

﴿مَاتَا كَمَا رَسُوْلُ فُخْذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهَوْا﴾ (حشر: ۷)

”جو دے تم کو رسول سولے لو جس سے منع کرے سو چھوڑ دو۔“

اور ہم نے آنحضرت ﷺ سے وہ چیزیں سیکھی ہیں جن کا تمہیں علم نہیں ہے۔ (اخر جہ البیہقی)

### حضور ﷺ جی بھر کر شفاعت فرمائیں گے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابراہیمؑ کی دعا:

﴿رَبِّ اَنْهِنِ اضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعْنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ

وَمِنْ عَصَاْنِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (ابراہیم: ۳۶)

”اے رب انہوں نے گمراہ کیا بہت لوگوں کو سو جس نے پیروی کی

میری سو وہ تو میرا ہے ہے اور جس نے میرا کہنا نہ مانا سو تو بخشے والا

مہربان ہے۔“

اور حضرت عیسیٰؑ کی دعا:

﴿اِنْ تَعَذَّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (مائده: ۱۱۸)

”اگر تو ان کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو

معاف کر دے تو تو ہی ہے زبردست حکمت والا۔“

تلاوت فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک اٹھائے اور فرمایا: امتی، امتی،

ثم بکی فقال اللہ یا جبریل! اذهب الی محمد فقل له انا سنر ضیک فی

امتک ولا نسوءک۔ میری امت، میری امت! پھر آپؐ رو دیے۔ تو اللہ تعالیٰ نے

فرمایا: اے جبریل! حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو! ہم آپ کو آپ کی امت کے متعلق عنقریب راضی کر دیں گے، غمگین نہیں کریں گے۔ (اخر جہ مسلم)

حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اشفع لامتی حتی ینادی ربی تبارک وتعالیٰ ارضیت یا محمد؟ فاقول نعم ای رب رضیت﴾ (اخر جہ البزار والطبرانی فی الاوسط وابونعیم بسند حسن کما قال المنذری)

”میں اپنی امت کے لئے اتنی شفاعت کروں گا حتیٰ کہ میرا رب مجھ سے پکار کر پوچھے گا: اے محمد! آپ راضی ہو گئے؟ تو میں عرض کروں گا: جی ہاں! اے میرے رب! میں راضی ہو گیا۔“

آپ ﷺ نے آدھی امت بخشوانے پر شفاعت کو ترجیح دی

حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان ربی خیر نی بین ان یدخل نصف امتی الجنة وفى لفظ بین ان یدخل ثلثی امتی الجنة بغیر حساب ولا عذاب و بین الشفاعة لامتی فاخترت الشفاعة وهی لكل مسلم﴾ (اخر جہ الترمذی وابن ماجہ والحاکم وصححه والبیہقی والطبرانی)

”میرے رب نے مجھے اس بات میں اختیار دیا تھا کہ یا وہ میری آدھی امت کو جنت میں داخل کر دیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ میری ایک تہائی امت کو بغیر حساب اور بغیر عذاب کے جنت میں داخل کر دیں یا شفاعت کی اجازت عطا کر دیں تو میں نے شفاعت کو اختیار کیا اور یہ ہر مسلمان کے لئے ہوگی۔“

حضرت ام حبیبہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿رَأَيْتَ مَا تَلْقَىٰ امْتِي مِنْ بَعْدِي وَسَفَكَ بَعْضُهُمْ دَمًا  
بَعْضٌ فَاحْزَنَنِي فَسَبِقْ ذَلِكَ مِنَ اللَّهِ كَمَا سَبِقَ فِي الْأُمَمِ  
قَبْلَهُمْ فَسَنَلْتَهُ أَنْ يُولِيَنِي فِيهِمْ شَفَاعَةَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ  
فَفَعَلَ﴾ (اخرجه الحاكم والبيهقي وصححه)

”میں نے دیکھا جو میری امت میرے بعد کرے گی اور میں نے وہ  
بھی دیکھا کہ یہ ایک دوسرے کا خون بہائیں گے۔ مجھے اس سے  
بہت ملال ہوا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے اس بات کا فیصلہ  
ہو چکا ہے جیسا کہ گذشتہ امتوں کے بارہ میں ہو چکا تھا۔ میں نے  
اللہ تبارک و تعالیٰ سے سوال کیا کہ مجھے قیامت کے دن شفاعت کی  
اجازت مرحمت فرمادیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ اجازت عطا  
فرمادی۔“

### آپ ﷺ کی خصوصی دعا

حضرت عبادۃ بن الصامتؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ  
تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: محمد! میں نے جس نبی و رسول کو بھی بھیجا، اس نے مجھ سے ایک  
دعا کی اور میں نے اس کی وہ دعا قبول کر لی۔ محمد! آپ بھی مانگیں: آپ کی دعا بھی قبول  
ہوگی! میں نے عرض کیا: میری دعا یہ ہے کہ مجھے قیامت کے دن اپنی امت کے بارہ میں  
شفاعت کی اجازت دیدی جائے۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! شفاعت  
کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں (قیامت کے دن) کہوں گا: اے اللہ! مجھے وہ شفاعت  
عطا فرمائیں! جو میں نے آپ سے مانگی تھی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے: ہاں! اور میری  
بقایا امت کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیں گے۔ (اخرجه احمد والطيبراني)

امت کے گناہوں کی وجہ سے آپ ﷺ نے شفاعت اختیار فرمائی

حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿رَأَيْتَ مَا تَعْمَلُ أُمَّتِي بَعْدِي فَاخْتَرْتُ لَهُمُ الشَّفَاعَةَ﴾

(اخرجه ابن المبارک و ابو یعلیٰ و الطبرانی)

”جب میں نے وہ دیکھا جو میرے بعد میری امت کرے گی تو میں نے ان کے لئے شفاعت کو اختیار کر لیا۔“

### ڈھیلوں اور درختوں کی تعداد کے برابر شفاعت

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا:

﴿أَنْتَ أَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدَدَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرٍ

وَمَدْرٍ﴾ (اخرجه احمد و البیہقی و الطبرانی فی الاوسط)

”میں قیامت کے دن زمین پر موجود درختوں اور ڈھیلوں کی تعداد کے برابر شفاعت کروں گا۔“

### شفاعتِ صغریٰ صرف مسلمانوں کیلئے

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿أَنْتَ آتِي جَهَنَّمَ فَاضْرِبُ بِأَبْهَامٍ فَيُفْتَحُ لِي

فَأَدْخُلُهَا فَاحْمَدُ اللَّهُ مُحَمَّدًا مُحَمَّدًا أَحَدٌ قَبْلِي

مِثْلَهَا وَلَا يَحْمَدُهُ أَحَدٌ بَعْدِي ثُمَّ أَخْرَجَ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ

إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصًا فَيَقُومُ إِلَى أَنْاسٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَيَنْتَسِبُونَ لِي

فَأَعْرِفُ نَسَبَهُمْ وَلَا أَعْرِفُ وَجُوهَهُمْ وَأُتْرِكُهُمْ فِي

النَّارِ﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

”میں جہنم کے پاس آؤں گا اور اس کا دروازہ کھٹکھاؤں گا، میرے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا۔ میں اس میں داخل ہو جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریفیں کروں گا کہ ایسی تعریفیں مجھ سے پہلے کسی نے نہ کی ہوں گی، اور نہ ہی میرے بعد کوئی ایسی تعریفیں کر سکے گا۔ پھر

میں جہنم سے ان لوگوں کو نکال لوں گا جنہوں نے اخلاص سے لالا  
 الا اللہ پڑھا تھا۔ پھر میرے سامنے قریش کے کچھ لوگ کھڑے ہو کر  
 اپنے نسب کا ذکر کریں گے تو میں ان کے نسب کو پہچان لوں گا مگر ان  
 کے چہروں کو نہیں پہچان سکوں گا۔ میں انہیں جہنم ہی میں چھوڑ دوں  
 گا۔“

### جہنم سے نجات پانے والوں کو کس نام سے پکارا جائیگا؟

حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يُخْرِجُ قَوْمَ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَيَدْخُلُونَ  
 الْجَنَّةَ وَيُسَمُّونَ الْجَهَنَّمِيِّينَ﴾ (اخرجه البخاری)  
 ”جہنم سے جو لوگ حضور کی شفاعت سے نکل کر جنت میں داخل  
 ہوں گے ان کا نام ”جہنمیین“ ہوگا۔“

### ثبوت شفاعت

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُخْرِجُ قَوْمًا مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ  
 فَيَدْخُلُهُمُ الْجَنَّةُ﴾ (اخرجه الشيخان)  
 ”اللہ تبارک و تعالیٰ کچھ لوگوں کو شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکال  
 کر جنت میں داخل کر دیں گے۔“

### شفاعت کے سبب بے شمار مسلمانوں کی گلو خلاصی

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يَدْخُلُ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الْقِبْلَةِ النَّارِ مَنْ لَا يَحْصِي

عددہم الا اللہ ما عصوا اللہ واجتروا علی معصیتہ  
 وخالفوا طاعته فیؤذن لی فی الشفاعة فائنی علی اللہ  
 ساجدا کما اثنی علیہ قائما؟ فیقال لی ارفع رأسک  
 وسل تعطه واشفع تشفع ﴿﴾ (اخرجه الطبرانی بسند حسن)  
 ”جہنم میں اتنے مسلمان داخل ہوں گے جن کی تعداد سوائے اللہ  
 کے کوئی شمار نہیں کر سکتا۔ انہوں نے اللہ کی بہت نافرمانی کی ہوگی  
 اور اس کی نافرمانی کی جرأت کی ہوگی اور اس کی اطاعت کی خلاف  
 ورزی کی ہوگی۔ پھر مجھے شفاعت کی اجازت دی جائے گی تو میں  
 حالت سجدہ میں اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریف بجالاؤں گا جس طرح میں  
 حالت قیام میں تعریف بجالاؤں گا۔ پھر مجھے فرمایا جائے گا: اپنا سر  
 اٹھائیں! سوال کریں! عطا کیا جائے گا، شفاعت کریں! قبول کی  
 جائے گی۔“

### شفاعت کے متنی آپ ﷺ کے جھنڈے تلے

حضرت عباۃ بن الصامتؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿والذی نفسی بیدہ انی لسید الناس یوم القیامۃ  
 بغير فخر و مامن الناس الا وھو تحت لوائی یوم القیامۃ  
 ینظر الفرج وان معی لواء الحمد امشی ویمشی الناس  
 معی حتی اتی باب الجنة فاستفتح فیقال من ہذا؟ فاقول  
 محمد فیقول مرحبا ب محمد فاذا را یت ربی تبارک  
 و تعالیٰ اخررت ساجدا اشکر اللہ فیقال ارفع رأسک  
 سل تعط واشفع تشفع یخرج من اجر م برحمة اللہ  
 وشفاعتی﴾ (اخرجه الطبرانی)

”اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! میں قیامت

کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا، اور اس میں کوئی فخر کی بات نہیں۔  
 قیامت کے دن ہر شخص میرے جھنڈے تلے پریشانی سے نجات  
 کا انتظار کر رہا ہوگا۔ میرے پاس لواء الحمد (تعریف کا جھنڈا)  
 ہوگا، میں چلوں گا اور لوگ بھی میرے ساتھ چلیں گے حتیٰ کہ میں  
 جنت کے دروازے پر آ کر اسے کھلوادوں گا۔ پوچھا جائے گا: کون؟  
 میں کہوں گا: محمد! مجھ سے کہا جائے گا: آپ کو خوش آمدید! میں جب  
 اللہ تبارک و تعالیٰ کو دیکھوں گا تو سجدہ میں شکرانہ کے طور پر گر جاؤں  
 گا۔ مجھ سے کہا جائے گا: آپ مانگیں! آپ کو عطا کیا جائے گا، آپ  
 شفاعت کریں! آپ کی شفاعت قبول ہوگی۔ پس مجرم لوگ اللہ  
 کے رحمت اور میری شفاعت سے (جہنم) سے آزاد ہوں گے۔“

### آپ کی شفاعت بڑے گنہگاروں کے لئے

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿شفاعتی لأهل الكبائر من امتی﴾

(اخرجه ابو داؤد والترمذی والحاکم والبیہقی وصححه)

”میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ والوں کے لئے ہوگی۔“

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کس  
 کے لئے شفاعت فرمائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿لاهل الكبائر من امتی واهل العظامم واهل الدماء﴾

(اخرجه الحاكم)

”اپنی امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے، بڑے گناہ  
 کرنے والوں کے لئے اور قاتلین کے لئے۔“

### گناہگاروں کو تسلی

حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:



﴿نعم الرجل انا لشرار امتی قيل كيف يا رسول الله ؟ قال  
 اما شرار امتی فیدخلهم الله الجنة بشفاعتی فاما خيارهم  
 فیدخلهم الله الجنة بعملهم﴾ (اخرجه الطبرانی وابونعیم)  
 ”میں اپنی امت کے گناہگاروں کے لئے بہت اچھا ہوں، پوچھا  
 گیا: یا رسول اللہ ﷺ کیسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو میری  
 امت کے گناہگار ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں میری شفاعت کے  
 سبب جنت میں داخل فرمائیں گے۔ جبکہ میری امت کے نیک  
 لوگوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے عمل کے سبب جنت میں داخل  
 فرمائیں گے۔“

### تمام امت محمدیہ جنت میں

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: جن حضرات کی نیکیاں گناہوں سے زیادہ  
 ہوں گی وہ بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ اور جن لوگوں کی نیکیاں اور گناہ  
 برابر ہوئے اللہ تبارک و تعالیٰ ان پر رحم فرما کر انہیں جنت میں داخل فرمادیں گے۔ اور جن  
 کے گناہ زیادہ ہوئے اور اہل اعراف آنحضرت ﷺ کی شفاعت کے سبب جنت میں  
 داخل ہوں گے۔ (اخرجه الطبرانی)

### نیک عمل ترک کر کے شفاعت پر بھروسہ نہ رکھو

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿اعملی ولا تتکلی فان شفاعتی لاهل الکبائر من

امتی﴾ (اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

”تم عمل کرتی رہو! مجھ پر بھروسہ مت کرو! کیونکہ میری شفاعت  
 میری امت کے ہلاک شدگان کے لئے ہے۔“

شفاعتی لاهل الکبائر من امتی کی تشریح میں حضرت جابر بن عبد  
 اللہؓ فرماتے ہیں کہ جس کی نیکیاں اس کے گناہوں سے زیادہ ہوں گی وہ بغیر حساب جنت

میں داخل ہوگا اور جس کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں گے اس شخص سے حساب یسر لے کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ اور رسول اللہ ﷺ کی شفاعت اس شخص کے لئے ہوگی جس نے خود کو (خدا کی رحمت اور جنت سے) دور کر دیا ہو اور اپنی پشت کو گناہوں سے لاد لیا ہو۔ (اخرجہ الترمذی والحاکم)

### رحمت خداوندی شفاعت نبوی ﷺ سے بڑھ کر

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مازلت اشفع الی ربی ویشفعنی حتی اقول ای رب اشفعنی فیمن قال لا الہ الا اللہ فیقول اللہ هذا لیس لک یا محمد ولا لاحد هذا لی وعزتی وجلالی ورحمتی لا ادع فی النار احدا یقول لا الہ الا اللہ﴾ (اخرجہ ابن ابی عاصم فی السنۃ)

”میں اپنے رب کی بارگاہ میں شفاعت کرتا رہوں گا اور وہ میری شفاعت کو قبول کرتے رہیں گے۔ حتیٰ کہ میں درخواست کروں گا کہ میری شفاعت ان لوگوں کے متعلق بھی قبول فرمائیں جنہوں نے لا الہ الا اللہ پڑھا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے محمد! یہ آپ کے لئے نہیں ہے اور نہ ہی کسی اور کے لئے ہے، یہ صرف میرے لئے ہے۔ مجھے اپنے غلبہ و جلال کی اور اپنی رحمت کی قسم! میں جہنم میں کسی ایسے شخص کو نہیں چھوڑوں گا جس نے لا الہ الا اللہ پڑھا تھا۔“

### آپ ﷺ کی شفاعت کی ترتیب

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اول من اشفع له من امتی اهل بیتی ثم الاقرب فالاقرب من قریش والانصار ثم من آمن بی واتبعنی من اهل الیمن ثم من سائر العرب ثم الاعاجم واول من اشفع له اولو الفضل﴾ (اخرجہ الطبرانی)

”میں اپنی امت میں سب سے پہلے اپنے اہل بیت کیلئے شفاعت کروں گا۔ پھر قریش و انصار میں سے زیادہ قریبی کیلئے۔ پھر قریبی رشتہ داروں کیلئے۔ پھر اہل یمن میں سے جو مجھ پر ایمان لایا اور میری اتباع کی اس کیلئے۔ پھر تمام عرب میں سے جو بھی اسلام لایا اس کیلئے۔ اور پھر غنمی مسلمانوں کیلئے۔ اور سب سے پہلے میں صاحب فضیلت لوگوں کیلئے شفاعت کروں گا۔“

حضرت عبدالملک بن عیاد بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا:

﴿اول من اشفع له من امتی اهل المدینہ و اهل مکة

و اهل الطائف﴾ (اخرجه الطبرانی و البزار)

”میں اپنی امت میں سے سب سے پہلے اہل مدینہ، اہل مکہ اور اہل طائف کی شفاعت کروں گا۔“

آپ ﷺ کی شفاعت کا سبب بننے والے اعمال

کلمہ اسلام

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! قیامت کے دن آپ ﷺ کی شفاعت کی سعادت کون لوگ حاصل کریں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لقد ظننت یا ابا ہریرۃ ان لا یسألنی عن هذا الحدیث

احد اول منک لما رأیت من حرصک علی الحدیث

اسعد الناس بشفاعتی یوم القیامۃ من قال لا الہ الا اللہ

خالصاً من قبل نفسه﴾ (اخرجه البخاری)

”اے ابو ہریرہ! تمہارے حدیث سے متعلق حرص کو دیکھ کر مجھے یقین تھا کہ تم سے پہلے اس بات کے متعلق مجھ سے اور کوئی نہیں

پوچھے گا۔ قیامت کے دن وہ شخص میری شفاعت حاصل کرے گا، جس نے اپنے خالص دل سے لا الہ الا اللہ پڑھا ہوگا۔“

### اذان کے بعد دعا پڑھنا

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: من قال حين يسمع النداء ”اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة آت محمدًا الوسيلة والفضيلة وابعثه مقامًا محمودًا الذي وعدته“ حلت له شفاعتي يوم القيامة۔ (اخرجه البخاری)

جس نے اذان سن کر یہ کہا ”اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة آت محمدًا الوسيلة والفضيلة وابعثه مقامًا محمودًا الذي وعدته“ اس کے لئے میری شفاعت لازم ہوگئی۔

### مدینہ کی سختی برداشت کرنا

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿لَا يَثْبِت أَحَدٌ عَلَى لَا وَاءِ الْمَدِينَةِ وَجَهْدَهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (اخرجه مسلم)

”جو شخص بھی مدینہ کی سختی اور تکلیف برداشت کرے گا اور اس کی مصیبت جھیلے گا، میں قیامت کے دن اس کے لئے شفاعت کروں گا۔ یا فرمایا کہ میں اس کے لئے گواہی دوں گا۔“

### مدینہ میں وفات

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿مَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَنِي أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا﴾ (اخرجه البزار)

”جس آدمی کو مدینہ میں فوت ہونے کی توفیق ہو تو وہ مدینہ میں فوت

جائے کیونکہ میں اس شخص کی شفاعت کروں گا جو شخص مدینہ میں فوت ہوگا۔“

### حرمین میں وفات

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ اسْتَوْجِبَ شَفَاعَتِي وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْآمِنِينَ﴾ (اخرجه الطبرانی فی الکبیر)  
 ”جو شخص حرمین میں سے کسی ایک میں فوت ہوا، وہ میری شفاعت کا مستحق ہے۔ اور وہ قیامت کے دن محفوظ لوگوں میں سے ہوگا۔“

### جمعہ کے دن درود پڑھنا

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اَكْثَرُوا الصَّلَاةَ عَلٰی يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا وَشَافِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (اخرجه البيهقي فی الشعب)  
 ”مجھ پر جمعہ کے دن اور شب جمعہ میں بکثرت درود پڑھا کرو! پس جس نے یہ کیا، میں اس کے لئے گواہی دوں گا اور قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔“

### روزانہ صبح شام دس دس مرتبہ درود پڑھنا

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ صَلَّى عَلٰی حَيْنِ يَصْبِحُ عَشْرًا وَحَيْنِ يَمْسِي عَشْرًا اَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (اخرجه احمد و البزار)  
 ”جس نے صبح اور شام مجھ پر دس دس مرتبہ درود پڑھا، اسے قیامت کے دن میری شفاعت حاصل ہوگی۔“

## شفاعت واجب کرنے والی دعا

حضرت روفیع بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ

الْمَقْرَبِ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ

الْقِيَامَةِ﴾ (اخرجه الطبرانی)

جس نے حضور ﷺ پر درود پڑھا، پھر یہ دعا کی ”اللَّهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ

الْمَقْرَبِ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ (اے اللہ! آپ ﷺ کو قیامت کے دن اپنے پاس

مقعد مقرب میں جگہ عطا فرما) تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: من

دعا بهذا الدعاء في دهر كل صلاة مكتوبة حلت له الشفاعة مني يوم

القيامة اللهم اعط محمدًا الوسيلة واجعله في المصطفين محبته وفي

العالمين درجته وفي المقربين داره۔ (اخرجه الطبرانی)

جس نے ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا مانگی، اس کے لئے قیامت کے دن میری

شفاعت لازم ہوگی ”اللهم اعط محمدًا الوسيلة واجعله في المصطفين

محبته وفي العالمين درجته وفي المقربين داره“ (اے اللہ! حضرت محمد ﷺ کو

مقام وسیلہ عطا فرما! اور آپ کو برگزیدہ لوگوں میں سراپائے محبت بنا اور سب جہانوں میں

آپ کو ذی قدر بنا، اور مقربین میں آپ کو قرار گاہ عطا فرما۔

## کثرت نماز

آنحضرت ﷺ کے ایک خادم نے ذکر کیا کہ جناب نبی کریم ﷺ ہم سے

پوچھا کرتے تھے کہ تمہاری کوئی ضرورت ہے؟ حتیٰ کہ ایک دن میں نے عرض کیا: یا رسول

اللہ ﷺ! میری ضرورت یہ ہے کہ آپ ﷺ میرے لئے قیامت کے دن شفاعت

کریں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿فَاعْنِي بِكَثْرَةِ السُّجُودِ﴾ (اخرجه احمد بسند صحيح)

”تو پھر کثرت سجود کے ساتھ میری مدد کرو۔“

### زیارت روضہ اقدس

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي﴾ (اخرجه البزار)  
 ”جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت  
 واجب ہوگئی۔“

امام طبرانیؒ ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت ذکر کرتے ہیں:

﴿مَنْ جَاءَ نِيْ زَائِرًا لَا يَعْلَمُ لَهُ حَاجَةٌ إِلَّا زِيَارَتِيْ كَانَ حَقًّا  
 عَلَيَّ أَنْ أَكُونَ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (اخرجه الطبرانی)  
 ”جو شخص میرے پاس زیارت کے لئے آیا اور میری زیارت کے  
 علاوہ اس کی اور کوئی حاجت نہ تھی، تو مجھ پر لازم ہے کہ قیامت کے  
 دن اس کی شفاعت کروں۔“

حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ زَارَنِيْ كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا وَشَهِيدًا وَمَنْ مَاتَ فِي  
 أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الْأَمْنَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾  
 (اخرجه البيهقي)

”جس نے میری زیارت کی تو میں اس کی شفاعت بھی کروں گا،  
 اور اس (کے لئے ایمان) کی گواہی بھی دوں گا۔ اور جو کسی حرم میں  
 فوت ہوا تو اللہ تبارک و تعالیٰ اسے قیامت کے دن مامون  
 کھڑا کریں گے۔“

## ﴿آپ ﷺ کی شفاعت سے محروم لوگ﴾

### مرجہ اور قدریہ

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿صنفان من امتی لا تنالہم شفاعتی یوم القیامۃ﴾

المرجئة والقدریة﴾ (اخرجہ ابونعیم)

”میری امت میں دو گروہ ایسے ہیں جنہیں قیامت کے دن میری شفاعت نصیب نہ ہوگی (۱) مرجہ (۲) قدریہ۔“

### اہل عرب کو دھوکہ دینا

حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من غش العرب لم یدخل فی شفاعتی﴾

(اخرجہ البیہقی بسند جید)

”جس نے اہل عرب کو دھوکہ دیا وہ میری شفاعت میں داخل نہیں ہو سکے گا۔“

### ظلم کرنا اور دین میں غلو کرنا

حضرت معقل بن یسارؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿رجلان لا تنالہما شفاعتی یوم القیامۃ سلطان ظلوم﴾

غشوم عسوف و آخر غال فی الدین مارق منہ﴾

(اخرجہ البیہقی والطبرانی)

”دو قسم کے آدمیوں کو قیامت کے دن میری شفاعت حاصل نہیں ہو

سکے گی۔ (۱) ظالم غاصب تشدد حکمران (۲) دین میں غلو کرنے والا

اور دین سے نکل جانے والا۔“



## ریا کاری

حضرت ابو الدرداءؓ و دیگر صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ذُرُوا الْمَرَاءَ فَإِنَّ الْمَمَارِي لَا أَشْفَعُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

(اخرجه الطبرانی)

”ریا چھوڑ دو! بلاشبہ میں ریا کار کی قیامت کے دن شفاعت نہیں کروں گا۔“

## آنحضرت ﷺ کے علاوہ دیگر حضرات کی شفاعت

سب سے پہلے حضور ﷺ شفاعت کریں گے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿أَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشْفَعٍ﴾

(اخرجه مسلم)

”سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی۔“

## شفاعت کی ترتیب

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يُشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ﴾

(اخرجه ابن ماجہ والبیہقی)

”قیامت کے دن پہلے حضرات انبیاء کرامؓ شفاعت کریں گے، پھر علماء، پھر شہداء۔“

اس حدیث کے آخر میں امام بزار سے یہ اضافہ بھی منقول ہے: ثم المؤذنون یعنی پھر مؤذن بھی شفاعت کریں گے۔

## شفاعت کے سبب جنت میں جانے والوں کا نام

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يُفْتَقَدُ أَهْلَ الْجَنَّةِ نَاسًا كَانُوا يَعْرِفُونَهُمْ فِي الدُّنْيَا

فَيَأْتُونَ الْأَنْبِيَاءَ فَيُذَكِّرُونَهُمْ فَيُشْفَعُونَ بِقَالَ لَهُمُ الطَّلَقُ

يُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ﴾ (اخرجه الطبرانی بسند حسن)

”جنتی حضرات کچھ لوگوں کو جنہیں وہ دنیا میں پہچانتے تھے (جنت

میں) نہیں پائیں گے۔ وہ انبیاء کرامؑ کے پاس آئیں گے اور ان کا

ذکر کریں گے۔ حضرات انبیاء ان کی شفاعت کریں گے۔ جہنم سے

آزاد ہونے والے ان حضرات کو ”طلقاء“ (آزاد شدہ) کہا جائے

گا۔ ان پر آب حیات ڈالا جائے گا۔“

## رحمت خداوندی اور شفاعت شافعین کے سبب جنت میں دخول

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لَيْدُ خَلْنِ الْجَنَّةِ قَوْمٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ عَذَبُوا فِي النَّارِ

بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَشَفَاعَةِ الشَّافِعِينَ﴾ (اخرجه الطبرانی فی الکبیر والبیہقی)

”مسلمانوں کی ایک جماعت جسے جہنم میں عذاب دیا جا رہا ہوگا،

اللہ کی رحمت اور شفاعت کرنے والوں کی شفاعت سے جنت میں

داخل ہوگی۔“

## گیارہ کروڑ کے لئے حضرت آدمؑ کی شفاعت

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يُشْفَعُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى آدَمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ جَمِيعِ

ذُرِّيَّتِهِ فِي مِائَةِ أَلْفٍ أَلْفٍ وَعِشْرَةِ أَلْفٍ أَلْفٍ﴾

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

”اللہ تعالیٰ حضرت آدمؑ کی قیامت کے دن ان کی تمام اولاد میں سے گیارہ کروڑ کے حق میں شفاعت قبول کریں گے۔“

### عتقاء اللہ

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اذا ميز اهل الجنة واهل النار فدخل اهل الجنة واهل النار قامت الرسل فشفعوا فيقال انطلقوا واذهبوا فممن عرفتم فاخرجوه فيخرجونهم قد امتحشوا فيلقونهم في نهر او على نهر يقال له نهر الحياة فتسقط دخن محاشهم على حافة النهر ويخرجون بيضاء مثل الثعالب ثم يشفعون فيقول اذهبوا او انطلقوا فممن وجدتم في قلبه مثقال قيراط من ايمان فاخرجوه قال فيخرجون كثيرا ثم يشفعون فيقول اذهبوا او انطلقوا فممن وجدتم في قلبهم مثقال حبة من خردلة من ايمان فاخرجوه ثم يقول الله انا الان اخرج بعلمي ورحمتي قال فيخرج اضعاف ما اخرجوا و اضعافه فيكتب في رقابهم عتقاء الله عز وجل ثم يدخلون الجنة فيسمون

فيها الجهنمين﴾ (اخرجه البيهقي)

”جب جنتیوں اور دوزخیوں کو جدا کر دیا جائے گا اور جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے، اس وقت انبیاءؑ کھڑے ہو کر شفاعت کریں گے۔ ان سے کہا جائے گا: آپ جائیں! جنہیں آپ پہچانتے ہیں انہیں نکال لیں۔ چنانچہ حضرات انبیاءؑ کرامؑ جب انہیں نکالیں گے تو ان کے جسم جل چکے ہوں گے اور ان کی ہڈیاں ظاہر ہو رہی ہوں گی۔ پھر انہیں نہر میں یا نہر پر ڈالا

جائے گا۔ اس نہر کا نام نہر حیات ہے۔ ان کی جلی ہوئی کھال نہر کے کنارے پر گر پڑے گی پھر وہ اس نہر سے سفید کھیرے کی طرح سفید ہو کر نکلیں گے۔ حضرات انبیاء کرامؑ پھر شفاعت کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جاؤ! اور جس کے دل میں ایک قیراط بھی ایمان ہو اسے بھی نکال لو! وہ پھر بہت سے انسانوں کو جہنم سے نکالیں گے۔ بعد ازاں پھر شفاعت کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ جاؤ! اور جس کے دل میں ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان دیکھو، اسے بھی نکال لو! پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اب میں جہنمیوں کو اپنے علم اور رحمت کے ساتھ میں نکالوں گا، چنانچہ جتنے حضرات انبیاء کرامؑ نے نکالے ہوں گے اس سے کئی گنا زیادہ جہنمی اللہ تعالیٰ نکالیں گے اور ان کی گردنوں پر لکھ دیا جائے گا ”عقواء اللہ“ (اللہ کے آزاد کردہ) پھر انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا اور ان کا نام ”جہنمین“ رکھ دیا جائے گا۔“

### عالم کی شفاعت

حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يَجَاءُ بِالْعَالِمِ وَالْعَابِدُ فِيَقَالَ لِلْعَابِدِ ادْخُلِ الْجَنَّةَ وَيَقَالَ لِلْعَالِمِ قَفْ حَتَّى تَشْفَعَ لِلنَّاسِ﴾ (اخرجه ابن ابی عاصم والاصبہانی)  
 ”عالم اور عابد کو پیش کیا جائے گا، عابد سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جائیے! اور عالم سے کہا جائے گا: ٹھہریے! اور لوگوں کی شفاعت کیجئے۔“

امام بیہقیؒ نے اس حدیث کے آخر میں ”بما احسن ادبہم“ (چونکہ تو نے لوگوں کی زندگی کو سنوارا تھا) کا اضافہ بھی نقل کیا ہے۔  
 حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں:

﴿يَقَالُ لِلْعَالَمِ اشْفَعْ فِي تِلَامِذَتِكَ وَلَوْ بَلَغْتَ عَدَدَ نَجُومِ

السَّمَاءِ﴾ (اخرجه الديلمي)

”عالم کو حکم ہوگا کہ آپ اپنے شاگردوں کے بارہ میں شفاعت کریں، اگرچہ ان کی تعداد آسمان کے ستاروں کے برابر ہو۔“

## شہید کی شفاعت

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا:

﴿يَشْفَعُ الشَّهِيدُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ﴾

(اخرجه ابو داؤد و ابن حبان)

”شہید اپنے گھر کے ستر افراد کیلئے شفاعت کرے گا۔“

## عام لوگوں کی شفاعت

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّ الرَّجُلَ يَشْفَعُ فِي الرَّجُلِ وَالرَّجُلِينَ وَالثَّلَاثَةَ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ﴾ (اخرجه البزار والبيهقي بسند صحيح)

”بعض لوگ قیامت کے دن ایک یا دو یا تین افراد کے حق میں شفاعت کریں گے۔“

## حضرت عثمانؓ کی شفاعت

حضرت عبداللہؓ بن ابی جدعانے آنحضرت ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا:

﴿لَيْدٌ خَلَسَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرَ مِنْ بَنِي

تَمِيمٍ قَالُوا سَوَاكَ؟ قَالَ سِوَايَ﴾

(اخرجه الترمذی والحاکم وصححه والبيهقي)

”میری امت میں ایک آدمی کی شفاعت سے قبیلہ بنی تمیم کے افراد سے بھی زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض

کیا: یہ شخص آپ کے علاوہ کوئی اور ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا  
ہاں! میرے علاوہ کوئی اور ہے۔“

علامہ فریابیؒ فرماتے ہیں کہا جاتا تھا کہ اس شخص سے مراد حضرت عثمانؓ ہیں۔

حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿لِيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ لَيْسَ بِنَبِيٍّ مِثْلَ الْحَبِيبِ

رَبِيعَةَ وَمُضَرَ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُولَ اللَّهِ ﷺ! وَمَا رَبِيعَةُ

وَمُضَرٌ؟ قَالَ إِنَّمَا قَوْلٌ مَا قَوْلٌ﴾

(اخرجه احمد والطبرانی والبيهقي بسند صحيح)

”دو قبیلوں ربیعہ اور مضر جتنے آدمی ایک ہی آدمی کی شفاعت سے

جنت میں داخل ہو جائیں گے، جو نبی بھی نہیں ہوگا۔ ایک آدمی نے

عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ربیعہ اور مضر سے کیا مراد ہے؟

(کیونکہ وہ تو بہت زیادہ ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: میں جو کہتا

ہوں کہہ دیتا ہوں۔“

### اپنے کنبہ، قبیلہ کے بارہ میں شفاعت

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يُقَالُ لِلرَّجُلِ قِمٌّ يَأْتِيهِ فَيُشْفَعُ فِيهِ قَوْمُ الرَّجُلِ فَيُشْفَعُ

لِلْقَبِيلَةِ وَلِأَهْلِ الْبَيْتِ وَلِلرَّجُلِ وَالرَّجُلِينَ عَلَى قَدَرِ

عَمَلِهِ﴾ (اخرجه البيهقي)

”آدمی سے کہا جائے گا: اے فلاں، کھڑا ہو جا! اور شفاعت کر! پس

وہ آدمی کھڑا ہوگا اور اپنے نیک اعمال کی بقدر اپنے قبیلہ کے لئے،

اپنے گھر والوں کے لئے اور ایک یا دو آدمیوں کے لئے شفاعت

کرے گا۔“

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان من امتی لرجالا یشفع الرجل منهم الفنة من الناس  
 فیدخلون الجنة بشفاعته ویشفع الرجل منهم للرجل واهله  
 فیدخلون الجنة بشفاعته﴾ (اخرجه الترمذی وحسنه والبیہقی)  
 ”میری امت میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جن میں سے ہر آدمی  
 لوگوں کی ایک جماعت کیلئے شفاعت کرے گا۔ اور وہ اس کی  
 شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگی۔ اور ان میں سے ایک  
 آدمی ایک شخص اور گھر والوں کے لئے شفاعت کرے گا اور وہ اس  
 شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے۔“

### شفاعت کی کثرت دیکھ کر شیطان بھی امید لگا بیٹھے گا

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں کے لئے شفاعت کا سلسلہ جاری رہے  
 گا اور وہ جہنم سے نکالے جاتے رہیں گے حتیٰ کہ شیاطین کا سردار ابلیس بھی امید لگا بیٹھے گا  
 کہ شاید اسے بھی جہنم سے نکال لیا جائے۔ (اخرجه الطبرانی)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:  
 ﴿انا سید ولد آدم ولا فخر واول من تنشق الارض عنه  
 ولا فخر واول من ینفض التراب عن رأسه ولا فخر واول  
 داخل الجنة ولا فخر انی لا شفیع فاشفع حتی ان من اشفع  
 له لیشفع حتی ان ابلیس لیتطاول فی الشفاعة﴾

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

”میں اولادِ آدم کا سردار ہوں، اس پر کچھ فخر نہیں۔ سب سے پہلے  
 میری قبر کی زمین پھٹے گی، اس پر کچھ فخر نہیں۔ سب سے پہلے میں  
 اپنے سر سے مٹی جھاڑوں گا، اس پر کچھ فخر نہیں۔ سب سے پہلے میں  
 جنت میں داخل ہوں گا، اس پر کچھ فخر نہیں ہے۔ میں شفاعت  
 کروں گا، پھر شفاعت کروں گا یہاں تک کہ جن کے بارہ میں میں

نے شفاعت کی تھی وہ بھی شفاعت کریں گے۔ حتیٰ کہ ابلیس بھی شفاعت کی امید لگا بیٹھے گا۔“

### ہزار ہا لوگ شفاعت سے جنت میں جائیں گے

حضرت عتبہؓ بن عبدالمسلمیٰ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان ربی وعدنی ان یدخل الجنة من امتی سبعین الفباغیر حساب ثم یشفع کل الف فی سبعین الفاثم یحییٰ بکفیه ثلاث حثیات﴾ (اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

”میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری امت میں سے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا۔ پھر ان میں سے ہر ہزار مزید ستر ہزار کے بارہ میں شفاعت کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی تین لپیں بھریں گے۔“

### ایثار کرنے والے کے بارے میں شفاعت

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان رجلین سلکا مفازة احدهما عابد والاخر به رهق فعطش العابد حتی سقط فجعل صاحبه ينظر الیه وهو صریع فقال واللہ ان مات هذا العبد الصالح عطشا ومعی ماء لا أصیب من اللہ خیرا ابدا ولنن سقیته مائی لأ موتن فتوکل علی اللہ وعزم فرش علیہ من مائه وسقاه فضله فقام فقطع المفازة فوقف الذی به رهق للحساب فیؤمر به الی النار فتسوقه الملائكة فیری العابد فیقول فلان! اما تعرفنی فیقول ومن انت؟ فیقول انا فلان الذی آثرک علی نفسی یوم المفازة فیقول بلی اعرفک فیقول للملائكة قفوا فیقفون فیجی حتی یقف فیدعو



ربہ عز وجل فیقول یا رب قد عرفت یدہ و کیف اثرنی علی نفسہ یا رب ہبہ لی فیقول ہو لک فیجی، فیأخذ بید اخیه فیدخلہ الجنة ﴿﴾ (اخرجه ابو یعلیٰ والبیہقی بسند لا بأس بہ) ”دو شخص صحراء میں چل رہے تھے ان میں سے ایک عابد تھا دوسرا گنہگار۔ عابد کو اتنی شدت کی پیاس لگی کہ وہ گر گیا۔ اس کے ساتھی نے دیکھا تو وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ وہ گنہگار کہنے لگا: اگر یہ نیک بندہ میرے پاس پانی ہونے کے باوجود پیاس سے مر گیا تو مجھے کبھی بھی اللہ کی طرف سے خیر حاصل نہیں ہو سکے گی۔ لیکن اگر میں اس کو اپنا پانی پلا دوں تو یقیناً میں پیاس سے مر جاؤں گا۔ بالآخر اس نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا اور عابد کو پانی پلانے کا پکا ارادہ کر لیا اور اپنا پانی لے کر پہلے تو اس پر چھینٹے پھینکتے پھر باقی پانی اسے پلا دیا۔ جس سے بے ہوش عابد اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے صحراء عبور کر لیا۔

جب اس گنہگار کو حساب کے لئے کھڑا کیا جائے گا اور دوزخ میں داخل کرنے کا حکم دیا جائے گا اور فرشتے اسے جہنم کی طرف لے جا رہے ہوں گے تو اس کی اس عابد پر نگاہ پڑے گی۔ یہ کہے گا: اے فلاں! کیا مجھے نہیں پہچانتے؟ عابد پوچھے گا: تم کون ہو؟ وہ کہے گا: میں وہی شخص ہوں جس نے صحراء میں آپ کو خود پر ترجیح دی تھی۔

وہ عابد کہے گا: ہاں میں تمہیں پہچان گیا ہوں۔ پھر وہ فرشتوں سے کہے گا: ٹھہر جاؤ! تو وہ ٹھہر جائیں گے۔ پھر یہ عابد بارگاہ ایزدی میں حاضر ہو کر کھڑا ہوگا اور اللہ رب العزت سے دعا کرے گا اور کہے گا: یا اللہ! آپ اس کے احسان کو جانتے ہیں، اس نے خود کو چھوڑ کر کس طرح مجھ پر ایثار کیا تھا؟ یا اللہ! یہ بندہ مجھے عنایت فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: یہ آپ کا ہے۔ چنانچہ وہ عابد واپس آ کر اپنے اس بھائی کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کر دے گا۔“

## نیک آدمی کو پانی پلانے کا ثواب

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿ان رجلا من اهل الجنة يشرف يوم القيامة على اهل النار فيناديه رجل من اهل النار فيقولون يا فلان هل تعرفنى فيقول لا والله ما عرفك من انت؟ فيقول انا الذى مررت بى فى الدنيا فاستسقىتنى شربة من ماء فسقىتك قال عرفت قال فاشفع لى بها عند ربك قال فيسأل الله تعالى فيشفع فيه فيخرج من النار﴾ (رواه البيهقى)

”قیامت کے دن ایک جنتی دوزخیوں کو جھانک کر دیکھ رہا ہوگا، تو اسے ایک دوزخی پکار کر کہے گا: اے فلاں! کیا تو مجھے جانتا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں! اللہ کی قسم میں تمہیں نہیں پہچان سکا کہ تم کون ہو؟ وہ کہے گا کہ میں وہ ہوں جس کے پاس سے آپ ایک مرتبہ دنیا میں گزرے تھے اور پانی کا ایک گلاس طلب کیا تھا، پھر میں نے آپ کو پانی پلایا تھا۔ وہ کہے گا: میں پہچان گیا۔ تو وہ دوزخی کہے گا: پھر اس احسان کے بدلہ میں آپ اپنے پروردگار کے سامنے میری سفارش کریں۔ وہ اسکے بارے میں شفاعت کرے گا چنانچہ اسے جہنم سے نکال لیا جائے گا۔“

## دنیا میں کسی کے ساتھ اچھائی کا صلہ

حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ”فیوفیہم اجورہم ویزیدہم من فضلہ“ کی تفسیر میں ارشاد فرمایا کہ ”فیوفیہم اجورہم“ سے دخول جنت اور ویزیدہم من فضلہ سے ان مستحقین جہنم کے بارہ میں شفاعت مراد ہے جنہوں نے ان کے ساتھ دنیا میں اچھائی کی تھی۔ (اخر جہ ابن ابی عاصم و ابونعیم)

## حاجی کی شفاعت

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد

فرمایا:

﴿الحاج يشفع في اربعمائة من اهل بيته﴾ (اخرجه البزار)  
 ”حاجی اپنے گھر کے چار سو آدمیوں کیلئے شفاعت کرے گا۔“

## پہرہ دیتے ہوئے فوت ہونا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿المرباط اذا مات في رباطه كتب له اجر عمله الا يوم  
 القيامة وغذى وريح عليه برزقه ويزوج سبعين حورا و قيل  
 له اشفع الى ان يفرغ الحساب﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)  
 ”جو مجاہد رات کا پہرا دیتے ہوئے فوت ہوتا ہے تو قیامت تک اس  
 کے عمل کا اجر لکھا جاتا ہے۔ اسے غذا بھی دی جاتی ہے۔ وہ اپنے  
 رزق سے لذت بھی حاصل کرتا ہے۔ اس کی ستر حوروں سے شادی  
 کر دی جائے گی، اور اسے کہا جائے گا: (میدان حشر میں) کھڑے  
 رہو! اور شفاعت کرتے رہو! یہاں تک کہ حساب ختم ہو جائے۔“

## حافظ قرآن کی شفاعت

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من قرأ القرآن فاستظهره فاحل حلاله وحرم حرامه  
 ادخله الله به الجنة وشفعه في عشرة من اهل بيته كلهم  
 وجبت لهم النار﴾ (اخرجه الترمذی وابن ماجہ)

”جس نے قرآن کریم پڑھا اور اسے حفظ کیا، پھر اس کے حلال کو  
 حلال اور حرام کو حرام جانا۔ تو اللہ تبارک و تعالیٰ اسے جنت میں داخل

کر دیں گے اور اس کے گھر کے ایسے دس آدمیوں کے لئے اس کی شفاعت کو قبول کریں گے جن کے لئے جہنم واجب ہو گئی تھی۔“

### فوت شدہ ننھے بچوں کی شفاعت

ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ فرماتی ہیں کہ ہم حضرت سیدہ عائشہؓ کے گھر میں تھیں کہ آپ ﷺ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:

﴿مامن مسلمین يموت لهما ثلاثة من الولد اطفال لم يبلغوا الحنث الا جىء بهم يوم القيامة حتى يوقفوا على باب الجنة فيقال لهم ادخلوا الجنة فيقولون حتى يدخل آباؤنا فيقال لهم فى الثانية او الثالثة ادخلوا الجنة انتم و آباؤكم فذلك قوله تعالى فماتنفعهم شفاعة الشافعين قال نفعت الآباء شفاعة ابنائهم﴾

(اخرجه اسحاق بن راهويه)

”جن دو مسلمان میاں بیوی کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جائیں، ان بچوں کو قیامت کے دن پیش کیا جائے گا اور انہیں جنت کے دروازہ پر کھڑا کر کے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ! وہ بچے کہیں گے: جب تک ہمارے والدین داخل نہ ہوں گے ہم داخل نہیں ہوتے۔ تو ان بچوں سے دوسری باریا تیسری بار کہا جائے گا: تم بھی جنت میں داخل ہو جاؤ! اور تمہارے والدین بھی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ (کفار کے بارہ میں) فرماتے ہیں: فماتنفعهم شفاعة الشافعين ہاں! ان والدین کو ان کے بیٹوں کی شفاعت فائدہ دے گی۔“

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ذرارى المسلمين يوم القيامة تحت العرش شافعين﴾

و مشفعین ﴿﴾ (اخر جہ ابو نعیم)  
 ”مسلمانوں کے فوت شدہ بچے قیامت کے دن عرش کے نیچے  
 ہوں گے۔ وہ شفاعت کریں گے اور ان کی شفاعت قبول کی جائے  
 گی۔“

## ﴿اعمالِ صالحہ کی شفاعت﴾

### روزہ اور قرآن کی شفاعت

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ﴿الصيام والقرآن يشفعان في العبد يوم القيامة يقول الصيام  
 اى رب! منعته الطعام والشهوة فشفعنى فيه ويقول القرآن  
 منعته النوم بالليل فشفعنى فيه قال فيشفعان﴾ (اخر جہ احمد  
 بسند حسن والحاكم وصححه والطبرانی وابن ابی الدنيا)  
 ”روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کے لئے شفاعت کریں  
 گے۔ روزہ کہے گا: یا اللہ! میں نے اسے کھانے سے اور شہوت سے  
 روک رکھا تھا۔ آپ اس کے بارے میں میری شفاعت قبول  
 فرمائیں۔ اور قرآن کہے گا: یا اللہ! میں نے اسے نیند سے روکا تھا۔  
 آپ اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرمائیں۔ فرمایا کہ  
 ان دونوں کی شفاعت قبول کی جائے گی۔“

### قرآن کی شفاعت

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ﴿القرآن شافع مشفع وماحل مصدق من جعله امامه قاده  
 الى الجنة ومن جعله خلفه ساقه الى النار﴾ (اخر جہ ابو نعیم)  
 ”قرآن شفاعت کرے گا اور اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔“

قرآن فریق اور وکیل بن جائے گا۔ چنانچہ جس نے اسے اپنا امام بنا لیا، اسے جنت میں لے جائے گا اور جس نے اسے نظر انداز کر دیا، اسے دوزخ میں لے جائے گا۔“

### حجر اسود کی شفاعت

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اشهدوا هذا الحجر الاسود خيرا فانه يوم القيامة شافع مشفع له لسان وشفطان يشهد لمن استلمه﴾

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

”حجر اسود کو اپنی نیکی کا گواہ بنالو! کیونکہ یہ قیامت کے دن شفاعت کرے گا اور اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے۔ یہ استلام کرنے والے کے لئے گواہی دے گا۔“

### شفاعت اجازتِ خداوندی سے

﴿وكم من ملك في السموات لا تغنى شفاعتهم شيئا

الا من بعد ان يأذن الله لمن يشاء ويرضى﴾ (النجم ۲۶)

﴿من ذا الذي يشفع عنده الا باذنه﴾ (البقرہ ۲۶۶)

﴿ولا يشفعون الا لمن ارتضى وهم من خشيته

مشفقون﴾ (الانبیاء ۲۸)

### اعتراضات اور ان کے جوابات

سوال: ان شفاعتی لاهل الکبائر من امتی۔ (میری شفاعت میری امت کے گناہگاروں کے لئے ہوگی) سے ثابت ہوتا ہے کہ شفاعت صرف گناہگاروں کے لئے ہوگی۔

جواب: امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ صرف گناہگاروں کے لئے شفاعت فرمائیں گے۔ تاہم ملائکہ اور دیگر حضرات صغیرہ گناہوں کے مرتکبین کے لئے اور رفع درجات کے لئے بھی شفاعت فرمائیں گے۔ ممکن ہے کہ اس حدیث کا یہ مفہوم ہو کہ جس کے لئے شفاعت کی جارہی ہے وہ مسلمان ہو، خواہ مرتکب گناہ کبیرہ ہو۔ ہاں! کافر نہ ہو۔

سوال: یوم لاتملک نفس لنفس شیئا (جس دن کہ بھلا نہ کر سکے کسی جی کا کچھ بھی الانفطار: ۱۹) سے شفاعت کی نفی ثابت ہو رہی ہے۔  
جواب: اس میں کفار کے لئے شفاعت کی نفی ہے نہ کہ مسلمانوں کے لئے۔

### یوم لاتملک نفس لنفس شیئا کی تفسیر

حضرت ابن عباسؓ یوم لاتملک نفس لنفس شیئا کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں: اس آیت میں ”ملک“ کی نفی ہے اور ملک کا مطلب ہے کہ انسان قوت کے ساتھ کسی سے کوئی کام لے سکے۔ جبکہ شفاعت تو عاجزی و تذلل کے ساتھ بارگاہ ایزدی میں عرض گذاری کا نام ہے، نہ کہ قوت و طاقت کے ساتھ حصول فی کا۔ (اخرجه البیہقی)

### شفاعت کرنے سے محروم لوگ

حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا:

﴿لَا يَكُونُ الْعَانُونَ شَفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

(اخرجه مسلم و ابوداؤد)

”قیامت کے دن لعنت کرنے والے نہ تو کسی کی شفاعت کر سکیں گے اور نہ کسی کے متعلق شہادت دے سکیں گے۔“

☆☆☆

## باب

## ﴿رحمت خداوندی﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿نبی عبادی انی انا الغفور الرحیم﴾ (الحجر: ۴۹)  
 ”خبر سنا دے میرے بندوں کو کہ میں ہوں اصل بخشنے والا مہربان۔“

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قل یا عبادى الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من  
 رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعاً انه هو  
 الغفور الرحیم﴾ (الزمر: ۵۳)

”کہہ دے اے بندو میرے! جنہوں نے کہ زیادتی کی ہے اپنی  
 جان پر آس مت توڑو واللہ کی مہربانی سے بیشک اللہ بخشتا ہے سب  
 گناہ وہ جو ہے وہی ہے گناہ معاف کرنے والا مہربان۔“

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ومن یقنط من رحمة ربه الا الضالون﴾ (الحجر: ۵۶)  
 ”بولا اور کون آس توڑے اپنے رب کی رحمت سے مگر جو گمراہ  
 ہیں۔“

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ان الله لا یغفر ان یشرك به ویغفر ما دون ذلک لمن  
 یشاء﴾ (النساء: ۱۱۶)

”بے شک اللہ نہیں بخشتا اس کو جو اس کا شریک کرے اور بخشتا ہے  
 اس سے نیچے کے گناہ جس کے چاہے۔“



## رحمت کی وسعت

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا:

﴿إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً وَارْسَلَ فِي خَلْقِهِ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَبْأَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُسْلِمُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ﴾  
(اخرجه الشيخان)

”اللہ تعالیٰ نے جس دن رحمت پیدا فرمائی تو سو رحمتیں پیدا فرمائیں۔ پھر اپنے پاس ننانوے رحمتیں روک لیں۔ اور اپنی سب مخلوقات میں ایک رحمت بھیج دی۔ پس اگر کافر کو اس تمام رحمت کا علم ہو جو اللہ کے پاس ہے تو وہ جنت سے مایوس نہ ہو۔ اور اگر مسلمان کو اس تمام عذاب کا علم ہو جو اللہ کے پاس ہے تو وہ جہنم سے بے خوف نہ ہو۔“

سو میں سے ننانوے رحمتیں صرف مسلمانوں کے لئے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مِائَةَ رَحْمَةٍ وَانْهَ قَسَمَ رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ أَهْلِ الْأَرْضِ فَوَسَّعْتَهُمْ إِلَى آجَالِهِمْ وَادْخَرَهُمْ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ لَأَوَّلِيَّانَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾  
(اخرجه احمد)

”اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں۔ اس نے زمین والوں میں ایک رحمت کو تقسیم کیا ہے، جو ان کی موت تک وسیع ہے۔ اور اللہ نے قیامت کے دن کے لئے اپنے دوستوں کے لئے ننانوے رحمتوں کا ذخیرہ کر

”رکھا ہے۔“

## سرف ایک رحمت کی جھلک

حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿قسم ربنا رحمتہ مائتہ جزء فانزل منها جزءا فی الارض فهو الذی یتراحم بہ الناس والطیر والبهائم وبقيت عنده مائتہ رحمة الا رحمة واحدة لعباده يوم القيامة﴾  
(اخرجه الطبرانی)

”ہمارے رب نے اپنی رحمت کو سو حصوں میں تقسیم کیا۔ پھر ان سے ایک حصہ زمین پر اتارا۔ پس یہی وہ رحمت ہے جس کی وجہ سے انسان، پرندے اور حیوانات آپس میں ایک دوسرے پر شفقت اور مہربانی کرتے ہیں۔ اور اس ایک رحمت کے علاوہ باقی ننانوے رحمتیں اس کے پاس اس کے بندوں کے لئے برائے روز قیامت مخصوص ہیں۔“

## اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب کو آگ میں نہیں ڈالیں گے

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے کچھ صحابہ کرامؓ کہیں جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک چھوٹا سا بچہ پڑا تھا۔ جب بچے کی ماں نے ان حضرات کو دیکھا تو وہ بچے کے بارے میں خوفزدہ ہو گئی کہ یہ لوگ اسے نہ روند ڈالیں۔ وہ بچے کی طرف رخ کر کے دوڑی اور کہنے لگی: میرا بچہ، میرا بچہ اور دوڑ کر بچے کو اٹھا لیا۔ حضرات صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: نہیں! اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب کو آگ میں نہیں ڈالیں گے۔ (اخرجه ابو یعلیٰ بسند صحیح)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر والدین سے بھی زیادہ رحیم کریم ہیں۔ حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ ایک غزوہ کے دوران جناب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے

صحابہؓ چل رہے تھے کہ صحابہؓ نے ایک پرندے کا بچہ اٹھا لیا۔ تو اس بچہ کے ماں باپ میں سے ایک اس پکڑنے والے کے سامنے آگرا۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ لا تعجبوا لهذا الطير اخذ فرخه فأقبل حتى سقط في  
أيدىهم فوالله! الله ارحم بخلقه من هذا الطير بفرخه ﴾

(اخرجه البزار بسند صحيح)

”تم اس پرندہ پر تعجب نہ کرو! کہ فلاں نے اس کے بچہ کو پکڑا تو وہ اس کے سامنے آگرا۔ اللہ کی قسم! جتنا یہ پرندہ اپنے بچہ پر مہربان ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی مخلوق پر اس سے بھی زیادہ مہربان ہے۔“

### اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن کا انعام

حضرت مسلم بن یسارؓ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ایک آدمی کو قیامت کے دن لا کر اللہ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اس کی نیکیاں دیکھو! جب اس کی نیکیاں دیکھی جائیں گی تو کوئی نیکی نہیں ملے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اس کے گناہ دیکھو! تو اس کے گناہ بہت زیادہ ہوں گے۔ چنانچہ اسے دوزخ میں لے جانے کا حکم دیدیا جائے گا۔ جب اسے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا تو وہ مڑ مڑ کر دیکھتا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اسے واپس لے آؤ! یہ پیچھے مڑ کر کیوں دیکھ رہا ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے اللہ! آپ سے یہ توقع نہ تھی۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم نے سچ کہا۔ پھر اسے جنت میں لے جانے کا حکم دے دیا جائے گا۔ (اخرجه ابو نعیم)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ أمر الله بعبد الى النار فلما وقف على شفتها النفث فقال أما والله يا رب ان كان ظني بك لحسن فقال الله رددوه  
انا عند ظن عبدى بي فغفر له ﴾ (اخرجه البيهقي في الشعب)

”اللہ تعالیٰ اپنے ایک بندے کے لئے دوزخ کا حکم دیں گے۔ جب وہ دوزخ کے کنارہ پر کھڑا ہوگا تو پیچھے مڑ کر دیکھے گا اور عرض

کرے گا: یا اللہ! تیری قسم! میرا گمان تو آپ کے بارے میں اچھا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اسے واپس لے آؤ! میں اپنے بندے کے ساتھ اسکے اپنے بارہ میں گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں۔ چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ اسے بخش دیں گے۔“

### ابلیس بھی رحمتِ خداوندی کا امیدوار

حضرت حذیفہ بن یمان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لِيَغْفِرَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْفِرَةً يَتَطَاوَلُ لَهَا إِبْلِيسُ رَجَاءً أَنْ تَصِيْبَهُ﴾ (اخرجه البيهقي)  
 ”مجھے قسم ہے اس ذات کی! جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اتنی مغفرت فرمائیں گے کہ شیطان بھی یہ امید لگا بیٹھے گا کہ شاید اس کی بھی مغفرت ہو جائے۔“

### ﴿علماء اور فقراء پر خصوصی فضل و کرم﴾

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ ۖ إِذْنُ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ جَنَّتٌ عَدْنٌ يَدْخُلُونَهَا يُحَلِّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلباسهم فيها حريرٌ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنُ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمَقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ﴾ (فاطر ۳۲-۳۵)

”پھر ہم نے وارث کئے کتاب کے وہ لوگ جن کو چن لیا ہم نے

اپنے بندوں میں سے، پھر ان میں کوئی برا اپنی جان کا اور کوئی ان میں ہے بیچ کی چال پر اور کوئی ان میں آگے بڑھ گیا ہے لے کر خوبیاں اللہ کے حکم سے، یہی ہے بڑی بزرگی، باغ ہیں بسنے کے جن میں وہ جائیں گے وہاں ان کو گھنا پہنایا جائیگا کنگن سونے اور موتی کے اور ان کی پوشاک وہاں ریشم کی ہوگی اور کہیں گے شکر اللہ کا جس نے دور کیا ہم سے غم، بے شک ہمارا رب بخشنے والا قادر دان ہے، جس نے اتارا ہم کو آباد رہنے کے گھر میں اپنے فضل سے نہ پہنچے ہم کو اس میں مشقت اور نہ پہنچے اس میں ہم کو تھکن۔“

### سابقین، مقصدین اور ظالمین کا انجام

حضرت ابو درداءؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: سابقین جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے، مقصدین سے حساب لیسر لیا جائے گا، اور ظالمین کو میدان محشر میں روک لیا جائے گا۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے ساتھ رحمت کا معاملہ فرمائیں گے تو یہ ظالمین کہیں گے:

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ

شکور﴾ (فاطر: ۳۴)

(اخرجه احمد وابن جریر وابن ابی حاتم والبیہقی)

”شکر اللہ کا جس نے دور کیا ہم سے غم بے شک ہمارا رب بخشنے والا

قدر دان ہے۔“

حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس آیت کی

تفسیر میں ارشاد فرمایا:

﴿هَؤُلَاءِ كُلُّهُمْ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ وَكُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ﴾

(اخرجه احمد والترمذی وحسنه والبیہقی)

”یہ سب بمنزلہ واحدہ ہیں، اور یہ سب جنت میں جائیں گے۔“

## تمام امت محمدیہ جنت میں

حضرت عمرؓ جب یہ آیت مبارکہ تلاوت کرتے تو فرماتے تھے: ہم میں سبقت لے جانے والا تو ہے ہی سبقت لے جانے والا، اور ہم میں درمیانے درجہ کا بھی نجات پا جائے گا اور ہم میں جو ظالم ہوگا اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (اخرجہ سعید بن منصور و البیہقی)

حضرت براء بن عازبؓ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی تو ارشاد فرمایا: میں اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں کہ یہ تمام جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ (اخرجہ الغریابی)

## میں نے تمہیں عذاب دینے کے لئے عالم نہیں بنایا

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يَعِثُ اللَّهُ الْعِبَادَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَمِيزُ الْعُلَمَاءَ فَيَقُولُ يَا

مُعْشَرُ الْعُلَمَاءِ اِنِّیْ لَمْ اَضْعِ عَلَیْکُمْ فِیْکُمْ اِلَّا عَلَیْکُمْ بِکُمْ

وَلَمْ اَضْعِ فِیْکُمْ عَلَیْکُمْ لَّا عَذْبَکُمْ اَنْتُمْ لَقَوْا فَقَدْ غَفَرْتُ

لَکُمْ﴾ (اخرجہ ابن ابی عاصم و الاصبہانی)

”جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندوں کو محشور کریں گے تو علماء کو

الگ کریں گے اور فرمائیں گے: اے علماء کی جماعت! مجھے تمہارے

متعلق پورا علم تھا، پھر بھی میں نے تمہیں علم عطا کیا۔ اور میں نے

تمہیں اس لئے علم عطا نہیں کیا تھا کہ تمہیں عذاب دوں گا۔ جاؤ!

میں نے تمہیں معاف کیا۔“

## علماء کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے

حضرت ثعلبہ بن حکمؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْعُلَمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِذَا قَعْدَ عَلٰی

کُرْسِیِّهِ لِفَصْلِ عِبَادَةِ اِنِّیْ لَمْ اَجْعَلْ عَلَیْکُمْ وَحِلْمَیْ فِیْکُمْ

اِلَّا وَاَنَا اَرِیْدُ اَنْ اَغْفِرَ لَکُمْ عَلٰی مَا کَانَ فِیْکُمْ وَلَا اَبَالٰی﴾

(اخر جہ الطبرانی بسند رجالہ ثقات)

”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جب اپنی کرسی پر اپنے بندوں کے مابین فیصلہ کرنے کے لئے بیٹھیں گے تو علماء سے فرمائیں گے: میں نے اپنا علم اور حلم تمہیں اس لئے عطا کیا تھا کہ میں تمہیں بخشا چاہتا تھا۔ چاہے تم سے جو گناہ بھی سرزد ہوئے۔ اور مجھے ان گناہوں کی کوئی پرواہ نہیں۔“

علامہ منذریؒ فرماتے ہیں کہ ”علمی“ اور ”حلمی“ کے الفاظ یہ بتا رہے ہیں کہ اس سے مراد وہ علم ہے جس میں عمل اور اخلاص بھی ہونہ کہ لوگوں کے دنیاوی علوم۔ حضرت صنعائیؒ فرماتے ہیں: جب قیامت کا دن ہوگا تو علماء کو الگ بٹھایا جائے گا۔ جب اللہ تبارک و تعالیٰ حساب سے فارغ ہو جائیں گے تو فرمائیں گے: میں نے تمہیں حکمت اس لئے عطا کی تھی کہ میرا تمہارے ساتھ خیر کا ارادہ تھا۔ تم نے جو عمل بھی کئے، تم جنت میں داخل ہو جاؤ!۔ (اخر جہ ابن عساکر)

☆☆☆

## باب

## ﴿لوگوں میں عدل و انصاف﴾

لوگوں کے درمیان باہمی جھگڑوں کا فیصلہ پل صراط عبور کرنے کے بعد ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ثم انکم يوم القيامة عند ربکم تختصمون﴾ (الزمر: ۳۱)  
 ”پھر مقرر تم قیامت کے دن اپنے رب کے آگے جھگڑو گے۔“

### جنت اور جہنم کے درمیان پل پر باہمی تصفیے ہوں گے

حضرت ابوسعید خدریؓ نے ”ونزعنا ما فی صدورهم من غل اخوانا علی سرر متقابلین“ (الحجر: ۴۷) ”اور نکا ڈالی ہم نے جو ان کے جیوں میں تھی خفگی بھی ہو گئے تختوں پر بیٹھے آمنے سامنے۔“ کی تفسیر میں جناب رسول اللہ کا یہ ارشاد نقل فرمایا:

﴿يُخْلَصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبِسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضِ مَظَالِمِ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا هُذِبُوا وَنُقُوا اِذْنُ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا حُدُومَ اِهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ فِي الدُّنْيَا﴾

(اخرجه البخاری والاسماعیلی فی مستخرجه)

”مومن جب جہنم سے جان چھڑالیں گے تو انہیں جنت اور جہنم کے درمیان ایک پل پر روک لیا جائے گا۔ پھر ہر کسی سے ان مظالم کا بدلہ لیا جائیگا جو دنیا میں ایک دوسرے پر کئے تھے۔ حتیٰ کہ جب وہ (ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی سے) پاک صاف ہو جائیں گے تو انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے دی



جائی گی۔ پس اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے!  
ان میں سے ہر ایک جنت میں اپنے گھر کو اس سے بہتر جانتا ہوگا  
جتنا کہ دنیا میں اپنے گھر کو جانتا تھا۔“

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کے درمیان جھگڑوں کا فیصلہ ہوگا جو جہنم میں  
نہ جائیں گے جبکہ جہنمیوں کو جہنم سے نکال کر نہر حیات میں ڈالا جائے گا۔

### قصاص کس پل پر لیا جائیگا؟

علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں جس پل کا ذکر ہے اس سے کون  
سا پل مراد ہے، اس میں اختلاف ہے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ یہ پل صراط کا تہمتہ  
ہوگا، جو جنت کی طرف ہوگا۔ یہ قول رائج ہے۔ اس پر وہ احادیث دلالت کرتی ہیں جن  
میں مذکور ہے کہ یہ تصفیہ پل صراط پر ہوگا۔ جبکہ بعض حضرات کے نزدیک حدیث میں  
مذکور پل سے پل صراط کے علاوہ کوئی اور پل مراد ہے۔

### باہمی کینے ختم کر دیے جائیں گے

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں مجھ تک یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت ﷺ  
نے فرمایا:

﴿يحبس اهل الجنة بعدما يجوزون الصراط حتى يؤخذ  
لبعضهم من بعض ظلمالهم في الدنيا ويدخلون الجنة وليس  
في قلوب لبعضهم على بعض غل﴾ (اخرجه ابن ابی حاتم)  
”جب اہل جنت پل صراط عبور کر لیں گے تو انہیں روک لیا جائے  
گا۔ اور اگر انہوں نے دنیا میں کسی پر ظلم کیا ہوگا تو اس کا حساب  
لیا جائے گا۔ اور اہل جنت ایسے جنت میں داخل ہوں گے کہ ایک  
دوسرے کے متعلق کوئی کینہ نہیں ہوگا۔“

## جانوروں سے بھی قصاص لیا جائیگا

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لِيَخْتَصِمَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى

الشَّاتَانِ فِيمَا انْتَضَحَا﴾ (اخرجه احمد بسند حسن)

”اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ہر چیز سے قیامت کے دن قصاص لیا جائے گا، حتیٰ کہ دو بکریوں سے بھی کہ انہوں نے کیوں ٹکرماری۔“

## نیکیوں اور گناہوں کے ذریعہ قصاص لیا جائیگا

حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا:

﴿أَوَّلُ مَنْ يَخْتَصِمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ وَأَمْرَأَتُهُ وَاللَّهُ مَا

يَتَكَلَّمُ لِسَانَهَا وَلَكِنْ يَدَاهُ وَرَجُلَاهَا يَشْهَدَانِ عَلَيْهَا بِمَا

كَانَتْ تَصِيبُ لَزْوَجَهَا وَتَشْهَدُ يَدَاهُ وَرَجُلَاهُ بِمَا كَانَ يُولِيهَا

ثُمَّ يَدْعَى الرَّجُلُ وَخُدْمُهُ فَمِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ يَدْعَى أَهْلُ

الْأَسْوَاقِ وَمَا يُوْجَدُ ثُمَّ دَوَانِيقُ وَلَا قَرَارِيطُ وَلَكِنْ حَسَنَاتُ

هَذَا تَدْفَعُ إِلَى هَذَا الَّذِي ظَلَمَ وَسَيِّئَاتُ هَذَا الَّذِي ظَلَمَ

تَوْضَعُ عَلَيْهِ ثُمَّ يُؤْتَى بِالْجَبَّارِينَ فِي مَقَامِعٍ مِنْ حَدِيدٍ فَيَقَالُ

أوردوہم الی النار فواللہ ما ادری ید خلونہا او کما قال اللہ

تعالیٰ وان منکم الا واردها کان علی ربک حتما

مقضیا﴾ (اخرجه الطبرانی بسند لا بأس بہ)

”قیامت میں سب سے پہلے آپس میں جھگڑنے والے میاں بیوی ہوں گے۔ اللہ کی قسم! عورت کی زبان نہیں بولے گی بلکہ اس کے

ہاتھ اور پاؤں اس کے خلاف گواہی دیں گے جو وہ اپنے خاوند کی خیانت کرتی تھی۔ اور مرد کے ہاتھ اور پاؤں گواہی دیں گے کہ وہ اپنی بیوی کی ضروریات کتنی پوری کرتا تھا؟ پھر مالک اور اس کے نوکر اسی طرح سے دعویٰ کریں گے۔ اور پھر بازار والے دعویٰ کریں گے۔ وہاں پر نہ دائق ہوں گے نہ قیراط بلکہ نیکیاں ہوں گی جو ظالم مظلوم کو دے گا۔ اور گناہ ہوں گے جو مظلوم ظالم پر لا دے گا۔ پھر جابر لوگوں کو لوہے کے ہتھوڑوں کے ذریعہ لایا جائے گا اور حکم ہوگا کہ ان کو دوزخ میں ڈال دو! پس اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ وہ دوزخ میں داخل ہوں گے، مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وان منکم الا وادھا کان علی ربک حتما مقضیا۔ (اور کوئی نہیں تم میں جو نہ پہنچے گا اس پر ہو چکا یہ وعدہ تیرے رب پر لازم مقرر (مریم: ۷۱)۔“

### غلام اور نوکروں کے حقوق کا حساب

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے غلام ہیں جو مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں: میری خیانت کرتے ہیں اور میری نافرمانی کرتے ہیں۔ میں انہیں مارتا اور ڈانٹتا ہوں۔ میرا یہ معاملہ ان کے ساتھ کیسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

يُحْسِبُ مَا خَانُوكَ وَعَصُوكَ وَيَكْذِبُونَكَ  
وعقابك اياهم فان كان عقابك اياهم دون ذنوبهم  
كان فضلا لك وان كان عقابك اياهم بقدر ذنوبهم  
كان كفافا لك ولا عليك وان كان عقابك اياهم  
فوق ذنوبهم اقتص لهم منك الفضل الذي بقى  
قبلك فجعل الرجل يكي ويهتف فقال رسول الله أما

تقرأ کتاب الله ونضع الموازين القسط لیوم القيامة  
فلا تظلم نفس شئاً وان كان مثقال حبة من خردل اتینا  
بها وكفی بنا حسبین (الانبیاء: ۴۷) فقال الرجل یا رسول  
الله ما اجد شیئاً خیراً من فراق هؤلاء انی اشهدك انهم  
احرار ﴿﴾ (اخرجه احمد والترمذی بسند علی شرط الشیخین)

”جو انہوں نے تیری خیانت کی، تیری نافرمانی کی اور تجھ سے  
جھوٹ بولا، اس کا اور جو تم نے انہیں سزا دی ہے، اس کا حساب کیا  
جائے گا۔ اگر تیری سزا ان کے گناہوں سے کم ہوئی تو یہ تیرے لئے  
ذخیرہ آخرت ہوگا۔ اور اگر تیری سزا ان کے گناہوں کے برابر ہوگی  
تو حساب برابر ہے۔ نہ تیرے لئے ذخیرہ ہے اور نہ ہی تجھ پر کوئی  
وبال ہے۔ اور اگر تیری سزا ان کے گناہوں سے زائد ہوئی تو تیری  
زائد سزا کا تجھ سے حساب لیا جائے گا۔ وہ صحابیؓ آپ ﷺ کے  
سامنے زار و قطار رونے لگے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:  
کیا تو نے اللہ کی کتاب نہیں پڑھی؟ ونضع الموازين القسط  
لیوم القيامة فلا تظلم نفس شئاً وان كان مثقال حبة  
میس خردل اتینا بها وكفی بنا حسبین (اور رکھیں گے ہم  
ترازو میں انصاف کی دن قیامت کے پھر ظلم نہ ہوگا کسی جی پر ایک  
ذره اور اگرچہ ہوگا برابر رائی کے دانا کے تو ہم لے آئیں گے اس کو  
اور ہم کافی ہیں حساب کرنے کو (الانبیاء: ۴۷)۔“

تو اس آدمی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں ان غلاموں سے علیحدگی کے علاوہ

کوئی اور طریقہ بہتر نہیں دیکھتا، میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ آزاد ہیں۔

### سب سے پہلے خون کا حساب

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اول ما يقضى بين الناس يوم القيامة فى الدماء﴾

(اخرجه الشيخان)

”قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون کا حساب ہوگا۔“

### مقتول قاتل کو گریبان سے پکڑ کر پیش کرے گا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب سید دو عالم کو یہ ارشاد فرماتے سنا:

﴿يأتى المقتول رأسه باحدى يديه متلبى قاتله باليدى  
الأخرى تشخب او دارجه دماء حتى يأتى به العرش  
فيقول مقتول برب العلمين هذاقتلنى فيقول الله للقاتل  
تعست ويذهب به الى النار﴾

(اخرجه الترمذى وحسنه وابن ماجه والطبرانى فى الاوسط وابن مردويه)

”قیامت کے دن مقتول ایک ہاتھ میں اپنا سر لئے اور دوسرے ہاتھ سے قاتل کا گریبان پکڑے پیش ہوگا، اور اس کی گردن کی رگوں سے خون کی دھاریں نکل رہی ہوں گی وہ قاتل کو عرش کے پاس لا کھڑا کرے گا، اور رب العلمین سے عرض کرے گا: اس نے مجھے قتل کیا تھا، اللہ تعالیٰ قاتل سے فرمائیں گے: تو ہلاک ہو گیا، پھر اسے جہنم کی طرف بھیج دیا جائے گا۔“

### بعض لوگ نیک اعمال کے باوجود قیامت کے دن نادار ہونگے

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿أتدرون من المفلس؟ قالوا المفلس فينا يا رسول الله من لا درهم له ولا متاع قال رسول الله ﷺ المفلس من امتى من يأتى يوم القيامة بصلاته وصيامه وزكوته ويأتى قد شتم هذا وقذف هذا وأكل مال هذا وسفك دماء

ہذا وضرب هذا في قعد فيقتص هذا من حسناته وهذا من حسناته فان فنيت حسناته قبل أن يقتص ما عليه من الخطايا أخذ من خطاياهم فتطرح عليه ثم طرح في النار ﴿

(اخرجه مسلم والترمذی)

”تمہیں پتہ مفلس کون ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں مفلس وہ ہوتا ہے جس کے پاس نہ درہم ہوں نہ ساز و سامان۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا مگر اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا۔ پس یہ لوگ اس کی نیکیاں لے جائیں گے۔ پس جب اس کی نیکیاں اس کے گناہوں کے حساب چکانے سے پہلے ختم ہو جائیں گی تو ان لوگوں کے گناہ اس پر لا دیئے جائیں گے۔ پھر اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔“

### ایک ایک تھپڑ کا حساب ہوگا

حضرت عبداللہ بن انیسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا:

﴿يَحْشُرُ اللَّهُ الْعِبَادَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَرَاةً غُرُلًا بَهْمًا قُلْنَا مَا بَهْمَا

قَالَ لَيْسَ مَعَهُمْ شَيْئٌ ثُمَّ يَنَادِيهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ

بَعْدُ كَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ قَرَّبَ أَنَا الْمَلِكُ الدِّيَانُ لَا يَنْبَغِي

لَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ

أَهْلِ النَّارِ أَنْ يَدْخُلَ النَّارَ وَعِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ حَتَّى أَقْصَهُ مِنْهُ

حَتَّى اللَّطْمَةُ قُلْنَا وَكَيْفَ ذَا وَانْمَانَتِي اللَّهُ عَرَاتٌ غُرُلًا بَهْمًا

قَالَ بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ وَتَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الْيَوْمَ تَجْزَى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ﴿

(اخرجه احمد والبخاری والطبرانی فی الاوسط والحاکم وصححه والبیہقی)  
 ”اللہ تعالیٰ قیامت میں بندوں کو ننگے بدن، نا مختون، اور بہم  
 محشور کریں گے، صحابہؓ نے عرض کیا: بہم کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا: ان کے پاس کوئی چیز نہیں ہوگی، پھر انہیں ایسے  
 پکارا جائے گا جسے دور سے بھی ایسے ہی سنا جاسکے گا جس طرح قریب  
 سنا جائے گا: میں مالک وقہار ہوں، اہل جنت میں سے کسی میں  
 طاقت نہیں کہ وہ جنت میں داخل ہو سکے اور نہ کسی جہنمی میں طاقت  
 ہے کہ جہنم میں داخل ہو سکے جب تک کہ اس سے اس کے ظلم  
 کا حساب نہ لے لوں، حتیٰ کہ تھپڑ کا بھی۔ ہم نے عرض کیا: یہ کیسے  
 ہوگا؟ جبکہ ہم اللہ کے حضور ننگے بدن، نا مختون اور بے سرو سامان  
 ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیکیوں کا اور گناہوں کا تبادلہ ہوگا۔  
 پھر حضور ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ”الیوم تجزی  
 کل نفس بما کسبت لا ظلم الیوم“ (آج ہر شخص کو اس کے  
 کئے کا بدلہ دیا جاوے گا۔ آج کچھ ظلم نہ ہوگا۔ (المؤمن: ۷۱)“

### حقوق کی عدم ادائیگی باعثِ ہلاکت ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿وویل للمالک من المملوک وویل للمملوک من المالک  
 وویل للغنی من الفقیر وویل للفقیر من الغنی وویل للشدید من  
 الضعیف وویل للضعیف من الشدید﴾ (اخرجه البزار)  
 ”ہلاکت ہے مالک کے لئے مملوک کی وجہ سے، ہلاکت ہے مملوک  
 کے لئے مالک کی وجہ، ہلاکت مالدار کے لئے فقیر کی وجہ سے،  
 ہلاکت ہے فقیر کے لئے دولت مند کی وجہ سے، ہلاکت ہے  
 طاقتور کے لئے ضعیف کی وجہ سے، اور ہلاکت ہے ضعیف کے لئے

طاقت ور کی وجہ سے۔“

## غلام کو مارنے کا انجام

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ مِنْ رَجُلٍ يَضْرِبُ عَبْدًا لَهُ الْاَقِيْدَمْنَهْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

(اخرجه البزار)

”جو شخص بھی اپنے غلام کو مارتا ہے اسے قیامت کے دن بیڑیاں ڈال دی جائیں گی۔“

## ایک ایک کوڑے کا حساب لیا جائے گا

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے: کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ ضَرَبَ سَوْطًا ظَلَمًا قَتَصَ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (اخرجه البيهقي)  
”جس نے ایک کوڑا بھی ظلم مارا، اس سے بھی قیامت کے دن حساب لیا جائے گا۔“

## قرض دار کا انجام

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا:

﴿لَا تَمُوتُنَّ وَعَلَيْكَ دَيْنٌ فَانْمَاهِي الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ  
لَيْسَ ثَمَّ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ يَظْلَمُ اللَّهُ أَحَدًا﴾

(اخرجه ابو نعیم فی الحلیۃ)

”تم اس حالت میں ہرگز نہ مرنا کہ تم پر قرضہ ہو! کیونکہ یہ نیکی اور گناہ کی صورت میں (ادا) ہوگا۔ وہاں نہ دینار ہوں گے نہ درہم، اور اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کریں گے۔“

حضرت محمد بن عبد اللہ بن جحشؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا:



﴿وَالَّذِي نَفْسٌ مَحْمُودٌ لَوْ قَتَلَ رَجُلٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ  
وَعَلَيْهِ دِينَ مَادْخُلَ الْجَنَّةِ حَتَّى يَقْضَىٰ دِينُهُ﴾ (اخرجه القرطبي)  
”اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! اگر کوئی شخص  
اللہ کی راہ میں مارا گیا پھر کچھ دیر زندہ رہا، اور اس نے قرض نہ اتارا،  
تو جب تک وہ اپنا قرضہ نہ اتار لے جنت میں داخل نہ ہوگا۔“

### والدین بھی اولاد سے قرضہ وصول کریں گے

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا:

﴿إِنَّهُ يَكُونُ لِلْوَالِدَيْنِ عَلَى وَلَدِهِمَا دَيْنٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ  
الْقِيَامَةِ يَتَعَلَّقَانِ بِهِ فَيَقُولُ أَنَا وَلَدُ فُؤَادَانَ أَوْ يَتَمَنِّيَانِ لَوْ كَانَ  
أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ﴾ (اخرجه الطبرانی فی الکبیر و ابونعیم)  
”والدین کا اپنی اولاد پر قرضہ ہوتا ہی ہے۔ جب قیامت کا دن  
ہوگا تو والدین اپنی اولاد سے چٹ جائیں گے۔ بچے کہیں گے: ہم  
تمہاری اولاد ہیں۔ مگر وہ یہ تمنا کریں گے کہ کاش ہمارا قرض اس  
سے بھی زیادہ ہوتا۔“

### قیامت کے دن ادائیگی حقوق

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں: قیامت کے دن سب انسانوں کو جمع کر کے  
سب اولین و آخرین کے سامنے ایک منادی ندا کرے گا: یہ فلاں ولد فلاں ہے جس کا اس  
پر کوئی حق ہو تو وہ اپنے حق وصول کرنے کے لئے حاضر ہو جائے! پس عورت خوش ہوگی کہ  
اس کا حق اس کے باپ سے، اس کے بیٹے سے، اس کے بھائی سے، یا اس کے خاوند سے  
وصول ہوگا۔ پھر حضرت ابن مسعودؓ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

﴿فَلَا انْصَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ﴾ (مومنون: ۱۰۱)  
﴿ان میں باہمی رشتے ناتے اس روز نہ رہیں گے اور نہ کوئی کسی

کو پوچھے گا۔“

پس اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حق میں سے جتنا چاہیں گے معاف کر دیں گے، اور لوگوں کے حقوق میں سے کچھ بھی معاف نہ کریں گے۔ میزان عدل قائم کرنے کے بعد حکم ہوگا کہ لوگوں کے حقوق ادا کرو! لوگ عرض کریں گے: یا اللہ! دنیا فنا ہوگئی، ہم حقوق کہاں ادا کریں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: لوگوں کے نیک اعمال لے کر ہر حق دار کو اس پر کئے گئے ظلم کی بقدر دے دو! پس اگر کوئی اللہ کا دوست ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی مشقال برابر نیکی کو بھی اتنا بڑھا دیں گے۔ کہ اسے اس کی وجہ سے جنت میں داخل کر دیں گے۔ پھر حضرت ابن مسعودؓ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ﴾ (النساء: ۴۰)

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایک ذرہ برابر بھی ظلم نہ کریں گے۔“

اور اگر ایک نیکی ہوگی تو اسے کئی گنا کر دیں گے۔ اور اسے اپنے پاس سے اجر عظیم عطا کریں گے۔ اور اگر کوئی بندہ بد بخت ہوگا تو فرشتہ کہے گا: یا اللہ! اس کی نیکیاں ختم ہوگئی ہیں اور حق دار بہت سے باقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ان کے گناہ لے کر اس کے گناہوں میں شامل کر دو، پھر اسے دوزخ میں ڈال دو۔ (اخرجہ ابن المبارک و ابو نعیم و ابن ابی حاتم)

کسی کی عدم موجودگی میں اس کے گھر خیانت کرنا

حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَامِنْ رَجُلٍ يَخْلِفُ رَجُلًا فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ  
الْإِنْسَابُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيلَ لَهُ هَذَا خَلْفُكَ مِنْ أَهْلِكَ  
فَيَاخُذُ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ ، فَيَاخُذُ مِنْ حَسَنَاتِ حَتَّى  
يَرْضَى . أَمْ تَرَوْنَ يَدْعُ مِنْ حَسَنَاتِهِ شَيْئًا﴾

(اخرجہ مسلم و ابو داؤد و النسائی)

”جو شخص مجاہد کے پیچھے اس کے گھر کی ضروریات کے لئے رہا، اور اس نے مجاہد کے گھر میں خیانت کی تو اسے قیامت کے دن مجاہد کے

سامنے پیش کیا جائے گا اور مجاہد سے کہا جائے گا کہ اس نے تیرے پیچھے تیرے اہل خانہ میں خیانت کی تھی، اب تم جتنی چاہو اس کی نیکیاں لے سکتے ہو! چنانچہ وہ اس کی اتنی نیکیاں لے گا کہ راضی ہو جائے گا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ مجاہد اس کی نیکیاں چھوڑ دے گا؟“

### کسی کو برا بھلا کہنا

حضرت عمرو بن عاصؓ اپنی پھوپھی سے ملنے گئے تو آپؓ کی پھوپھی نے آپؓ کے لئے کھانا تیار کرایا مگر لونڈی نے تاخیر کر دی۔ آپؓ کی پھوپھی نے لونڈی سے کہا: اے زانیہ! جلدی کیوں نہیں کرتی؟ حضرت عمروؓ نے فرمایا: سبحان اللہ! آپؓ نے بڑی بات کہہ دی ہے! کیا آپؓ نے اسے زنا کرتے دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! نہیں دیکھا۔ حضرت عمروؓ نے فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا:

﴿ایما عبد او امرأة قال او قالت لولیدتها: یا زانیة ولم

تطلع منها علی زناء جلدتها ولیدتها یوم القیامة﴾

”جس مرد یا عورت نے اپنی لونڈی کو اے زانیہ! کہا اور اسے زنا کرتے نہ دیکھا تو یہ لونڈی اس مالک کو قیامت کے دن کوڑے مارے گی۔“

حضرت ابراہیمؑ مخفی فرماتے ہیں کہ جو دوسرے کو کتا، گدھا یا سور کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے کہیں گے: کیا تو نے مجھے دیکھا تھا کہ میں نے اسے کتا، سور یا گدھا بنایا تھا۔ (آخر جہ ہناد)

### کسی چھینک کا جواب نہ دینا

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے

﴿ان احدکم لیدع تشمیت اخیہ اذا عطس فیطالبہ بہ

یوم القیامة فیقضی علیہ﴾ (اخرجه ابو نعیم)

”تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی چھینک کا جواب نہیں دیتا تو قیامت کے دن وہ اس کا مطالبہ کرے گا، اور اس مطالبہ کو پورا کیا جائے گا۔“

سب سے پہلے دو پڑوسیوں کا فیصلہ کیا جائے گا

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿اول خصمین یوم القیامة جائران﴾ (اخرجه الطبرانی)

”سب سے پہلے مدعی اور مدعی علیہ دو پڑوسی ہوں گے۔“

﴿خود اللہ تبارک و تعالیٰ قرض ادا فرمائیں گے﴾

اگر حاصل کردہ قرض کسی آفت کی نذر ہو جائے

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا:

﴿یدعو اللہ صاحب الدین یوم القیامة حتی یوقف بین

یدیہ فقال یا بن آدم فیم اخذت هذا الدین فیقول یارب

انک تعلم انی اخذتہ فلم اکل ولم اشرب ولم البس

ولم اضیع وانما یکون علی یدی اما حرق واما سرق

واما ضیعة فیقول اللہ صدق عبدی انا احق من قضی

عنک الیوم فیدعو اللہ بشیء فیضعہ فی کفة میزانہ

فترجح حسناتہ علی سئئاتہ فیدخل الجنة بفضل

رحمته﴾ (اخرجه احمد و البیہقی و البزار و ابو نعیم بسند حسن)

”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مقروض کو بلا کر اپنے سامنے کھڑا کریں

گے، اور اس سے پوچھیں گے: اے ابن آدم! تم نے یہ قرض کیوں

لیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! آپ جانتے ہیں میں نے یہ قرض لیا تو تھا مگر نہ تو میں نے اسے کھایا اور نہ پیا، نہ پہنا اور نہ ضائع کیا۔ بلکہ میرے مال کو یا تو آگ لگ گئی، یا چوری ہو گیا، یا ضائع ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے بندے نے سچ کہا۔ آج میں تیری طرف سے ادائیگی کا زیادہ حقدار ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ کوئی چیز منگوائیں گے اور اسے میزان کے پلڑے میں رکھ دیں گے، جس سے اسکی نیکیاں اس کی برائیوں پر غالب آجائیں گی، اور وہ اللہ کے فضل سے جنت میں داخل ہو جائے گا۔“

### اگر موت نے قرض ادا کرنے کی مہلت نہ دی

حضرت ابوالامہؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ تَدَايَنَ بَدِينٍ وَفِي نَفْسِهِ وِفَاءٌ هُمْ مَاتَ تَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُ وَارْضَى غَرِيمَهُ بِمَا شَاءَ وَمَنْ تَدَايَنَ بَدِينٍ وَلَيْسَ فِي نَفْسِهِ وِفَاءٌ هُمْ مَاتَ اقْبَضَ اللَّهُ لَغَرِيمِهِ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾  
(اخرجه الحاكم)

”جس نے کچھ قرض لیا اور اس کے دل میں اس کی ادائیگی کا ارادہ تھا، پھر وہ فوت ہو گیا، تو اللہ تعالیٰ اس سے درگزر کریں گے، اور اس کے قرض خواہ کو راضی کریں گے جس بات پر بھی راضی ہوا۔ اور جس نے کچھ قرض لیا اور اس کی دل میں ادائیگی کی نیت نہ تھی، پھر وہ مر گیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے قرض خواہ کے لئے اس سے وصولی کریں گے۔“

### مجاہد اور کفن پہنانے والا

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن تین آدمیوں کی طرف سے ادائیگی فرمائیں گے، (۱) وہ شخص

جسے خوف ہو کہ دشمن مسلمانوں پر غالب آ جائیں گے اور اس کے پاس اسلحہ نہیں تھا، اس نے قرض لے کر اسلحہ خریدا اور راہ خدا میں جہاد کیا اور قرض کی ادائیگی سے پہلے فوت ہو گیا۔ اللہ اس کا قرض ادا فرمائیں گے (۲) وہ شخص جس کے پاس کوئی مسلمان بھائی فوت ہو گیا اور اس کے پاس اتنی رقم نہ تھی کہ وہ کفن پہنا سکتا۔ اس نے قرض لے کر کفن خریدا اور پھر ادائیگی پر قدرت سے پہلے فوت ہو گیا، اللہ تبارک و تعالیٰ اس کا قرض ادا فرمائیں گے۔ (آخر جہ ابونعیم)

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں کہ اگر وہ قرض لے کر فوت ہو جائیں اور قرض ادا نہ کر سکیں تو اللہ تبارک و تعالیٰ ان کا قرض ادا فرمادیں گے (۱) وہ شخص جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی فوت ہو جائے اور اس کے پاس اسے کفن پہنانے کا بندوبست نہ ہو، وہ قرض لے کر کفن پہنا۔ اسے اور قرض ادا کرنے سے پہلے فوت ہو جائے (۲) وہ شخص جسے خود پر گناہ کا خوف ہو، پس وہ کسی عورت سے نکاح کر کے عفت حاصل کرے، پھر وہ ادائیگی قرض سے پہلے فوت ہو جائے۔ (آخر جہ البزار والبیہقی)

## معافی کی جزا

حضرت انسؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے دو آدمی اللہ رب العزت کے سامنے گھٹنوں کے بل پیش ہوں گے۔ ان میں سے ایک کہے گا: مجھے میرے بھائی سے ظلم کا بدلہ لے دیں۔ اللہ تعالیٰ مطالبہ کرنے والے سے فرمائیں گے: ہم کیا کریں اس کی تونیکیاں ہی باقی نہیں رہیں؟ وہ کہے گا: یا اللہ! پھر میرے گناہ اس پر لا دیں۔ آنحضرت ﷺ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بہت بڑا دن ہوگا، لوگ اس بات کے محتاج ہوں گے کہ ان کے گناہ لے لئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ اس مطالبہ کرنے والے شخص سے فرمائیں گے: اپنی نگاہ اٹھا! اور جنت کی طرف دیکھ! وہ اپنا سر اٹھائے گا اور کہے گا: یا اللہ! میں سونے کا شہر دیکھ رہا ہوں، اس میں سونے کے محلات ہیں جن میں موتی جڑے ہوئے ہیں، یہ کس نبی کے ہیں؟ یہ کس صدیق

کے ہیں؟ یہ کس شہید کے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اس کے مالک تم بھی ہو سکتے ہو! وہ عرض کرے گا: کیسے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اپنے اس بھائی کو معاف کرنے سے۔ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! میں نے اسے معاف کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: چل اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ اور اسے بھی جنت میں لے جا! اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو! اور اپنے معاملات درست کرلو! کیونکہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے درمیان اصلاح چاہتے ہیں۔ (اخرجہ سعید بن منصور و الحاکم و البیہقی و ابو داؤد)

### باہمی معافی کا اعلان

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿اِذَا تَقَى الْخِلَاقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَادْخُلْ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةِ  
وَاَهْلَ النَّارِ النَّارَ نَادِي مَنَادٍ يَا اَهْلَ الْجَمْعِ تَتَارَكُوا الْمِظَالِمَ  
بَيْنَكُمْ وَتَوَابَكُمْ عَلٰی﴾ (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط بسند حسن)  
”جب قیامت کے دن تمام مخلوقات جمع ہوں گی اور جنتی جنت میں  
اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو ایک منادی ندا کرے گا: اے  
لوگو! آپس کے مظالم چھوڑ دو! تمہارا ثواب میرے ذمہ ہے۔“

امام غزالیؒ فرماتے ہیں: کہ یہ حدیث ان لوگوں کے لئے ہے جنہوں نے ظلم سے توبہ کر لی تھی، اور پھر ظلم نہیں کیا تھا۔ یہی لوگ ادابین ہیں جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَاَنهٗ كَانَ لِلّٰوَابِیْنَ غَفُوْرًا﴾ (بنی اسرائیل: ۲۵)  
”وہ توبہ کرنے والوں کی خطا معاف کر دیتا ہے۔“

### روزے کا انعام

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصَّوْمَ فَاَنهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزٰی بِهٖ﴾

(اخرجہ الشیخان)

” (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:) انسان کا ہر عمل اس کے لئے ہے

مگر روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا بھی میں ہی دوں گا۔“

حضرت سفیان بن عیینہؒ فرماتے ہیں: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے حساب لیں گے، اور سوائے روزہ کے اس کے دیگر نیک اعمال سے اس کے مظالم کا بدلہ عطا کریں گے۔ پھر اسے روزہ کی وجہ سے جنت میں داخل کر دیں گے۔

### میت کا قرض اتارنے کا انعام

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿انه ليس من ميت يموت وعليه دين الا وهو مرتهن  
بدينه ومن فك رهان ميت فك الله رهانه يوم القيامة﴾  
(اخرجه الدارقطني)

”جو شخص بھی فوت ہوا اگر اس پر قرضہ ہو تو وہ میت اس قرض کی وجہ سے جکڑی ہوئی ہوگی۔ جس نے بھی میت کی بندش کو کھولا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی بندش کھول دیں گے۔“





## باب

## ﴿اصحاب الاعراف﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَعَلَىٰ الْأَعْرَافِ رَجَالٌ﴾ (الاعراف: ۴۶)

### اعراف جنت و جہنم کے درمیان فصیل کا نام ہے

حضرت ابن عباسؓ سے فرماتے ہیں: اعراف جنت اور جہنم کے درمیان ایک فصیل ہے۔ اور اصحاب اعراف وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے گناہ کبیرہ کئے ہوں گے۔ یہ اللہ کے حکم سے اعراف میں رہیں گے۔ یہ لوگ جہنمیوں کو ان کے سیاہ چہروں سے اور جنتیوں کو ان کے سفید چہروں سے پہچانیں گے۔ یہ لوگ جب جنتیوں کو دیکھیں گے تو جنت میں جانے کی طمع کریں گے اور جب جہنمیوں کو دیکھیں گے تو اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل کر دیں گے۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿أَهْؤَلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ

أَدْخِلُوا الْجَنَّةَ لَاخَوْفَ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ﴾

(اعراف: ۴۹) (خرجہ ابن جریر و البیہقی)

”کیا یہ وہی ہیں جن کی نسبت تم قسمیں کھا کر کہا کرتے تھے کہ

ان پر اللہ تعالیٰ رحمت نہیں کرے گا۔ ان کو یوں حکم ہو گیا کہ جاؤ جنت

میں تم پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ تم مغموم ہو گے۔

### اصحاب الاعراف نہر حیات میں

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: اعراف جنت اور جہنم کے درمیان دیوار

اور پردہ ہے۔ اصحاب الاعراف اسی جگہ ہوں گے۔ جب اللہ تعالیٰ ان کی بخشش کا ارادہ

کریں گے تو ان کی طرف ایک نہر چلائیں گے جس کا نام نہر حیات ہے۔ اس کے کنارے پرسونے کے بانس ہوں گے، جن میں موتی جڑے ہوں گے۔ اس نہر کی تہہ کستوری کی ہوگی۔ جب تک اللہ تعالیٰ چاہیں گے وہ اس میں رہیں گے۔ ان کے رنگ نکھر آئیں گے۔ پھر وہ جب نکلیں گے تو ان کے سینوں پر ایک سفید نشان ہوگا اس سے ان کی پہچان ہوگی۔ جب ان کے رنگ نکھر آئیں گے تو انہیں بارگاہ ایزدی میں پیش کیا جائے گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان سے فرمائیں گے: تم جو چاہتے ہو مانگو! وہ مانگیں گے، حتیٰ کہ جب ان کے سوالات ختم ہو جائیں گے تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے: تمہیں یہ سب کچھ بھی دیا جاتا ہے اور ستر گنا مزید۔ پس وہ اپنے جسم پر سفید نشان لئے جنت میں داخل ہو جائیں گے، جہاں ان کا نام مساکین اہل جنت رکھا جائے گا۔ (اخر جہ ہنادوا بن جریر و ابن ابی حاتم)

### والدین کے نافرمان شہداء

حضرت عبدالرحمن المزنی فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ سے اصحاب الاعراف کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿قَوْمٌ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فِي مَعْصِيَةِ آبَائِهِمْ فَمَنْعَهُمْ مِنَ

الْجَنَّةِ مَعْصِيَةِ آبَائِهِمْ وَمَنْعَهُمْ مِنَ النَّارِ قَتَلَهُمْ فِي سَبِيلِ

اللَّهِ﴾ (اخر جہ ابو الشیخ)

”یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے راستہ میں والدین کی نافرمانی

میں شہید ہوئے۔ پس انہیں جنت میں جانے سے ان کی والدین کی

نافرمانی نے روک لیا، اور جہنم میں جانے سے ان کی شہادت نے۔“

### اصحاب اعراف کون ہوں گے؟

حضرت عمرو بن حزم بن جریر فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ سے اصحاب الاعراف کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تبارک و تعالیٰ (اپنے دیگر) بندوں کے مابین حساب سے فارغ ہوں گے، تو ان سے فرمائیں گے: تم وہ لوگ ہو کہ تمہیں تمہاری نیکیوں نے دوزخ سے بچالیا، جبکہ تم جنت میں بھی داخل نہیں

ہوئے۔ تم میری طرف سے آزاد شدہ ہو، جنت میں جہاں چاہو عیش کرو!

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے: آپ ﷺ سے ان لوگوں کے بارہ میں پوچھا گیا جن کے گناہ اور نیکیاں برابر ہوں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿اولئک اصحاب الاعراف ہم یدخلوہا وہم یطمعون﴾

(اخرجہ ابن داود و ابوالشیخ)

”یہ اصحاب اعراف ہیں جو جنت میں داخل تو نہ ہوں گے، ہاں خواہش رکھیں گے۔“

حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کریں گے۔ پھر اہل جنت کو جنت میں اور اہل جہنم کو جہنم میں جانے کا حکم دے دیں گے۔ پھر اصحاب اعراف سے کہا جائیگا: تم کس چیز کے منتظر ہو؟ وہ کہیں گے: ہم آپ کے حکم کے منتظر ہیں۔ انہیں کہا جائیگا: تمہاری نیکیاں تمہیں جہنم میں نہیں جانے دیتیں اور تمہارے گناہ تمہارے لئے جنت سے رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ پس تم جنت میں میری رحمت اور مغفرت سے داخل ہو جاؤ۔ (اخرجہ البیہقی)

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ اصحاب الاعراف کی تعریف میں بارہ اقوال ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ رائج یہ قول ہے کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں گے جیسے کہ یہ بات حدیث میں بھی وارد ہے۔



## باب

## ﴿اولادِ مشرکین﴾

## اولادِ مسلمین جنت میں اولادِ مشرکین جہنم میں

حضرت برائے سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ سے اولادِ مسلمین کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اپنے آباء کے ساتھ (جنت میں) ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ سے اولادِ مشرکین کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اپنے آباء کے ساتھ (جہنم میں) ہوں گے۔ (اخرجہ ابو یعلیٰ)

## حضرت ابراہیمؑ کی کفالت میں

حضرت سمرہؓ کی طویل حدیث منام میں ہے کہ آپ ﷺ درخت کے نیچے ایک بوڑھے کے پاس سے گزرے جس کے ارد گرد بچے ہی بچے تھے۔ حضرت جبریلؑ نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یہ حضرت ابراہیمؑ ہیں اور یہ مسلمانوں اور مشرکین کے بچے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: مشرکین کے بچے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! مشرکین کے بچے۔ (اخرجہ البخاری)

## جنتیوں کے خدام

حضرت انسؓ سے اولادِ مشرکین کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿لَمْ تَكُنْ لَهُمُ السَّيِّئَاتِ فَيُعَذِّبُوا بِهَا فَيَكُونُوا مِنْ أَهْلِ

النَّارِ وَلَمْ تَكُنْ لَهُمُ حَسَنَاتِ فَيَجْزُوا بِهَا فَيَكُونُوا مِنْ

مَلُوكِ أَهْلِ الْجَنَّةِ﴾ (اخرجہ الطیالسی)

”ان کے گناہ تو تھے نہیں کہ انہیں ان کی وجہ سے عذاب دیا جائے اور وہ جہنمی بنیں۔ اور نہ ان کی نیکیاں تھیں جن کی انہیں جزا دی

جائے اور وہ جنت میں بادشاہ بن سکیں۔ یہ اہل جنت کے خادم ہو گئے۔“

### ان کا معاملہ اللہ کے سپرد

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ سے اولادِ شریکین کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ (آخر جہ الشیخان)

### اولادِ شریکین کے انجام میں اختلاف

اس میں علماء کرام کے پانچ قول ہیں (۱) جہنم میں جائیں گے (۲) جنت میں جائیں گے (۳) اہل جنت کے خادم ہو گئے۔ علامہ نسفیؒ نے اسی قول کو اہل سنت والجماعت کا مذہب قرار دیا ہے۔ (۴) ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہیں گے ان کے ساتھ معاملہ فرمائیں گے (۵) آخرت میں انہیں پرکھا جائے گا۔ اگر انہوں نے بڑے ہو کر نیکیاں رنی ہوئیں تو انہیں جنت میں داخل کر دیا جائیگا اور اگر انہوں نے بڑے ہو کر گناہ کرنے ہوئے تو انہیں جہنم میں داخل کر دیا جائیگا۔

### رفع تعارض

مذکورہ بالا احادیث میں جو تعارض بظاہر نظر آ رہا ہے وہ اس پانچویں قول سے ختم ہو جاتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن انہیں جانچیں گے پھر کچھ کو جنت میں اور کچھ کو جہنم میں بھیج دیں گے۔ اس قول پر تمام احادیث منطبق ہو جاتی ہیں۔

## باب

## ﴿پاگل، بہرے اور زمانہ فترت والے کا انجام﴾

## ان لوگوں کا قیامت کے دن امتحان

حضرت اسود بن سریجؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اربعة يحتجون يوم القيامة رجل اصم لا يسمع  
شينا ورجل احمق ورجل هرم ورجل مات في  
فترة فاما الاصم فيقول يا رب لقد جاء الاسلام وما اسمع  
شيئا واما الاحمق فيقول يا رب لقد جاء الاسلام والصبيان  
يحذفوني بالبر واما الهرم فيقول يا رب لقد جاء الاسلام  
وما اعقل شيئا واما الذي مات في الفترة فيقول يا رب  
ما اتاني لك رسول فيأخذمو ائيقهم ليطيعنه فيرسل  
اليهم ان ادخلوا النار قال فوالذي نفس محمد بيده  
لو دخلوها لكانت عليهم بردا و سلاما﴾

(اخرجه احمد وابن راهويه في مسنديهما و البيهقي)

”چار قسم کے لوگ قیامت کے دن احتجاج کریں گے (۱) بہرہ شخص جو سننے پر قادر نہیں تھا (۲) احمق شخص (۳) بڑھا کھوسٹ (۴) وہ شخص جو زمانہ قبل از اسلام میں فوت ہوا۔ بہرہ کہے گا: یا اللہ! اسلام آیا مگر میں کچھ نہ سن سکا۔ احمق کہے گا: یا اللہ! اسلام آیا مگر میری حالت یہ تھی کہ بچے مجھے میٹنیاں مارتے تھے۔ اور بڑھا کھوسٹ کہے گا: اسلام آیا مگر مجھ میں کچھ سمجھ ہی نہ رہی تھی۔ اور وہ شخص جو زمانہ قبل از اسلام میں مر گیا تھا وہ کہے گا: یا اللہ! میرے پاس تو آپ کا کوئی رسول ہی نہیں آیا تو اللہ تعالیٰ ان سے اپنی اطاعت کے پختہ

وعدے لیں گے۔ پھر انہیں حکم دیں گے: جہنم میں داخل ہو جاؤ!  
 حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس قبضہ کی محمد کی  
 جان ہے! اگر یہ لوگ جہنم میں داخل ہو جاتے تو جہنم کی آگ ان  
 کیلئے ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جاتی (لیکن وہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی  
 کریں گے اس لئے انہیں جہنم میں عذاب ہوگا)“

حضرت ابو ہریرہؓ سے اس حدیث کے آخر میں یہ اضافہ بھی مرفوعاً منقول ہے:  
 جو جہنم میں داخل ہو جائیگا اس کے لئے تو آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جائیگی۔ اور جو  
 جہنم میں داخل نہیں ہوگا اسے کھینچ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (اخر جہ الثلاثہ)

### جب خدا ہی کی نہیں مانیں گے تو رسولوں کی کیا مانتے؟

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن  
 بچے، پاگل، زمانہ فترت والے اور بڑھے کھوسٹ کو لایا جائیگا۔ وہ تمام حیل و حجت کریں  
 گے۔ پس اللہ تبارک و تعالیٰ جہنم کی آگ سے فرمائیں گے کہ ظاہر ہو جا! پھر اللہ تعالیٰ ان  
 سب سے فرمائیں گے: میں نے لوگوں کی طرف ان میں سے رسول بھیجے اور تمہاری طرف  
 میں خود رسول ہوں۔ اس آگ میں داخل ہو جاؤ! بد بخت کہیں گے: یا اللہ! ہم اس میں  
 داخل ہو جائیں؟ ہم اسی سے تو بھاگ رہے تھے۔ اور نیک بخت لوگ جلدی سے خود کو اس  
 آگ میں گرالیں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ (بد بختوں سے) فرمائیں گے: تم میرے  
 رسولوں کی تو اور زیادہ تکذیب و نافرمانی کرتے۔ پس انہیں (نیک بختوں کو) جنت میں  
 داخل کر دو! اور انہیں (بد بختوں کو) جہنم میں داخل کر دو۔ (اخر جہ البزار و ابو یعلیٰ)

## باب

## ﴿جنات﴾

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: مخلوقات کی چار قسمیں ہیں۔ ایک قسم ساری کی ساری جنت میں جائیگی: وہ ملائکہ ہیں۔ ایک قسم ساری کی ساری جہنم میں جائیگی: وہ جنات ہیں۔ اور دو قسموں میں سے کچھ جنت میں جائیں گے اور کچھ جہنم میں: وہ دو قسمیں جنات اور انسان ہیں۔ (اخرجه ابو الشیخ فی العظمة)

حضرت وہبؓ سے پوچھا گیا: کیا جنات کو ثواب و عذاب ہوگا؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اولئک الذین حق علیہم القول فی امم قد خلعت من قبلہم من الجن والانس انہم کانوا خسرین ولکل درجت مما عملوا﴾ (احقاف: ۱۸-۱۹) (اخرجه ابو الشیخ)

”یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے حق میں بھی ان لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قول پورا ہو کر رہے گا، جو ان سے پہلے جن اور انسان ہو گزرے ہیں۔ بے شک یہ خسارے میں رہے۔ اور ہر ایک کیلئے ان کے اعمال کی وجہ سے الگ الگ درجے ہیں۔“

حضرت ضمیرہ بن حبیبؓ سے پوچھا گیا کہ کیا جنات جنت میں داخل ہوں گے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اور اس کی دلیل قرآن کریم کی یہ آیت مبارکہ ہے۔ ”لَم یطمئنن انس قبلہم ولا جان“ (کہ ان پر نہ تو کسی آدمی نے تصرف کیا ہوگا اور نہ کسی جن نے۔ (الرحمن: ۵۶) اللہ تبارک و تعالیٰ جنات کو جنیات (جن خواتین) اور انسانوں کو انسان خواتین عطا فرمائیں گے۔ (اخرجه ابو الشیخ)



## باب

## ﴿احوال جہنم﴾

## جہنم سے مسلمانوں کی غفلت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ما رأيت مثل النار نام هار بها ولا رأيت مثل الجنة نام طال بها﴾ (اخرجه الترمذی)

”میں نے نہ تو جہنم جیسی چیز سے بھاگنے والے کو سوتے دیکھا ہے۔ اور نہ ہی جنت جیسی چیز کے طالب کو سوتے ہوئے دیکھا ہے۔“

## جنت اور جہنم کا مکالمہ

حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم اور جنت نے باہمی جھگڑا کیا۔ جہنم نے کہا: مجھے جبارین و متکبرین کے ساتھ برتری حاصل ہے۔ اور جنت نے کہا: مجھ میں صرف ضعیف اور گرے پڑے لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جہنم سے کہا: تم میرا عذاب ہو میں تمہارے ذریعے جسے چاہوں گا عذاب دوں گا۔ اور جنت سے کہا: تم میری رحمت ہو میں تمہارے ذریعے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا۔ اور میں تم دونوں کو بھر دوں گا۔ پس جہنم نہیں بھرے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا پاؤں رکھیں گے تو وہ کہے گی: بس! بس! اس وقت وہ بھر جائے گی، اور اس کے حصے ایک دوسرے کے قریب ہو جائیں گے۔ پس اس کی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہ ہوگا۔ جبکہ جنت کو بھرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نئی مخلوق پیدا کریں گے۔ (اخرجه الشيخان)

## جہنم کی طرف سے مزید کا مطالبہ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جہنم میں جہنمیوں کو ڈالا جاتا رہے گا اور وہ کہتی رہے گی: کیا اور بھی ہے؟ یہاں تک کہ اللہ رب العزت اس

پراپنا پاؤں رکھیں گے تو اس کے حصے ایک دوسرے میں سمٹ جائیں گے۔ اور وہ کہے گی: آپ کی عزت اور کرم کی قسم! بس! بس! اور جنت میں جو حصہ باقی رہ جائے گا اللہ تعالیٰ اس کیلئے نئی مخلوق پیدا کریں گے۔ اور اسے اس بقیہ حصے میں ٹھہرائیں گے۔ (اخر جہ الشیخان)

### جہنم کے ڈر سے حضرت میکائیلؑ نے ہنسنا چھوڑ دیا

حضرت رباعؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبریلؑ سے کہا: میں نے میکائیلؑ کو کبھی ہنسنے نہیں دیکھا! انہوں نے کہا:

﴿ما ضحك ميكائيل منذ خلقت النار﴾

(اخر جہ احمد فی الزہد)

”جب سے جہنم کو پیدا کیا گیا ہے میکائیلؑ نہیں ہنسے۔“

### حضرت جبرائیلؑ علیہ السلام کی جہنم سے خوفزدگی

حضرت عمرؓ بن خطاب سے مروی ہے کہ حضرت جبریلؑ حضور ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے جبریلؑ کیا بات ہے؟ میں تمہارا رنگ بدلا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے جہنم کی چابیوں کا حکم فرمایا ہے۔ اس کے بعد میں آپ کے پاس آیا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: جبریلؑ! مجھے جہنم کے بارے میں بتلاؤ، انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے جہنم کو حکم دیا تو اسے ایک ہزار سال بھڑکایا گیا حتیٰ کہ وہ سفید ہو گئی، پھر اسے ایک ہزار سال بھڑکایا گیا تو وہ سرخ ہو گئی، پھر اسے ایک ہزار سال بھڑکایا گیا تو وہ سیاہ ہو گئی۔ پس وہ سیاہ تاریک ہے، اس کی چنگاری روشن نہیں ہوتی، اس کا شعلہ بجھتا نہیں۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر سوئی کے سوراخ کے برابر جہنم کو کھول دیا جائے تو یقیناً زمین کے سب لوگ مرجائیں۔ اور اگر جہنم کا کوئی داروغہ اہل دنیا پر ظاہر ہو کر نظر آجائے تو زمین کے سب لوگ اس کی بد صورتی اور بد بو سے مرجائیں۔ اور اگر اہل جہنم کی زنجیر کا ایک حلقہ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں، اور ارض سفلی

تک زمین میں دھنس جائیں۔ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

### جہنم سے فرشتوں کا خوف

حضرت طاؤسؓ فرماتے ہیں کہ جب آگ کو پیدا کیا گیا تو فرشتوں کے دل اڑ گئے، پھر جب حضرت آدمؑ کو پیدا کیا گیا تو انہیں سکون ملا۔ (اخرجه ابو نعیم)

### جہنم روزانہ دو مرتبہ سانس لیتی ہے

حضرت مغیث بن سبیؓ بیان فرماتے ہیں کہ جہنم ہر روز دو مرتبہ لمبا سانس لیتی ہے جسے ہر چیز سنتی ہے سوائے ان دو مخلوق کے جن پر حساب و عقاب ہے، یعنی جن والنس۔ (اخرجه ہناد)

### جہنم سے پناہ مانگنے کا انعام

حضرت مجاہدؓ نے بیان فرمایا ہے کہ ایک آدمی کو جہنم کی طرف لایا جائے گا تو جہنم سمٹ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ جہنم سے فرمائیں گے: کیا بات ہے؟ وہ کہے گی: یہ مجھ سے پناہ مانگتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اس کا راستہ چھوڑ دو۔ (اخرجه ابو نعیم)



## باب

## ﴿جنت اور جہنم کہاں ہیں؟﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ﴾ (الذاریات: ۲۲)  
 ”اور تمہارا رزق اور جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے سب آسمان میں  
 ہے۔“

اور ارشاد ہے:

﴿عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَىٰ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاوَىٰ﴾ (النجم: ۱۶، ۱۵)  
 ”سدرۃ المنتہی کے پاس، اس کے قریب جنت ماویٰ ہے۔“

### جنت آسمان پر اور جہنم زمین میں

حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ جنت ساتویں آسمان پر ہے اور جہنم  
 ساتویں زمین میں ہے۔ (اخرجہ ابو الشیخ فی العظمة والبیہقی)  
 حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے مروی ہے کہ جنت آسمان پر اور جہنم زمین میں  
 ہے۔ (اخرجہ البیہقی فی الدلائل)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
 ﴿إِنَّ جَهَنَّمَ مَحِيطَةٌ بِالدُّنْيَا وَإِنَّ الْجَنَّةَ مِنْ وَرَائِهَا فَلِذَلِكَ كَانَ  
 الصِّرَاطُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ﴾ (اخرجہ ابو نعیم فی تاریخ اصہبان)  
 ”بے شک جہنم دنیا کو گھیرے ہوئے ہے، اور جنت اس کے پیچھے  
 ہے۔ پس اسی وجہ سے پل صراط سے گذر کر جنت میں جایا جائے  
 گا۔“

## قیامت کے دن جہنم سے انبیاء علیہم السلام اور فرشتوں کا خوف

حضرت معاذؓ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: قیامت کے دن جہنم کو کہاں سے لایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے ساتویں زمین سے لایا جائے گا، اس کی ستر ہزار لگا میں ہوں گی۔ ہر لگام پر ستر ہزار فرشتے ہوں گے۔ وہ پکارے گی: میرے اہل آجائیں! میرے اہل آجائیں! پس جب وہ بندوں سے ایک ہزار سال کی مسافت پر ہوگی تو ایک لمبا سانس لے گی جس سے ہر مقرب فرشتہ اور نبی مرسل گھٹنوں کے بل گر جائے گا اور کہے گا: اے مرے رب! مجھے بچا! مجھے بچا!۔ (اخرجہ ابن جریر فی تفسیرہ)

حضرت ضحاکؓ نے ارشاد باری تعالیٰ: **وفی السماء رزقکم وما توعدون** (اور تمہارا رزق اور جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے سب آسمان میں ہے۔) (الذاریات: ۲۲) کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ **وفی السماء رزقکم** سے مراد بارش اور **وما توعدون** سے جنت اور جہنم مراد ہے۔ (اخرجہ ابو الشیخ فی العظمۃ)

## سمندر کو جہنم بنا کر جہنم میں شامل کر دیا جائے گا

حضرت یعلیٰ بن امیہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: البحر هو جہنم (اخرجہ احمد والبیہقی) سمندر ہی جہنم ہے۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿لا یرکب البحر الا غازی و حاج او معتمر فان تحت

البحر ناراً﴾ (اخرجہ البیہقی)

”سمندر میں صرف غازی: حاجی یا عمرہ کرنے والا سفر کرے۔ بے

شک سمندر کے نیچے آگ ہے۔“

حضرت علیؓ بن ابی طالب نے فرمایا: میں نے فلاں یہودی سے زیادہ کسی یہودی کو سچا نہیں دیکھا۔ اس کا یہ گمان ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ کا جہنم سمندر ہے۔ پس جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس میں سورج چاند اور ستاروں کو ڈالیں گے،

پھر مغرب کی طرف سے ہوا چلی گی جس سے سمندر آگ بن جائیں گے۔

(اخرجه ابو الشيخ فى العظمة والبيهقى)

حضرت وہبؒ فرماتے ہیں کہ جب قیامت قائم ہوگی تو فلق کو جو جہنم کا پردہ ہے حکم ہوگا کہ وہ جہنم سے ہٹ جائے۔ اس سے آگ نکلے گی۔ جب وہ آگ جہنم کے کنارے کو ڈھانپے ہوئے سمندر پر پہنچے گی تو اسے آنکھ جھپکنے سے بھی پہلے خشک کر دے گی اور وہ سمندر اب جہنم اور سات زمینوں کے درمیان پردہ ہے۔ پس وہ جہنم کی ایک چنگاری بن جائے گا۔ (اخرجه البیهقی فی الشعب)

### ﴿جہنم کے دروازے﴾

اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا:

﴿لَهَا سَبْعَةُ ابوابٍ لِّكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ مَقْصُومٌ﴾ (الحجر: ۴۴)

”جس کے سات دروازے ہیں۔ ہر دروازے کے لئے ان لوگوں کے الگ الگ حصے ہیں۔“

نیز ارشاد فرمایا:

﴿حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ وَهَافَتْ حَتَّىٰ ابْوَابُهَا﴾ (الزمر: ۷۱)

”یہاں تک کہ جب دوزخ کے پاس پہنچیں گے تو اسکے دروازے کھول دیئے جاویں گے۔“

### جہنم کے دروازوں کے نام

حضرت ابن عباسؓ ارشاد باری تعالیٰ: لَهَا سَبْعَةُ ابوابٍ کی تفسیر میں فرماتے

ہیں کہ وہ (۱) سعیر (۲) لظی (۳) حطمہ (۴) سقر (۵) جحیم (۶) ہادیہ (۷) جہنم ہیں۔ ان سب سے پست جہنم ہے۔ (اخرجه ابن ابی حاتم)

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں: دوزخ کا پہلا درجہ جہنم ہے۔ اس درجہ میں دیگر درجوں کے مقابلہ میں سب سے ہلکا عذاب ہے۔ یہ درجہ اس امت کے گنہگاروں کے

ساتھ خاص ہے۔ اور اس کا یہ نام اس لئے ہے کہ..... پس ان کا گوشت کھالے گی۔ اور ہاویہ سب سے زیادہ گہرا درجہ ہے۔

### جہنم کے دروازے اوپر نیچے ہیں

حضرت علیؓ بن ابی طالب نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھا اور اس کی انگلیوں کو کشادہ کیا اور فرمایا: جہنم کے دروازے اس طرح ہیں۔ یعنی ایک دروازہ پر دوسرا دروازہ۔ سات دروازے پہلے درجہ کے، پھر سات دوسرے درجہ کے، پھر سات تیسرے کے، پھر سات چوتھے کے، پھر سات پانچویں کے، پھر سات چھٹے کے، پھر سات ساتویں کے۔ (اخر جہ ہنادو ابن المبارک واحمدو الثلاثة)

### سات حوامیم سے جہنم کے ساتوں دروازے بند

حضرت خلیل بن مروہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہ سوتے تھے جب تک سورۃ تبارک اور رحم سجدہ نہ پڑھ لیتے تھے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: حوامیم سات ہیں، اور جہنم کے دروازے بھی سات ہیں، جہنم، ہطمہ، لظی، سقر، سعیر، ہاویہ اور جحیم۔ ان میں سے ہر رحم قیامت کے دن آئے گی اور ان دروازوں میں سے ایک دروازہ پر کھڑی ہو جائیگی۔ پھر کہے گی: اے اللہ! اس دروازہ میں اسے نہ داخل کریں جو مجھ پر ایمان لاتا تھا اور مجھے پڑھتا تھا۔ (اخر جہ البیہقی)

### مسلمانوں پر تلوار اٹھانے والے کا دروازہ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿لجہنم سبعة ابواب باب منها لمن سل السيف على

(اخر جہ الترمذی)

امتی﴾

”جہنم کے سات دروازے ہیں، ایک ان میں سے اس کے لئے

ہے جو میری امت پر تلوار اٹھائے گا۔“

## زانیوں کا دروازہ

حضرت عطاء خراسانیؒ فرماتے ہیں: جہنم کے کئی دروازے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ غم و حزن اور گرمی والا اور بدبودار ترین ان زانیوں کے لئے ہے جو علم کے بعد زنا کے مرتکب ہوئے۔ (اخرجہ ابو نعیم)

## دروازہ کھلنے کے وقت جہنم سے زیادہ پناہ مانگنی چاہئے

حضرت مسروقؒ فرماتے ہیں: سب سے زیادہ جہنم سے اس وقت پناہ مانگنی جانی چاہئے جب اس کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ (اخرجہ سعید ابن منصور)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ سورج جہنم سے شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ پس وہ آسمان پر تھوڑا سا بلند ہوتا ہے تو اس کے لئے جہنم کا ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب دو پہر ہوتی ہے تو جہنم کے سب دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اخرجہ الطبرانی بسند حسن)

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿لَا تَصْلُوا نِصْفَ النَّهَارِ فَإِنَّهَا عِنْدَهُ تَسْجِرُ جَهَنَّمَ﴾

(اخرجہ احمد)

”نصف النہار کے وقت نماز نہ پڑھو! بے شک اس وقت جہنم کو دھکا یا جاتا ہے۔“

## جمعہ کے دن جہنم نہیں دھکائی جاتی

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

﴿إِنَّ جَهَنَّمَ تَسْعَرُ كُلَّ يَوْمٍ وَتَفْتَحُ أَبْوَابُهَا إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ﴾

فانہا لا تفتح ابوابها ولا تسعر ﴿﴾ (اخرجہ ابو نعیم)

”جہنم ہر روز بھڑکائی جاتی ہے اور روزانہ اس کے دروازے کھولے جاتے ہیں، مگر جمعہ کے دن اس کے دروازے نہیں کھولے جاتے،



اور نہ اسے دہکایا جاتا ہے۔“

## ﴿جہنم کے داروغے﴾

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿عليها تسعة عشر وما جعلنا أصحاب النار الا ملائكة

وما جعلنا عدتهم الا فتنة للذين كفروا﴾ (المذثر: ۳۰، ۳۱)

”اس پر انیس فرشتے ہوں گے۔ اور ہم نے دوزخ کے کارکن صرف فرشتے بنائے ہیں۔ اور ہم نے جو ان کی تعداد صرف ایسی رکھی ہے جو کافروں کی گمراہی کا ذریعہ ہو۔“

اور فرمایا:

﴿وقال الذين في النار لخزنة جهنم﴾ (المومن: ۴۹)

”اور جتنے لوگ دوزخ میں ہوں گے جہنم کے موکل فرشتوں سے کہیں گے۔“

اور ارشاد فرمایا:

﴿سندع الزبانية﴾ (العلق: ۱۸)

”ہم بھی دوزخ کے پیادوں کو بلا لیں گے۔“

اور ارشاد فرمایا:

﴿عليها ملائكة غلاظ شداد لا يعصون الله ما امرهم

ويفعلون ما يؤمرون﴾ (التحریم: ۶)

”جس پر تند و مضبوط فرشتے ہیں جو خدا کی نافرمانی نہیں کرتے کسی بات میں جو ان کو حکم دیا جاتا ہے۔ جو کچھ ان کو حکم دیا جاتا ہے اسکو بجالاتے ہیں۔“

## جہنم کے نگران انیس فرشتے ہوں گے

قبیلہ بنی تمیم کے ایک صاحب فرماتے ہیں: ہم حضرت ابوالعوامؓ کے پاس تھے، انہوں نے یہ آیت تلاوت کی: علیہا تسعة عشر (اس پر انیس فرشتے ہوں گے) (المندر: ۳۰) اور فرمایا: تم کیا کہتے ہو؟ انیس فرشتے یا انیس ہزار فرشتے؟ میں نے کہا: نہیں! بلکہ انیس فرشتے۔ انہوں نے کہا کہ تم نے یہ کہاں سے جان لیا؟ میں نے کہا: اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وما جعلنا عدتهم الا تسعة للذين كفروا (اور ہم نے جو ان کی تعداد صرف ایسی رکھی ہے جو کافروں کی گمراہی کا ذریعہ ہو۔) (المندر: ۳۱) حضرت ابوالعوامؓ نے فرمایا: تم نے سچ کہا، ان کے لئے انیس فرشتے ہی ہوں گے، ان میں سے ہر ایک کے دو کندھوں کے درمیان اتنا اتنا فاصلہ ہوگا۔ (اخرجه ابن المبارک والبیہقی)

## داروغہ جہنم کی جسامت

حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جہنم کے داروغوں کے متعلق ارشاد فرمایا:

﴿ما بین منکبى احدهم کما بین المشرق والمغرب﴾

(اخرجه ابن وہب)

”ان میں سے ہر ایک کے دونوں کندھوں کے درمیان مشرق

اور مغرب جتنا فاصلہ ہے۔“

حضرت طاؤسؓ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مالک کو پیدا کیا، اور جتنے جہنمی ہیں اتنی ہی اس کی انگلیاں پیدا فرمائیں۔ پس مالک ہر جہنمی کو ایک انگلی سے عذاب دے گا۔ اللہ کی قسم! اگر مالک اپنی ایک انگلی آسمان پر رکھ دے تو آسمان پکھل جائے۔

(اخرجه فی عیون الاخبار)

## ﴿جہنم کی دیواریں﴾

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿احاط بهم سرادقہا﴾ (کہف: ۳۰)  
 ”اس آگ کی قاتیں ان کو گھیرے ہوں گی۔“

## جہنم کی دیواروں کی لمبائی

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
 ﴿لسرادق النار اربعة جدر کشف کل جدار مسيرة  
 اربعین سنة﴾ (اخرجه الترمذی الحاکم وصححه واحمد)  
 ”جہنم کے قاتوں کی چار موٹی دیواریں ہیں، ہر دیوار چالیس سال  
 کی مسافت کے برابر ہے۔“

## ﴿جہنم کی وادیاں، سانپ، بچھو اور پہاڑ﴾

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ویل لکل همزة خرابی ہے ہر طعنہ دینے والے  
 عیب چننے والے کی (الهمزة: ۱) اور ارشاد فرمایا: فسوف یلقون غیا سو آگے دیکھ لیں  
 گے گمراہی کو (المريم: ۵۹) اور ارشاد فرمایا: ومن یفعل ذلک یلق اثمًا اور کرے یہ  
 کام وہ جا پڑا گناہ میں (فرقان: ۲۸) اور ارشاد فرمایا: فسحقًا لصحاب السعیر اب  
 دفع ہو جائیں دوزخ والے (ملک: ۱۱) اور ارشاد فرمایا: قل اعوذ برب الفلق تو کہ  
 میں پناہ میں آیا صبح کے رب کی (فلق: ۱) اور ارشاد فرمایا: سارہقہ صعودا اب اس سے  
 چڑھاؤں گا بڑی چڑھائی (مدثر: ۱۷) نیز ارشاد فرمایا: وجعلنا بینہم موبقا۔

## جہنم کی وادیاں ویل آٹام اور سحق

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ﴿ویل وادفی جہنم یہوی بہ الکافر اربعین خریفًا قبل

ان یبلغ قصره والصعود جبل فی النار یصعد علیہ سبعین  
خریفاً ثم یهوی وهو کذلک ابدًا ﴿۱﴾

(اخرجه احمد والترمذی وابن جریر وابن حاتم وابن ابی حبان  
والحاکم وصححه والبیہقی وابن ابی الدنیا وهناد)

”ویل جہنم میں ایک وادی ہے۔ کافر اپنے ٹھکانے پر پہنچنے سے پہلے  
اس میں چالیس سال تک گرتا رہے گا۔ اور صعود جہنم میں ایک  
پہاڑ ہے کافر اس پر ستر سال چڑھے گا پھر اس سے گرے گا۔ اور وہ  
اس میں ہمیشہ اسی طرح رہے گا۔“

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ویل جہنم میں ایک وادی ہے جس  
میں دوزخ والوں کی پیپ بہتی ہے، جسے جھٹلانے والوں کے لئے بنایا گیا ہے۔

(اخرجه سعید ابن منصور وابن المنذر والبیہقی)

حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا الویل  
جبل فی النار (ویل جہنم میں ایک پہاڑ ہے)۔ (اخرجه ابن جریر)

### ویل جہنم میں ایک پہاڑ کا نام ہے

حضرت براء بن عازبؓ سے فسوف یلقون غیا کی تفسیر میں منقول ہے کہ  
انہوں نے فرمایا: غی جہنم میں ایک وادی ہے جو بہت گہری اور بدبودار ہے۔ (اخرجه البیہقی)  
حضرت عمرؓ سے یلق اثاما کی تفسیر میں منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: اثام جہنم  
میں ایک وادی ہے۔ (اخرجه ابن ابی حاتم)

### جہنم کی وادیوں میں پیپ بہتی ہے

حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ایک چٹان  
جس کا وزن سواوقیہ ہو، اسے جہنم کے کنارے سے پھینکا جائے تو وہ اس کی گہرائی میں  
ستر سال تک بھی نہیں پہنچے گی، پھر وہ غی اور اثام تک پہنچے گی، میں نے کہا کہ غی اور اثام

کیا ہیں؟ فرمایا: جہنم کے سب سے نچلے حصہ میں دو نہریں ہیں، ان میں اہل جہنم کی پیپ بہتی ہے۔ اور وہ دونوں وہی ہیں جن کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا ہے۔ فسوف یلقون غیا (سو آگے ملے گی گرائی)۔ (مریم: ۵۹) اور ومن یفعل ذلک یلق اٹاما۔ جو کوئی یہ کام کرے وہ بھرے گا گناہ سے۔ (فرقان: ۲۸)

(اخرجہ ابن جریر والبیہقی والطبرانی)

حضرت عمرو بکالیؓ وجعلنا بینہم موبقا کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ موبق ایک بہت گہری وادی ہے۔ قیامت کے دن اس کے ذریعہ سے اہل اسلام اور دوسرے لوگوں میں فرق کیا جائے گا۔ (اخرجہ ابن جریر)

### جہنم کی وادیوں میں موجود سانپ بچھو

حضرت شفاء الاصمعیؓ فرماتے ہیں: جہنم میں ایک پہاڑ ہے جسے صعود کہتے ہیں۔ کنار اس کی بلندی تک پہنچنے کے لئے اس پر چالیس سال تک چڑھتا رہے گا۔ اور جہنم میں ایک جگہ ہے جسے ہوئی کہتے ہیں۔ کافر کو اس میں پھینکا جائے گا تو وہ اس کی تہہ میں پہنچنے کے لئے چالیس سال تک نیچے گرتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ومن یحلل علیہ غضبی فقد ہوی اور جہنم میں ایک وادی ہے جسے اٹام کہتے ہیں۔ اس میں ایسے سانپ اور بچھو ہیں جن میں سے ہر ایک کی پشت میں ستر منکوں کی مقدار کے برابر ہر ہے۔ اور اس میں ایسے بچھو ہیں جو پالان باندھی ہوئی مادہ خچر کی مثل ہیں۔ اور جہنم میں ایک وادی ہے جسے غی کہتے ہیں اس میں پیپ اور خون بہتا ہے۔ (اخرجہ ابن المبارک)

حضرت سعید بن جبیرؓ سے ارشاد باری تعالیٰ فسحقا لصاحب السعیر اب دفع ہو جائیں دوزخ والے (ملک: ۱۱) کی تفسیر میں مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: سلق جہنم میں ایک وادی ہے۔ (اخرجہ ابن ابی حاتم و ابو نعیم)

### صعود پہاڑ پر کافر کو عذاب

حضرت ابو سعیدؓ سے سار حقہ صعود کی تفسیر میں مروی ہے کہ آنحضرت

ﷺ نے فرمایا:

﴿جبل فی النار یکلف الکافر ان یصعده فاذا وضع یدہ ذابت فاذا رفعها عادت واذا وضع رجله علیہ ذابت واذا رفعها عادت﴾ (اخرجه ابن جریر وابن ابی حاتم والبیہقی)  
 ”صعود جہنم میں ایک پہاڑ ہے۔ کافر کو اس کے اوپر چڑھنے پر مجبور کیا جائے گا۔ پس جب وہ اپنا ہاتھ اس پر رکھے گا تو اس کا ہاتھ پگھل جائے گا اور جب ہاتھ اٹھائے گا تو پہلے جیسا ہو جائے گا۔ اور جب اس پر اپنا پاؤں رکھے گا تو اس کا پاؤں پگھل جائے گا اور جب پاؤں اٹھائے گا تو پہلے جیسا ہو جائے گا۔“

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ صعود جہنم کی ایک چٹان ہے جس پر کافر کو منہ کے بل کھینٹا جائے گا۔ (اخرجه ابن ابی حاتم)

### فلق کے کھلنے سے تمام اہل جہنم چیخ اٹھیں گے

حضرت عبدالجبار خولائیؒ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے ایک صحابیؓ ہمارے پاس دمشق آئے۔ انہوں نے جب دیکھا کہ لوگ دنیا میں مشغول ہیں، فرمایا: اس دنیا نے انہیں کیا فائدہ پہنچایا؟ کیا ان کے پیچھے فلُق نہیں ہے؟ ان سے پوچھا گیا کہ فلُق کیا ہے؟ فرمایا: جہنم میں ایک کنواں ہے، جب اسے کھولا جائے گا تو جہنمی اس سے بھاگیں گے۔ (اخرجه جریر والبیہقی)

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ فلُق جہنم میں ایک گھر ہے جب اسے کھولا جائے گا تو اہل دوزخ اس کی گرمی سے چیخ اٹھیں گے۔ (اخرجه ابن ابی حاتم وابن جریر)  
 حضرت ابو موسیٰ اشعرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان فی جہنم وادیٰ وفی الوادی بشر یقال لہ ہبہب حق علی اللہ عزوجل ان یرسکنہ کل جبار﴾

(اخرجه الطبرانی والحاکم والبیہقی)

”جہنم میں ایک وادی ہے اور اس وادی میں ایک کنواں ہے جسے

ہمیب کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہر سرکش کو اس میں ٹھہرائیں گے۔“

### ریاء کا قراء کا ٹھکانہ

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿تَعُوذُوا بِاللّٰهِ مَنْ جَبَّ الْحَزَنُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا جَبَّ  
الْحَزَنُ قَالَ وَادَفَى جَهَنَّمَ تَعُوذُ مِنْهُ جَهَنَّمَ كُلُّ يَوْمٍ  
سَبْعِينَ مَرَّةً وَعَدَهُ اللّٰهُ تَعَالَى لِلْقَرَاءِ الْمَرَاتِينَ اِعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهُ  
بِمَنْهٍ وَكَرَمِهِ﴾ (اخرجه البيهقي)

”جب الحزن سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! جب الحزن کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے۔ جہنم اس سے ہر روز ستر مرتبہ پناہ مانگتی ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے ریاء کا قراء کے لئے تیار کیا ہے۔“

حضرت ابو ہریرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب الحزن سے پناہ مانگو! صحابہؓ نے کہا کہ جب الحزن کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: واد فسی جہنم يتعوذ منه جہنم کل يوم مائة مرة جہنم میں ایک وادی ہے۔ جہنم اس سے ہر روز سو (۱۰۰) مرتبہ پناہ مانگتی ہے، (اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ چار سو (۴۰۰) مرتبہ پناہ مانگتی ہے)، کہا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اس میں کون داخل ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: القراء المراؤن باعمالہم کہ وہ قاری جو اپنے اعمال کو دکھلاتے تھے۔ (اخرجه الترمذی وابن ماجہ)

### تین آدمیوں پر غضب خداوندی

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ثَلَاثَةٌ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَكْلِمُهُمْ  
وَهُمْ فِي الْمَنَسَاوِ الْمَنَسَاوِ بَنُو فِی جَهَنَّمَ الْمَكْذِبُ بِالْقَدْرِ  
وَالْمُبْتَدِعُ فِي دِينِ اللّٰهِ وَمَدْمَنُ الْخَمْرِ﴾

تین لوگوں پر اللہ تبارک و تعالیٰ غصے ہوں گے۔ نہ ان کی طرف دیکھیں گے، اور نہ ان سے بات کریں گے۔ وہ منسا میں ہوں گے اور منسا جہنم میں ایک کنواں ہے۔

(۱) تقدیر کو جھٹلانے والا (۲) اللہ کے دین میں بدعت ایجاد کرنے والا (۳)

شراب کا دہنی۔ (اخرجه الخطیب فی الروایۃ)

### جہنم میں کس قدر عذاب ہوگا؟

حضرت نفیر بن محمدؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿ان فی جہنم لسبعین الف واد فی کل واد سبعون الف شعب فی کل شعب سبعون الف دار فی کل دار سبعون الف بیت فی کل بیت سبعون الف بنو فی کل بنو ثعبان فی شذق کل ثعبان سبعون الف عقرب لا ینتہی الکافر والمنافق حتی یواقع ذلک کلہ﴾

(اخرجه البخاری فی التاریخ وابن عساکر والبیہقی وابن مندہ)

”جہنم میں ستر ہزار وادیاں ہیں، اور ہر وادی میں ستر ہزار گھاٹیاں ہیں، ہر گھاٹی میں ستر ہزار گھر ہیں، ہر گھر میں ستر ہزار کمرے ہیں، ہر کمرے میں ستر ہزار کنویں ہیں، اور ہر کنویں میں اڑدھے ہیں، اور ہر اڑدھے کے منہ میں ستر ہزار بچھو ہیں۔ کافروں اور منافقوں کو ان میں ڈالا جائے گا، اور یہ سب انہیں ڈسیں گے۔“

### جہنم کے تنور کی تنگی

حضرت حمید بن ہلال سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان فی جہنم تنانیر ضیقہا کضیق زج احدکم فی

الارض یضیق علی قوم باعمالہم﴾ (اخرجه ابو نعیم)

”جہنم میں ایسے تنور ہیں جن کی تنگی نیزے کو زمین نے گاڑنے کی طرح ہے (یعنی جیسے نیزے کو زمین گاڑا جاتا ہے اور وہ تنگ



ہو جاتا ہے) اور وہ تور لوگوں پر ان کے اعمال کی وجہ سے تنگ ہوں گے۔“

### جہنم بھی جہنم کا عذاب برداشت نہیں کر سکتی

حضرت کعبؓ سے روایت ہے کہ جہنم میں ایک کنواں ہے، جس کا دروازہ جب سے اللہ تعالیٰ نے اس کو پیدا فرمایا ہے آج تک نہیں کھولا گیا۔ خبردار! اس کے شر سے جو اس کنویں کے اندر ہے اللہ کی پناہ مانگو! اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ اس کے اندر اللہ عز و جل کا ایسا عذاب ہے کہ جس کو جہنم بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ اور وہ جہنم کی سب سے ٹپلی تہہ ہے۔ (اخرجہ ابن وہب)

### جہنم کی گہرائی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس موجود تھے کہ ہم نے ایک خطرناک آواز سنی۔ نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کیسی آواز ہے؟ ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿هَذَا حَجَرُ ارْسَل فِي جَهَنَّمَ مِنْذُ سَبْعِينَ عَامًا فَهُوَ يَهُوِي

فِي النَّارِ إِلَى الْآنَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَعْرِهَا﴾ (اخرجہ مسلم)

”یہ ایک پتھر کی آواز ہے جو آج سے ستر سال پہلے جہنم میں

گرایا گیا تھا۔ پس وہ ستر سال تک اس میں گرتا رہا یہاں تک کہ وہ

آج اس کی تہہ تک پہنچا ہے۔“

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کسی چیز کے

گرنے کی آواز سنی۔ پس آپ ﷺ کے پاس حضرت جبریلؑ تشریف لائے، تو آپ

نے فرمایا: اے جبریلؑ! یہ کیسی آواز تھی؟ جبریلؑ امین نے فرمایا: یہ ایک چٹان تھی جس

کو ستر سال قبل جہنم کے کنارے سے گرایا گیا تھا وہ اس وقت اس کی تہہ تک پہنچی ہے۔ پس

اللہ جل شانہ نے چاہا کہ اس کی آواز آپ کو سنادیں۔ اس واقعہ کے بعد رسول اللہ ﷺ

کو ساری زندگی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا، یہاں تک آپ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے۔ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

حضرت عتبہ بن غزوہؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿ان الصخرة العظيمة تلقى في شفير جهنم فتھوی فیھا سبعین عام وما تقضى الى قرارھا﴾

”بے شک ایک بڑی چٹان جہنم کے کنارے سے جہنم میں گرائی گئی، وہ ستر سال اس میں گرتی رہی اور اس کی تہہ کو نہ پہنچ سکی۔“

حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے: جہنم کا ذکر کثرت سے کیا کرو! بے شک اس کی گرمی بہت سخت ہے، اور اس کی تہہ بہت دور ہے اور اس کے کندھے لوہے کے ہیں۔

(اخرجه الطبرانی والترمذی)

زبان کا غلط استعمال جہنم میں جانے کا سبب ہے

حضرت ابو ہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿ان العبد یتکلم بالكلمة ما یتبین فیھا یزل بها فی النار ابعدا ما بین المشرق والمغرب﴾ (اخرجه الشیخان)

”بے شک آدمی ایک کلمہ کی وجہ سے جو اس نے کلام میں کہا مشرق و مغرب کی درمیانی فاصلہ سے زیادہ آگ میں دور جا گرتا ہے۔“

﴿جہنم کی گرمی سردی اور انگارے وغیرہ﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فاتقوا النار التي وقودھا الناس والحجارة اعدت

(بقرہ: ۲۴)

للکافرین﴾

”پھر جو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں تیار کی ہوئی ہے کافروں کے واسطے۔“

## جہنم میں گندھک کے پہاڑ

حضرت ابن مسعودؓ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: اس سے مراد گندھک کا پتھر ہے، جسے اللہ نے جیسا چاہا ویسا ہی بنایا ہے۔ (اخرجہ عبدالرزاق فی تفسیرہ وابن جریر وابن ابی حاتم وھناد والحاکم وصححہ والبیہقی)

حضرت ابن عباسؓ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: اس سے مراد جہنم میں سیاہ گندھک سے بنا ہوا پتھر ہے۔ آگ کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ بھی کافروں کا عذاب دیا جائے گا۔ (اخرجہ ابن جریر)

حضرت عمرو بن ميمونؓ نے فرمایا: یہ پتھر گندھک سے بنا ہوا ہے، اس کو اللہ تعالیٰ نے اس دن پیدا کیا جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اسے کافروں کے لئے تیار کر رکھا ہے۔ (اخرجہ ابن جریر)

## گندھک کے پہاڑ کے ساتھ کیوں عذاب دیا جائے گا

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں: گندھک سے اس لئے عذاب دیا جائے گا کیونکہ اس میں پانچ ایسی صفات پائی جاتی ہیں جو اور پتھروں میں نہیں پائی جاتیں (۱) جلدی جلنا (۲) بدبودار ہونا (۳) زیادہ دھواں دار ہونا (۴) جسم کے ساتھ زیادہ چمٹنا (۵) گرم ہونے کے بعد شدت کے ساتھ جلانا۔

امام قرطبیؒ اور بعض مفسرین فرماتے ہیں: کہ اس سے صرف کفار کو عذاب دیا جائے گا۔

## جہنم کی آگ سیاہ اور تاریک ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آیت مبارکہ وقودھا الناس والحجارة کی تلاوت فرمائی، پھر فرمایا:

﴿واقود علیہا الف عام حتی احموت والف عام حتی ابیضت والف عام حتی اسودت فہی سوداء مظلمة لا

﴿یظفیٰ لہما﴾

(اخرجه البیہقی والاصفہانی)

جہنم کی آگ کو ہزار سال تک دھکایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہو گئی ، پھر ہزار سال تک دھکایا یہاں تک کہ وہ سفید ہو گئی ، پھر ہزار سال تک دھکایا یہاں تک کہ وہ سیاہ ترین ہو گئی ، اور اب وہ تاریک ترین ہے۔ اس کے انگاروں کو نہیں بجھایا جائے گا۔

جہنم کی آگ دنیاوی آگ سے ستر گنا زیادہ سخت ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿نار بنی آدم التی یوقدون جزء من سبعین جزء من نار

جہنم﴾

”بنی آدم جو آگ دھکاتے ہیں وہ جہنم کی آگ کا سترواں

جزء ہے۔“

صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ۔ یہ دنیاوی آگ بھی کافی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿فانہا فضلت علیہا بتسعة وستین جزء کلہا مثل

حرہا﴾ (اخرجه الشیخان)

”بے شک جہنم کی آگ کو اس پر اہتر جزوں کے ساتھ فضیلت دی

گئی ہے جس کا ہر جز اس آگ کی مثل ہے۔“

حضرت انسؓ نے آپ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے جہنم کی

آگ کا ذکر کیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿انہا لجزء من سبعین جزء امن نار جہنم وما وصلت

الیکم حتی نضجت مرتین بالماء لتضی لکم ونار

جہنم سوداء مظلمة﴾ (اخرجه البزار)

”بے شک تمہاری دنیاوی آگ سوم جہنم کا سترواں حصہ ہے۔ پہلے

اس پر پانی کا دو مرتبہ چھڑکاؤ کیا گیا پھر وہ تمہارے پاس پہنچی تاکہ

تمہارے لئے روشن ہو سکے اور جہنم کی آگ سیاہ تاریک ہے۔“

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان نارکم جزء من سبعین جزءا من سموم جہنم﴾ (اخرجه البزار)

”جہنم بے شک تمہاری آگ سموم جہنم کا حصہ ہے۔“

## گرمی، سردی کا حقیقی سبب

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿اشتکت النار الى ربها فقالت يا رب اكل بعضی بعضا

فاذن لها بنفسین نفس فی الشتاء ونفس فی الصيف

فاشد ما تجلدون من الحر من حرها واشد ما تجلدون من

البرد من زمهریرها﴾ (اخرجه الشيخان)

”آگ نے اللہ کے سامنے شکایت کی اور کہا: اے میرے

پروردگار! میرے ایک حصہ نے دوسرے کو کھالیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے

اس کو دوسرے سانس لینے اجازت دیدی۔ ایک سانس سردی میں

اور ایک گرمی میں۔ پس تم جو گرمی کی شدت پاتے ہو یہ جہنم کی گرمی

سے ہے اور تم جو سردی کی سختی پاتے ہو یہ جہنم کی سردی سے ہے۔“

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان شدة الحر من فيح جهنم فابردوا عن الصلوة﴾

(اخرجه البزار)

”بے شک گرمی کی سختی جہنم کے سانس ہے پس تم نماز ظہر کو ٹھنڈا کر

کے پڑھا کرو۔“

## جہنم سے پناہ مانگئے

حضرت ابوسعیدؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جب سخت گرمی کا دن ہوتا ہے تو بندہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ آج کتنی سخت گرمی ہے! اے اللہ!

مجھے جہنم کی آگ سے بچا لیجئے! تو اللہ تبارک و تعالیٰ جہنم سے فرماتے ہیں: بے شک میرے بندے نے تجھ سے میری پناہ چاہی ہے اور بے شک میں نے اس کو پناہ دے دی۔ اور جب سخت سردی کا دن ہوتا ہے تو بندہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ آج کتنی سخت سردی ہے! اے اللہ! مجھے جہنم کی ٹھنڈک سے بچا لیجئے! تو اللہ تعالیٰ جہنم سے فرماتے ہیں: بے شک میرے بندے نے تیری ٹھنڈک سے میری پناہ طلب کی ہے اور میں نے اس کو پناہ دے دی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! جہنم کی سردی (زمہریر) کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک کنواں ہے جس میں کافر کو پھینکا جائے گا، وہاں کی سخت سردی کی وجہ سے کافر کے جسم کے اعضاء ایک دوسرے میں داخل ہو جائیں گے۔ (اخرجه البيهقي)

حضرت ابن عباسؓ و ابن عمرؓ و رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿الحمى من فيح جهنم فابردوها بالماء﴾ (اخرجه البخارى)  
 ”بخار جہنم کی گرمی سے ہوتا ہے پس اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔“

## جہنم کے انگارے

حضرت سلیمانؑ فرماتے ہیں کہ جہنم سخت تاریک ہے اس کے انگارے اور چنگاریاں روشن نہیں ہیں۔ (اخرجه ابن المبارك و هناد)

حضرت ابن مسعودؓ ”انہا ترمی بشرور کا القصر“ (مرسلات ۳۲) ”وہ آگ پھینکتی ہے چنگاریاں جیسے محل۔“ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ (یعنی انگارے) درختوں اور پہاڑوں کی مثل نہیں ہوں گے بلکہ شہروں اور قلعوں کی مانند ہوں گے۔

(اخرجه الضیاء فی صفة النار)

## جہنمیوں کا لباس

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلا شخص جسے دوزخ کا لباس پہنایا جائے گا وہ ابلیس ہوگا۔ پس وہ اس کو اپنی ابروؤں پر رکھے گا اور اس کو پیچھے سے آگ کی طرف ہانکا جا رہا ہوگا اور اس کے بعد اس کی ذریت کو بھی۔ شیطان پکارے

گا: ہائے موت! اس کی ذریت بھی پکارے گی: ہائے موت! یہاں تک کہ وہ آگ پر پہنچیں گے تو شیطان پھر پکارے گا: ہائے موت! اس کی ذریت بھی پکارے گی: ہائے موت! پس ان سے کہا جائے گا: لاتدعوا اليوم ثبورا واحدا وادعوا ثبورا كثيرا .

(اخرجه احمد والبخاری وابن ابی حاتم والبیہقی بسند صحیح)

حضرت وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں: اہل جہنم کو لباس پہنایا جائے گا لیکن ان کیلئے نگار رہنا ہی بہتر ہوگا، اور ان کو زندگی عطا کی جائے گی لیکن ان کے لئے موت ہی زندگی سے بہتر ہوگی۔ (اخرجه ابوالنعیم)

### نوحہ کرنے والی کا لباس

حضرت ابو مالک اشعریؒ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿النائحة اذا لم تتب قبل موتها تقام يوم القيامة وعليها سربال من قطران ودرع من جرب نوحہ کرنے والی عورت اگر توبہ کرنے سے قبل مرجائے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں اٹھائی جائے گی کہ اس پر گندھک کا کرتہ ہوگا اور خارش والی اوڑھنی۔ (اخرجه مسلم)

اور امام ابن ماجہؒ نے اس روایت کو ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے کہ نوحہ گر عورت جو بغیر توبہ کئے مرجائے تو وہ اس حال میں محشور ہوگی کہ اس پر گندھک کا کرتہ ہوگا اور آگ کے شعلوں کا دوپٹہ۔ (اخرجه ابن ماجہ)

### جہنم کے بستر

حضرت محمد بن کعب القرطبیؒ فرماں باری تعالیٰ: لهم من جہنم مہاد کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اس سے بستر مراد ہیں اور وہ من فوقہم غواش سے لحاف مراد ہیں۔ (اخرجه ہناد)

حضرت بریدہؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اس نے لوہے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مالمی اری علیک حلیۃ اہل النار کیا بات ہے میں تم پر اہل جہنم کا زیور دیکھ رہا ہوں؟ (اخرجه الترمذی والنسائی)

## ﴿جہنم کی بیڑیاں، طوق اور زنجیریں﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے: خذوه فغلوه اس کو پکڑو پھر طوق ڈالو (حافہ: ۳۰)  
اور ارشاد باری تعالیٰ ہے وتسرى المجرمين، اور ارشاد باری تعالیٰ ہے ان لدینا  
انکالا، البتہ ہمارے پا بیڑیاں ہیں (مزمّل: ۱۲) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ویؤخذ  
بالنواصی . پھر پکڑا جاوے گا ماتھے کے بال سے۔ (رحمن: ۴۱)

### جہنمی کو زنجیر میں پرو کر بھونا جائے گا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اہل جہنم کے پانچ خانہ کے مقام سے زنجیر داخل  
کی جائے گی اور حلق سے نکالی جائے گی۔ پھر ان کو زنجیر میں اس طرح پرویا جائے گا جیسے ٹڈی  
کو بھوننے کے لئے لکڑی میں پرویا جاتا ہے۔ (اخرجہ ابن ابی حاتم من طریق ابن جریر)

حضرت نوف شامیؒ فرمان باری تعالیٰ فی سلسلۃ ذرعہا سبعون ذراعا،  
ایک زنجیر میں جس کا طول ستر گز ہے اس کو جکڑ دو (حافہ: ۳۲) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ  
ایک ذراع ستر باع کا ہوگا اور ایک باع کی مقدار یہاں سے مکہ تک ہے، وہ اس وقت کوفہ  
میں تھے۔ (اخرجہ ہناد ابن المبارک)

حضرت محمد بن منکدرؒ فرماتے ہیں کہ اگر دنیا کا سارا لوہا جو گذر چکا وہ اور جو باقی  
ہے وہ جمع کر لیا جائے تو وہ اہل جہنم کو پہنائی جانے والی بیڑیوں کی ایک کڑی کے برابر بھی  
نہیں ہو سکتا۔ (اخرجہ ابو نعیم)

### جہنم کے ہتھوڑے

حضرت ابن عباسؓ فرمان باری تعالیٰ ولہم مقامع من حدید (اور ان کے  
واسطے ہتھوڑے ہیں لوہے کے) (حج: ۲۱) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ لوہے کے ان ہتھوڑوں  
سے اہل جہنم کو مارا جائے گا، پس وہ موت، موت پکڑتے ہوں گے۔ (اخرجہ ابن ابی حاتم)  
حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
﴿لوان مقمعا من حدید وضع فی الارض فاجتمع



الشقلان ما اقلوه من الارض ولو ضرب الجبل بمقمع من  
حديد لتفتت ثم عاد كما كان ﴿﴾

(اخرجه احمد ابو يعلى وابن ابى حاتم والحاكم وصححه والبيهقى)

”اگر لوہے کے ایک ہتھوڑے کو زمین پر رکھ دیا جائے پھر سارے  
انسان اور جن جمع ہو جائیں تو اس کو زمین سے نہیں اٹھا سکتے۔  
اور اگر لوہے کے ہتھوڑے کو پہاڑ پر مارا جائے تو وہ ریزہ ریزہ  
ہو جائے، پھر دوبارہ (اپنی اصلی حالت پر) لوٹ آئے۔“

حضرت ابوصالحؒ فرماتے ہیں: جب آدمی کو جہنم میں ڈالا جائے گا وہ کہیں نہیں  
رکے گا یہاں تک کہ اس کی تہہ میں پہنچ جائے گا۔ پھر جہنم اس کو اپنے اندر رکھے گی اور اسے  
اوپر کی طرف اچھال دے گی، اس کی ہڈیوں پر گوشت کا ٹکڑا تک نہیں رہے گا، پھر ملانکہ  
اسے لوہے کے کٹڈوں کے ساتھ ماریں گے، اور اسے جہنم کی تہہ کی طرف پھینک دیں گے  
، اس کے ساتھ مسلسل یہی عمل ہوتا رہے گا۔ (اخرجه البيهقي)

## ﴿آگ کے سائے﴾

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿و ظل من يحموم لابر دو لا كريم﴾ (واقعہ: ۴۳، ۴۴)

”اور سایہ میں دھوئیں کے نہ ٹھنڈا نہ عزت کا۔“

اور ارشاد فرمایا:

﴿انطلقوا الى ظل ذي ثلاث شعب لا ظليل ولا يغني من

(مرسلات: ۳۰)

اللهب﴾

”چل کر دیکھو ایک چھاؤں میں جس کی تین پھانکیں ہیں گہری  
چھاؤں اور نہ کچھ کام آئے تپش میں۔“

حضرت مجاہدؒ ارشاد باری تعالیٰ و ظل من يحموم کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ

اس سے مراد دھواں ہے۔ (اخرجه هناد)

## ﴿جہنم کا کھولتا پانی﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُؤْسِهِمُ الْحَمِيمُ﴾ (حج: ۱۹)

”ڈالتے ہیں ان کے سر پر جلتا پانی۔“

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّ الْحَمِيمَ لِيُصَبُّ عَلَى رُؤْسِهِمْ فَيَنْفِذُ الْحَمِيمُ حَتَّى

يَخْلُصَ إِلَى جَوْفِهِ فَيَسْلُتُ مَافِي جَوْفِهِ ثُمَّ يَمْرُقُ مِنْ بَيْنِ

قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يَعَادُ كَمَا كَانَ﴾ (اخرجه الترمذی وحسنه)

بے شک حمیم (کھولتا ہوا گرم پانی) کو جہنمیوں کے سروں پر ڈالا جائے گا، پس وہ پانی چھیدتا ہوا ان کے جسم میں داخل ہو کر ان کے پیٹ تک پہنچ جائے گا۔ پھر جو کچھ ان کے پیٹ میں ہوگا اس کو نکال باہر کرے گا۔ اور اس کے دونوں قدموں کے درمیانی راستے سے خارج ہو جائے گا۔ جہنمی اس عمل سے یکھل جائے گا، پھر اس کو دوبارہ پہلی حالت پر لوٹا دیا جائے گا۔

## زقوم کی کڑواہٹ

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے آیت

مبارکہ

﴿اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾

(آل عمران: ۱۰۲)

”ڈرتے رہو اللہ سے جیسا چاہئے اس سے ڈرنا اور نہ مریو مگر

مسلمان“

کی تلاوت کی اور ارشاد فرمایا: لَوَانِ قَطْرَةٌ مِنَ الزَّقْوَمِ قَطْرَتْ فِي بَحَارِ الدُّنْيَا لَافْسَدَتْ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ مَعَايِشُهُمْ فَيَكْفُ مِنْ يَكُونُ طَعَامُهُ أَكْرَزَقْوَمٍ

کا ایک قطرہ دنیا کے سمندروں میں گرا دیا جائے تو اس کے سبب زمین پر رہنے والوں کا گذران تباہ ہو جائے، اور جس کا کھانا ہی زقوم ہوگا اس کا کیا حال ہوگا؟

(اخرجه الترمذی والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والبیہقی والحاکم)

### ضریع جہنم کا کانٹے دار درخت

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: الضریع یکون فی النار شبه الشوک امر من الصبر و انتن من الجيفة و اشد حرامن النار اذا اطعمه صاحبه لا یدخل البطن ولا یرتفع الی الفم فیقی بین ذلک لا یسمن ولا یغنی من جوع

ضریع جہنم میں کانٹے کی مانند ایک درخت ہے۔ وہ ایلوے سے زیادہ کڑوا اور مردار سے زیادہ بدبودار ہے۔ اور اس کی حرارت آگ سے بھی زیادہ ہے۔ پس اہل جہنم جب اسے کھانے کی کوشش کریں گے تو ان کے پیٹ میں نہیں اترے گا اور نہ ہی دوبارہ منہ تک واپس آئے گا بلکہ منہ اور پیٹ کے درمیان ہی وہ پھنسا رہے گا لا یسمن ولا یغنی من جوع۔ (اخرجه الضیاء)

حضرت سعید بن جبیرؓ فرماں الہی الا من ضریع کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اس سے زقوم مراد ہے۔ (اخرجه ابن ابی حاتم)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ضریع سے مراد جہنم کا ایک کانٹے دار درخت ہے۔ (اخرجه ابن ابی حاتم)

حضرت ابو زیدؓ فرماتے ہیں کہ ضریع کا ترجمہ خشک کانٹے ہیں۔ یہ آخرت میں آگ کے ہوں گے۔ (اخرجه ابن جریر)

### جہنمیوں کو دیئے جانے والے کھانے

حضرت ابو درؤاؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اہل جہنم کو بھوک کا عذاب دیا جائے گا جو ان کو آگ کے عذاب کے برابر معلوم ہوگا۔ پس جب وہ کھانا مانگیں گے تو ان کو طعام ذی غصہ دیا جائے گا۔ (جو ان کے گلے میں انک جائے گا) تب

انہیں یاد آئے گا کہ وہ دنیا میں حلق میں اٹکنے والے کھانے کو پانی کے ذریعہ نیچے اتارا کرتے تھے۔ پھر انہیں لوہے کے برتنوں میں کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا۔ جب وہ اس کو منہ کے قریب لے جائیں گے تو وہ ان کے چہروں کو بھون ڈالے گا۔ اور جب پانی ان کے پیٹ میں پہنچے گا تو پیٹ میں موجود ہر چیز کو کاٹ ڈالے گا۔ پھر وہ جہنم کے داروغوں کو اپنی مدد کے لئے پکاریں گے اور کہیں گے۔ ادعوار بکم یخفف عنا یوما من العذاب مانگوا اپنے رب سے کہ ہم پر ہلکا کر دے ایک دن تھوڑا عذاب (مومن: ۴۹) داروغے جواب میں کہیں گے اولم تک تا تیکم رسولکم بالبینت قالو بلی قالوا فادعوا وما دعاء الکفرین الا فی ضلال۔ کیا نہ آتے تھے تمہارے پاس تمہارے رسول کھلی نشانیاں لے کر کہیں گے کیوں نہیں بولے پھر پکارو اور کچھ نہیں کافروں کا پکارنا مگر بھٹکانا (مومن: ۵۰) پھر وہ ایک دوسرے سے کہیں گے: ہم مالک نامی فرشتے کو پکاریں چنانچہ وہ مالک نامی فرشتے کو پکاریں گے: یا مالک لیقضی علینا ربک اے مالک کہیں ہم پر فیصلہ کر چکے تیرا رب (زخرف: ۷۷) مالک جواب میں کہیں گے: انکم ماسکون تم کو ہمیشہ رہنا ہے (زخرف: ۷۷) امام اعمش فرماتے ہیں کہ اہل جہنم کی پکار اور مالک کے جواب کی درمیانی مدت ایک ہزار سال ہوگی۔ پھر اہل جہنم کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کو پکارو کیونکہ اللہ تعالیٰ سے بہتر کوئی نہیں ہے۔ چنانچہ وہ کہیں گے: ربنا غلبت علینا شقوتنا وکنا قومًا ضالین ربنا اخرجننا منها فان عدنا فانا ظالمون اے ہمارے رب زور کیا ہم پر ہماری کینجی نے اور رہے ہم لوگ بہکے ہوئے اے ہمارے رب نکال لے ہم کو اس میں سے اگر ہم پھر کریں تو ہم گنہگار (مومن: ۷۷، ۱۰۶) اللہ تبارک و تعالیٰ جواب دیں گے اخسوا فیہا ولا تکلمون پڑے رہو پھٹکارے ہوئے اس میں اور مجھ سے نہ بولو (مومن: ۱۰۸) اس وقت وہ ہر قسم کی عافیت اور خیر سے مایوس ہو جائیں گے اور وہ چیخنے چلانے اور حسرت و ہلاکت میں مبتلا ہو جائیں گے۔ (اخرجه الترمذی والبیہقی)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ غسلین کیا ہے؟ لیکن میرا گمان یہ ہے کہ اس سے مراد زقوم ہے۔ (اخرجه ابن ابی حاتم)

ایک دوسری روایت میں حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے غسلین دوزخیوں کی پیپ پھولیا جاتا ہے۔ (اخر جہ ابن ابی حاتم)

## جہنم کے پانی کی گرمی کی شدت

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد باری تعالیٰ بماء کالمہل کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: کعکرو الزيت فاذا قرب الیہ سقطت فروة وجهہ ولوان دلوامن غساق یهراق فی الدنیا لاتن اهل الدنیا یہ زیتون کے تلچھٹ کی طرح ہے۔ جب (جہنمی) اس کو اپنے قریب کرے گا تو اسکے چہرے کی کھال گر جائے گی۔ اور غساق کا ایک ڈول دنیا میں الٹ دیا جائے تو تمام دنیا اس سے بدبودار ہو جائے۔ (اخر جہ

احمد والترمذی وابن ابی حاتم وابن حبان والحاکم وصححه والبیہقی)

حضرت ابن عباسؓ نے بماء کالمہل کی تفسیر میں ارشاد فرمایا کہ یہ زیتون کے سیاہ تلچھٹ کی طرح ہے۔ اور فرمان باری تعالیٰ فشرب الہیم کی تفسیر میں ارشاد فرمایا کہ پھر تم پیاسے اونٹ کی طرح اسے پیو گے۔ (اخر جہ ابن ابی حاتم)

## جہنمی کو پیاس کا عذاب

حضرت مجاہدؓ نے ارشاد باری تعالیٰ شرب الہیم کی تفسیر میں ارشاد فرمایا کہ وہ اونٹ کی ایک بیماری ہے جس میں مبتلا ہو کر اونٹ پانی پیتا رہتا ہے لیکن سیراب نہیں ہوتا۔ اور ارشاد باری تعالیٰ من ماء صدید پانی پیپ کا (ابراہیم: ۱۶) کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے مراد پیپ اور خون ہے۔ (اخر جہ البیہقی)

## زہر کا چشمہ

حضرت کعبؓ سے روایت ہے کہ غساق جہنم میں ایک چشمہ ہے جس کی طرف سانپ بچھو اور زہریلے جانوروں کا زہر آتا ہے اور اس میں جمع ہوتا ہے۔ جہنمی کو اس چشمہ برا لگتا ہے اور اس میں ڈال دیا جائے گا اور جب اسے نکالا جائے گا تو اس کی کھال ہڈیوں سے جدا چکی ہوگی۔ اور اس کچی حال اور گوشت اس کے گھٹنے میں لٹک جائے گا۔ پس وہ اپنے

گوشت کو ایسے ہی اتارے گا جیسے آدمی اپنے کپڑے اتارتا ہے۔

(اخر جہ ابن ابی حاتم وابن ابی الدنیا والضمیاء)

### زانیوں کی شرمگاہ سے جاری نہر

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: من مات مدمن الخمر سقاہ اللہ تعالیٰ من نہر الغوطۃ قیل ومانہر الغوطۃ قال نہر یجری من فروج المومسات جو شخص اس حالت میں مرا کہ وہ شراب کا ذوق تھا تو اللہ قیامت کے دن اس کو نہر غوطہ سے پلائیں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نہر غوطہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک نہر ہے جس کو زانیہ عورتوں کی شرمگاہوں سے جاری کیا جائے گا۔ (اخر جہ احمد وابن حبان)

### جہنم کے پانی کی بدبو

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿لوان غربان ماء جہنم جعل فی وسط الارض لادی

نتنہ وشدۃ حرہ ما بین المشرق والمغرب ولوان شرارۃ

من شرر جہنم بالمشرق لوجد حرہا من بالمغرب﴾

(اخر جہ الطبرانی وابن ابی الدنیا فی الاوسط)

اگر جہنم کے پانی کا ایک ڈول زمین کے درمیان ڈال دیا جائے تو

اس کی بدبو اور گرمی مشرق و مغرب تک محسوس ہوگی۔ اور اگر جہنم کی

ایک چنگاری مشرق میں ڈال دی جائے تو اس کی حرارت مغرب

میں محسوس ہوگی۔

### جہنم کے سانپ اور بچھو

حضرت ابن مسعودؓ فرمایا: باری تعالیٰ عذاباً ضعفافی النار کی تفسیر میں ارشاد

فرماتے ہیں کہ اس سے اژدھے اور زہریلے سانپ مراد ہیں۔ (اخر جہ ہناد وابن ابی حاتم)

## دنیا میں مومن کو تکلیف دینے کا بدلہ

حضرت یزید بن شجرہؓ فرماتے ہیں کہ جہنم کے ساحل پر کنویں ہیں۔ جن میں سختی اونٹ جیسے سانپ اور بچھو اور خچر کی مانند بچھو ہیں۔ جب اہل جہنم عذاب میں تخفیف کا سوال کریں گے، تو انہیں کہا جائے گا کہ ساحل کی طرف چلے جاؤ! جب یہ وہاں پہنچیں گے تو وہ بلائیں ان کے پہلوؤں اور جبروں اور جس عضو کے بارہ میں اللہ تعالیٰ چاہیں گے اسے پکڑ لیں گی، جس کے سبب ان کی کھال گر پڑے گی۔ پھر یہ وہاں سے لوٹ کر آگ کی طرف واپس آئیں گے تو ان پر خارش کی بیماری مسلط کر دی جائے گی۔ حتیٰ کہ اگر کوئی اپنی جلد کھجائے گا تو اس کی ہڈیاں ظاہر ہو جائیں گی۔ پھر ان سے سوال کیا جائے گا کہ اے فلاں! کیا تجھے یہ عذاب تکلیف دیتا ہے؟ وہ جواب میں کہے گا: ہاں! تو اسے کہا جائے گا یہ دنیا میں مومن کو تکلیف دینے کا بدلہ ہے۔ (اخر جہ ابن المبارک وابن ابی الدنیا)

## جہنم کی تکالیف

جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسل مود فی النار جہنم میں اذیت پہنچانے والی ہر چیز ہوگی۔

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ اس کی دو صورتیں ہیں، ایک تو یہ کہ ہر وہ شخص جس نے دنیا میں لوگوں کو تکلیف پہنچائی اسے قیامت کے دن جہنم میں پھینک دیا جائے گا، اور دوسرا یہ کہ تمام ایذا دینے والے جانور اور درندوں کو اہل جہنم کی سزا کے لئے جہنم میں پہنچا دیا جائے گا۔

## سورج اور چاند جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: الشمس والقمر ثوران یکوران فی النار یوم القیامۃ سورج اور چاند کو بے نور کر کے جہنم میں ڈال دیا جائے گا، حضرت حسن بصریؒ نے سوال کیا: ان کا کیا قصور ہے؟ حضرت ابو ہریرہؓ

نے فرمایا: میں تمہیں آنحضرت ﷺ کا فرمان سنارہا ہوں۔ حضرت حسن بصریؒ یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ (اخر جہ البیہقی)

بعض علماء فرماتے ہیں کہ چاند اور سورج کو آگ میں اس لئے ڈالا جائے گا کیونکہ ان دونوں کی اللہ کے سوا عبادت کی گئی تھی، اگرچہ انہیں آگ میں عذاب نہیں ہوگا، اس لئے کہ وہ دونوں جمادات میں سے ہیں۔

جب کہ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: کہ اللہ تعالیٰ اس سے بلند ہیں کہ وہ چاند اور سورج کو عذاب دیں۔ حالانکہ وہ دونوں اس کی عبادت اور طاعت میں لگے ہوئے ہیں۔ نیز انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ چونکہ ان دونوں کو عرش کے نور سے پیدا کیا گیا تھا لہذا انہیں دوبارہ نور بنا کر عرش کے نور میں ضم کر دیا جائے گا۔

## ﴿جہنم کے درجات﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ان المنافقین فی الدرك الاسفل من النار﴾ (نساء: ۱۳۵)

”یشک منافق ہیں سب سے نیچے درجہ میں دوزخ کے۔“

نیز ارشاد ہے:

﴿ولکل درجات مما عملوا﴾ (احقاف: ۱۹)

”اور ہر فرقہ کے کئی درجات ہیں اپنے کاموں کے موافق۔“

مفسرین فرماتے ہیں: پست مرتبہ کے لئے درک اور بلند مرتبہ کے لئے درج

کا لفظ بولا جاتا ہے۔

## جہنم کا سب سے نچلا درجہ

حضرت ابن مسعودؓ و لکل درجات مما عملوا کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں

کہ یہ نوہ کے تابوت ہوں گے جنہیں جہنم کے سب سے نیچے والے حصے میں رکھا جائے گا۔ (اخر جہ ابن المبارک)



حضرت کعب الاحبارؓ فرماتے ہیں: بلاشبہ جہنم میں ایک کنواں ہے جب سے اللہ نے اسے بنایا ہے، اس وقت سے اس کے دروازے نہیں کھولے گئے۔ جہنم پر کوئی دن ایسا نہیں گذرتا جس میں وہ اس کے شر سے اللہ کی پناہ نہ مانگتی ہو۔ یہی جہنم کا سب سے نچلا درجہ ہے۔ (اخرجہ ابن وہب)

## ﴿کافر کی ہڈیاں اور اس کی کھال﴾

### جہنمی کی جسامت

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿مابين منكبى الكافر مسيرة ثلاثة ايام للراكب  
المسرع﴾ (اخرجہ الشيخان)

”کافر کے دونوں کندھوں کا درمیانی فاصلہ تیز رفتار مسافر کی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگا۔“

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ضرس الكافر فى النار مثل احد و فخذہ مثل البيضاء  
ومقعده من جهنم مابين مكة والمدينة و غلط جلدہ اثنان  
واربعون ذراعاً بذراع الجبار﴾ (اخرجہ الترمذی والبیہقی)

”کافر کی ڈاڑھ جہنم میں احد پہاڑ جتنی ہوگی، اور اس کی ران بیضہ پہاڑ جتنی ہوگی، اور جہنم میں اس کی دبر اتنی بڑی ہوگی جتنا مکہ اور مدینہ کا درمیانی فاصلہ ہے، اور اس کی کھال کی موٹائی بیالیس ذراع جبار جتنی ہوگی۔“

### جہنمی کی کھال کی موٹائی

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿يعظم اهل النار فى النار حتى ان بين شحمة اذن احدہم

الی عاتکہ مسیرۃ سبع مائۃ عام وان غلط جلدہ سبعون  
ذرا عاوان ضرسہ مثل احد ﴿﴾ (اخرجه الطبرانی والبیہقی)  
”اہل نار کو جہنم میں بڑا کر دیا جائے گا، حتیٰ کہ ان کے کان کی  
لو اور گردن کا درمیانی فاصلہ سات سو سال کی مسافت کے  
برابر ہوگا۔ اور ان کی کھال کی موٹائی ستر ذراع ہوگی، اور ان کی  
ڈاڑھ احد پہاڑ جتنی ہوگی۔“

### جہنمی کی زبان کی لمبائی

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
﴿ان الکافر لیجر لسانہ فرسخین یوم القیامۃ یتوطاھ  
الناس﴾ (اخرجه الترمذی والبیہقی وھناد)  
”بلاشبہ کافر اپنی زبان کو قیامت کے دن دو فرسخ تک کھینچے گا،  
اور لوگ اس کی زبان کو روند رہے ہوں گے۔“

### کان کی لو اور گردن کا درمیانی فاصلہ

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے مجھ سے فرمایا: کیا آپ  
جانتے ہیں کہ اہل جہنم کو کتنا بڑا کر دیا جائے گا؟ میں نے کہا نہیں! تو انہوں نے فرمایا: بلاشبہ  
ان میں سے ایک کے کان کی لو اور گردن کا درمیانی فاصلہ چالیس سال کی مسافت کے  
برابر ہوگا، جس میں خون اور پیپ کی وادیاں چلتی ہوں گی۔ میں نے کہا: نہہریں چلتی ہوں  
گی؟ انہوں نے فرمایا: نہیں بلکہ وادیاں۔ (اخرجه احمد والحاکم والبیہقی)

### جہنمی کی ران اور پنڈلی کی جسامت

حضرت سعید المقبریؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس  
آیا اور سوال کیا کہ ارشاد باری تعالیٰ:

﴿ومن یغلل یات بما غل﴾ (آل عمران: ۱۶۱)

”اور جو کوئی چھپاوے گا وہ لائے گا اپنی چھپائی چیز دن قیامت کے۔“

کا کیا مطلب ہے؟ کیا جس نے ہزار دو ہزار درہم کا دھوکہ کیا ہو وہ ان ہزار دو ہزار درہم کو لے کر قیامت کے دن اٹھے گا؟ اور اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کے ذمے کسی کے ہزار دو ہزار اونٹ ہوں گے؟ حضرت ابو ہریرہؓ نے جواب دیا: تمہاری اس شخص کے بارے میں کیا رائے ہے جس کی ڈاڑھ احد پہاڑ جتنی ہوگی، اور ران ورقان پہاڑ کے برابر اور پنڈلی بیضہ پہاڑ کے برابر ہوگی، اور جو مدینہ اور زبد کے درمیان کے فاصلہ کے برابر جگہ پر بیٹھے گا، کیا وہ انہیں نہیں اٹھا سکے گا؟ (آخر جہ ہناد)

### جہنمی کی ڈاڑھ

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: کافر کی ڈاڑھ کو قیامت کے دن احد پہاڑ سے بھی زیادہ بڑا کر دیا جائے گا، اور ان کو بہت بڑا بنا دیا جائے گا تاکہ جہنم ان سے بھر جائے اور وہ خوب عذاب چکھیں۔ (آخر جہ ابن المبارک)

### ذراع جبار

علامہ ابن حبانؒ وغیرہ ذراع جبار کے متعلق فرماتے ہیں کہ جبار ملک یمن کے بادشاہ کا نام ہے، اس کا ذراع مراد ہے، جس کی مقدار مشہور و معروف ہے۔ اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جبار ایک عجمی بادشاہ کا نام ہے۔ امام منذریؒ نے ترغیب میں اسی کو ذکر کیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”التي تطلع على الافئدة“۔

### آگ جہنمی کو کیسے کھائے گی

حضرت خالد بن عمرانؓ سے روایت کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿ان النار تأكل اهلها حتى اذا اطلعت على افئدتهم انتھت ثم يعود كما كان ثم تستقبله فتطلع على فؤاده﴾

فہو کذلک ابدافذلک قوله تعالى: نار الله الموقدة التي

تطلع علی الافئدة ﴿﴾ (ہمزہ: ۷، ۸) (اخرجه ابن المبارک)

”بلاشبہ آگ اپنے اندر رہنے والوں کو کھا جائے گی، یہاں تک کہ ان کے دلوں تک پہنچ جائے گی۔ پھر آدمی دوبارہ اپنی پہلی حالت پر لوٹ آئے گا، پھر آگ اسے دوبارہ کھانا شروع کرے گی، اور دل تک پہنچ جائے گی۔ پس اس کے ساتھ ہمیشہ یہی حشر ہوتا رہے گا۔ اسی کو قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے: نار الله الموقدة التي تطلع علی الافئدة ( ایک آگ اللہ کی سلگائی ہوئی وہ جھانک لیتی ہے دل کو) (ہمزہ: ۷، ۸)۔“

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَيَاتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُمْ بِمُعْتِقِينَ﴾ (ابراہیم: ۱۷)

”اور چلی آتی ہے اس پر موت ہر طرف سے وہ نہیں مروتا۔“

نیز ارشاد ہے:

﴿ان الذين كفروا باياتنا سوف نصليهم

نارا كلما نضجت جلودهم بدلناهم جلودا غيرها

ليذوقوا العذاب﴾ (النساء: ۵۶)

”بے شک جو منکر ہوئے ہماری آیتوں سے ان کو ہم ڈالیں گے

آگ میں جس وقت جل جائے گی کچا ان کی تو ہم بدل دیں گے ان

کو اور کھال کو تاکہ چکھتے رہیں عذاب۔“

ایک گھڑی میں سو دفعہ جہنمی کی کھال تبدیل ہوگی

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کے سامنے آیہ مبارکہ

كلما نضجت جلودهم بدلناهم جلودا غيرها تلاوت کی گئی، تو حضرت معاویہؓ نے

فرمایا کہ میرے نزدیک اس کی تفسیر یہ ہے کہ ایک گھڑی میں سو دفعہ کھال تبدیل کی جائے

گی۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح سنا ہے۔

(اخر جہ الطبرانی وابن ابی حاتم وابن مردویہ)

نیز حضرت ابن عمرؓ سے اس آیت کے متعلق یہ منقول ہے کہ جب ان کی کھالیں جل جائیں گی تو ان کی کھالوں کوئی سفید کھالوں سے بدل دیا جائے گا، جو سفید کو رے کاغذ کی مثل ہوں گی۔ (اخر جہ ابن ابی حاتم)

حضرت حسن بصریؒ اس آیت کے متعلق فرماتے ہیں: اہل جہنم کو ہر روز ستر ہزار دفعہ آگ کھائے گی۔ اور ہر دفعہ کھانے کے بعد انہیں حکم دیا جائے گا کہ پہلی حالت پر لوٹ آؤ! تو وہ پہلے جیسے ہو جائیں گے۔ (اخر جہ البیہقی)

### جہنمی کے اعضا کاٹ کر درندوں کے آگے ڈال دیئے جائیں گے

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ جہنم میں کتے اور درندے ہوں گے جنہیں آگ سے پیدا کیا گیا ہوگا۔ اور آگ کے کندھے ہوں گے اور آگ کی تلواریں ہوں گی۔ فرشتے اہل جہنم کی لگاموں کو ان کندوں کے ساتھ باندھ دیں گے اور پھر آگ کی تلواروں سے ان کے جسم کے ٹکڑے کاٹ کاٹ کر ان درندوں اور کتوں کے آگے ڈالیں گے۔ جو عضو بھی کاٹا جائے گا اس کی جگہ فوراً نیا عضو پیدا ہو جائیگا۔

حضرت ابراہیمؑ تمیمیؒ فرمان باری تعالیٰ: **وَيَا تِيهَ الْمَوْتِ مَنْ كُلِّ مَكَانٍ (ابراہیم: ۷۷)**، (اور چلی آتی ہے اس پر موت ہر طرف سے) (ابراہیم: ۷۷) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حتیٰ کہ ہر ہر بال سے موت آئے گی۔

### ﴿جہنمیوں کی کھال سیاہ ہو جائے گی﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿تَلْفَحُ وَجُوهُهُمْ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالْحِجْنِ﴾ (مومن: ۱۰۴)

”جھلس دے گی ان کے منہ کو آگ اور وہ اس میں بد شکل ہو رہے

ہوں گے۔“

جہنمی کے اوپر والے ہونٹ کو کھنچا جائیگا حتیٰ کہ وہ اس کے سر کے درمیان تک پہنچ جائیگا۔

حضرت ابو رزینؓ فرمان باری تعالیٰ لوحۃ للبشر (جلادینے والی آدمیوں کو) (مدثر: ۳۹) کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں کہ ان کے رنگ تبدیل ہو کر کالے ہو جائیں گے۔

### ﴿اہل جہنم کا چیخنا چلانا﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فلیضحکوا قليلا وليكوا كثيرا﴾ (توبہ: ۲۸)

”سو وہ ہم سے لیویں ٹھوڑا اور روویں بہت سا۔“

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لهم فيها زفير وشهيق﴾ (ہود: ۱۰۶)

”ان کو وہاں چیخنا ہے اور دھاڑنا۔“

اور ارشاد فرماتے ہیں:

﴿لهم فيها زفير وهم فيها لا يسمعون﴾ (انبیاء: ۱۰۰)

”ان کو وہاں چلانا ہے اور اس میں کچھ نہ سنیں گے۔“

اور ارشاد فرماتے ہیں:

﴿واذا القوا منها مكانا ضيقا مقرنين دعوا هنالك ثبورا

لا تددعوا اليوم ثبورا واحدا وادعوا ثبورا كثيرا﴾

(الفرقان: ۱۳، ۱۴)

”اور جب ڈالیں جائیں گے اس کے اندر ایک جگہ تنگ میں ایک

زنجیر میں کئی کئی بندھے ہوئے پکاریں گے اس جگہ موت کو مت

پکارو آج ایک مرنے کو اور پکارو بہت سے مرنے کو۔“

اور ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ونادى اصحاب النار اصحاب الجنة ان افيضوا علينا من

الماء او مما زرقكم الله ﴿﴾ (اعراف: ۵۰)

”اور پکاریں گے دوزخ والے جنت والوں کو کہ بہاؤ ہم پر توڑا سا پانی یا کچھ اس میں سے جو روزی تم کو دی اللہ نے۔“

حضرت ابن عباسؓ فرمان باری تعالیٰ فلیضحکوا قليلا وليكوا كثيرا سو وہ ہم سے لیویں ٹھوڑا اور روویں بہت سا۔ (توبہ: ۲۸) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ دنیا قلیل ہے اس میں جتنا چاہوں لو! پس جب دنیا ختم ہو جائے گی اور اللہ کے پاس پہنچو گے تو ایسا روو گے جو ختم نہیں ہوگا۔

### جہنمی کے گالوں پر آنسوؤں کی وادیاں

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا:

﴿يرسل البكاء على اهل النار فيكون حتى ينقطع الدموع ثم يكون الدم حتى يری فی وجوههم کهيئة الاخدود لو ارسلت فيها السفن لجرت﴾

(اخرجه ابن ماجه وابویعلی والبیہقی وھناد)

”اہل جہنم پر رونے کو مسلط کیا جائے گا۔ پس وہ روئیں گے یہاں تک کہ ان کے آنسو منقطع ہو جائیں گے۔ پھر وہ خون کے آنسوؤں سے روئیں گے یہاں تک کہ ان کے گالوں پر ایسی گھاٹیاں بن جائیں گی کہ اگر ان میں کشتیاں چھوڑیں جائیں تو وہ بھی چل پڑیں۔“

### جہنمیوں کی جنتیوں سے فریاد

حضرت زید بن رضیع نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ جہنمی جب جہنم میں داخل ہوں گے تو ایک مدت تک وہ آنسوؤں سے روئیں گے۔ پھر اس کے بعد ایک زمانہ تک پیپ کے آنسوؤں سے روئیں گے۔ پھر ایک فرشتہ ان سے کہے گا: بد بختو! تم نے دنیا میں رونے کو ترک کر دیا تھا پس آج کے دن کون تمہاری مدد کرے گا؟ پس اہل جہنم

اپنی آوازوں کو بلند کریں گے اور اہل جنت سے کہیں گے: اے ہمارے اباؤ! اور ماؤ! اے ہمارے بیٹو! ہم قبروں سے پیاسے اٹھائے گئے ہیں اور اس کے ایک بعد طویل عرصے تک میدان حشر میں پیاسے کھڑے رہے ہیں اور یہاں تک کہ ہم آج کے دن بھی پیاسے ہیں۔

افيضوا علينا من الماء او مما رزقكم الله۔ (بہاؤ ہم پر تھوڑا سا پانی یا کچھ اس میں سے جو روزی تم کو دی اللہ نے۔ (اعراف: ۵۰) وہ چالیس سال تک یہی پکارتے رہیں گے۔ حتیٰ کہ چالیس سال کے بعد جنتی ان کو جواب دیں گے: انکم ماکسون (تم کو ہمیشہ رہنا ہے (زخرف: ۷۷)) پس اس وقت وہ ہر طرح کی خیر اور بھلائی سے ناامید ہو جائیں گے۔ (اخرجہ ابن ابی الدنيا والضياء)

حضرت ابن عباسؓ فرمان باری تعالیٰ و نادى اصحاب النار (اور پکاریں گے دوزخ والے۔ (الاعراف: ۵۰) کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں کہ اگر بھائی بھائی کو پکارے گا اور اس سے کہے گا کہ میری مدد کر مجھے جلایا جا رہا ہے۔ تو وہ بھی آگے سے جواب دے گا ان الله حرمهما على الكافرين۔ (اللہ نے ان دونوں کو روک دیا ہے کافروں سے۔ (الاعراف: ۵۰))

حضرت ابن عباسؓ فرمان باری تعالیٰ لهم فيها زفير وشهيق ان کو وہاں دہننا ہے اور دھاڑنا۔ (ہود: ۱۰۶) کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اس سے بلند اور پست آواز مراد ہے۔

### کافر آگ کے تابوت میں بند کر دیا جائے گا

حضرت سید بن غفلہؓ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اہل جہنم کو بھلانے کا ارادہ کریں گے تو ہر ایک کے لئے اس کے قد کے مطابق ایک آگ کا تابوت تیار کریں گے۔ پھر جہنمی کو اس میں رکھ کر آگ کا تالہ لگا دیں گے۔ پھر اس تابوت کو ایک دوسرے آگ کے تابوت میں رکھیں گے۔ اور دونوں تابوتوں کے درمیان آگ بھر کر باہر سے آگ کا تالہ لگا دیں گے۔ پس ان جہنمیوں میں سے کوئی نہیں دیکھ سکے گا کہ اس کے علاوہ کوئی اور



بھی جہنم میں موجود ہے۔ اور یہی اللہ تعالیٰ کے قول لہم من فوقہم ظلل من النار ومن تحتہم ظلل ان کے واسطے اوپر سے بادل ہیں آگ کے اور نیچے سے بادل۔ (زمر: ۱۶) اور لہم من جہنم مہاد ومن فوقہم غواش ان کے واسطے دوزخ کا پھونکا ہے اور اوپر سے اوڑھنا (الاعراف: ۴۱) کا مطلب ہے۔

## جہنمی کے سانس کی گرمی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿لو كان في هذا المسجد مائة ألف أويذون وفيه رجل من اهل النار فيتنفس فاصابهم نفسه لا تحترق المسجد ومن فيه﴾ (اخرجه ابو يعلى والبخاري والبيهقي)

”اگر اس مسجد میں ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ آدمی ہوں اور ایک جہنمی ان کے درمیان سانس لے اور ان سب تک سانس پہنچ جائے تو یہ مسجد اور اس میں موجود سب جل کر راکھ ہو جائیں۔“

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اگر ایک جہنمی کو دنیا میں بھیج دیا جائے تو اس کی بد بو اور دھنناک منظر دیکھ کر تمام دنیا مر جائے۔

## جہنمی کو جہنم میں کیسے داخل کیا جائے گا

حضرت یحییٰ بن سیدانؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے فرمان باری تعالیٰ اذا القوا منها مكانا ضيقا مقرنين کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: والذی نفسی بیدہ انہم لیستکروہون فی النار کما یستکروہون التذفی الحائط۔ (اخرجه ابن ابی حاتم)

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! ان کو جہنم میں اس طرح گھسیڑ دیا جائے گا جیسے کیل کو دیوار میں گھسیڑ دیا جاتا ہے۔

## اہل جہنم کی پکار اور اللہ تعالیٰ کا جواب

حضرت محمد بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ اہل جہنم اللہ تعالیٰ کو پانچ مرتبہ پکاریں گے۔ چار مرتبہ اللہ تعالیٰ جواب دیں گے۔ جب وہ پانچویں مرتبہ پکاریں گے تو ان کی زبانیں ہمیشہ کے لئے بند کر دی جائیں گی۔ اہل جہنم کہیں گے:

﴿رَبَّنَا امْتِنَا اثْنَتَيْنِ وَاحِيتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ

الٰی خُرُوجٍ مِّنْ سَبِيلٍ﴾ (مومن: ۱۱)

”اے رب ہمارے تو موت دے چکا ہم کو دوبارہ اور زندگی دے چکا دوبارہ اب ہم قید ہوئے اپنے گناہوں کے پھر اب بھی ہے نکلنے کی کوئی راہ۔“

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

﴿ذٰلِكُمْ بِاَنَّهُ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ وَاِنْ يَشْرِكْ بِهِ

تَوْمِنُوْا فَلِحُكْمِ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ﴾ (مومن: ۱۲)

”یہ تم پر اس واسطے ہے کہ جب کسی نے پکارا اللہ کو اکیلا تو تم منکر ہوتے اور جب اس کے ساتھ پکارتے شریک کو تو تم یقین لانے لگتے اب حکم وہی جو کرے اللہ سب سے اوپر بڑا۔“

اہل جہنم کہیں گے:

﴿رَبَّنَا ابْصِرْنَا وَاسْمِعْنَا فَاَرْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اَنَا

مَوْقِنُوْنَ﴾ (سجدہ: ۱۲)

”اے رب ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا اب ہم کو پھر بھیج دے کہ ہم کریں بھلے کام ہم کو یقین آ گیا۔“

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

﴿فَذُرُوْا بَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ

وذوقوا عذاب الخلد بما كنتم تعملون ﴿۱۴﴾ (سجده: ۱۴)  
 ”سواب چکھو مزہ جیسے تم نے بھلا دیا تھا اس اپنے دن کے ملنے کو ہم  
 نے بھی بھلا دیا تم کو اور چکھو عذاب صدا کا عوض اپنے کئے کا۔“  
 اہل جہنم کہیں گے: ربنا اخر جنا نعمل صالحا غير الذی کنا نعمل۔  
 اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے: اولم نعمرکم ما یتذکر فیہ من تذکر  
 وجا نکم النذیر فذوقوا فما للظالمین من نصیر۔  
 اہل جہنم کہیں گے:

﴿ربنا غلبت علينا شقوتنا وكنا قوما ضالین ربنا اخر جنا  
 منها فان عدنا فانا ظالمون﴾ (مومنون: ۱۰۶)  
 ”اے رب زور کیا ہم پر ہماری کمبختی نے اور رہے ہم بہکے ہوئے  
 اے ہمارے رب نکالے ہم اس میں سے اگر ہم پھر کریں تو ہم  
 گنہگار۔“  
 اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

﴿اخشسوا فیہا ولا تکلمون﴾ (مومنون: ۱۰۸)  
 ”پڑے رہو پھنکارے ہوئے اس میں اور مجھ سے نہ بولو۔“  
 پھر اس کے بعد وہ کبھی بات نہیں کر سکیں گے۔ (اخرجہ سعید بن منصور والبیہقی)

### جہنم میں سب سے کم عذاب

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اہوت اہل  
 النار عذابا ابوطالب وهو متعل بنعلین یغلی منہما دماغہ سب سے کم درجہ کا  
 عذاب ابوطالب کو ہوگا کہ ان کو آگ کے جوتے پہنائیں جائیں گے جن کی شدت سے  
 ان کا دماغ جوش مارتا ہوگا۔

## باب

## ﴿جو مسلمان جہنم میں داخل ہوگا بے ہوش ہو جائے گا﴾

حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿اما اهل النار الذين هم اهلها فانهم لا يموتون ولا يحيون ولكن ناس اصابهم النار بذنوبهم فاماتهم اماتة حتى اذا كانوا فاحما ذن بالشفاعة فيجئ بهم ضيائر فثبوا على انهار الجنة ثم قيل يا اهل الجنة افيضوا عليهم فينبئون نبات الحبة تكون في حميل السيل﴾ (اخرجه الحاكم)

”جہنم میں کافر نہ تو مر سکیں گے نہ جی سکیں گے۔ اور وہ لوگ جو اپنے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں پہنچتے ہیں یعنی گنہگار مسلمان پس جہنم ان کو موت دے دی گی۔ یہاں تک کہ جب وہ جلے ہوئے کونکے کی مانند ہو جائیں گے تو ان کے لئے شفاعت کی اجازت دے دی جائے گی۔ پس ان کو جنت کی نہر پر لاکھڑا کیا جائے گا اور اہل جنت سے کہا جائے گا کہ ان پر پانی ڈالو! پھر وہ ایسے اگیں گے جیسے دانے سیلاب کے پانی میں اگتے ہیں۔“

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ ان کو حقیقی موت دی جائے گی۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے موت کو مصدر کے ساتھ ذکر فرمایا ہے اور یہ ان کی تکریم کے لئے ہوگا تاکہ وہ عذاب کی تکلیف محسوس نہ کر سکیں۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ جب وہ عذاب محسوس نہیں کر سکیں گے تو ان کو جہنم میں داخل کرنے کا کیا فائدہ؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ انہیں جہنم میں داخل کرنا بطور تادیب کے ہو، اگرچہ وہ عذاب کو محسوس نہ کریں لیکن اتنی مدت تک ان کو جنت کی نعمتوں سے محروم کرنا ہی ان کے لئے سزا ہوگا۔ جیسا کہ اگر کسی شخص کو جیل میں

داخل کر دیا جائے تو یہ اس کیلئے باعث سزا ہے اگرچہ اس کو طوق اور بیڑیاں نہ پہنائی جائیں۔

### جہنمی آگ میں کتنے ڈوبے ہوں گے؟

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بعض اہل جہنم گھٹنوں تک اور بعض گھٹنوں تک اور بعض گلے تک آگ میں ڈوبے ہونگے۔

حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿ان اهل النار عذاب رجل متنعل بنعلین من نار یغلی منها داماءہ ومنہم من فی النار الا صدرہ ومنہم من فی النار الا رقبۃ ومنہم من قد انغمس فیہا﴾

(اخر جہ البزار بسند صحیح)

”اہل جہنم کے لئے سب سے کم درجہ کا عذاب یہ ہے کہ ان کو آگ کے جوتے پہنائیں جائیں گے جن کی شدت کی وجہ سے ان کا دماغ جوش مارنے لگے گا۔ اور اہل جہنم میں سے بعض کے سینے تک آگ ہوگی اور بعض کے گلے تک اور بعض ایسے بھی ہونگے جو مکمل طور پر آگ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔“

### ﴿جہنم میں زیادہ کون لوگ ہوں گے﴾

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿یدخل قوم النار من ہذہ الامۃ فتحرقہم النار الا دائرۃ وجوہہم ثم یخرجون منها﴾

(اخر جہ مسلم)

”اس امت کے بعض افراد کو جہنم میں داخل کیا جائے گا تو آگ ان کو جلا ڈالے گی لیکن ان کے چہرے محفوظ رہیں گے۔ پھر ان کو جہنم سے نکال لیا جائے گا۔“

## جہنم میں زیادہ عورتیں جائیں گی

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنَّ رَايَتِكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ

النَّارِ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ مَا لَنَا أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ قَالَ تَكْثُرُنَّ

اللَّعْنُ وَتَكْفُرُنَّ الْعَشِيرَ﴾ (اخرجه الشيخان)

”اے عورتوں کی جماعت! تم کثرت سے صدقہ کیا کرو! کیونکہ میں

دیکھ رہا ہوں کہ جہنم میں اکثر عورتیں ہوں گی۔ ان میں سے ایک

عورت نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم جہنم میں کثرت سے کیوں

ہوگئی؟ تو آپؐ نے فرمایا: شوہروں کی نافرمانی اور بکثرت لعنت بھیجنے

کی وجہ سے۔“

حضرت عبدالرحمنؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فساق جہنمی ہیں۔

صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! فساق کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

عورتیں۔ ایک صحابیؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا وہ ہماری بہنیں اور بیویاں نہیں

ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں! لیکن جب انہیں دیا جاتا ہے تو شکر نہیں کرتیں۔ اور

جب آزمائش میں مبتلا ہوتی ہیں تو صبر نہیں کرتیں۔ (اخرجه احمد بسند صحيح)

## گنہگار مسلمانوں کا جہنم میں حال

### اوروں کو نصیحت خود میاں فضیحت

حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿يَجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَيَتَدَلَّقُ اقْتَبَاهُ

فِي النَّارِ فَيَدُورُ كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِرِجَاهِ فَتُجْمَعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ

فَيَقُولُونَ ائِي فُلَانٍ مَا شَانِكَ السَّيِّئُ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ

وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ أَمْرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا تَأْتِيهِ

وانها کم عن المنکر واتیہ ﴿﴾ (اخرجه الشیخان)

”قیامت کے دن ایک آدمی جب جہنم میں ڈالا جائے گا تو اس کی آنتیں تیزی سے باہر نکل آئیں گی۔ وہ اس طرح گھوٹے گا جیسے گدھا اپنی رسی کے ساتھ گھومتا ہے۔ اہل جہنم اس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے: تجھے کیا ہوا؟ تو تو ہمیں نیکی کا حکم دیتا تھا اور برائی سے روکتا تھا۔ وہ جواب دے گا: میں تمہیں تو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتا تھا لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا۔“

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿اطلع قوم من اهل الجنة على قوم من اهل

النار فقالوا ادخلتم النار وانما دخلنا الجنة بتعليمكم

قالوا انا كنا نامرکم ولا نفعل ﴿﴾ (اخرجه الخطيب في كتاب العلم)

”ایک جماعت کو پتہ چلے گا کہ فلاں لوگ جہنم میں ہیں تو جنتی ان سے کہیں گے کہ تمہیں کس وجہ سے جہنم میں ڈالا گیا؟ حالانکہ ہم تمہاری تعلیم کی وجہ سے جنت میں پہنچے ہیں۔ تو اہل جہنم کہیں گے: ہم تمہیں تعلیم دیتے تھے لیکن خود عمل نہیں کرتے تھے۔“

حضرت ولید بن عقبہؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن امر بالمعروف کریں والوں کو جہنم میں ڈالا جائیگا اور ان کی اتباع کرنے والوں کو جنت عطاء کی جائے گی۔ تو جنتی ان سے کہیں گے کہ تمہیں جہنم میں کیوں پھینک دیا گیا؟ حالانکہ تمہاری اطاعت اور فرمانبرداری کی وجہ سے ہی ہماری جنت تک رسائی ہوئی ہے۔ تب اہل جہنم جواب دیں گے کہ ہم جس چیز کا حکم دیتے تھے خود اس کے خلاف عمل کرتے تھے۔ (اخرجه احمد)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿اشد الناس حسرة يوم القيامة رجل امكّن طلب العلم

في الدنيا فلم يطلبه ورجل علم علما فانفع به من سمعه

منہ دونہ ﴿﴾ (اخر جہ ابن عساکر)

”قیامت کے دن سب سے زیادہ حسرت اس شخص کو ہوگی کہ جس کے لئے دنیا میں علم حاصل کرنا ممکن تھا لیکن اس نے علم حاصل نہیں کیا۔ اور اس شخص کو سب سے زیادہ حسرت ہوگی جس کو علم عطاء کیا گیا تھا اور لوگوں نے اس سے سن کر نفع حاصل کیا لیکن اپنے علم سے خود اس نے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا۔“

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بُرا انسان وہ عالم ہوگا جس نے اپنے علم سے نفع نہیں اٹھایا۔ (اخر جہ ابن المبارک فی الزہد)

حضرت منصور بن زادنؓ فرماتے ہیں: بلاشبہ بعض ایسے لوگ بھی جہنم میں ڈالے جائیں گے جن کی بدبو سے اہل جہنم کو بھی اذیت پہنچے گی۔ ان سے کہا جائے گا: تم کیا عمل کرتے تھے؟ ہلاکت ہو تمہارے لئے! جس تکلیف میں ہم پہلے مبتلا تھے وہ ہمارے لئے کافی نہ تھی؟ یہاں تک کہ ہم تمہاری بدبو کی تکلیف میں مبتلا ہو گئے۔ وہ کہے گا میں عالم تھا لیکن میں نے اپنے علم سے نفع نہیں اٹھایا۔ (اخر جہ البیہقی فی الزہد)

کفار سے بھی پہلے فاسق قراء کو عذاب دیا جائیگا

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿الزبانية اسرع الى فسقة القراء منهم الى عبدة الاوثان

فيقولون يبدأ بنا قبل عبدة الاوثان فيقال لهم ليس من

يعلم كمن لا يعلم﴾ (اخر جہ الطبرانی و ابو نعیم)

”زبانہ فرشتہ بتوں کے پجاریوں سے بھی پہلے گناہگار قاریوں کو جہنم میں پھینکے گا۔ تو قراء کہیں گے کہ بتوں کے پجاریوں کو چھوڑ کر ہم سے کیوں ابتداء کی جارہی ہے؟ ان سے کہا جائے گا: عالم اور غیر عالم برابر نہیں ہو سکتے۔“



## ریا کار کا انجام

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا: قیامت کے دن سب سے پہلے تین آدمیوں کا فیصلہ کیا جائے گا۔ سب سے پہلے شہید کو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں گنوائیں گے تو وہ ان کا اقرار کریگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: تو نے دنیا میں کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا: باری تعالیٰ! میں نے آپ کے راستہ میں جہاد کیا حتیٰ کہ مجھ کو شہید کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو جھوٹ بول رہا ہے۔ تیرا ارادہ تو یہ تھا کہ لوگ کہیں فلاں آدمی بہادر ہے تمہاری خواہش پوری ہو چکی۔ حکم دیا جائے گا کہ اس کو منہ کے بل گھیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے۔ دوسرا عالم اور حافظ کو بلایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو نعمتیں گنوائیں گے تو وہ نعمتوں کا اقرار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم نے دنیا کے اندر کیا عمل کیا؟ تو عالم کہے گا کہ میں نے علم سیکھا اور قرآن پڑھا اور تیری رضا کے لئے پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم جھوٹ بول رہے ہو۔ تم چاہتے تھے کہ لوگ کہیں فلاں بڑا عالم ہے بڑا قاری ہے جو تم نے چاہا وہ ہو چکا۔ حکم دیا جائے گا: اس کو چہرے کے بل گھیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے۔ تیسرا وہ نخی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطاء کیا ہو گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں گنوائیں گے وہ ان نعمتوں کا اقرار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم نے دنیا میں کیا عمل کیا؟ وہ جواب دے گا: یا الہ العالمین! میں نے دنیا کے اندر اپنی ہر محبوب چیز کو تیرے راستے میں فقط تیری رضا کے لئے خرچ کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم جھوٹ بول رہے ہو۔ تمہاری خواہش تو یہ تھی کہ لوگ کہیں فلاں آدمی تو بہت نخی ہے۔ تمہاری خواہش پوری ہو چکی۔ پھر اللہ تعالیٰ حکم فرمائیں گے: اس کو منہ کے بل گھیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے۔ (اخرجہ الترمذی وحسنہ والحاکم وصححه)

## بلا تحقیق فتویٰ دینے کا وبال

حضرت عبداللہ بن ابوجعفرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اجراء کم

علی الفتیاء اجراء کم علی النار۔ (اخرجہ الدارمی فی مسنده)

تم میں سے فتوے دینے پر زیادہ جرات کرنے والے آگ پر جرات کرنے والا ہے۔

حضرت عتبہ بن مسلمؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا گیا تو آپؓ نے فرمایا: میں نہیں جانتا۔ اس نے اصرار کیا تو آپؓ نے فرمایا کہ کیا تم جاہتے ہو کہ ہماری بیٹیوں کو جہنم میں پل بنایا جائے؟ تم تو یہ کہہ دو گے کہ ہمیں ابن عمرؓ نے یہ فتویٰ دیا تھا۔ (اخرجہ ابن المبارک فی الزہد)

### سونے کے زیورات پہننے کا انجام

حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسُورَ وَلَدَهُ سِوَارِ مِنْ نَارِ فِلِسُورِ﴾

سوار من ذهب﴾ (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ)

”جو شخص چاہتا ہو کہ اپنے بچے کو آگ کے کنگن پہنائے وہ اسے سونے کے کنگن پہنادے۔“

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث یا تو منسوخ ہے ان احادیث کی وجہ سے جن میں عورتوں کیلئے سونے کا جواز مذکور ہے۔ یا اس شخص پر محمول ہے جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔ اور اسکی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس کو امام احمدؒ نے حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اور میری خالہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ ہم نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ ہم نے جواب دیا: نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے نہیں ڈرتیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنادیں؟

### چھپ کر لوگوں کی بات سننے کا انجام

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جس نے محبوب کی بات سنی اور بات کرنے والا ایسا نہ چاہتا ہو تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا۔ اور جس نے

دنیا میں کسی جاندار شی کی تصویر بنائی تو قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ اس میں روح پھونک! اور وہ اس پر قادر نہیں ہو سکے گا۔

### کتمان علم کا وبال

حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

فرمایا:

﴿مَنْ سَتَلَ عَنْ عِلْمِ فَكْتَمَهُ الْجَمْعُ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ

بَلْجَامٍ مِنْ نَارٍ﴾ (اخرجه ابوداؤد و الترمذی و الحاكم)

”جس سے کسی علم کے متعلق سوال کیا گیا اور اس نے اسے چھپایا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام پہنائیں گے۔“

### دو غلے کا انجام

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ كَانَ ذَا لِسَانٍ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ لِسَانَانِ يَوْمَ نَارِ يَوْمِ

الْقِيَامَةِ﴾ (اخرجه الاصهانی فی الترغیب)

”جو شخص دنیا میں دو زبانوں والا ہوگا تو قیامت کے دن اس کے لئے آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔“

### مثلہ کرنے کا انجام

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ مَثَلَ بَذَى رُوحٍ ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مَثَلَ اللَّهِ تَعَالَى بِهِ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ﴾ (اخرجه احمد)

”جس نے کسی ذی روح کا مثلہ کیا۔ پھر توبہ کئے بغیر مر گیا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کا مثلہ کریں گے۔“

## اچھی طرح وضو نہ کرنے کا انجام

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جس کی اڑیاں دھلی ہوئی نہیں تھیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿وَبِلِّ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ﴾ (اخرجه الشيخان)

”ہلاکت ہے ان لوگوں کے لئے جن کی اڑیاں آگ کی ہوں گی۔“

حضرت واثلہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ لَمْ يَخْلَلْ أَصَابِعَهُ بِالْمَاءِ خَلَّلَهَا اللَّهُ تَعَالَى بِالنَّارِ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ﴾ (اخرجه الطبرانی)

”جس نے پانی کے ساتھ انگلیوں کا خلال نہ کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت

کے دن آگ سے اس کی انگلیوں کا خلال کریں گے۔“

## سونے چاندی کے برتن استعمال کرنے کا انجام

حضرت ام سلمہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿الَّذِي يَشْرَبُ فِي أَنْيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ انْمَا يَجْرُ جُرْفِي

جَوْفِهِ نَارِ جَهَنَّمَ﴾ (اخرجه الشيخان)

”جس نے سونے اور چاندی کے برتن میں پیا تو قیامت کے دن

اس کے پیٹ میں جہنم کی آگ بھردی جائے گی۔“

## خودکشی کا انجام

حضرت ثابت بن ضحاکؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عَذَبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

(اخرجه الشيخان)

”جس نے دنیا میں کسی چیز سے خودکشی کی تو قیامت کے دن اس کو

اسی چیز کا عذاب دیا جائے گا۔“

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے خودکشی کے ارادے سے پہاڑ سے چھلانگ لگائی، اس کو جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے گرایا جاتا رہے گا۔ اور جس نے خودکشی کے ارادے سے زہر کھایا وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں اپنے ہاتھ میں زہر لے کر اسے کھاتا رہے گا۔ اور جس نے لوہے کے ساتھ خودکشی کی تو وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں خود کو لوہے سے مارتا رہے گا۔ (اخرجہ البزار)

### غیبت کا انجام

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ أَكَلَ لَحْمَ أَخِيهِ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ  
فَيَقَالَ لَهُ كُلْهُ مِثْلَ مَا أَكَلْتَهُ حَيًّا فَيَا كُلْهُ وَيَكْلَحْ وَيَضْجُ﴾

(اخرجہ الطبرانی و ابویعلی و ابوالشیخ فی التوبیخ)

”جس نے دنیا میں اپنے بھائی کا گوشت کھایا (یعنی اس کی غیبت کی) وہ قیامت کے دن ان کے قریب ہوگا اور اسے کہا جائے گا کہ اس مردار کو کھا جس طرح تو نے اس کو زندہ ہونے کی حالت میں کھایا تھا۔ پس وہ اس کو کھائے گا اور ترش رو ہوگا اور چیخ و پکار کرے گا۔“

### زنا کار کا انجام

حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

﴿إِنَّ فُرُوجَ الزَّوْنَةِ لِيُودَى أَهْلَ النَّارِ نَنْ رِيحَهَا﴾ (اخرجہ البزار)

”بے شک اہل جہنم کو زنا کار کی شرمگاہ کی بدبو سے اذیت پہنچے گی۔“

### شرابی کا انجام

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿إِنَّ عَلَى اللَّهِ عَهْدَ مَنْ يَشْرِبُ الْمُسْكِرَانَ يَسْقِيهِ مِنْ

طينة الخبال قيل يا رسول الله وما طينة الخبال قال  
عصارة اهل النار ﴿﴾ (اخرجه الشيخان)

”بے شک اللہ تعالیٰ نے خود پر لازم کر لیا ہے کہ جو شراب پیے گا اسے طینۃ خبال سے پلائیں گے۔ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ طینۃ خبال کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اہل جہنم کی پیپ۔“  
حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من شرب الخمر سقاه الله تعالى من حميم جهنم﴾

(اخرجه البزار)

”جس آدمی نے شراب پی لی اللہ تعالیٰ اسے جہنم کا کھولتا ہوا پانی پلائیں گے۔“

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جس نے شراب پی لی اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی توبہ قبول نہیں فرمائیں گے۔ پس اگر اس نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائیں گے۔ پھر اگر اس نے دوبارہ شراب پی لی تو اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی توبہ قبول نہیں کریں گے۔ اور تیسری اور چوتھی مرتبہ کے متعلق مجھے کچھ علم نہیں۔ پھر فرمایا: اگر وہ پھر شراب پیے گا تو حق یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن رعدۃ خبال (اہل جہنم کی پیپ) سے پلائیں۔ (اخرجه الحاكم و صححه)

اہل مدینہ کا اکرام نہ کرنے کا انجام

حضرت معقل بن یسارؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

﴿المدينة مهاجرة ومضجى من الارض حق على امتي  
ان يكرموا جيرانى ما اجتنبوا الكبانرفمن لم يفعل ذلك  
منهم سقاه الله تعالى من طينة الخبال قيل وما طينة  
الخبال قال عصارة اهل النار﴾ (اخرجه الطبرانی)

”مدینہ میری ہجرت کی جگہ اور میرے رہنے کی جگہ ہے۔ میری

امت پر حق ہے کہ میرے پڑوسیوں کا اکرام کرے جب تک کہ وہ کبار سے اجتناب کرتے رہیں۔ جس نے اکرام نہ کیا اللہ تعالیٰ اسے طیتہ خبال سے پلائیں گے۔ آپ ﷺ سے طیتہ خبال کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جہنمیوں کی پیپ ہے۔“

### کسی کو برا بھلا کہنے کا انجام

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

﴿ایمار جل اشاع علی رجل مسلم بکلمة وهو منها برئ کان حقا علی الله تعالی ان یذیبه یوم القيامة فی النار حتی یاتی بنفاذ ما قال﴾ (اخرجه الطبرانی)  
”جو آدمی کسی مسلمان کے بارے میں ایسی بات مشہور کرے جو اس میں نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ قیامت کے دن اس آدمی کو آگ میں پگھلائیں حتیٰ کہ وہ جو کہتا تھا وہ رد کھائے۔“

### نوحہ گر کا انجام

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

﴿ان النوائح یجعلن یوم القيامة صفین فی جہنم صف عن یمینہم وصف عن یسارہم فیحن علی اهل النار کما ینوح الکلاب﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)  
”بلاشبہ نوحہ کرنے والیوں کی قیامت کے دن جہنم میں دو صفیں بنائی جائیں گی۔ ایک صف اہل نار کے دائیں طرف ہوگی اور دوسری ان کے بائیں طرف ہوگی۔ پھر وہ اہل جہنم پر ایسے نوحہ کریں گی جیسے بکتے روتے ہیں۔“

## ﴿سب سے شدید عذاب کسے دیا جائے گا؟﴾

### تصویر کشی کا انجام

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا:

﴿ان اشد الناس عذابا يوم القيامة المصورون﴾ (اخرجه الشيخان)

”بے شک قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب میں

تصویریں بنانے والے ہوں گے۔“

### انبیاء کی گستاخی کا انجام

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: بلاشبہ قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت

عذاب میں انبیاء کرام پر سب و شتم کرنے والا ہوگا۔ پھر صحابہ کرامؓ پر سب و شتم کرنے والا

اور پھر عام مسلمین کو گالیاں دینے والا۔ (اخرجه ابو نعیم)

### قاتلین انبیاء کا انجام

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿ان اشد الناس عذابا يوم القيامة من قتل نبی او قتله نبی

وامام جائز و هو لاء المصورون﴾ (اخرجه الطبرانی و ابو نعیم)

”بے شک قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ

ہوگا جس نے کسی نبی کو قتل کیا ہوگا یا نبی نے اس کو قتل کیا ہوگا، اور ظالم

بادشاہ اور تصویر بنانے والے۔“

### لوگوں کو تکلیف دہی کا انجام

حضرت خالد بن ولیدؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿اشد الناس عذابا يوم القيامة اشد هم عذابا للناس في

الدنيا﴾ (اخرجه البخاری فی التاريخ والطالسی)



”بے شک قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ ہوگا جو دنیا میں لوگوں کو سخت عذاب دیتا تھا۔“

### ﴿ریاء کاری کا انجام﴾

حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کچھ لوگوں کو جنت کی طرف جانے کا حکم لیا جائے گا۔ جب جنت کے قریب پہنچ کر اس کی طرف دیکھیں گے اور اس کی خوشبو سونگھیں گے تو آواز دی جائے گی: ان کا رخ موڑ دو: ان کا جنت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ تو انہیں اس قدر حسرت ہوگی کہ کبھی کسی کو نہیں ہوئی ہوگی۔ وہ کہیں گے: یا اللہ! اگر آپ ہمیں یہ سب کچھ دکھانے سے پہلے جو ہم نے دیکھا ہے جہنم میں بھیج دیتے تو ہم پر اس قدر گراں نہ گذرتا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے: میں بھی تمہیں حسرت میں مبتلا کرنا چاہتا تھا۔ جب تم خلوت اور تنہائی میں ہوتے تو کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتے۔ اور جب لوگوں سے ملتے تو نیکو کار بن جاتے۔ تم لوگوں کے لئے عمل کرتے، میرے لئے دل سے عمل نہ کرتے تھے۔ تم لوگوں سے ڈرتے تھے، مجھ سے نہ ڈرتے تھے۔ تم لوگوں کو بڑا سمجھتے تھے مجھے بڑا نہ سمجھتے تھے۔ لوگوں کے لئے تم گناہ چھوڑ دیا کرتے تھے، میرے لئے نہ چھوڑا کرتے تھے۔ میں تمہیں دردناک عذاب چکھاؤں گا اور تمہیں ثواب سے محروم رکھوں گا۔ (آخر جہ الطبرانی وابو نعیم)

### قیامت کے دن آگ کو چار حکم دئے جائیں گے

حضرت بلال بن سعیدؓ فرماتے ہیں: قیامت کے دن آگ کو چار آوازیں دی جائیں گی (۱) اے آگ تو جلا ڈال (۲) اے آگ تو پکا ڈال (۳) اے آگ تو دشمن کو زیر کر کے دل ٹھنڈا کر لے (۴) اے آگ تو کھالے اور تو قتل نہ کر۔

(آخر جہ الصابونی فی المنائین)

### امت محمدیہ کے لوگوں کو سب سے کم عذاب ہوگا

حضرت کعبؓ سے روایت ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ زبانیہ فرشتہ سے کہیں گے:

امت محمدیہ ﷺ کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کو جہنم کی طرف لے جاؤ! امت محمدیہ ﷺ کے علاوہ جس کسی کو بھی جہنم کی طرف لے جایا جائے گا اس کا چہرہ سیاہ ہوگا اور اس کے قدموں میں بیڑیاں اور اس کی گردن میں طوق ہوگا۔ مگر امت محمدیہ ﷺ کے لوگوں کو ان کے اصل رنگ میں جہنم کی طرف لایا جائے گا۔ جب وہ دارونعدۂ جہنم مالک کے پاس پہنچیں گے تو وہ سوال کرے گا: تم کس امت کے لوگ ہو؟ تم سے زیادہ خوبصورت چہرے والا میرے پاس نہیں آیا۔ وہ جواب دیں گے: ہم قرآن کی امت ہیں۔ پھر آواز آئے گی؟ اے مالک! ان کے چہروں کو سیاہ مت کرنا! کیونکہ یہ دنیا میں سجدے کیا کرتے تھے۔ اے مالک! ان کے گلے میں طوق مت ڈالنا! یہ غسل جنابت کیا کرتے تھے۔ اے مالک! انکو بیڑیاں مت ڈالنا! یہ میرے گھر کا طواف کیا کرتے تھے۔ اے مالک! ان کو گندھک کا لباس نہ پہنانا! یہ احرام کے لئے اپنے کپڑے اتار دیا کرتے تھے۔ اے مالک! آگ سے کہہ دے کہ ان کو ان کے اعمال کی بقدر پکڑے۔ پس آگ ان پر ان کے استحقاق سے بھی نرم ہوگی جیسا کہ ماں اپنے بچے پر شفیق ہوتی ہے۔ آگ ان میں سے کسی کو ٹخنوں تک کسی کو گھٹنوں کسی کو ناف تک اور کسی کو سینے تک پکڑے گی۔ (آخر جہ ابو نعیم)

## ﴿جہنم میں لے جانے والے اعمال﴾

### جھوٹی حدیث روایت کرنا

حضرت علیؓ اور حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ كَذَبَ عَلَى مَتَعَمِدٍ فَلْيَتَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ﴾

(آخر جہ البخاری و مسلم)

”جس نے مجھ پر عمداً کوئی جھوٹ بولا اسے چاہئے کہ وہ جہنم میں اپنا

ٹھکانہ بنا لے۔“

### جھوٹے دعوے کا انجام

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿من ادعى ماليس له فليس منا وليتوأ مقعده من النار﴾

(اخرجه الشيخان)

”جس نے کسی ایسی چیز کا دعویٰ کیا جو اس کی نہیں ہے پس وہ ہم میں

سے نہیں ہے۔ اور وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔“

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿من شهد على مسلم شهادة ليس له باهل فليتبأ مقعده من النار﴾

مقعده من النار

”جس نے کسی مسلمان کے خلاف جھوٹی گواہی دی پس اس کو

چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔“

حضرت حارثؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿من اقتطع مال اخيه بيمين فاجرته ان يتبأ مقعده من

النار﴾

(اخرجه الحاكم)

”جس نے اپنے بھائی کا مال زبردستی لے لیا، اسے چاہئے کہ وہ

اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔“

﴿مومن ہمیشہ جنت میں اور کفار ہمیشہ جہنم میں رہیں گے﴾

## موت کی موت

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿يدخل اهل الجنة الجنة واهل النار النار ثم يقوم مؤذن

بينهم يا اهل النار لا موت ويا اهل الجنة لا موت كل

خالد في ما هو فيه﴾

(اخرجه الشيخان)

”جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے، تو ایک

منادی ان کے درمیان کھڑا ہو کر نداء دے گا: اے اہل جہنم! اب

موت نہیں ہے۔ اے اہل جنت! اب موت نہیں ہے۔ پس جو جس میں ہے وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہے گا۔“

## موت کی موت پر جنتیوں کی خوشی اور جہنمیوں کی پریشانی

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿اذا صار اهل الجنة الى الجنة واهل النار الى النار حتى بالموت حتى يجعل بين الجنة والنار ثم يذبح ثم ينادى يا اهل الجنة لاموت ويا اهل النار لاموت فيزداد اهل الجنة فرحاً الى فرحهم ويزداد اهل النار حزناً الى حزنهم﴾  
(اخرجه الشيخان)

”جب اہل جنت جنت میں اور اہل جہنم جہنم میں چلے جائیں گے، تو موت کو جنت اور جہنم کے درمیان لا کر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر نداء لگائی جائے گی: اے اہل جنت! اب موت نہیں ہے۔ اے اہل نار! اب موت نہیں ہے۔ یہ سن کر اہل جنت کی خوشی اور اہل جہنم کا رنج اور زیادہ بڑھ جائے گا۔“

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موت کو قیامت کے دن سیاہ و سفید مینڈھے کی صورت میں لا کر جنت و جہنم کے درمیان کھڑا کیا جائے گا۔ پھر اہل جنت سے پوچھا جائے گا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ گردنیں لمبی کر کے دیکھیں گے اور کہیں گے: جی ہاں یہ موت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے موت کو ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر اہل جنت سے کہا جائے گا: اب موت نہیں ہے تم ہمیشہ ہمیشہ رہو گے۔ اہل جہنم سے کہا جائے گا: اب موت نہیں ہے تم ہمیشہ ہمیشہ رہو گے۔ یہ ارشاد فرمانے کے بعد آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: واندھم یوم الحسرة اذ قضی الامر (مریم: ۳۹) اور ڈر سنا دے ان کو اس پہچتاوے کے دن کا جب فیصل ہو چکے گا کام۔ (اخرجه الشيخان)

## جنتی ہمیشہ جنت میں اور جہنمی ہمیشہ جہنم میں رہیں گے

حضرت ابو ہریرہؓ فرمان باری تعالیٰ: ﴿لَا بَشِيْن فِيْهَا اَحْقَابًا﴾ (نب: ۲۳) ”رہا کریں اس میں قرونوں۔“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ایک ہفتہ اسی سال کا ہوگا اور ایک سال تین سو ساٹھ دن کا اور ایک دن ایک ہزار سال کا ہوگا۔ (اخرجہ ہناد)

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿لَوْ قِيلَ لَاهِلِ النَّارِ اَنْكُمْ مَا كُنْتُمْ قَدْرَ كُلِّ حَصَاةٍ

لِفَرْحُوْا بِهَا وَلَوْ قِيلَ لَاهِلِ الْجَنَّةِ اَنْكُمْ مَا كُنْتُمْ عَدَدُ كُلِّ حَصَاةٍ

لِحُزْنُوْا وَلَكِنْ جَعَلَ لَهُمُ الْاَبَدُ﴾ (اخرجہ الطبرانی و ابو نعیم)

”اگر اہل جہنم سے کہا جائے کہ تم جہنم میں تمام کنکریوں کی بقدر ٹھہرو گے تو وہ اسی پر خوش ہو جائیں گے۔ اور اگر اہل جنت سے کہا جائے کہ تم جنت میں تمام کنکریوں کی بقدر ٹھہرو گے تو وہ غمگین ہو جائیں گے۔ لیکن انہیں ہمیشہ رہنا پڑے گا۔“

## دنیا اور آخرت کا موازنہ

حضرت مستور بن شدادؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿وَاللّٰهُ مَا الدِّیْنَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا یَجْعَلُ اٰحَدُكُمْ

اَصْبَعًا فِی الْیَمِیْنِ فَلِیَنْظُرَ بِمَا یَرْجِعُ﴾ (اخرجہ مسلم)

”دنیا کی مثال آخرت کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی آدمی اپنی انگلی سمندر میں ڈالے اور دیکھ لے کہ اس پر کتنا پانی لگا ہے۔“

## موت کی حقیقت

سوال: موت ایک معنوی اور عرضی چیز ہے۔ اور اعراض جسموں میں داخل نہیں ہو سکتے تو موت مینڈھے کی صورت کیسے اختیار کرے گی؟ کہ اسکو ذبح کر دیا جائے۔

جواب: حکیم ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ سلف صالحین کا مذہب یہ ہے کہ ایسی احادیث کے معانی کی تحقیق کے پیچھے نہ پڑا جائے۔ پس ہم اس پر ایمان لے آئیں گے اور کہیں گے کہ اس کی حقیقت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔

جبکہ علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ موت جسم ہے نہ کہ عرض۔ اسے مینڈھے کی صورت میں پیدا کیا گیا ہے۔ اور زندگی بھی جسم ہے جسے گھوڑے کی صورت میں پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے الذی خلق الموت والحیوة جس نے بنایا مرنا اور جینا۔ (ملک: ۲) اور یہی جواب میرے نزدیک پسندیدہ ہے۔

## ﴿مسلمان دوزخ میں ہمیشہ نہیں رہیں گے﴾

حضرت عثمان بن مالکؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿ان الله تعالى حرم على النار من قال لا اله الا الله يبتغي

(اخرجه الشيخان)

بذلك وجه الله﴾

”جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے لا الہ الا اللہ کہا اللہ

تعالیٰ اس کو جہنم پر حرام فرمادیتے ہیں۔“

## ہر گناہ گار مسلمان بالآخر جہنم سے چھٹکارا پالے گا

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿ما من عبد قال لا اله الا الله ثم مات على ذلك دخل

الجنة قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى وان سرق

قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى وان سرق قلت

وان زنى وان سرق قال وان زنى وان سرق وان رغم

(اخرجه الشيخان)

انف ابى ذر﴾

”جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا اور پھر اسی پر اس کی وفات ہوگئی،

تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں: میں نے

عرض کیا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو، اگرچہ اس نے چوری کی ہو۔ میں نے پھر عرض کیا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔ میں نے تیسری بار پھر یہی عرض کیا؟ تو آپ ﷺ نے پھر یہی جواب مرحمت فرمایا۔ اور فرمایا: اگرچہ ابو ذر کی ناک خاک آلود ہو جائے۔“

حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا:

﴿مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ﴾  
(اخرجه مسلم)

”جس نے گواہی دی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو حرام فرمادیتے ہیں۔“

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ عَدَّ شَهِدَانَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ حَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أَخْبِرُ بِهَذَا فَيَسْتَبْشِرَ وَقَالَ أَذِنَ يَتَكَلَّمُوا فَأَخْبَرُ بِهَا عِنْدَ مَوْتِهِ ثَلَاثًا﴾  
(اخرجه مسلم)

”جس شخص نے گواہی دی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو حرام فرمادیتے ہیں۔“

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: کیا میں لوگوں کو یہ نہ بتا دوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو وہ اسی پر بھروسہ کر لیں گے۔ پھر حضرت معاذؓ نے اپنی موت کے وقت یہ حدیث بیان کی تاکہ حدیث چھپانے کا گناہ نہ ہو۔

حضرت ابن مسعودؓ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ  
إِيمَانٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ  
مِنْ كِبَرٍ﴾ (اخرجه مسلم)

”جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ جہنم  
میں داخل نہیں ہوگا، اور جس کے دل میں رائی کے دانے کے  
برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

خدا تعالیٰ کا قلیل ترین ذکر اور خوف بھی باعث نجات ہے

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اخْرَجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي  
يَوْمًا وَخَافَنِي فِي مَقَامٍ﴾ (اخرجه الترمذی وحسنہ والحاکم وصححه)  
”اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے: جس نے ایک دن بھی مجھے  
یاد کیا یا کسی وقت بھی مجھ سے خوف زدہ ہوا تو اس کو جہنم سے نکال  
دو۔“

رحمت خداوندی کے سبب جہنم سے خروج

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿يُخْرِجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ فَيَسْمُونَ فِي الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيُونَ  
فَيَدْعُونَ اللَّهَ تَعَالَى أَنْ يَحُولَ عَنْهُمْ الْأَسْمُ فَيَمْحُو اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهُمْ فَإِذَا اخْرَجُوا مِنَ النَّارِ نَبَتُوا كَمَا يَنْبَتُ  
الرَّيْشُ﴾

”ایک قوم کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا جہاں ان کا  
نام جہنمی ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے فریاد کریں گے کہ ہمارا نام تبدیل کر



دیا جائے تو اللہ تعالیٰ ان کا نام بدل دیں گے۔ جس وقت ان کو آگ سے نکالا جائیگا تو وہ اس طرح اگیں گے جس طرح پرندوں کے پر اگتے ہیں۔“ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ شَعِيرٍ مِنَ الْإِيمَانِ ثُمَّ يَقُولُ أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ خَرَدَلٍ مِنَ الْإِيمَانِ ثُمَّ يَقُولُ وَعِزَّتِي لَا أَجْعَلُ مِنْ آمَنَ بِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ كَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِي﴾ (اخرجه الطبرانی فی الصغیر)

”اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جس دل میں جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اس کو بھی جہنم سے نکال دو۔ پھر فرمائیں گے: جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوا سے بھی جہنم سے نکال دو۔ پھر فرمائیں گے: مجھے میری عزت کی قسم! جو شخص مجھ پر دن میں سے ایک گھڑی بھی ایمان لایا میں اس کو اس شخص کی طرح نہیں بناؤں گا جو مجھ پر ایمان نہیں لایا۔“

گناہ گارترین شخص کی بھی مغفرت ہو جائے گی

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿لِيَتِمَّ جَدَنُ اللَّهِ تَعَالَىٰ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَىٰ أَنْسٍ لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطٍ فَيُخْرِجَهُمْ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا احْتَرَقُوا فَيَدْخُلَهُمُ الْجَنَّةُ بِرَحْمَتِهِ بَعْدَ شَفَاعَةِ مَنْ يَشْفَعُ﴾ (اخرجه احمد)

”اللہ تبارک و تعالیٰ ایک ایسی جماعت کو بھی نجات دیں گے جس نے کبھی بھلائی نہیں کی ہوگی۔ پس اللہ تعالیٰ ان کو ان کے جلنے کے بعد اور شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کے بعد آگ نکال لیں

گے اور اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمادیں گے۔“

### رحمتی سبقت غضبی

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿اذا فرغ الله تعالى من القضاء بين خلقه اخرج كتابا من تحت العرش رحمتی سبقت غضبی وانا ارحم الراحمين فيخرج من النار مثل اهل الجنة اوقال مثلی اهل الجنة مكتوب بين اعينهم عتقاء الله﴾

(اخرجه البخاری فی الدیاج)

”اللہ تعالیٰ جب مخلوق کے فیصلوں سے فارغ ہو جائیں گے تو عرش کے نیچے سے ایک کتاب نکالیں گے جس پر لکھا ہوگا رحمتی سبقت غضبی وانا ارحم الراحمين میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی اور میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ جہنم سے اتنے لوگوں کو نکالیں گے جتنے جنت میں ہونگے۔ یا فرمایا کہ اہل جنت سے دو گنے لوگوں کو جہنم سے نکالیں گے۔ ان کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا۔ عتقاء اللہ۔ (اللہ کے آزاد کردہ)“

﴿قیامت کے دن کافر کی مسلمان ہونے کی تمنا﴾

جہنم میں کافر کی طعنہ زنی کے سبب مجرمین کی نجات

فرمان باری تعالیٰ:

﴿ربما يود الذين كفروا لو كانوا مسلمين﴾ (حجر: ۲)

”کسی وقت آرزو کریں گے یہ لوگ جو منکر ہیں کیا اچھا ہوتا جو ہوتے مسلمان۔“

کے بارہ میں حضرت ابن عباسؓ اور حضرت انسؓ کا مذاکرہ ہوا۔ انہوں نے فرمایا: اس آیت کا مطلب ہے کہ جب اللہ تعالیٰ گناہگار مسلمانوں اور مشرکین کو جہنم میں جمع کریں گے تو مشرکین گناہگار مسلمانوں سے کہیں گے: جس کی تم عبادت کرتے تھے اس نے تمہیں فائدہ نہیں دیا۔ پس اللہ کو ان مشرکین پر غصہ آ جائیگا اور مسلمانوں کو اپنے فضل اور رحمت سے جہنم سے نجات دیدیں گے۔ (اخرجه ابن المبارک وابن جریر والبیہقی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿ان ناسا من اهل لاله الا الله يدخلون النار بذنوبهم  
فيقول لهم اهل اللات والعزى ما اغنى عنكم قول لاله  
الا الله وانتم معافى النار فيغضب الله لهم فيخرجهم  
فيلقيهم فى نهر الحيوۃ فيبرؤن من حرقهم كما يبرء  
القمر من خسوفه فيدخلون الجنة ويمسون  
فيها الجهنميون﴾ (اخرجه الطبرانی وھناد ابو نعیم)

”بعض مسلمان اپنے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوں گے تو کافران سے کہیں گے: تمہیں تمہارے قول لا الہ الا اللہ نے کچھ فائدہ نہیں دیا۔ اور آج تم ہمارے ساتھ جہنم میں ہو۔ پس اللہ تعالیٰ کو غصہ آ جائے گا اور وہ ان مسلمانوں کو جہنم سے نکال کر نہر حیات میں ڈال دیں گے۔ اور ان کو اس طرح صاف فرما دیں گے جیسا کہ چاند گرہن سے صاف ہو جاتا ہے۔ پھر ان کو جنت میں داخل فرما دیں گے۔ جہاں ان کا نام جہنمی رکھا جائے گا۔“

### جہنم میں کفار کی شہادت تو حید

حضرت سعید بن جبیرؓ قرمان باری تعالیٰ واللہ ربنا ما کنا مشرکین کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ جہنم میں سے مسلمانوں کے نکالنے کا حکم دیں گے تو جہنم میں موجود مشرکین کہیں گے کہ آؤ! ہم بھی لا الہ الا اللہ کہیں! شاید ہمیں بھی ان

لوگوں کے ساتھ نجات مل جائے۔ چنانچہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں گے لیکن ان کی تصدیق نہیں کی جائے گی۔ تب وہ کہیں گے واللہ ربنا ما کنا مشرکین۔ (اخر جہ ہناد)

## ﴿سب سے آخر میں جہنم سے نکلنے والے جنتی کا حال﴾

حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿انی لا علم اخر اهل النار خروجا منها و اخر اهل الجنة دخولا رجل يخرج من النار حبوا فيقول الله تبارك وتعالى اذهب فادخل الجنة فياتيها فيخيل اليه انها ملاي فيرجع فيقول ياربى وجدتها ملاي فيقول الله تعالى له اذهب فادخل الجنة فان لك مثل الدنيا وعشرة امثالها فيقول اتسخر بى وانت الملك فلقد رايت رسول الله ﷺ ضحك حتى بدت نواجذه فكان يقال ذلك ادنى اهل الجنة منزلا﴾

”میں اس شخص کو جانتا ہوں جو سب سے آخر میں جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہوگا۔ پس وہ شخص جو سب سے آخر میں جہنم سے نکلے گا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: جنت میں داخل ہو جا! پس وہ جنت میں آئے گا لیکن وہ اسے بھری ہوئی محسوس ہوگی۔ وہ واپس لوٹ آئے گا اور عرض کریگا: یا اللہ جنت تو بھری ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جا جنت میں داخل ہو جا! تمہیں تمام دنیا جتنا اور دس گنا مزید دیا جاتا ہے۔ وہ آدمی کہے گا: یا اللہ کیا آپ مجھ سے مذاق فرما رہے ہیں حالانکہ آپ تو بادشاہ ہیں؟ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ہنستے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی ڈاڑھ مبارک ظاہر ہو گئی۔ یہ سب سے کم درجہ کا جنتی ہوگا۔“ (اخر جہ مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا وہ کبھی تو چلے گا اور کبھی منہ کے بل گھسٹ کر آگے بڑھ رہا ہوگا اور کبھی آگ سے اپنی لپیٹ میں رہی ہوگی۔ جب وہ آگ سے آگے بڑھ جائیگا تو اس آگ سے کہے گا: پاک ہے وہ ذات جس نے مجھے تجھ سے نجات دی، اور مجھے وہ چیز عطا کی جو اولین و آخرین میں سے کسی کو بھی نہیں دی گئی۔ پھر اس کے لئے ایک درخت بلند ہوگا، وہ کہے گا: یا اللہ مجھے اس کے قریب کر دیجئے تاکہ میں اس کے سایہ میں بیٹھ سکوں اور اس کا پانی پی سکوں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے: اے ابن آدم! اگر میں نے تجھے یہ عطا کر دیا تو پھر تو اور بھی سوال کرے گا۔ وہ کہے گا: یا اللہ نہیں! اور عہد کرے گا کہ وہ اس کے علاوہ کسی اور چیز کا سوال نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی معذرت قبول کر لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ تو جانتے ہی ہیں کہ وہ اس پر صبر نہیں کر سکے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس کے قریب کر دیں گے وہ اس کے سائے میں بیٹھے گا اور اس کا پانی پئے گا۔ پھر اس کے لئے ایک اور درخت بلند ہوگا، جو پہلے درخت سے زیادہ خوبصورت ہوگا۔ وہ کہے گا: یا اللہ! مجھے اس کے قریب کر دیجئے، تاکہ میں اس کے سائے میں بیٹھ سکوں، اور اس کا پانی سکوں، اس کے بعد میں آپ سے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے ابن آدم! کیا تو نے عہد نہیں کیا تھا کہ تو اس کے بعد مجھ سے سوال نہیں کرے گا؟ پھر اللہ تعالیٰ اس کے قریب کر دیں گے، اس کے بعد اس کے لئے جنت کے دروازے کے قریب ایک اور درخت بلند ہوگا جو پہلے دونوں درختوں سے زیادہ خوبصورت ہوگا۔ وہ کہے گا: یا اللہ مجھے اس کے قریب کر دے، اس کے بعد میں آپ سے سوال نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تو نے عہد نہیں کیا تھا کہ تو اس کے بعد مجھ سے سوال نہیں کرے گا؟ پھر اللہ تعالیٰ اسے اس کے قریب کر دیں گے، تو وہ وہاں اہل جنت کی آوازیں سنے گا تو کہے گا: یا اللہ مجھے اس میں داخل کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تو اس پر راضی ہے کہ تجھے تمام دنیا کی بہ قدر اور اتنا ہی مزید عطا کر دیا جائے؟ وہ کہے گا: یا اللہ! آپ مجھ سے مذاق فرما رہے ہیں، حالانکہ آپ رب العلمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں تم سے مذاق

نہیں کر رہا، میں اپنی مشیت پر قادر ہوں۔ (آخر جہ مسلم)

## خدا تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن رکھنے کا انعام

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص جہنم میں ایک ہزار سال تک یا حنان یا منان پکارے گا، اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت جبریل سے فرمائیں گے: جاؤ! میرے اس بندے کو میرے پاس لے کر آؤ! حضرت جبریل روانہ ہوں گے اور دیکھیں گے کہ تمام دوزخی او نہ ہے منہ گرے رو رہے ہیں۔ حضرت جبریل واپس آ کر پروردگار عالم کو بتائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم اس کو میرے پاس لے کر آؤ، وہ فلاں جگہ میں موجود ہے۔ چنانچہ وہ اس کو لا کر اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے پیش کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ استفسار فرمائیں گے: اے میرے بندے! تو نے اپنے ٹھکانے اور آرام گاہ کو کیسا پایا؟ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! بہت برا ٹھکانہ اور بہت بری آرام گاہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے بندے کو واپس (دوزخ میں) لے جاؤ، وہ عرض کرے گا: یا اللہ! جب آپ نے مجھے دوزخ سے نکالا تھا تو مجھے امید نہیں تھی کہ آپ مجھے دوبارہ دوزخ میں ڈال دیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے بندے کو چھوڑ دو اور جنت میں داخل کر دو۔ (آخر جہ احمد ابو یعلیٰ والبیہقی بسند صحیح)

کرم یوں بھی ہے اور یوں بھی حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ دوزخ میں داخل کئے جائیں گے ان میں سے دو آدمی بہت زیادہ چیخ و پکار کر رہے ہوں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ حکم دیں گے کہ ان دونوں کو باہر نکالو! جب ان کو باہر نکالا جائے گا تو اللہ تعالیٰ پوچھیں گے: تم اتنی زیادہ چیخ و پکار کیوں کر رہے تھے؟ وہ عرض کریں گے: ہم یہ اس لئے کر رہے تھے تاکہ آپ ہم پر رحم فرمائیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے: میری رحمت تمہارے ساتھ یہ ہے کہ تم واپس چلے جاؤ، اور دوزخ میں جہاں پہلے تھے وہیں خود کو گرا دو۔ چنانچہ وہ دونوں چل دیں گے، ان میں سے ایک خود کو دوزخ میں گرا دے گا، اللہ اس پر دوزخ کو ٹھنڈا اور سلامتی والا کر دیں گے، جبکہ دوسرا شخص کھڑا رہے گا اور خود کو دوزخ میں نہیں گرائے گا۔ اللہ تبارک

و تعالیٰ اس سے پوچھیں گے: جیسے تیرے ساتھی نے خود کو جہنم میں گرا دیا ہے تو نے کیوں خود کو نہیں گرایا؟ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! مجھے امید ہے کہ آپ مجھے دوزخ سے نکالنے کے بعد دوبارہ اس میں داخل نہیں فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اسے فرمائیں گے: میں تیرے ساتھ تیری امید کے مطابق معاملہ کروں گا، چنانچہ ان دونوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ (اخر جہ الترمذی)

### ادنیٰ ترین جنتی کو کتنا کچھ عطاء کیا جائے گا

حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے علم ہے کہ جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا آدمی کہہ رہا ہوگا: اے اللہ! مجھے آگ سے نکال دے! اور یہ نہیں کہہ گا کہ مجھے جنت میں داخل کر دے! جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے، تو یہ آدمی باقی رہ جائے گا۔ یہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں یہاں کیوں ہوں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ابن آدم! تو نے مجھ سے یہی سوال کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے جنت کے قریب کر دے! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ابن آدم! تو نے مجھ سے یہ سوال تو نہیں کیا تھا؟ پھر اللہ تعالیٰ جنت کے دروازے پر ایک درخت اگائیں گے۔ وہ پھر عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے پھل کھا سکوں اور اس کا سایہ حاصل کر سکوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ابن آدم! کیا تو نے تو مجھ سے صرف یہ سوال نہیں کیا تھا کہ میں تجھے دوزخ سے نکال دوں؟ لیکن یہ افضل سے افضل سے چیز دیکھتا رہے گا اور سوال کرتا رہے گا۔ آخر کار اس کے لئے حکم ہوگا: جاؤ! جہاں تک تمہارے قدم پہنچ سکتے ہیں اور تمہاری آنکھیں دیکھ سکتی ہیں وہ تمہیں عطا کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ وہ دوڑے گا، ادھر جائے گا، ادھر جائے گا، حتیٰ کہ دوبارہ پہلی جگہ آکھڑا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: یہ سب کچھ اور اتنا ہی مزید تجھے عطا کیا جاتا ہے۔ پس وہ راضی ہو جائے گا حتیٰ کہ وہ سمجھے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو وہ چیزیں بھی عطا فرمادیں جو کسی دوسرے جنتی کو عطا نہیں کی گئیں۔ (اخر جہ البزار و الطبرانی)

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں: جو جنتی سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا، اسے اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے: کھڑے ہو جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ! وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوگا اور بددلی سے پوچھے گا، کیا آپ نے میرے لئے کچھ باقی بھی چھوڑا ہے؟ اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے: ہاں باقی ہے، تجھے اتنا ملے گا جس پر سورج طلوع ہوتا اور غروب ہوتا ہے۔ (اخرجه الطبرانی)





## باب

## ﴿البواب جنت﴾

## جنت کی وسعت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا  
السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ﴾ (ال عمران: ۱۳۳)  
”اور دوڑو بخشش کی طرف اپنے رب کی اور جنت کی طرف جس کا  
عرض ہے آسمان اور زمین تیار ہوئی ہے واسطے پرہیزگاروں کے۔“

## جنت ہماری سوچ سے بھی زیادہ اچھی ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: قال اللہ عز  
وجل اعدت لعبادی الصالحین مالا عین رنت ولا اذن سمعت ولا خطر  
على قلب بشر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیز  
(جنت) تیار کی ہے کہ کسی آنکھ نے ایسی دیکھی نہیں، کسی کان نے سنی نہیں اور کسی انسان کے  
دل پر اس کا گمان نہیں ہوا۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: اگر تم چاہو تو یہ آیت مبارکہ پڑھ لو:  
فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ (سجدہ: ۱۷) (سو کسی جی کو معلوم نہیں جو  
چھپا دھری ہے انکے واسطے آنکھوں کی ٹھنڈک بدلہ اسکا جو کرتے تھے۔ (اخر جہ الشیخان)

## جنت کو دیکھ کر حضرت جبرائیلؑ کا تاثر

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے  
جنت کو پیدا کیا تو حضرت جبرائیلؑ سے کہا: اے جبرائیلؑ! جاؤ اور جنت کو دیکھو! حضرت  
جبرائیلؑ گئے اور جنت کو دیکھا۔ پھر واپس لوٹ کر کہنے لگے: اے میرے رب! تیری  
عزت کی قسم! جو شخص بھی اس کے بارہ میں سنے گا، ضرور اس میں داخل ہونا چاہے گا۔ پھر

اللہ تعالیٰ نے جنت کو طبیعت پر گراں گذرنے والے اعمال سے ڈھانپ دیا۔ پھر حضرت جبرائیلؑ سے کہا: اے جبرائیل! جاؤ اور جنت کو دیکھو! حضرت جبرائیلؑ پھر گئے اور جنت کو دیکھا۔ پھر واپس لوٹ کر کہنے لگے: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! مجھے خوف ہے کہ اسمیں کوئی بھی داخل نہ ہو سکے گا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا کیا تو حضرت جبرائیلؑ سے کہا: اے جبرائیل! جاؤ اور جہنم کو دیکھو! حضرت جبرائیلؑ گئے اور جہنم کو دیکھا۔ پھر بولے: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! کوئی آدمی بھی اس کے متعلق سن کر اسمیں داخل نہیں ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جہنم کو لذات کے ساتھ ڈھانپ دیا۔ پھر فرمایا: اے جبرائیل! جاؤ اور جہنم کو دیکھو! حضرت جبرائیلؑ پھر گئے اور اسے دیکھ کر کہنے لگے: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! مجھے خوف ہے کہ کوئی بھی اس میں داخل ہونے سے نہ بچ سکے گا۔

(اخرجه ابو داود و الحاكم و الترمذی و صححه و النسائی و ابن حبان و البيهقي)

### جنت جہنم دونوں کو جمعہ کے دن پیدا کیا گیا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا: خلق اللہ تعالیٰ الجنة والنار يوم الجمعة اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم دونوں کو جمعہ کے دن پیدا فرمایا۔  
(اخرجه ابو الشيخ في العظمة)

### جنت کو جہنم سے پہلے پیدا کیا گیا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے جنت کو جہنم سے پہلے اور اپنی رحمت کو غضب سے پہلے پیدا فرمایا۔ اور جہنم کو شہوات و لذات سے ڈھانپ دیا۔ (اخرجه ابو الشيخ في العظمة)

### جنت کا راستہ

حضرت زید بن سراقہؓ فرماتے ہیں: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا فرمایا اور اسمیں عزت و مسرت اور نعمتوں کو پیدا فرمایا تو جنت کہنے لگی: اے

میرے رب! آپ نے مجھے کیوں پیدا فرمایا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تاکہ میں تجھ میں اپنی مخلوق کو بساؤں۔ جنت کہنے لگی: اے رب: مجھ سے تو کوئی بھی دور نہیں رہے گا، سب کے سب مجھ میں داخل ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہرگز نہیں! میں تیرا راستہ ناپسندیدہ چیزوں میں بنا دوں گا۔ اور پھر جب جہنم کو پیدا فرمایا اور اس میں ذلت اور عذاب کو پیدا فرمایا تو جہنم کہنے لگی: اے میرے رب! آپ نے مجھے کیوں پیدا فرمایا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بے شک میں تجھ میں اپنی مخلوق بساؤں گا۔ جہنم کہنے لگی: اے میرے رب! میرے قریب تو کوئی بھی نہیں آئیگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہرگز نہیں! بے شک میں تیرے راستہ شہوات اور لذات کو بنا دوں گا۔ (اخرجہ ابن المبارک)

### جنت کا اعلان

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا:

﴿يَخْلُقُ اللَّهُ تَعَالَى جَنَّةَ عَدْنٍ دَلِيٍّ فِيهَا ثَمَارُهَا وَجَرَى فِيهَا أَنْهَارُهَا ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَتْ تَكَلَّمِي فَقَالَتْ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ فَقَالَ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا يَجَاوِرُنِي فِيكَ بَخِيلٌ﴾  
(اخرجہ الطبرانی)

”اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو پیدا فرمایا، اس میں پھل لٹکائے اور نہریں چلائیں، پھر اسے دیکھا اور فرمایا: اے جنت! بول! تو جنت نے کہا: بے شک مومنین کامیاب ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے میری عزت و جلال کی قسم! تجھ میں کوئی بخیل میرا قرب حاصل نہیں کر سکے گا۔“

### ملائکہ کی جنت کو مبارک باد

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

﴿يَخْلُقُ اللَّهُ تَعَالَى الْجَنَّةَ لَبْنَةً مِنْ ذَهَبٍ وَلَبْنَةً مِنْ فُضَّةٍ وَمَلَأَهَا الْمَسْكَ وَقَالَ لَهَا تَكَلَّمِي فَقَالَتْ قَدْ

افلح المؤمنون فقالت الملكة طوبى لك منزلا  
للملوك ﴿﴾ (اخرجه البزار والطبرانی والبيهقي)

”اللہ تعالیٰ نے جنت اس طرح بنائی کہ اسمیں ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی لگائی اور اسکا مصالحہ خالص مشک سے بنایا۔ پھر اس سے فرمایا: اے جنت کلام کر! جنت کہنے لگی: بے شک مومنین کامیاب ہو گئے۔ پس فرشتوں نے کہا: تجھے مبارک ہو کہ تو بادشاہوں کا ٹھکانہ ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا:

﴿اللہ تبارک و تعالیٰ بنی الفردوس بیدہ و حظرها علی کل مشرک و مد من خمر﴾ (اخرجه البیهقی)

”اللہ تبارک و تعالیٰ نے جنت فردوس کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور اسے ہر مشرک اور شراب کے دھنی پر ممنوع قرار دیدیا۔“

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کے باغات اپنے ہاتھ سے لگائے۔ پھر جب وہ مکمل ہو گئے تو انہیں بند کر دیا گیا۔ اب وہ روزانہ صبح کے وقت کھولے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں دیکھتے ہیں اور فرماتے ہیں قد افلح المؤمنون بے شک مومنین کامیاب ہو گئے۔ (مؤمنون: ۱) (اخرجه البیهقی)

### جنت عدن

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جنت عدن کو اپنے ہاتھ سے بنایا۔ اس طرح کہ اسمیں ایک اینٹ سفید موتی کی لگائی اور ایک اینٹ سرخ یا قوت کی اور ایک اینٹ سبز زبرجد کی۔ اور اس کا مصالحہ خالص مشک سے بنایا اور زعفران کو اس کی گھاس بنایا اور موتیوں کو اس کے سنگ ریزے بنایا اور غنبر کو جنت کی مٹی

بنایا۔ پھر جنت کو فرمایا: بول! تو جنت کہنے لگی: بے شک مومنین کامیاب ہو گئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تجھے میری عزت و جلال کی قسم! تجھ میں کوئی بخیل داخل نہیں ہو سکے گا۔

(اخرجه ابن ابی الدنيا فی صفة الجنة)

حضرت سعد طائیؓ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا فرمایا تو اس سے کہا: زینت اختیار کر! جب جنت بن سنور گئی تو اسے فرمایا: اب کلام کر! تو جنت کہنے لگی: مبارک باد کے مستحق ہیں وہ لوگ جن سے آپ راضی ہیں۔ (اخرجه ابن المبارک)

### اللہ تعالیٰ نے چار چیزیں اپنے ہاتھ سے بنائیں

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے چار چیزیں اپنے ہاتھ سے بنائیں: (۱) عرش (۲) قلم (۳) جنت عدن (۴) حضرت آدمؑ۔ اس کے بعد ہر چیز سے کہا: کن (ہو جا) اور وہ ہو گئیں۔ (اخرجه ابو الشیخ فی کتاب العظمه)

### خدا خونی کا انعام

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا فرمایا تو جنت کہنے لگی: اے میرے رب! آپ نے مجھے کیوں پیدا فرمایا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تجھے اس شخص کے لئے بنایا جو ایسی حالت میں مرے کہ مجھ سے خوف کھا رہا ہو۔

(اخرجه الديوری فی المجالسة)

### جنت سفید ہے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا: ان اللہ تبارک و تعالیٰ خلق الجنة بیضاء بیشک اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ نے جنت کو سفید پیدا فرمایا۔ (اخرجه البزار)

### جنت کی قلیل ترین جگہ ساری دنیا سے بہتر ہے

حضرت سہل بن سعد انصاریؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: موضع سوط فی الجنة خیر من الدنيا وما فیها جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ، دنیا اور دنیا

کی سب چیزوں سے بہت بہتر ہے۔ (اخرجہ الشیخان والبخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لقاب قوس احدکم فی الجنة خیر مما طلعت علیہ الشمس او تغرب جنت میں کمان رکھنے کے بقدر جگہ اگر تم میں سے کسی کو میسر ہو جائے تو وہ اس سے بہت بہتر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ (اخرجہ الشیخان)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لشبر فی الجنة خیر من الدنيا وما فیہا جنت میں ایک بالشت جگہ دنیا اور اسکی تمام چیزوں سے بہت بہتر ہے۔ (اخرجہ ہناد فی الزہد)

### اہل جنت کے بارے میں جنت کا اشتیاق

حضرت عبدالملک بن ابی بشرؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ما من یوم الا والجنة والنار یسالان تقول الجنة یا رب قد طابت ثمرتی واطردت انہاری واشتقت الی اولیائی عجل الی باہلی وتقول النار اشتد حری وبعد قعری وعظم جمری عجل الی باہلی﴾ (اخرجہ البیہقی)

”کوئی دن ایسا نہیں ہوتا کہ جس میں جنت اور دوزخ دونوں سوال نہ کریں۔ جنت کہتی ہے: اے میرے رب! میرے پھل خوشگوار اور عمدہ ہیں۔ میری نہریں بہہ رہی ہیں۔ میرے دوست میرے مشتاق ہیں۔ پس مجھ میں رہنے والوں کو جلد مجھ تک پہنچا دیجیے! اور جہنم کہتی ہے: میری گرمی بہت بڑھ گئی ہے، میری تہہ بہت دور ہو گئی ہے اور میرے دھتے انگارے بہت بڑھ گئے ہیں۔ پس مجھ میں رہنے والوں کو جلد مجھ تک پہنچا دیجیے!“

### تمام دنیاوی پریشانیاں جنت میں ختم ہو جائیں گی

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جہنم میں

سے ایک شخص کو، جو دنیا میں سب سے زیادہ خوش عیش ہوگا، جہنم میں کچھ وقت گزارنے کے بعد نکالا جائے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا: اے ابن آدم! کیا تو نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہے؟ تجھے کبھی کوئی خوشی یا نعمت حاصل ہوئی ہے؟ وہ کہے گا: نہیں! خدا کی قسم مجھے تو کبھی کوئی نعمت حاصل نہیں ہوئی۔ میں نے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔ ایسے ہی جنت میں سے ایک ایسے شخص کو، جو دنیا میں سب سے زیادہ تنگ دست ہوگا، جنت میں کچھ وقت گزارنے کے بعد نکالا جائے گا۔ پھر اسے کہا جائے گا: اے ابن آدم! کیا تو نے کبھی تنگ دستی دیکھی ہے؟ کیا تجھ پر کبھی سخت وقت گزرا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں! خدا کی قسم مجھے پر تو کبھی سخت وقت نہیں گزرا۔ میں نے تو کبھی تنگ دستی نہیں دیکھی۔ (اخر جہ مسلم)

حضرت کلثوم ابن عیاضؓ فرماتے ہیں: جنتی کو ہر گھڑی ایک ایسی نئی نعمت عطاء کی جائیگی جو اس سے پہلے اسے حاصل نہ ہوگی۔ اور جہنمی کو ہر گھڑی ایک نئے عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا جس میں وہ پہلے مبتلا نہ ہوگا۔ (اخر جہ البیہقی وابن عساکر)

## ﴿جنت الفردوس﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَمَن خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتٍ﴾ (رحمن: ۴۶)  
 ”اور جو کوئی ڈرا کھڑے ہونے سے اپنے رب کے اگے اس کے لیے ہیں دو باغ۔“

نیز ارشاد فرمایا:

﴿وَمَن دُوْنَهُمَا جَنَّتٍ﴾ (رحمن: ۶۲)  
 ”اور ان دو کے سوا اور دو باغ ہیں۔“

نیز ارشاد فرمایا:

﴿جَنَّاتٍ عَدْنٍ مَّفْتُوحَةٍ لَّهُمُ الْبَابُ﴾ (ص: ۵۰)  
 ”باغ ہیں سدا بننے کے کھول رکھے ہیں ان کے واسطے دروازے۔“

نیز ارشاد فرمایا:

﴿كانت لهم جنات الفردوس نزلاً خالدين فيها﴾ (كهف: ۱۰۷)  
 ”ان کے واسطے ہے ٹھنڈی چھاؤں کے باغ مہمانی۔“

نیز ارشاد فرمایا:

﴿فروح وريحان وجنة نعيم﴾ (واقعہ: ۸۹)  
 ”تو راحت ہے اور روزی ہے اور باغ نعمت کا۔“

نیز ارشاد فرمایا:

﴿عندها جنة الماوی﴾ (النجم: ۱۵)  
 ”اس کے پاس ہے بہشت آرام سے رہنے کی۔“

نیز ارشاد فرمایا: ﴿لهم فيها دار الخلد﴾

نیز ارشاد فرمایا:

﴿لهم دار السلام عند ربهم﴾ (انعام: ۱۲۷)  
 ”انہی کے لئے ہے سلامتی کا گھر اپنے رب کے ہاں۔“  
 حضرت ابو موسیٰ اشعرئؓ سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا:

﴿جنات من فضة انيتها وما فيها وجنات من ذهب انيتها  
 وما فيها وما بين القوم وبين ان ينظروا الى ربهم الا رداء  
 الكبرياء على وجهه في جنات عدن﴾ (اخرجه الشيخان)  
 ”بعض جنتیں ایسی ہوں گی کہ ان کے برتن اور ساز و سامان چاندی کے  
 ہوں گے۔ اور بعض جنتیں ایسی ہوں گی کہ ان کے برتن اور ساز و  
 سامان سونے کے ہوں گے۔ اور جنت عدن میں لوگوں کے لئے  
 حق تعالیٰ کے دیدار میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی، ہاں حق تعالیٰ کے  
 چہرے پر کبریائی کی چادر ہوگی۔“

حضرت ابو موسیٰ اشعرئؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت  
 الفردوس چار جنتیں ہیں۔ دو جنتیں ایسی ہیں کہ اس کے زیورات، اس کے برتن اور تمام  
 ساز و سامان سونے کا ہے۔ اور دو جنتیں ایسی ہیں کہ اس کے زیورات، اس کے برتن اور



تمام ساز و سامان چاندی کا ہے۔ اور جنت عدن میں جنتیوں اور حق تعالیٰ کے دیدار میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔ ہاں! حق تعالیٰ کے چہرے پر کبریائی کی چادر ہوگی۔

(اخر جہ احمد و الطیالسی و البیہقی)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا:

﴿جنتان من ذهب للسابقین وجنتان من ورق لاصحاب

الیمین﴾ (اخر جہ البیہقی)

”سونے کی دو جنتیں سابقین کے لئے ہوگی اور چاندی کی دو جنتیں دابنے ہاتھ والوں کے لئے ہوں گی۔“

حضرت انسؓ فرماتے ہیں: حضرت حارثؓ غزوہ بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ انکی والدہ حضور پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہنے لگیں: اے رسول خدا! آپ ﷺ حارثؓ کے ساتھ میری محبت کو جانتے ہیں۔ پس اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں گی۔ اور اگر خدا نخواستہ آپ کے علم میں اسکے سوا کوئی اور معاملہ ہے تو میں کیا کروں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: انہا لیست بجنة واحدة انہا جنات كثيرة وانه فی الفردوس الا علی جنت صرف ایک نہیں ہے بلکہ جنتیں تو بہت زیادہ ہیں۔ اور حارثؓ تو فردوس اعلیٰ میں ہے۔ (اخر جہ البخاری)

## ﴿فائدہ﴾

### جنتوں کی تعداد

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ بعض حضرات کے نزدیک جنتیں سات ہیں۔ (۱) دارالجلال (۲) دارالسلام (۳) دارالخلد (۴) جنت عدن (۵) جنت الماوی (۶) جنت نعیم (۷) جنت الفردوس۔ اور بعض حضرات کے نزدیک جنتیں صرف چار ہیں۔ ان کی دلیل حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی مذکورہ بالا روایت ہے۔ کیونکہ اس روایت میں صرف چار جنتیوں کا ذکر ہے۔ اور وہ یہ ہیں (۱) جنت ماوی (۲) جنت خلد (۳) جنت عدن (۴)

دارالسلام -

امام حلبیؒ کے نزدیک یہی قول رائج ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ دو جنتیں مقربین کے لئے ہوں گی اور باقی دو جنتیں اصحابِ یمن کے لئے ہوں گی۔ اور ہر جنت میں کئی درجات کئی گھر اور کئی دروازے ہوں گے۔

### جنت کا سب سے بلند درجہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لایا اور اس نے نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ پر اس بندے کا یہ حق ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے۔ خواہ اس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا ہو یا اپنے وطن مولودہی میں بیٹھا رہا ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم لوگوں کو اسکی خبر نہ دے دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک جنت میں سو درجے ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کیا ہیں۔ اور ہر دو درجوں کے درمیان کا فاصلہ آسمان و زمین کے فاصلے کے برابر ہے۔ پس جب تم اللہ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو! اس کے لئے وہ جنت کا درمیان اور سب سے بلند درجہ ہے۔ اس کے اوپر عرشِ رحمان ہے اور اس سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں۔ (آخر جہ الشیخان)

حدیث مذکور میں وسط جنت سے مراد جنت کا پسندیدہ اور افضل ترین حصہ ہے۔ اور امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں کہ فردوس عرض میں جنت کا وسط ہے۔ اور اسکے ارد گرد اور جنتیں ہیں۔ اور یہ بلندی میں جنت کا سب سے اونچا درجہ ہے۔

### جنت الفردوس کی دعا مانگا کرو

حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اذا سالتم الله فاسالوه الفردوس فانه اعلى الجنة جب تم اللہ سے مانگو تو جنت فردوس مانگا کرو! کیونکہ وہ جنت کا سب سے اونچا درجہ ہے۔ (آخر جہ البزار)

## جنت کے ایک درجے کی وسعت

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا: فی الجنة مادة درجة لو ان العالمين اجتمعوا في احدى هن لو سعتهم جنت میں سو درجے ہیں۔ اگر تمام عالم ان میں سے کسی ایک درجہ میں جمع ہو جائے تو وہ ایک درجہ ہی ان سب کے لئے کافی ہو جائے گا۔ (اخرجه الترمذی)

## جنت کے درجات کی ترقی کے اعمال

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتے ہیں اور درجہ بڑھا دیتے ہیں؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ضرور بتلائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہ چاہتے ہوئے بھی اچھی طرح وضو کرنا اور کثرت سے مساجد کی طرف چل کر جانا اور نماز پڑھ لینے کے بعد دوسری نماز کے انتظام میں لگا رہنا۔ یہی جہاد فی سبیل اللہ میں پہرا دینا ہے۔ (اخرجه مسلم)

## حفظ قرآن کی فضیلت

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یقال لصاحب القرآن ادخل الجنة اقراء و اصعد فيقرا و يصعد بكل آية درجة حتى يقرأ آخر شئ معه حافظ قرآن سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جا! پڑھتا جا اور چڑھتا جا! پس وہ قرآن پاک پڑھتا جائیگا اور ہر آیت کے بدلے ایک درجے پر چڑھتا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ آخری آیت بھی تلاوت کر دیگا جو اسے یاد ہوگی۔ (اخرجه ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی ہر آیت جنت میں ایک درجہ اور تمہارے گھروں کا ایک چراغ ہے۔ (اخرجه ابن المبارک)

## روزانہ دس آیات تلاوت کرنے کی جزاء

حضرت فضالہ بن عبیدؓ اور حضرت تمیم داریؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے

فرمایا: جو شخص ہر رات قرآن کریم کی دس آیتیں تلاوت کریگا تو اس کے لئے ایک قطار لکھدی جائے گی۔ اور قطار دنیا اور دنیا کے تمام ساز و سامان سے بہت بہتر ہے۔ پس جب قیامت کا دن ہوگا تو تیرا رب کہے گا: پڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے ایک درجہ پر چڑھتا جا! یہاں تک کہ وہ اس آخری آیت پر جا کر رکے گا جو اسے یاد ہوگی۔ (اخرجہ الطبرانی)

### درجات جنت آیات قرآنیہ کے برابر ہیں

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿عدد درج الجنة على عدد آي القرآن ليس فوقه

درجة﴾ (اخرجہ البیہقی فی الشعب)

”جنت کے درجوں کی تعداد قرآن کریم کی آیتوں کی تعداد کے برابر ہے۔ اس سے اوپر کوئی درجہ نہیں ہے۔“

### جنت کے دو درجوں کا درمیانی فاصلہ

حضرت ابوالتوکل ناجیؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان الدرجة في الجنة فوق الدرجة كما بين السماء

والارض وان العبد ليرفع بصره فيلمع له برق يكاد

يخطف بصره فيفزع لذلك فيقول ما هذا فيقال هذا

نور اخيك فلان فيقول انا و اخي فلان كنا نعمل في

الدنيا جميعا وقد فضل على هكذا فيقال انه كان افضل

منك عملا ثم يجعل في قلبه الرضى حتى يرضى﴾

(اخرجہ ابن المبارک فی الزهد)

”بے شک جنت کا ایک درجہ دوسرے درجہ سے اتنا بلند ہوگا جتنا

زمین و آسمان کے درمیان کا فاصلہ ہے۔ اور بے شک جب بندہ نظر

اٹھا کر دیکھے گا تو اسے تیز چمکتی ہوئی بجلی نظر آئے گی۔ ہو سکتا ہے

کہ اس سے اسکی آنکھیں اچک لی جائیں۔ وہ اس صورتحال سے

گھبرا جائے گا اور کہے گا: یہ کیا ہے؟ اسے جواب دیا جائے گا کہ یہ تیرے فلاں بھائی کا نور ہے۔ پس وہ کہے گا: میں اور میرا فلاں بھائی تو دنیا میں اکٹھے عمل کرتے تھے۔ اور یہ مجھ پر درجہ میں اس قدر بڑھ گیا۔ پس اسے جواب دیا جائے گا کہ وہ عمل کے اعتبار سے تجھ سے افضل تھا۔ اس لئے تجھ سے بڑھ گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے دل میں رضا رکھ دیں گے یہاں تک کہ وہ بندہ اپنے اسی درجہ پر راضی ہو جائے گا۔“

### جنت کے بلند درجات کیسے حاصل ہوں گے؟

حضرت عوف بن عبداللہؓ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ جنت کے لئے ایک مخلوق پیدا فرمائیں گے اور اسے جنت عطاء فرمائیں گے۔ یہاں تک کہ جب سب لوگ جنت میں سما جائیں گے تو بعض لوگ بعض لوگوں سے اوپر بلند درجات میں ہوں گے۔ جب یہ لوگ انہیں دیکھیں گے تو پہچان لیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہم اپنے ان بھائیوں کے ساتھ تھے اور آپ نے ان کو ہم پر فضیلت عطا فرمادی ہے۔ انہیں جواب دیا جائے گا: (تم میں اور ان میں) بہت فرق ہے۔ بے شک وہ بھوکے رہتے تھے جب کہ تم پیٹ بھرتے رہے۔ اور وہ پیاسے رہتے تھے جب کہ تم سیراب ہوتے تھے۔ اور وہ تہجد پڑھتے تھے جبکہ تم سوتے تھے۔ اور وہ بے آرام ہوتے تھے جب کہ تم آرام پاتے تھے۔ اس لئے انہیں یہ درجات عطاء کئے گئے۔ (اخر جہ ابن المبارک و ابو نعیم)

### ابتلائے مصیبت کا اجر

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿إِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُونُ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ الْمَنْزِلَةُ الرَّفِيعَةُ فَمَا

يَبْلُغُهَا بِعَمَلٍ فَمَا يَزَالُ اللَّهُ تَعَالَى يَبْتَلِيهِ بِمَا يَكْرَهُ حَتَّى

(اخر جہ ابو یعلیٰ بسند جید)

يَبْلُغُهَا﴾

”بے شک اللہ تعالیٰ کسی انسان کو بلند مرتبہ عطاء فرمانا چاہتے ہیں لیکن وہ اپنے اعمال سے اس مرتبہ کو نہیں پاسکتا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے ناپسندیدہ کاموں میں مبتلا فرما دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس مرتبہ تک پہنچ جائے۔“

### پریشانی کا اجر

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿إِنَّ فِي الْجَنَّةِ دَرَجَةً لَا يَنْالُهَا إِلَّا صَاحِبُ الْهَمِّ﴾ (اخرجه التلیمی)

”بے شک جنت میں ایک ایسا درجہ ہے جسے غمگین لوگوں کے سوا کوئی نہیں پاسکے گا۔“

### جنت کا ایک خاص درجہ کا سبب بننے والے اعمال

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿إِنَّ فِي الْجَنَّةِ دَرَجَةً لَا يَنْالُهَا إِلَّا ثَلَاثَةٌ إِمَامٌ عَادِلٌ وَ ذَوْ رَحِمٍ وَ صَوْلٌ وَ ذَوْ عِيَالٍ صَبُورٌ﴾ (اخرجه الاصبہانی)

”بے شک جنت میں ایک ایسا درجہ ہے جسے تین آدمیوں کے سوا کوئی نہیں پاسکے گا (۱) عادل حکمران (۲) صلہ رحمی کرنیوالا (۳) صابر عیال دار۔“

### اولاد کو والدین کے درجات میں پہنچا دیا جائے گا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مومنین کی اولاد جنت میں ان کے ساتھ ہوگی مگر چہل عمل میں وہ انکے برابر نہ ہوں۔ پھر آپؐ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی وَالَّذِينَ آمَنُوا وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ مَا أَلْتَنَّهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ (اور جو لوگ یقین لائے اور ان کی راہ پر چلی ان کی اولاد ایمان کے ساتھ تو پہنچا دیا ہم نے ان تک ان کی اولاد کو اور گھٹایا نہیں ہم نے ان سے

ان کا کیا ذرا بھی (طور: ۲۱) اور فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اولاد کو دینے کی وجہ سے والدین کے درجات میں کمی نہیں کریں گے۔ (اخر جہ ابو نعیم وابن عدی)

آپ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی جنت میں داخل ہوگا تو وہ اپنے والدین، زوجہ اور اولاد کے متعلق سوال کرے گا۔ اسے کہا جائے کہ وہ تیرے اعلیٰ درجہ تک نہیں پہنچے۔ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! میں نے یہ اعمال اپنے لئے بھی کئے تھے اور ان کے لئے بھی۔ پس حکم دیا جائے گا کہ ان کو بھی اس کے درجہ تک پہنچا دیا جائے۔ (اخر جہ ابن مردودہ والضیاء)

حضرت سعید بن جبیرؓ سے مومنین کی اولاد کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: والدین میں سے جس کا درجہ بلند ہوگا انکی اولاد انہی کے ساتھ ہوگی۔ پس اگر باپ ماں سے بہتر ہے تو اولاد باپ کے ساتھ ہوگی اور اگر ماں کا درجہ باپ سے بلند ہے تو اولاد ماں کے ساتھ ہوگی۔ (اخر جہ ابو نعیم)

### ذکر اللہ کا اجر

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آقا اور غلام جنت میں داخل ہوں گے۔ غلام کا مرتبہ آقا سے بلند ہوگا۔ اس غلام کا آقا اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا: یہ تو دنیا میں میرا غلام تھا، اس کا درجہ مجھ سے بلند کیوں ہے؟ اسے کہا جائے گا: یہ بندہ تجھ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا تھا۔ (اخر جہ احمد فی الزہد)

### دل پسند چیزیں کھانے کا وبال

حضرت ابراہیمؓ فرماتے ہیں کہ جو آدمی بھی دنیا میں کوئی دل پسند لقمہ کھاتا ہے یا دل پسند پانی پیتا ہے تو آخرت میں اس کے مزے میں کمی کر دی جاتی ہے۔ (اخر جہ ابو نعیم)

### مسلمان کی ضرورت پوری کرنے کا اجر

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جس شخص نے اپنے کسی مسلمان بھائی کی ضرورت بادشاہ تک پہنچائی تاکہ اس کو کوئی اچھائی پہنچے یا اس سے کوئی برائی دور ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرما دیتے ہیں۔ (اخر جہ الاصبہانی)

حضرت عبادۃ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ بنی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں جسکے سبب اللہ تعالیٰ تمہارے درجات بلند فرمادیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا: کیوں نہیں! ضرور بتلائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جاہل کے ساتھ بردباری سے پیش آنا، جو تم پر ظلم کرے اس سے درگزر کرنا، جو تمہیں محروم رکھے اس کے ساتھ عطاء کا معاملہ کرنا اور جو تمہارے ساتھ قطع رحمی کرے اس کے ساتھ صلہ رحمی کرنا۔ (اخرجه البزار والطبرانی)

## ﴿جنت کے دروازے﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُم إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا﴾  
(زمر: ۷۳)  
”اور ہانکے جائیں وہ لوگ جو ڈرتے رہے تھے اپنے رب سے جنت کو گروہ گروہ“

## روزہ داروں کا دروازہ

حضرت سہل بن سعد انؓ سے روایت ہے کہ بنی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرِّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَا يَدْخُلُ مَعَهُمْ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ إِنْ الصَّائِمُونَ فَيَدْخُلُونَ مِنْهُ فَإِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ أَغْلَقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ﴾ (اخرجه الشيخان)  
”جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ جن میں سے ایک دروازے کا نام ریان ہے۔ اس میں سے قیامت کے دن صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔ ان کے علاوہ کسی کو اس سے داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اس دن آواز لگائی جائے گی: روزے دار کہاں ہیں؟ پس اس دروازے سے روزے دار داخل ہو جائیں گے۔ جب



آخری روزے دار اس میں سے داخل ہو چکے گا تو اس دروازے کو بند کر دیا جائیگا۔ اسکے بعد کوئی اس دروازے سے داخل نہیں ہوگا۔“

### ہر عمل کا الگ دروازہ ہوگا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ بنی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن آدمی کو اس کے اس عمل کے ساتھ بلایا جائے گا جو وہ بہ کثرت کرتا تھا۔ اگر اسکے روزے زیادہ ہوئے تو اسے روزے کے ساتھ بلایا جائیگا۔ ورنہ اگر اسکا جہاد زیادہ ہوا تو اسکو جہاد کے ساتھ بلایا جائے گا۔

حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا کسی کو دو عملوں کے ساتھ بھی بلایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں اے ابو بکر! تمہیں۔

(اخر جہ البزار بسند حسن)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ بنی کریم ﷺ نے فرمایا: لکل اہل عمل باب من ابواب الجنة يدعون عنه بذلك العمل جنت میں ہر عمل کا ایک دروازہ ہوگا۔ قیامت کے دن اس عمل والے دروازے سے اس شخص کو پکارا جائے گا جو وہ عمل کرتا تھا۔

### چاشت کی نماز والوں کا دروازہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ بنی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جسکا نام باب الفضل ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی ندا دے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جو ہمیشہ چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے؟ یہ تمہارا دروازہ ہے اس میں داخل ہو جاؤ۔ (اخر جہ ابو یعلیٰ والطبرانی فی الاوسط)

### بچوں کو خوش رکھنے والوں کا دروازہ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: جنت میں ایک دروازہ ہے جسکا نام باب الفرح ہے۔ اس سے صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جو بچوں کو خوش رکھتے تھے۔ (اخر جہ ابو یعلیٰ)

## جنت کے آٹھوں دروازے کھول دینے والا عمل

حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص بھی مکمل طور سے وضو کرے اور پھر یہ کلمات کہے:

﴿اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان

محمدًا عبده ورسوله﴾ (اخرجه مسلم)

”تو قیامت کے دن اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول

دئے جائیں گے۔ وہ جس سے چاہے گا داخل ہو جائے گا۔“

حضرت انسؓ یہ اضافہ بھی منقول ہے کہ یہ کلمات تین مرتبہ ادا کرے۔

(اخرجه ابن ابی شیبہ)

حضرت عبادۃ بن صامتؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس

شخص نے یہ کلمات کہے:

﴿اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان

محمدًا عبده ورسوله وان عيسى عبد الله ورسوله وابن

امته وکلمته القها الی مریم وروح منه وان الجنة حق

والنار حق﴾ (اخرجه الشيخان)

”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لا شریک لہ کے سوا کوئی معبود نہیں

۔ اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اور حضرت

عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کی لونڈی کے

بیٹے ہیں۔ اور حضرت مریمؑ کی طرف اللہ کا القاء کردہ کلمہ ہیں اور

بھیجی گئی روح ہیں۔ اور جنت و جہنم حق اور سچ ہیں) تو اللہ تعالیٰ اس

کو اختیار دیں گے کہ وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل

ہو جائے۔“

حضرت ابو ہریرہؓ اور ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿ما من عبد یصلی الصلوات الخمس ویصوم رمضان

ويخرج الزكوة ويجتنب الكبائر السبع الا فتحت له ابواب الجنة الثمانية يوم القيمة ﴿﴾ (اخرجه ابن ماجه وابن حبان والحاكم)  
 ”جو شخص پانچ وقت کی نماز ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے، زکوٰۃ ادا کرے اور سات کبائر سے اجتناب کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیں گے۔ وہ جس سے چاہے گا داخل ہو جائے گا۔“

### بچوں کی وفات پر اجر

حضرت عقبہ بن عتبہؓ فرماتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:  
 ﴿ما من عبد يموت له ثلاثة من الولد لم يبلغوا الحنث الا تلقوه من ابواب الجنة الثمانية من ايها شاء دخل﴾  
 (اخرجه احمد والبيهقي)  
 ”جس شخص کے بھی تین بچے حد بلوغت تک پہنچنے سے پہلے فوت ہو گئے تو اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جائیں گے۔ وہ جس سے چاہے گا داخل ہو جائے گا۔“

### پاک دامن اور اطاعت گزار بیوی کا انعام

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:  
 ﴿ايما امرأة اتقت ربها وحفظت فرجها واطاعت زوجها فتحت له ثمانية ابواب الجنة وف قيل لها ادخلي من حيث شئت﴾ (اخرجه الطبراني في الاوسط)  
 ”جو عورت اپنے رب سے ڈری اور اس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کی تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جائیں گے۔ اور اس سے کہا جائے گا کہ جس دروازے سے تمہارا جی چاہے داخل ہو جاؤ۔“

## ناحق خون نہ بہانے کا انعام

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:  
﴿مَنْ مَاتَ لَا يَشْرُكُ بِاللَّهِ شَيْئًا لَمْ يَقْتَدْ بَدَمٍ حَرَامٍ  
دَخَلَ الْجَنَّةَ مِنْ أَيْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ﴾

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط بسند جيد)

”جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ کی ساتھ کسی کو شریک نہیں  
کیا اور نہ ہی ناحق خون بہایا تو وہ جنت کے جس دروازے سے  
چاہے گا داخل ہو جائے گا۔“

## چالیس احادیث یاد کرنے کی فضیلت

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:  
﴿مَنْ حَفِظَ عَلَى امْتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا يَنْفَعُهُمُ اللَّهُ تَعَالَى  
قِيلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ﴾ (اخرجه ابو نعیم)  
”میری امت میں سے جس شخص نے چالیس حدیثیں حفظ کیں، جو  
امت کے لئے نافع ہوں تو قیامت کے دن اس شخص سے کہا جائے  
گا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔“

## دو خواتین کی کفالت کا اجر

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ كُنَ لَهُ بَنَتَيْنِ أَوْ اخْتَتَيْنِ أَوْ عَمَتَيْنِ أَوْ خَالَتَيْنِ وَعَالَهِنَّ  
فَتَحَتَ لَهُ ثَمَانِيَةَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)  
”جس شخص کی دو بیٹیاں ہوں یا دو بہنیں ہوں یا دو پھوپھیاں ہوں  
یا دو خالائیں ہوں اور وہ انکی عیال داری کرے تو اس کے لئے جنت  
کے آٹھوں دروازے کھول دئے جائیں گے۔“

## ﴿جنت کی چابیاں﴾

لا الہ الا اللہ

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ مجھے جب آنحضرت ﷺ نے یمن بھیجا تو فرمایا:

﴿انک ستاتی اهل اليمن فیسنلونک عن مفتاح الجنة﴾

(اخرجه البيهقي)

فقل لا الہ الا اللہ ﴿

”جب تم اہل یمن کے پاس آؤ گے تو وہ تم سے جنت کی چابیوں

کے متعلق سوال کریں گے تو تم کہہ دینا (جنت کی چابی) لا الہ الا

اللہ (ہے)۔“

حضرت وھبؓ سے پوچھا گیا کہ کیا لا الہ الا اللہ جنت کی چابی نہیں ہے؟ آپؓ نے فرمایا:

کیوں نہیں! لیکن ہر چابی کے لئے دندان کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر تم دندان والی چابی

لاؤ گے تو دروازہ کھلے گا، وگرنہ نہیں۔ (اخرجه البخاری)

نماز

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿مفتاح الجنة الصلوة﴾ (اخرجه الطيالسی والدارمی)

”نماز جنت کی چابی ہے۔“

قرض صدقہ سے افضل ہے

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے معراج والی

رات دیکھا کہ جنت کے دروازے پر لکھا ہوا تھا: صدقے کا ثواب دس گنا اور قرض کا

اثارہ گنا ہے۔ میں نے جبریلؑ سے کہا: قرض صدقہ سے افضل کیوں ہے؟ انہوں نے کہا:

اس لئے کہ سائل اپنے پاس کچھ ہوتے ہوئے بھی مانگ لیتا ہے جبکہ قرض خواہ صرف

ضرورت ہی میں قرض لیتا ہے۔ (اخرجه ابن ماجه و البيهقي)

## ﴿جنت کے دروازوں کی وسعت﴾

### جنت کے دروازے بھیڑ کی وجہ سے تنگ پڑ جائیں گے

حضرت عقبہ بن غزوٰ انؓ فرماتے ہیں: ہمیں بتایا گیا ہے کہ جنت کے دروازوں کے کواڑوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت ہے۔ اور ان پر ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ وہ بھیڑ کی وجہ سے تنگ پڑ رہے ہوں گے۔ (اخرجہ مسلم)

### جنت کے دروازے کا درمیانی فاصلہ

حضرت ابوسعید الخدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ما بین مصر اعی الجنة مسیرة اربعین سنة جنت کے دروازوں کا درمیانی حصہ چالیس سال کی مسافت کے برابر ہے۔ (اخرجہ احمد و ابو یعلیٰ و البیہقی)

### جنتی جنت کے دروازے پر ٹوٹ پڑیں گے

حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان ما بین مصر اعی فی الجنة اربعین عاما و لیا تین علیہ یوم یزاحم علیہ کا زحام الابل وردت لخمس ظمًا﴾ (اخرجہ الطبرانی)

”جنت کے دروازوں کے درمیانی حصہ کی مسافت چالیس سال ہے۔ اور اس پر ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ اس پر اس طرح رش ہوگا جس طرح کہ پانچ دن کے پیاسے اونٹ پیاس کی وجہ سے پانی پر رش کریں۔“

### ستر لاکھ افراد ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر دروازے سے داخل ہونگے

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار یا ستر لاکھ افراد (راوی کو ان دو عددوں میں شک ہے) جنت میں اس

طرح داخل ہوں گے کہ وہ ایک دوسرے سے چٹے ہوئے ہوں گے۔ اور انہوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑا ہوا ہوگا۔ حتیٰ کہ ان میں سے پہلا شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک کہ آخری شخص داخل نہ ہو جائے۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔ (اخرجہ الشیخان)

حضرت حسنؓ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ ابْوَابٍ بَيْنَ كُلِّ مَصْرَاعَيْنِ مِنْ ابْوَابِهَا

مَسِيرَةٌ اَرْبَعِينَ سَنَةً﴾ (اخرجہ ابن المبارک)

”جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ اس کے ہر دروازے کے درمیانی

حصہ کی مسافت چالیس سال ہے۔“

### زوال کے وقت جنت کے دروازے کھلتے ہیں

حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب زوال کا وقت شروع ہوتا تو نماز ادا فرماتے تھے۔ میرے پوچھنے پر فرمایا کہ آسمان اور جنت کے دروازے اس وقت کھولے جاتے ہیں، پھر بند نہیں کئے جاتے حتیٰ کہ ظہر کی نماز پڑھ لی جائے۔ پس میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اس گھڑی میں میرا نیک عمل اوپر جائے۔

(اخرجہ ابن المبارک والطبرانی)

### ﴿باب التوبہ بند نہیں ہوتا﴾

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں: جنت کے سات دروازے ہیں جو قیامت تک کھلتے اور بند ہوتے رہیں گے۔ سوائے توبہ کے دروازے کے۔ کیونکہ یہ بند نہیں ہوتا۔

(اخرجہ ابن المبارک)

اس حدیث میں جو یہ مذکور ہے کہ جنت کے سات دروازے ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دروازے سات ہیں جو کھلتے اور بند ہوتے ہیں۔ جبکہ باب التوبہ آٹھواں دروازہ ہے۔

## رمضان شریف میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب النار﴾

(اخرجه الشيخان)

”جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے

ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔“

## ﴿جنت کی عمارت اور اسکی زمین﴾

### جنت کا میٹیریل

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ ہمیں جنت اور اس کی عمارت کے بارے میں بتائیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لبنة من ذهب ولبنة من فضة وحصانها اللولو

والياقوت وملاطها المسك وترابها الزعفران من

يدخلها ينعم ولا يبأس ويخلد ولا يموت لا تبلى ثيابه

ولا يفنى شبابه﴾ (اخرجه احمد والترمذی وابن حبان والبيهقي)

”اسکی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہوگی۔ اس کی

کنکری موتی اور یاقوت کی ہوگی۔ اس میں گارامشک کا ہوگا۔ اسکی مٹی

زعفران کی ہوگی۔ جو اس کے اندر داخل ہوگا خوش عیش رہے گا، کبھی

تنگ نہیں ہوگا۔ ہمیشہ رہیگا کبھی مرے گا نہیں۔ اس کے کپڑے

پرانے نہیں ہوں گے اور اسکی جوانی ڈھلے گی نہیں۔“

### جنت کی عمارت

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے جنت کی کیفیت کے



بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو جنت میں داخل ہوگا وہ ہمیشہ زندہ رہے گا کبھی مرے گا نہیں۔ ہمیشہ خوش عیش رہے گا کبھی غمگین نہیں ہوگا۔ اس کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے اور اس کی جوانی فنا نہیں ہوگی۔ کہا گیا: یا رسول اللہ! اس کی عمارت کیسی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسکی ایک اینٹ چاندی کی اور ایک اینٹ سونے کی ہوگی۔ اسکا گارامشک کا ہوگا۔ اسکی کنکریاں موتی اور یاقوت کی ہوں گی۔ اور اس کی مٹی زعفران کی ہوگی۔ (اخر جہ ابن ابی شیبہ والطبرانی وابن ابی الدنيا بسند حسن)

### ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیوار جنت کی ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی۔ پھر اسمیں نہریں جاری کی گئیں اور درخت لگائے گئے۔ جب ملائکہ نے اس کے حسن اور تروتازگی کی طرف دیکھا تو کہا تو بادشاہوں کی رہنے کی کتنی اچھی جگہ ہے۔ (اخر جہ البزار والبیہقی)

### جنت کی مٹی خالص مشک ہے

حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابن صیادؓ نے رسول اللہ ﷺ سے جنت کی مٹی کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: درمکۃ بیضاء مسک خالص وہ سفید باریک اور خالص مشک کی مٹی ہے۔ (اخر جہ مسلم)

### جنت کے میدان

حضرت سہل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس طرح دنیا میں تمہارے چوپاؤں کے میدان ہیں جنت میں مشک کے میدان ہوں گے۔ (اخر جہ الطبرانی بسند رجالہ ثقات و ابو الشیخ)

### جنت کی زمین

حضرت سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں کہ جنت کی زمین چاندی کی ہوگی۔ (اخر جہ ابو نعیم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کی زمین سفید ہے۔ اس کا میدان کا فور کے ٹیلے کا ہوگا جس کے ارد گرد مشک کے ٹیلے ہوں گے جس طرح ریت کے ٹیلے ہوتے ہیں۔ اسمیں نہریں جاری ہوں گی۔ پس اسمیں اول و آخر تمام اہل جنت جمع ہوں گے، جہاں ان کا ایک دوسرے سے تعارف ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے رحمت کی ہوا چلائیں گے، جسکی وجہ سے مسک ان کے جسموں پر لگ جائے گی۔ پس جنتی جب اپنی بیوی کی طرف لوٹے گا تو اس کے حسن میں اضافہ ہو چکا ہوگا۔ اسکی بیوی اسے کہے گی: جب تو میرے پاس سے گیا تھا تو میں تمہیں پسند کرتی تھی اور اب میں تمہیں مزید پسند کرتی ہوں۔ (اخرجہ ابن ابی الدنيا)

### احد پہاڑ جنت کا حصہ ہے

حضرت سہل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿احد ركن من اركان الجنة﴾ (اخرجہ ابو یعلیٰ والطبرانی)

”احد پہاڑ جنت کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔“

حضرت سعید بن جبیرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿احد علی باب من ابواب الجنة وعیر علی باب من ابواب النار﴾ (اخرجہ البزار والطبرانی)

”احد جنت کے ایک دروازے پر جبکہ عیر جہنم کے ایک دروازے پر ہوگا۔“

### ﴿جنت کے محلات﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿الذین اتقوا ربهم لهم غرف من فوقها غرف مبنية  
تجری من تحتها الانهار﴾ (زمر: ۲۰)

”لیکن جو ڈرتے رہے اپنے رب سے ان کے واسطے ہیں

جھرو کے ان کے اوپر اور جھرو کے چنے ہوئے ان کے نیچے بہتی  
ہیں ندیاں۔“

نیز ارشاد ہے:

﴿وہم فی الغرفات امنون﴾ (سبا: ۳۷)  
”اور وہ جھرو کوں میں بیٹھتے ہیں خاطر جمع سے۔“

نیز ارشاد ہے:

﴿اولئک یجزون الغرۃ بما صبروا﴾ (فرقان: ۷۵)  
”ان کو بدلہ ملے گا کوششوں کے جھرو کے اس لیے کہ وہ ثابت قدم  
رہے۔“

نیز ارشاد فرمایا:

﴿ومسکن طیبۃ فی جنت عدن﴾ (توبہ: ۷۲)  
”اور ستھرے مکانوں رہنے کے باغوں میں کا جنت کی بالا خانہ۔“  
حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے  
شک اہل جنت اپنے اوپر کے بالا خانہ والوں کو دیکھیں گے جیسا کہ تم مشرق و مغرب کے  
افق سے نکلے ہوئے ستاروں کو دیکھتے ہو۔ کیونکہ ان کے درمیان بعد مراتب ہوگا۔ صحابہ  
ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ بالا خانے تو انبیاء کا مسکن ہوں گے جہاں ان کے  
علاوہ کوئی نہیں پہنچ سکے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! قسم ہے اس ذات کی  
جس کے قبضے میں میری جان ہے! یہ ان لوگوں کے لئے ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے  
اور رسولوں کی تصدیق کی۔ (اخر جہ الشیخان)

حضرت اہل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان اهل الجنة لیتراون الغرف فی الجنة کما تتراون  
الکواکب فی السماء﴾ (اخر جہ الشیخان)

”بے شک جنت والے اپنے اوپر کے بالا خانوں کو ایسے دیکھیں

گے جیسے تم آسمان پر ستارے دیکھتے ہو۔“

## جنت کی شیشے جیسی عمارت کسے حاصل ہوگی؟

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان فی الجنة غرفا یری ظاہرها من باطنها و باطنها من ظاہرها قالوا لمن یرسل اللہ قال لمن اطاب الکلام و اطعم الطعام و صلی باللیل و الناس ینام﴾

(اخرجه احمد و الحاکم و صححه و البیہقی)

”جنت میں ایسے کمرے ہیں جن کا باہر کا حصہ اندر سے اور اندر کا حصہ باہر سے نظر آئے گا۔ جیسے شیشہ سے بنی ہوئی عمارت ہوتی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یہ کن لوگوں کے لئے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اچھی بات کرے اور کھانا کھلائے اور رات کو اللہ سے لولگا کر رکھے جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔“

## سلام پھیلانے والے کو

حضرت علیؓ روای ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایسے کمرے ہوں گے جنکے باہر کا حصہ اندر سے اور اندر کا حصہ باہر سے نظر آتا ہوگا۔ ایک اعرابی کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ کن لوگوں کے لئے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اچھی بات کی اور سلام پھیلایا اور کھانا کھلایا اور راتوں کو نماز پڑھی جبکہ لوگ سو رہے ہوں۔ (اخرجه الترمذی و البیہقی)

## نرم گفتار کو

حضرت ابو مالک اشعریؓ روای ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان فی الجنة غرفا یری ظاہرها من باطنها و باطنها من ظاہرها اعدھا اللہ تعالیٰ لمن اطعم الطعام و لنا الکلام

وتابع الصيام و صلى و الناس ينام ﴿﴾  
 ”جنت میں ایسے کمرے ہوں گے جنکے اندر سے باہر کا حصہ اور باہر  
 سے اندر کا حصہ دیکھا جاسکے گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ان لوگوں کے لئے  
 تیار کر رکھے ہیں جو کھانا کھلاتے ہیں، نرم بات کرتے ہیں اور مسلسل  
 روزے رکھتے ہیں اور اس وقت نماز پڑھتے ہیں جب لوگ سوئے  
 ہوئے ہوتے ہیں۔“ (اخرجہ احمد)

### جنت کے کمروں کے حصول کا آسان طریقہ

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد  
 فرمایا کہ کیا میں تمہیں جنت کے کمروں کے بارے میں خبر نہ دوں؟ ہم نے عرض کیا: کیوں  
 نہیں؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں جو اہر کے کمرے ہوں گے  
 جنکے باہر کا حصہ اندر سے اور اندر کا حصہ باہر سے دیکھا جاسکے گا۔ ان میں نعمتیں، لذتیں  
 اور عزتیں ہوں گی جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ ہم نے کہا: یا رسول  
 اللہ ﷺ! یہ کمرے کن کے لئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کمرے اس کے لئے  
 ہیں جس نے سلام پھیلایا، کھانا کھلایا، ہمیشہ روزے رکھے اور رات کو نماز پڑھی جب کہ  
 لوگ سو رہے ہوں۔ ہم نے کہا: یا رسول اللہ! یہ اعمال کون کر سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے  
 فرمایا: یہ کام میری امت کرے گی۔ اور میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ جس نے اپنے بھائی سے  
 ملاقات کی اور سلام کہا اور سلام کا جواب دیا تحقیق اس نے سلام پھیلایا۔ اور جس نے اپنے  
 اہل خانہ کو کھانا کھلایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے تحقیق اس نے کھانا کھلایا۔ اور جس نے ماہ  
 رمضان کے روزے رکھے اور ہر ماہ میں تین دن روزے رکھے تحقیق اس نے ہمیشہ روزہ  
 رکھا۔ اور جس نے عشاء کی اور صبح کی نماز جماعت پڑھی تحقیق اس نے اس وقت رات کو  
 نماز پڑھی جبکہ یہود و نصاریٰ اور مجوس سوئے ہوئے ہوتے ہیں۔ (اخرجہ ابو نعیم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک  
 جنت میں ایسے کمرے ہیں کہ ان میں رہنے والا کمروں کی پچھلی سمت کے بارہ میں خوفزدہ

نہیں ہوگا۔ اور اگر وہ کمروں کی چھلی سمت میں ہوا تو کمروں میں موجود چیز کے بارہ میں خوفزدہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ کمرے ایسے ہوں گے کہ اندر سے باہر کا حصہ اور باہر سے اندر کا حصہ بخوبی نظر آئے گا۔ کہا گیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کمرے کس کے لئے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اچھی بات کی، مسلسل روزے رکھے، کھانا کھلایا، سلام پھیلایا اور اس وقت نماز پڑھی جبکہ لوگ سو رہے تھے۔ کہا گیا کہ اچھی بات کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر بے شک یہ کلمات قیامت کے دن آگے پیچھے سے حفاظت کریں گے اور نجات دلائیں گے۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ مسلسل روزے سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے، پھر جب دوبارہ رمضان کا مہینہ آیا تو پھر روزے رکھے۔ پھر پوچھا گیا کہ کھانا کھلانے سے کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے اہل خانہ کو کھانا کھلایا۔ پھر پوچھا گیا کہ سلام پھیلانے سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی سے مصافحہ کرنا اور السلام علیکم کہنا۔ پھر پوچھا گیا کہ رات کو نماز پڑھنا جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں اس سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عشاء کی نماز پڑھنا۔ (اخر جہ ابن عدی والبیہقی)

### فقر پر صبر کا اجر

حضرت ابو جعفرؓ قول باری تعالیٰ: ”اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا“ (فرقان: ۷۵) ”ان کو بدلہ ملے گا کوٹھوں کے جھروکے اس لئے کہ وہ ثابت قدم رہے۔“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا میں فقر پر صبر کیا۔ (اخر جہ ابو نعیم)

### جنت میں موتی کا ایک محل

حضرت عمران بن حصینؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ارشاد باری مساکن طیبۃ فی جنات عدن (اور ستھرے مکانوں رہنے کے باغوں میں) (توبہ: ۷۲) کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ موتی کا محل

ہے۔ اس محل میں سرخ یا قوت کے ستر گھر ہیں۔ ہر گھر میں ستر کمرے ہیں۔ اور ہر کمرے میں ایک تخت ہے اور ہر تخت پر مختلف رنگوں کے ستر بستر ہیں۔ اور ہر بستر پر حور عین میں سے ایک بیوی ہے۔ ہر کمرے میں ستر دسترخوان ہیں اور ہر دسترخوان پر کھانے کی ستر قسمیں ہیں۔ اور ہر کمرے میں ستر غلمان اور چھوٹی بچیاں ہیں۔ اور مومن کو ہر دن اتنی قوت دی جائے گی جس سے وہ ہر روز ان تمام چیزوں پر قادر ہو سکے۔

(اخر جہ ابن المبارک والطبرانی وابو الشیخ والبیہقی)

## جنت کا ایک خاص محل

حضرت عمرؓ بن الخطاب فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک محل ہے جس کے چار ہزار دروازے ہیں۔ ہر دروازے پر ۲۵ ہزار حور عین ہوں گی۔ انہیں صرف انبیائے کرام صدیقین اور شہدائے کرام داخل ہو سکیں گے۔ (اخر جہ ابن ابی الدنیا)

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں: جنت میں ایک گھر ہے انہیں پانچ آدمی داخل ہو سکیں گے۔ انبیاء، صدیقین، شہداء اور وہ شخص جسے کہا گیا کہ کفر اختیار کر لو ورنہ تمہیں قتل کر دیا جائے گا۔ اور اس شخص نے کفر کے مقابلہ میں قتل ہونے کا ترجیح دی۔ (اخر جہ ابن المبارک)

## ادنیٰ جنتی کا محل

حضرت عتبہ بن عمیرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿ادنیٰ اهل الجنة منز لا لرجل له دار من لولو واحدة منها غرفها وابوابها﴾

(اخر جہ ہناد)

”جنت میں سب سے ادنیٰ مرتبہ والے آدمی کے لئے موتی کا گھر ہوگا جس کے کمرے اور دروازے بھی موتی کے ہوں گے۔“

## اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھنے والوں کا محل

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿ان المتحابین فی اللہ لیرى غرفهم فی الجنة﴾

كالکواکب الطوالع الشرقی او الغربی فیقال من هولاء

فیقال هولاء المتحابون فی اللہ عزوجل ﴿

(اخرجه احمد بسند صحيح)

”جو لوگ اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتے ہیں ان کے کمرے جنت

میں ایسے دکھائی دیں گے جیسے مشرق یا مغرب کے چمکدار ستارے

دکھائی دیتے ہیں۔ سوال کیا گیا: وہ کون لوگ ہیں؟ جواب ملا کہ یہ وہ

لوگ ہیں جو اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتے ہیں۔“

### اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کا محل

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک

جنت میں ایسے کمرے ہیں جن کے باہر کا حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آتا

ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ان لوگوں کے تیار کر رکھے ہیں جو اللہ کے لئے محبت کرتے ہیں اور

اس کے راہ میں دیتے ہیں اور اس کے راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ (اخرجه الطبرانی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں

ایک یا قوت کا ستون ہے۔ اس پر زبرد کا کمرہ ہے جس کے کشادہ دروازے ہیں۔ وہ

چمکدار ستاروں کی طرح روشن ہے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس میں کون

رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے لئے محبت کرنے والے اور اس کی راہ میں خرچ

کرنے والے اور اللہ کی رضا کے لئے ملاقات کرنے والے۔ (اخرجه البزار وابو الشیخ)

### مریضوں، ناداروں اور مصیبت زدوں کے محلات

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جنت

میں ایسے کمرے ہیں کہ نہ ان میں داخل ہونے کے لئے اوپر سے کوئی سیڑھیاں ہیں اور نہ

ان کے نیچے کوئی ستون ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! ان میں رہنے والے ان

میں کیسے داخل ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ پرندوں کی طرح اڑ کر ان میں داخل



ہوں گے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ کمرے کن لوگوں کے لئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مریضوں، بھوک برداشت کرنے والوں، اور مصیبت زدہ لوگوں کے لئے ہیں۔ (اخرجہ زاهر بن طاہر الشجافی)

حضرت مغیث بن سہمیؓ فرماتے ہیں: بے شک جنت میں سونے، چاندی، یا قوت اور زبرد کے محلات ہیں۔ ان کی مٹی مشک اور زعفران کی ہے۔

(اخرجہ ابو الشیخ فی العظمتہ)

## ﴿جنت میں محل بنانے والے اعمال﴾

### مسجد بنانا

حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا يَبْتَغِي وَجْهَ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي

الْجَنَّةِ﴾ (اخرجہ الشیخان)

”جس نے اللہ کی رضا کے لئے مسجد تعمیر کی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر تعمیر کریں گے۔“

### چاشت کی نماز پڑھنا

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ صَلَّى الضُّحَى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ قَصْرًا

فِي الْجَنَّةِ مِنْ ذَهَبٍ﴾ (اخرجہ الترمذی وابن ماجہ)

”جس نے صلوٰۃ الضحیٰ یعنی چاشت کی بارہ رکعتیں ادا کیں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے سونے کا ایک محل تیار کر دیتے ہیں۔“

### ظہر کی چار سنتیں ادا کرنا

حضرت ابو موسیٰؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿من صلى الضحى وقبل الاولى اى صلوة الظهر اربعا بنى الله له بيتا فى الجنة﴾ (اخرجه الطبرانى فى الكبير)  
 ”جس نے صلوٰۃ الضحیٰ یعنی چاشت کی نماز اور ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعتیں ادا کیں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائیں گے۔“

### روزانہ بارہ سنتیں ادا کرنا

حضرت ام حبیبہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا:  
 ﴿من صلى اثنتى عشرة ركعة تطوعا فى يوم وليلة بنى له بهن بيتا فى الجنة﴾ (اخرجه مسلم)  
 ”جو شخص دن رات میں فرائض کے علاوہ بارہ رکعت ادا کرے، اس کے لئے ان کی وجہ سے جنت میں ایک گھر بنا دیا جائے گا۔“  
 اس سے ظہر کی پہلی چار سنتیں اور بعد کی دو سنتیں اور عصر سے پہلے دو سنتیں اور مغرب کے بعد دو سنتیں اور فجر سے پہلے کی دو سنتیں مراد ہیں۔ (اخرجه الحاكم)

### بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھنا

حضرت ابو امامہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:  
 ﴿من صام الاربعاء والخميس والجمعة بنى الله تعالى له بيتا فى الجنة﴾ (اخرجه الطبرانى)  
 ”جو شخص بدھ، جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائیں گے۔“

### اوابین کی نماز ادا کرنا

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:  
 ﴿من صلى بين المغرب والعشاء عشرين ركعة بنى الله

لہ بیتا فی الجنة ﴿﴾ (اخرجه ابن ماجہ)

”جو شخص مغرب اور عشاء کے درمیانی وقت میں بیس رکعتیں ادا

کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائیں گے۔“

حضرت عبدالکریم بن الحارثؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص مغرب اور عشاء کے درمیان دس رکعتیں ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنائیں گے۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ بن خطاب نے عرض کیا: پھر ہمارے محل تو بہت زیادہ ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سب سے بڑا ہے اور سب سے زیادہ فضل والا ہے۔ (اخرجه ابن المبارک)

### بازار میں داخل ہوتے وقت چوتھا کلمہ پڑھنا

حضرت عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو آدمی بازار میں داخل ہوا اور اس نے یہ کلمات کہے:

﴿اشھد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له له

الملک وله الحمد یحیی ویمیت وهو حی لا یموت

بیدہ الخیر وهو علی کل شیء قدید﴾ (اخرجه ابو یعلیٰ)

”اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے اور اس کے

دس لاکھ گناہ مٹا دیں گے اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائیں

گے۔“

### رمضان شریف کا روزہ رکھنا

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿من صام یوما من رمضان فی انصات وسکوت بنی الله له بیتا

فی الجنة من یاقوتہ حمراء وزیر جده خضراء﴾ (اخرجه الطبرانی)

”جس شخص نے سکوت اور خاموشی کے ساتھ رمضان کا روزہ رکھا

تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سرخ یا قوت اور سبز زبرجد کا گھر بنائیں گے۔“

### جنت میں گھر بنانے والے چار اعمال

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے صبح روزہ کون رکھے گا؟ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا: میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جنازہ کے ساتھ کون جائے گا؟ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے مریض کی تیمارداری کون کرے گا؟ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے مسکین کو کھانا کون کھلائے گا؟ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ چار امور سرانجام دیگا اللہ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائیں گے۔ (اخرجه البزار)

### جمعہ کے دن سورۃ الدخان پڑھنا

حضرت ابوامامہؓ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا:

﴿من قرأ حم الدخان في ليلة الجمعة ويوم الجمعة بنى

الله تعالى له بيتا في الجنة﴾ (اخرجه الطبرانی)

”جو شخص جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن کو سورۃ حم الدخان پڑھے گا اللہ

تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے۔“

### بیٹے کی وفات پر صبر کرنا

حضرت ابوموسیٰؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی آدمی کا بیٹا فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں نے فرماتے ہیں کہ تم نے میرے بندے کے بیٹے کی جان قبض کر لی؟ فرشتے کہتے ہیں: جی ہاں! پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: تم نے میرے بندے کے دل کا سکون چھین لیا؟ فرشتے کہتے ہیں: جی ہاں! پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے کہتے ہیں کہ آپ کی تعریف کی اور آپ کی

طرف رجوع کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے بندے کے لئے جنت میں گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھ دو۔ (اخرجه الترمذی)

### دس مرتبہ قل هو اللہ پڑھنا

حضرت سعید بن مسیبؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دس مرتبہ قل هو اللہ احد سورۃ اخلاص پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنائیں گے۔ اور جو شخص تین مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں دو محل بنائیں گے۔ اور جو شخص تیس مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں تین محل بنائیں گے۔ حضرت عمرؓ ابن خطاب نے عرض کیا: پھر تو ہمارے محل بہت زیادہ ہوں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فضل اس سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔ (اخرجه الدارمی فی مسندہ)

### جہاد کرنا

حضرت فضالہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جو شخص مجھ پر ایمان لا کر مسلمان ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا تو میری ذمہ داری ہے کہ جنت کے ادنیٰ درجے میں اس کا گھر ہو، جنت کے درمیانے درجے میں اس کا گھر ہو، اور جنت کے اعلیٰ درجے میں اس کا گھر ہو۔ (اخرجه النسائی)

### صفوں کے درمیان سے فاصلہ ختم کرنا

حضرت عائشہؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صفوں کے درمیان سے فاصلہ ختم کیا تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے درجات بلند فرمائیں گے اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائیں گے۔

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط والاصبہانی)

### بدزبانی پر صبر کرنا

حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں: جس نے سخت قول پر صبر جمیل کیا تو اللہ

تعالیٰ اسے جنت الفردوس میں جہاں وہ چاہے گا ٹھہرائیں گے۔

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط والا صہانی و ابو الشیخ فی الثواب)

## تنہائی میں نیکی کرنا

حضرت ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے درست ہوتے ہوئے۔ ریا کاری کو ترک کر دیا تو یہ میرے ذمے ہے کہ جنت کے ادنیٰ درجہ میں اس کا گھر ہو۔ اور جس شخص نے مزاح کے باوجود جھوٹ کو چھوڑ دیا تو یہ میرے ذمہ ہے کہ جنت کے درمیانی درجہ میں اس کا گھر ہو۔ اور جس شخص کی تنہائی کی حالت درست ہو تو یہ میرے ذمے ہے کہ جنت کے اعلیٰ درجات میں اس کا گھر ہو۔

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

## رمضان شریف میں نماز پڑھنا

حضرت ابوسعید خدریؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿لیس عبد مؤمن یصلی فی رمضان الا کتب اللہ تعالیٰ له بكل سجدة الف و خمس مائة حسنة و بنی له بیتا فی الجنة من یاقوتة حمراء﴾ (اخرجه البیہقی فی شعب الایمان)  
 ”جو مومن بھی رمضان المبارک میں نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو ہر سجدے کے بدلے میں پندرہ سو نیکیاں عطاء فرماتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں سرخ یاقوت کا گھر بناتے ہیں۔“

## قبر کھودنا

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من حفر قبر بنی اللہ له بیتا فی الجنة﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)  
 ”جس نے کسی کے لئے قبر کھودی، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے۔“

## ﴿جنت کے سائے﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وندخلهم ظلا ظلیلا (اور ان کو ہم داخل کریں گے گھنی چھاؤں میں۔ النساء: ۵۷) نیز ارشاد فرمایا وظل ممدود (اور سایہ لمبا۔ واقعہ ۳۰) نیز ارشاد فرمایا: لا یرون فیہا شمساً ولا زمہریراً (نہیں دیکھتے وہاں دھوپ اور نہ ٹھہر۔ الدھر: ۱۳) حضرت عمر و بن میمونؓ ارشاد باری تعالیٰ وظل ممدود (اور سایہ لمبا۔ واقعہ ۳۰) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ ستر ہزار سال کی مسافت کے برابر ہوگا۔

(اخر جہ البیہقی)

حضرت شعیب بن الجحانؓ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت ابو عالیہؓ صبح کے وقت سورج طلوع ہونے سے پہلے باہر نکلے تو حضرت ابو عالیہؓ نے فرمایا: مجھے بتایا گیا ہے کہ جنت اس طرح ہوگی۔ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وظل ممدود (اور سایہ لمبا واقعہ ۳۰)۔ (اخر جہ البیہقی)

## ﴿جنت کی خوشبو﴾

جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے سونگھی جاسکتی ہے

حضرت ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿من قتل نفساً معاهدة لم یرح رائحة الجنة وان ریحها یوجد من مسيرة اربعین عاماً﴾

”جس شخص نے کسی ایسے آدمی کو قتل کیا جس کو امان دی گئی ہو تو وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا۔ اور جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے سونگھی جاسکتی ہے۔“

(اخر جہ البخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی ایسے آدمی کو قتل کیا جس کی امان اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ذمہ ہو تو وہ جنت کی

خوشبو نہیں سونگھ سکے گا۔ اور جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے سونگھی جاسکتی ہے۔  
(اخرجه ابو داؤد و الترمذی وابن ماجہ)

## جنت کی خوشبو سے محروم لوگ

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿تراح رائحة الجنة من مسيرة خمس مائة عام ولا يجد ريحها كتان بعلمه ولا عاق ولا مدمن خمر﴾

(اخرجه الطبرانی فی الصغير و ابو نعيم فی الحلیة)

”جنت کی خوشبو پندرہ سو سال کی مسافت سے سونگھی جاسکتی ہے۔ لیکن اس خوشبو کو وہ شخص نہیں سونگھ سکے گا جو کتمان علم کرنے والا ہو، نافرمان ہو اور شراب کا عادی ہو۔“

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿نساء کاسیات عاریات مائلات ممیلات رؤسهن کاسنمة

البخت المائلة لا یدخلن الجنة ولا یجدن ریحها وان

ریحها یوجد من مسيرة خمس مائة عام﴾ (اخرجه مالک)

”ایسی عورتیں جو لباس پہننے کے باوجودنگی ہوں گی، لوگوں کی طرف مائل ہونے والی اور اپنی طرف مائل کرنے والی ہوں گی، ان کے سر بختی اونٹ کی کوہان کی طرح جھکے ہوئے ہوں گے، وہ نہ تو جنت میں داخل ہوں گی اور نہ اسکی خوشبو سونگھیں گی۔ اور بے شک اسکی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے سونگھی جاسکے گی۔“

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ریح الجنة یوجد من مسيرة الف عام واللہ لا یجدھا

عاق ولا قاطع رحم ولا شیخ زان ولا جار ازاره

(اخرجه الطبرانی)

خیلاء﴾



”جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کی مسافت سے سونگھی جاسکے گی۔  
خدا کی قسم! اسکو والدین کا نافرمان، قطع رحمی کرنے والا، بوڑھا زانی  
اور تکبر کے سبب اپنی چادر کو (ٹخنوں سے نیچے) لٹکانے والا نہیں  
سونگھ سکے گا۔“

حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ای ما امرأة سالت زوجها الطلاق من غیر باس فحرام  
علیها رائحة الجنة﴾ (اخرجه ابو داود والترمذی)  
”جو عورت بغیر کسی تکلیف کے اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرے،  
اسپر جنت کی خوشبو حرام ہے۔“

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ  
فرماتے سنا:

﴿ما من رجل يموت وفي قلبه مثقال حبة من خردل من کبر  
لا یحل له الجنة ان یریح ریحها ولا یراها﴾ (اخرجه احمد)  
”جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ اس کے دل میں رائی کے دانہ  
کے برابر بھی تکبر تھا تو اسکے لئے نہ تو جنت کی خوشبو سونگھنا حلال ہے  
اور نہ اسے دیکھنا حلال ہے۔“



باب﴿جنت کے درخت﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿طوبیٰ لهم وحسن مآب﴾ (الرعد: ۲۹)  
 ”خوش حالی ہے ان کے واسطے اور اچھا ٹھکانہ۔“

نیز ارشاد فرمایا:

﴿فی سدر منضود﴾ (الواقعة: ۲۸)  
 ”رہتے ہیں پیری کے درختوں میں جن میں کانٹا نہیں۔“

جنتی درخت کے سائے کی طوالت

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿ان فی الجنة لشجرة يسير الراكب فی ظلها مائة عام  
 ما يقطعها اقرؤا ان شتم وظل ممدود﴾ (اخرجه الشيخان)  
 ”بے شک جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں اگر سوار  
 سو سال تک چلتا رہے تو بھی اس کے سائے کو قطع نہیں کر سکتا۔ اگر  
 تم چاہو تو اس آیت مبارکہ کی تلاوت کرلو: ”وظل ممدود“ (اور  
 سایہ لمبا۔ واقعہ: ۳۰)

درخت طوبی

حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ  
 ﷺ! طوبی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک درخت ہے جسکی مسافت سو سال ہے۔  
 اہل جنت کا لباس اس کے غلاف سے بنایا جائے گا۔ (اخرجه ابن حبان)

## جنتی درخت کے تنے، ٹہنیاں اور پتے

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿مَا مِنْ شَجَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ﴾ (اخرجه الترمذی)

”جنت میں کوئی درخت ایسا نہیں جس کا تناسونے کا نہ ہو۔“

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: جنت کے درختوں کی ٹہنیاں سبز زمرودی اور جڑیں سونے کی ہوں گی۔ انکے پتوں سے جنتیوں کے لباس اور پوشاکیں تیار ہوں گی۔ انکے پھل مکلوں کی مانند ہیں، جو دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھے اور مکھن سے زیادہ نرم ہیں۔ ان میں گٹھلیاں نہیں ہوں گی۔ (اخرجه ابن المبارک)

حضرت سلمان فارسیؓ نے ایک چھوٹی سی لکڑی پکڑی اور فرمایا: اگر آپ جنت میں اس طرح کی لکڑی مانگیں گے تو آپ کو نہیں ملے گی۔ انہیں کہا گیا کہ جنت کے باغ اور درخت کہاں ہوں گے؟ انہوں نے فرمایا کہ ان کی جڑیں لولو اور سونے کی ہوں گی اور اوپر میوے لگے ہوئے ہوں گے۔ (اخرجه ہنادو البیہقی)

## جنتی جنت کے پھل کیسے کھائیں گے

حضرت براہن عازبؓ ارشاد باری تعالیٰ و ذللت قطفوها تذلیلا (اور پست کر رکھے ہیں اس کے گچھے لٹکا کر۔ الدر: ۱۴۰) کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں: جنتی جنت کے پھل کھڑے ہو کر، بیٹھ کر، پہلو کے بل لیٹ کر اور جیسے چاہیں گے کھائیں گے۔

(اخرجه سعید بن منصور والبیہقی)

حضرت مجاہدؓ فرماتے ہیں: جنت کی زمین چاندی کی ہے۔ اسکی مٹی مشک کی ہے۔ اس کے درختوں کی جڑیں سونے اور چاندی کی ہیں۔ اسکی شاخیں لولو اور زبرجد کی ہیں۔ ان پر پھل لگے ہوں گے۔ پس جو کھڑا ہو کر کھائے گا کوئی تکلیف محسوس نہیں کرے گا۔ جو لیٹ کر کھائے گا اس کو کوئی تنگی نہیں ہوگی۔ جو بیٹھ کر کھائے گا کوئی زحمت نہیں اٹھائے گا۔ و ذللت قطفوها تذلیلا (اور پست کر رکھے ہیں اس کے گچھے لٹکا کر۔ الدر: ۱۴۰) (اخرجه سعید)

## جنت کے پھل مشکوں کے برابر ہونگے

حضرت مسروقؓ فرماتے ہیں: جنت کا درخت جز سے لے کر شاخ تک پھلوں اور پتوں سے بھرا ہوا ہوگا۔ اس کے پھل مکے کی طرح ہوں گے۔ جب بھی کوئی پھل توڑا جائے گا اس کی جگہ دوسرا پھل لگ جائیگا۔ اور اس کا خوشہ بارہ گز کا ہوگا۔ (اخرجہ ابن المبارک)

## جنت میں سبزے کی کثرت

حضرت ابن عباسؓ ارشاد باری تعالیٰ مدھامتان (گہرے سبز جیسے سیاہ رخن: ۶۳) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: وہ دونوں گہرے سبز رنگ کی شدت کی وجہ سے سیاہ ہو رہے ہونگے۔ (اخرجہ ابن ابی حاتم)

## ہر درخت پر ہر پھل لگے گا

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿انک لتجىء الشجرة من شجرة الجنة فتقول ان الله تبارک وتعالى يامرک ان تنفقین لنا عن ما نشاء﴾ (اخرجہ ہناد)

”جب تو جنت کے درختوں میں سے کسی درخت کے پاس آئیگا تو تو کہے گا: بے شک اللہ تعالیٰ تجھے حکم دیتے ہیں کہ تو ہمارے لئے وہ پھل گرا جو ہم چاہتے ہیں۔“

## ﴿جنت میں درختوں کا سبب بننے والے اعمال﴾

### سبحان الله العظيم کہنا

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿من قال سبحان الله العظيم غرس له شجرة في

الجنة﴾ (اخرجہ الترمذی والحاکم وصححه)

”جس نے سبحان الله العظيم کہا اس کے لئے جنت میں ایک..

درخت لگا دیا جائے گا۔“

### سبحان اللہ و بحمدہ کہنا

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ شَجَرَةٌ فِي

الْجَنَّةِ﴾ (اخرجه البزار)

”جس نے سبحان اللہ و بحمدہ کہا اس کے لئے جنت میں

ایک درخت لگا دیا جائے گا۔“

### تیسرا کلمہ پڑھنا

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا مجھ پر گزرا ہوا اور میں شجر کاری کر رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی شجر کاری نہ بتاؤں جو اس سے بہتر ہو؟ میں نے کہا: وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر کلمے کے بدلہ میں ایک درخت لگا دیں گے۔ (خرجه الحاكم وصححه وابن ماجه)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے لیلۃ الاسراء میں حضرت ابراہیمؑ کو دیکھا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: محمد ﷺ! میری طرف سے اپنی امت کو سلام پہنچا دیں اور ان کو بتلا دیں کہ جنت کی مٹی عمدہ ہے اور اس کا پانی میٹھا ہے اور وہ چٹیل میدان ہے جسکی شجر کاری سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہنے سے ہوگی۔ (اخرجه الترمذی وحسنه والطبرانی)

امام طبرانیؒ نے ”ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم“ کا اضافہ بھی نقل کیا ہے۔

### لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہنا

حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ لیلۃ الاسراء میں

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس سے گذرے انہوں نے فرمایا: (اے محمد ﷺ!) تم اپنی امت کو یہ حکم دے دو کہ وہ جنت کی شجرکاری میں اضافہ کریں۔ بیشک اس کی مٹی عمدہ اور زمین کشادہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے استفسار فرمایا: جنت کی شجرکاری کیا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہنا۔

(اخرجه احمد وابن حبان فی صحیحہ)

### سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کہنا

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: جب کوئی آدمی اللہ پاک کی تسبیح یا تحمید یا بڑائی بیان کرتا ہے تو اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگادیا جاتا ہے۔ جس کی جڑ سونے کی اور اوپر کا حصہ موتیوں کا ہوگا۔ جس پر یا قوت جڑے ہوئے ہوں گے۔ اس کے پھل نوجوان باکرہ لڑکیوں کے پستان کی طرح ہوں گے جو مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ میٹھے ہوں گے۔ جیسے ہی اس درخت سے کوئی پھل توڑا جائے گا اس پر دوبارہ پھل لگ جائے گا۔ پھر آپؐ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

﴿لَا مَقْطُوعَةَ وَلَا مَمْنُوعَةَ﴾ (واقعہ: ۳۳)

”نہ اس میں سے ٹوٹا اور نہ روکا ہوا۔“ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)

حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿إِنَّ فِي الْجَنَّةِ قِيعَانًا فَكَثُرُوا غُرَاسَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَمَا غُرَاسُهَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

وَاللَّهُ أَكْبَرُ﴾ (اخرجه الطبرانی)

”بے شک جنت میں چنیل میدان ہیں۔ پس تم اکسیں بہ کثرت شجر کا

ری کیا کرو! صحابہؓ نے کہا کہ اسکی شجرکاری کیا ہے؟ آپ ﷺ نے

فرمایا: سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔“

حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جس

نے خدا تعالیٰ کی تسبیح بیان کی، اس کی تحمید بیان کی، اس کی الوہیت کو بیان کیا اور اسکی

بڑائی کو بیان کیا تو اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جائے گا جسکی جڑ سرخ یا قوت کی ہوگی جس پر موتی جڑے ہوئے ہوں گے۔ اس کا پھل با کرہ لڑکیوں کے پستانوں کی طرح ہوگا جو شہد سے زیادہ میٹھا اور مکھن سے زیادہ نرم ہوگا۔ (اخر جہ الطبرانی)

## قرآن کریم مکمل کرنا

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿عند ختم القرآن دعوة مستجابة وشجرة في الجنة﴾

(اخر جہ البیہقی فی شعب الایمان)

”اختتام قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے اور ایک درخت جنت میں لگتا ہے۔“

## روزہ رکھنا

حضرت قیس بن یزید الجہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ثواب کی نیت سے ایک دن کاروزہ رکھا اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔ جس کا پھل انار سے چھوٹا اور سب سے بڑا ہوگا۔ اسکی مٹھاس اور حلاوت شہد کی مٹھاس اور حلاوت کی طرح ہوگی۔ اس درخت سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن روزے دار کو کھلائیں گے۔ (اخر جہ الطبرانی)

## ذکر اللہ کرنا

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿من احب ان يرتع من رياض الجنة فليكثر ذكر الله

تعالیٰ﴾

”جو شخص چاہتا ہے کہ وہ جنت کے باغوں میں چرے تو اسے چاہئے

کہ وہ ذکر اللہ کی کثرت کرے۔“

## ﴿ مصیبتوں کے فضائل میں ﴾

حضرت حسن بن علیؑ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے نانا رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿ان فی الجنة شجرة یقال لها شجرة البلوی یو تی باهل البلاء یوم القيمة فلا یرفع لهم دیوان ولا ینصب لهم میزان یصب علیهم الا اجر صبا وقرأ آیت انما یوفی الصابرون اجرهم بغير حساب﴾

”جنت میں ایک درخت ہے جیسے شجرۃ البلوی کہا جاتا ہے۔ قیامت کے دن وہ اہل مصائب کیلئے خاص ہوگا۔ ان مصیبت زدوں کا نہ کوئی نامہ اعمال ہوگا اور نہ ان کیلئے کوئی ترازو نصب کیا جائے گا۔ انہیں بہت زیادہ اجر عطا کیا جائے گا۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: انما یوفی الصابرون اجرهم بغير حساب (صبر کرنے والوں ہی کو ملتا ہے ان کا ثواب بے شمار) (زمر: ۱۰)“

## ﴿ جنت کے پھل ﴾

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے: ولهم فیہا من کل الثمرات (اور ان کے لئے وہاں سب طرح کے میوے ہیں)۔ (محمد: ۱۵)

نیز ارشاد ہے: فیہا فاکهة ونخل ورمٰن (ان میں میوے ہیں اور کھجوریں اور انار)۔ (رحمن: ۶۸)

نیز ارشاد فرمایا: وفاکهة مما یتخیرون (اور میوہ جو نسا پسند کر لیں)۔ (الواقعة: ۲۰)

نیز ارشاد فرمایا: وفاکهة کثیرة لا مقطوعة ولا ممنوعة (اور میوہ بہت نہ اس میں سے ٹوٹا اور نہ روکا ہوا)۔ (الواقعة: ۳۲، ۳۳)

نیز ارشاد فرمایا: کلما رزقوا منها من ثمرة رزقا قالوا هذا الذی رزقنا



من قبل واتوا به متشابها۔ (جب ملے گا ان کو وہاں کا کوئی پھل کھانے کو تو کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ملا تھا ہم کو اس سے پہلے اور دیے جائیں گے ان کو پھل ایک صورت کے۔ (بقرہ: ۲۱) جنتی پھل کا ذائقہ دنیاوی پھل کے ذائقے سے مختلف ہوگا۔

حضرت ابن مسعودؓ اور صحابہ کی ایک جماعت ارشاد باری تعالیٰ کلما رزقوا منها من ثمرة رزقا کی تفسیر میں کہتی ہے کہ جنت میں پھل عطاء کئے جائیں گے۔ جب لوگ پھل دیکھیں گے تو کہیں گے: یہ وہی پھل ہیں جو ہمیں دنیا میں ملے تھے اور واتوا به متشابھا میں تشابہ سے مراد یہ ہے کہ رنگ اور دیکھنے میں ایک جیسے لگیں گے لیکن ان کا ذائقہ دنیاوی پھل جیسا نہیں ہوگا۔ (اخرجه ابن جریر)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: جنت میں جو کچھ ہوگا وہ دنیا میں نہیں ہے صرف نام مشترک ہیں۔ (اخرجه ابن جریر و ابن ابی حاتم و مسند فی مسندہ و ہنا دفی الزہد)

حضرت ابن عباسؓ ارشاد باری تعالیٰ فیہما من کل فاکھة زوجان (اور ان دونوں میں ہر میوہ قسم قسم کا ہوگا جن: ۵۲) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: دنیا کا ہر میٹھا اور کڑوا پھل جنت میں موجود ہوگا حتیٰ کہ ایلو بھی۔ (اخرجه ابن ابی حاتم و ابن المنذر فی تفسیر ہما)

حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿لا ینزع رجل من اهل الجنة من ثمرة الا اعيد فی

مکانها مثلاً﴾ (اخرجه البزار والطبرانی)

”جب بھی کوئی آدمی جنت کا کوئی پھل توڑے گا اس جگہ اسی جیسا

ایک اور پھل لگ جائے گا۔“

جنت میں ایک خوشہ کتنا بڑا ہوگا

حضرت ابن مسعودؓ شام میں تھے۔ پس جنت کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے فرمایا:

جنت کا ایک خوشہ یہاں (شام) سے لیکر صفا پہاڑ تک ہوگا۔ (اخرجه ابن ابی الدنیا)

## جنتی پھل میں گٹھلی نہیں ہوگی

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں:

﴿ان الثمرة من ثمر الجنة طولها اثنتى عشر ذراعا ليس لها عجم﴾  
(اخرجه ابن ابى الدنيا)

”بے شک جنت کے پھلوں میں سے ایک پھل کی لمبائی بارہ گز ہو گی۔ اس پھل میں گٹھلی نہیں ہوگی۔“

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: بہت سے لوگ اکٹھے ہو کر جنت کے ایک انار میں سے کھائیں گے۔ جب ان میں سے کوئی آدمی کسی چیز کا ارادہ کرے گا تو وہ چیز اس کے ہاتھ کی پہنچ میں ہوگی کہ وہ اپنی جگہ کھڑے ہو کر ہی کھا سکے۔ (اخرجه ابن ابى الدنيا)

## جنت کا انار

حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿نظرت الى الجنة فاذا الرمانة من رمانها كمثل البعير المقتب﴾  
(اخرجه ابن ابى الدنيا)

”میں نے جنت کی طرف دیکھا تو اس کے اناروں میں سے ایک انار بیٹھے ہوئے اونٹ کی مانند تھا۔“

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿ما من رمانكم الا وهى تلقح بحبة من رمان الجنة﴾

(اخرجه ابن السنى فى الطب النبوى)

”تمہارے تمام اناروں میں جنت کے اناروں میں سے ایک دانہ ڈالا جاتا ہے۔“

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نکالا گیا، تو انہیں جنت کے پھل عطاء کئے گئے اور انہیں ہر چیز کی کاری گری کے بارے میں بتایا گیا۔ تمہارے یہ پھل جنت کے پھلوں میں سے

ہیں، ہاں یہ خراب ہو جاتے ہیں اور وہ خراب نہیں ہوتے۔ (اخرجہ البزار)

حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر کسی مومن نے کسی بھوکے مومن کو کھانا کھلایا تو اللہ اسے قیامت کے دن جنت کے پھلوں میں سے کھلائیں گے۔ اور جس نے کسی پیا سے مسلمان کو پانی پلایا تو اللہ تعالیٰ اسے رقیق مختوم سے پلائیں گے۔ اور جس نے کسی مسلمان کو کپڑا پہنایا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز کپڑا پہنائیں گے۔ (اخرجہ الترمذی)

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَفْضَلِ مَا كَانُوا يَسْأَلُونَ﴾ (صافات: ۴۱، ۴۲)

”وہ لوگ جو ہیں ان کے واسطے روزی ہے مقرر میوے اور ان کی عزت ہے۔“

نیز ارشاد فرمایا:

﴿وَامْدَدْنَا هُمْ بِفَاكِهَةٍ وَلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ﴾ (طور: ۲۲)

”اور تار لگایا ہم نے ان پر میووں کا اور گوشت کا جس چیز کو جی چاہے۔“

نیز ارشاد فرمایا:

﴿وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا﴾ (مریم: ۶۲)

”اور ان کے لیے ہے ان کی روزی وہاں صبح اور شام۔“

**جنتی کھانہ کیسے ہضم ہوگا؟**

حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں: اہل کتاب میں سے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر سوال کیا: اے ابوالقاسم! کیا آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ اہل جنت کھائیں اور پیئیں گے؟ رسول اللہ نے فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! جنتیوں میں سے ایک

آدمی کو کھانے، پینے، جماع اور شہوت میں سو آدمیوں کی طاقت دیجائے گی۔ اسے کہا جب آدمی کھائے گا اور پیئے گا تو اسکو حاجت کی ضرورت ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی حاجت پسینہ کے ذریعہ ہوگی جو ان کی جلد سے مشک کی خوشبو کی طرح نکلے گا جس کی وجہ سے انکا پیٹ ہلکا ہو جائے گا۔ (اخر جہ احمد والنسائی و ہنادو البیہقی بسند صحیح)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿اهل الجنة ياكلون فيها ويشربون ولا يبولون ولا  
يزقون ولا يتمخطون طعامهم جشاء ورشح كرشح  
المسك﴾ (اخر جہ ہناد)

”اہل جنت کھائیں گے، پیئیں گے لیکن پیشاب نہیں کریں گے اور نہ ہی لعاب پھینکیں گے، اور نہ ہی ناک سے ریزش نکالیں گے۔ کھانا ڈکار کے ذریعہ ہضم ہوگا اور ان کا پسینہ مشک کی مانند ہوگا۔“

### جنت میں پرندوں کا شکار

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿انک لتنظر الی الطیر فی الجنة فتشتہیہ فتخر بین  
یدیہ مشویا﴾ (اخر جہ البزار وابن ابی الدنیا والبیہقی)

”بے شک اگر تم جنت میں کسی پرندے کی طرف دیکھو گے اسے کھانے کی تمنا کرو گے تو وہ بھنا ہوا تمہارے سامنے گر جائے گا۔“

حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں: اہل جنت میں سے اگر کوئی شخص کسی پرندے کو کھانا چاہے گا تو وہ جنتی کے دسترخوان پر بختی اونٹ کی طرح گر جائے گا۔ اسے دھویں اور آگ نے نہ چھوا ہوگا۔ پس وہ اسے کھائے گا یہاں تک کہ سیر ہو جائے گا بعد ازاں وہ پرندہ اڑ جائے گا۔ (اخر جہ ابن ابی الدنیا)

### جنتی صبح شام کھانا تناول کریں گے

حضرت ولید بن مسلمؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زبیر بن محمدؓ سے اللہ

تبارک و تعالیٰ کے ارشاد ولہم رزقہم فیہا بکرة وعشیا کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جنت میں رات نہیں ہوگی۔ جنتی ہمیشہ نور میں ہوں گے۔ ان کے لئے دن رات کی ایک مقدار مقرر کر دی جائے گی۔ دن کے وقت پردے اٹھائے جائیں گے اور رات کے وقت پردے گرا دیے جائیں گے۔ (اخرجه ابن المنذر)

### شراب طہور

حضرت ابو قلابہؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں جنتیوں کے لئے کھانے پینے کی چیزیں لائی جائیں گی۔ پھر آخر میں انہیں شراب طہور پلائی جائے گی۔ جب وہ اسے پیئیں گے تو ان کے پیٹ ہلکے ہو جائیں گے اور ان کے بدن سے پسینہ بہے گا جس کی خوشبو مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہوگی۔ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی شرابا طہورا (شراب جو پاک کرے دل کو۔ الدھر: ۲۱)۔ (اخرجه ابن المبارک)

### اہل جنت کا پہلا کھانا

حضرت طارق بن شہابؓ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ کے پاس یہودی آئے اور انہوں نے کہا کہ ہمیں بتائیے کہ جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے تو وہ سب سے پہلے کیا چیز کھائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اول ما یا کلون کبد حوت وہ سب سے پہلے مچھلی کا جگر تناول کریں گے۔ (اخرجه الطبرانی بسند صحیح)

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں: جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ ہر مہمان کی مہمان نوازی کی جاتی ہے۔ اور میں آج مچھلی کے جگر اور نیل سے تمہاری ضیافت کروں گا۔ پھر انہیں ذبح کر کے اہل جنت کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔ (اخرجه المبارک)

### ﴿جنت کی نہریں﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿تَجْرٰی مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ﴾ (بقرہ: ۲۵)

”بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں۔“

نیز ارشاد ہے:

﴿فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى﴾  
(محمد: ۱۵)

”اس میں نہریں ہیں پانی کی جو بو نہیں کر گیا اور نہریں ہیں دودھ کی جس کا مزہ نہیں پھرا اور نہریں ہیں شراب کی جس میں مزہ ہے پینے والوں کے واسطے اور نہریں ہیں شہد کی جھاگ اتارا ہوا۔“

نیز ارشاد فرمایا:

﴿عَيْنَا فِيهَا تُسَمَّى سَلْسَبِيلًا﴾ (الدھر: ۱۸)  
”ایک چشمہ ہے اس میں اس کا نام کہتے ہیں سلسبیل۔“

نیز ارشاد ہے:

﴿كَانَ مَزَاجُهَا كَافُورًا عَيْنَا يَشْرِبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا﴾  
(الدھر: ۲۰، ۲۱)  
”جس کی ملونی ہے کافور۔ وہ ایک چشمہ ہے جس سے پیتے ہیں بندے اللہ کے چلاتا ہے وہ اس کی نالیاں۔“

نیز ارشاد ہے:

﴿وَمَزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ عَيْنَا يَشْرِبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ﴾  
(مطففین: ۲۸، ۲۹)  
”اور اس کی ملونی تسنیم سے وہ ایک چشمہ ہے جس سے پیتے ہیں نزدیک والے۔“

جنت کی نہریں مشک کے پہاڑوں سے پھوٹیں گی

حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

### ﴿انهار الجنة تفجر من جبل مسك﴾

(اخرجه ابن حبان والحاكم والبيهقي و ابن ابی حاتم والطبرانی)

”جنت کی نہریں مشک کے پہاڑوں سے پھوٹیں گی۔“

### جنت کی نہریں زمین کی سطح پر بہیں گی

حضرت مسروقؒ فرماتے ہیں: جنت کی نہریں زمین میں کھدی ہوئی نہیں ہوں

گی۔ (اخرجه ابن المبارك والبيهقي)

حضرت انسؓ سے منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم گمان کرتے ہو کہ جنت کی نہریں زمین میں کھدی ہوگی؟ نہیں اللہ کی قسم! وہ نہریں زمین کے اوپر بہتی ہوں گی۔ اس کے دونوں کنارے لؤلؤ کے ہوں گے اور اس کی مٹی مسک اذفر ہوگی۔

حضرت انسؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اذفر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے

ارشاد فرمایا: اذفر وہ ہے جسمیں ملاوٹ نہ ہو۔ (اخرجه ابو نعیم وابن مردويه والضياء)

### نہر کوثر

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: جنت کے اندر کوثر نامی ایک نہر ہے۔ جس کی

گہرائی ستر ہزار فرسخ ہے۔ ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اسکے کنارے لؤلؤ، زبرجد اور یاقوت کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس نہر کو

دوسرے انبیاء سے پہلے آپ ﷺ کیلئے خاص کریں گے۔ (اخرجه ابن ابی الدنيا)

### زمین پر جنتی نہریں اور پہاڑ

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿سبحان وجحان والفرات والنیل کل من انهار

الجنة﴾

”سبحان، جحان، فرات اور نیل یہ سب جنت کی نہریں ہیں۔“

حضرت عمر بن عوفؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیل،

فرات، سیمان اور جیحان جنت کی نہروں میں سے چار نہریں ہیں۔ جبکہ احد، طور، لبنان، اور ورقان جنت کے پہاڑوں میں سے چار پہاڑ ہیں۔ (آخر جہ الطبرانی)

## جنت میں دریا بھی ہوں گے

حضرت معاویہ بن حیدہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے سنا:

﴿ان فی الجنة بحر الماء و بحر العسل و بحر الخمر ثم

تشقق الانهار منها بعد﴾ (آخر جہ الترمذی و البیہقی)

”جنت میں پانی کے دریا ہیں، شہد کے دریا ہیں، دودھ کے دریا ہیں

اور شراب کے دریا ہیں۔ پھر بعد میں ان سے نہریں پھوٹیں گی۔“

حضرت کعبؓ نے ارشاد فرمایا: نیل جنت میں شہد کی نہر ہوگی اور دجلہ جنت میں

دودھ کی نہر ہوگی اور فرات جنت میں شراب کی نہر ہوگی اور سیمان جنت میں پانی کی نہر ہو

گی۔ (آخر جہ الحارث ابن ابی اسامہ و البیہقی)

## نہر بیدخ

حضرت ابن عباسؓ ارشاد فرماتے ہیں: جنت میں ایک نہر ہے جس کا نام البیدخ

ہے۔ اس پر یاقوت کے گنبد ہیں جن کے نیچے پیدا شدہ حوریں موجود ہوں گی۔ اہل جنت

کہیں گے: ہمیں بیدخ کی طرف لے جاؤ! جب وہ وہاں پہنچیں گے تو وہ ان حوروں کو غور

سے دیکھیں گے۔ ان میں سے جو حور جس کو پسند آئے گی وہ اس کو ہاتھ لگائے گا تو وہ حور اس

کے پیچھے پیچھے چل دیگی اور اس کی جگہ دوسری حور پیدا ہو جائے گی۔ (آخر جہ ابن ابی الدنیا)

حضرت معمر بن سلیمانؓ فرماتے ہیں: جنت میں ایک نہر ہے جس میں حوریں

پیدا ہوتی ہیں۔ (آخر جہ الامام احمد فی الزہد)

## حفاظ قرآن کا شہر

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿فی الجنة نهر يقال له الريان عليه مدينة من مرجان لها سبعون



الف باب من ذهب وفضة لحامل القرآن ﴿﴾ (اخرجه ابن عساکر)  
 ”جنت میں ایک نہر ہے جس کا نام الریان ہے۔ اس پر مرجان سے  
 بنا ہوا ایک شہر ہے جس کے سونے چاندی کے ستر ہزار دروازے  
 ہیں۔ یہ محل حامل قرآن کو ملے گا۔“

حضرت عطاء فرماتے ہیں: جنت میں ایک چشمہ ہے جس کا نام تنسیم ہے اس میں  
 شراب ہوگی۔ (اخرجه البيهقي)

### نہر جنتیوں کے اشاروں پر چلے گی

حضرت ابن شوہب ارشاد باری تعالیٰ یفجر ونها تف (چلائے گا وہ ان کی  
 نالیاں۔ الدھر: ۶) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جنتیوں کے پاس سونے کی چھڑیاں ہوں گی۔  
 وہ اپنی چھڑیوں کے ذریعے نہروں کو چلائیں گے۔ نہر ان کی چھڑیوں کے اشاروں پر چلے  
 گی۔ (اخرجه عبد الله بن احمد في زوائد الزهد)

حضرت حسنؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں  
 چار چشمے ہیں۔ دو چشمے عرش کے نیچے سے جاری ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک کا اللہ تعالیٰ  
 نے یفجر ونها تفجیرا (چلاتے ہیں وہ ان کی نالیاں الدھر: ۶) میں ذکر فرمایا ہے۔ اور  
 دوسرے کو الزنجبیل کے نام سے موسوم فرمایا ہے۔ اور دو چشمے عرش کے اوپر سے جاری  
 ہوتے ہیں ایک کو اللہ تعالیٰ نے سلسبیلہ کے ساتھ ذکر فرمایا ہے اور دوسرے کو التسنیم  
 کے نام سے موسوم کیا ہے۔ (اخرجه الحکیم فی النوادر)

### ﴿جنت کی شراب﴾

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَتَكْنِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ﴾ (ص: ۵۱)

”تم کیلئے لگائے ہوئے بیٹھے ان میں منگوائیں ان میں میوے بہت اور  
 شراب۔“

ارشاد فرمایا:

﴿وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا﴾ (الدھر: ۲۱)  
 ”اور پلائے اُن کو ان کا رب شراب جو پاک کرے دل کو۔“

اور ارشاد فرمایا:

﴿يَتَذَكَّرُونَ فِيهَا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (طور: ۲۳)  
 ”جھپٹتے ہیں وہاں پیالہ نہ بکنا ہے اس شراب میں اور نہ گناہ میں  
 ڈالنا۔“

اور ارشاد فرمایا:

﴿بَاكُوَابٍ مُّأْتِيَةٍ وَكَأْسٍ مِّنْ مَّعِينٍ لَا يَصُدَّ عَنْهَا﴾  
 وَلَا يَنْزِفُونَ ﴿(الواقعة: ۱۸، ۱۹)  
 ”آب خورے اور کوزے اور پیالہ نھری شراب کا جس سے نہ سر  
 دکھے اور نہ بکواس لگے۔“

نیز ارشاد فرمایا:

﴿أَن الْإِبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا﴾  
 عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ﴿(الدھر: ۶۵)  
 ”البتہ نیک لوگ پیتے ہیں پیالہ جس کی طوئی ہے کافور ایک چشمہ  
 جس سے پیتے ہیں بندے اللہ کے چلاتے ہیں وہ اس کی نالیاں۔“

نیز ارشاد فرمایا:

﴿وَيَسْقُونَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا﴾ (الدھر: ۱۷)  
 ”اور ان کو پلاتے ہیں وہاں پیالے جس کی طوئی ہے سوتھ۔“

نیز ارشاد فرمایا:

﴿كَأْسًا دِهَاقًا﴾ (نبا: ۳۳)  
 ”پیالے چھلکتے ہوئے۔“

نیز ارشاد فرمایا:

﴿ان الابرار لفي نعيم على الارائك ينظرون تعرف في  
وجوههم نضرة النعيم يسقون من رحيق مختوم ختامه  
مسك وفي ذلك فليتنافس المتنافسون ومزاجه من  
تسним﴾ (مطففين: ۲۷ تا ۳۲)

”بے شک نیک لوگ آرام میں تختوں پر بیٹھے دیکھتے ہوں گے  
پہچان لے تو ان کے منہ پر تازگی آرام کی ان کو پلائی جاتی ہے  
شراب خالص مہر لگی ہوئی جس کی مہر جمتی ہے مشک پر اور اس پر  
چاہیے کہ ڈھکیں ڈھکنے والے اور اس کی ملونی ہے تسنیم سے۔“

ابن عباسؓ اللہ تعالیٰ کے قول و کاس من معین کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ  
اس سے مراد شراب ہے۔ اور ارشاد باری تعالیٰ ولا فیہا غول کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس  
سے مراد یہ ہے کہ اسے پی کر سر بوجھل نہیں ہوگا۔ اور ولا یسنفون کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ  
اس سے مراد یہ ہے کہ اسے پی کر ان کی عقلیں ختم نہیں ہوں گی۔ اور کاسا دھاقا سے مراد یہ ہے  
کہ شراب کے آنخورے بھرے ہوئے ہوں گے۔ اور رحيق مختوم کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ  
اس سے مراد مشک سے مہرزہ شراب ہے۔ (اخرجہ ابن ابی حاتم والبیہقی)

حضرت ابن عباسؓ اللہ تعالیٰ کے قول و کاسا دھاقا کی تفسیر میں فرماتے ہیں  
کہ اس سے مراد یہ ہے کہ شراب کے آب خورے مسلسل بھرے ہوئے ہوں گے۔

(اخرجہ ابن ابی حاتم والحاکم والبیہقی)

حضرت ابن مسعودؓ اللہ تعالیٰ کے قول ختامہ مسک کی تفسیر میں فرماتے ہیں  
کہ اس سے مراد یہ ہے کہ مشک کی صرف مہر لگی ہوئی نہیں ہوگی بلکہ وہ مشک اسمیں ملی ہوئی  
ہوگی۔ (اخرجہ الطبرانی والحاکم والبیہقی)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ الرحيق سے مراد شراب ہے۔ اور  
المختوم سے مراد ہے کہ جنتیوں کو آخر میں مشک کا ذائقہ محسوس ہوگا۔

(اخرجہ سعید بن منصور وھناد والبیہقی)

حضرت ابوذرؓ اللہ تعالیٰ کے قول ختمامہ مسک کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد چاندی کی مانند سفید شراب ہے، پھر اسے مہر زدہ کیا جائے گا۔ اگر اہل دنیا میں سے کوئی آدمی اپنا ہاتھ اس میں ڈال کر نکال لے تو کوئی بھی جاندار اس کی عمدہ خوشبو پائے بغیر نہیں رہ سکے گا۔ (اخرجہ ابن جریر والبیہقی)

## تسنیم

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ تسنیم اہل جنت کی سب سے اعلیٰ درجہ کی شراب ہے اور وہ صرف مقرب بندوں کے لئے ہے۔ اور تسنیم کی ملاوٹ والی شراب اصحاب یمین کے لئے ہے۔ (اخرجہ سعید بن منصور و عبد الرزاق وابن ابی حاتم والبیہقی)

حضرت ابن مسعودؓ اللہ تعالیٰ کے قول و مزاجہ من تسنیم کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ تسنیم جنت میں جنتیوں کے ایک چشمہ کا نام ہے جس سے صرف اللہ کے مقرب بندے نوش فرمائیں گے۔ (اخرجہ سعید بن منصور وابن ابی الدنیا وابن المبارک و ہناد)

## اہل جنت کے برتن ان کی طبیعت کے تقاضے کے مطابق ہونگے

حضرت ابن عباسؓ اللہ تعالیٰ کے قول قد روھا تقدیرا کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اہل جنت کو ان کی خواہش کے مطابق عطا کیا جائے گا۔ نہ تو شراب زائد از ضرورت ہوگی اور نہ اس کے بعد انہیں مزید کی خواہش ہوگی۔ (اخرجہ الغریابی فی تفسیرہ)

حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں: بے شک اہل جنت میں سے جب کوئی آدمی جنت کی شراب کی خواہش کرے گا تو آنخوہ اس کے پاس آکر اس کے ہاتھ میں پہنچ جائیگا۔ جب جنتی پی چکے گا تو وہ آنخوہ دوبارہ اپنی جگہ لوٹ جائے گا۔ (اخرجہ ابن ابی الدنیا)

## پیا سے مومن کو پلانے کا اجر

حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿ایما مومن سقی مومنا شربة علی ظمأ سقاہ اللہ تعالیٰ

یوم القيمة من الرحیق المختوم﴾ (اخرجہ احمد)

”جو مومن کسی پیاسے مومن کو ایک گھونٹ پانی پلائے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن رقیق مخموم سے پلائیں گے۔“

### شراب نوشی کی سزا

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حَرَمَهَا

فِي الْآخِرَةِ﴾ (اخرجه الشيخان)

”جس نے دنیا میں شراب نوشی کی پھر توبہ نہ کی تو اس کے لئے

آخرت میں شراب حرام ہے۔“

حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے

اپنی عزت کی قسم کھا کر فرمایا: میرے بندوں میں سے جو بھی شراب کا ایک گھونٹ پیئے گا،

اگر میں چاہوں گا تو اس کو بطور مواخذہ جہنم کا کھولتا ہوا پانی پلاؤں گا۔ یا پھر اس کو معاف

کردوں گا۔ اور میرے بندوں میں سے جو اس شراب کو میرے خوف سے ترک کرے گا

تو میں اس کو نظیرہ قدس سے سیراب کروں گا۔ (اخرجه احمد)

### شراب نوشی ترک کرنے پر اجر

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ تَرَكَ الْخَمْرَ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ إِلَّا سَقِيْتَهُ إِيَّاهَا مِنْ

خَطِيرَةِ الْقُدُسِ وَمَنْ تَرَكَ الْحَرِيرَ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ إِلَّا

كَسُوْتَهُ إِيَّاهُ مِنْ خَطِيرَةِ الْقُدُسِ﴾ (اخرجه البزار بسند حسن)

”جو آدمی شراب پر قدرت کے باوجود اس کو ترک کرے گا، تو میں

اس کو نظیرہ قدس سے سیراب کروں گا۔ اور جو آدمی ریشم پر قدرت

کے باوجود اس کو ترک کرے گا میں اس کو نظیرہ قدس سے پہناؤں

گا۔“

## جنت میں شراب کے حصول کا طریقہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿من سره ان يسقيه الله الخمر في الاخرة فليتركها في

الدنيا ومن سره ان يكسوه الله الحرير في الاخرة

فليتركه في الدنيا﴾ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط والبیہقی)

”جس کی یہ خواہش ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو آخرت میں شراب پلائے تو

اسے چاہئے کہ وہ دنیا میں اسے ترک کر دے۔ اور جس کی یہ خواہش

ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو آخرت میں ریشم پہنائے تو اسے چاہئے کہ وہ

اسے دنیا میں ترک کر دے۔“



## باب

## ﴿اہل جنت کا لباس﴾

حضرت ابو الخیر مرثد بن عبداللہؓ فرماتے ہیں: جنت میں ایک ایسا درخت ہے جس پر سندس لگتا ہے جو اہل جنت کا لباس ہے۔ (اخرجہ البزار و ابو یعلیٰ والطبرانی)

## جنتی لباس کا ہلکا پن

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: بے شک مومن کے گھر میں چالیس کمرے ہوں گے۔ اور ان کمروں کے درمیان میں وسیع صحن ہوگا۔ اس صحن میں ایک درخت ہوگا جس پر کپڑوں کے جوڑے لگیں گے۔ وہ اپنی دو انگلیوں کے ساتھ ستر جوڑے اٹھا سکے گا جن پر لولو، زبرجد اور مرجان جڑے ہوئے ہوں گے۔ (اخرجہ ابن المبارک)

## دنیا میں ریشم اور سونے چاندی کے استعمال سے آخرت میں محرومی

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

﴿لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيَابِجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آثَانِيَةِ

الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صَحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي

الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ﴾ (اخرجہ الشیخان)

”تم موٹا اور باریک ریشم نہ پہنو! اور سونے چاندی کے برتنوں میں

نہ پیو! اور نہ ان سے بنی ہوئی پلیٹوں میں کھاؤ! اس لئے کہ یہ ان

(استعمال کنندگان) کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت

میں ہیں۔“

حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ﴾

(اخرجہ الشیخان)

”جس نے دنیا میں ریشم پہنا، اسے آخرت میں نصیب نہیں ہوگا۔“

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ بنی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ وَمَنْ شَرَبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهُ فِي الْآخِرَةِ وَمَنْ شَرَبَ فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَمْ يَشْرَبْ بِهِمَا فِي الْآخِرَةِ﴾

(اخرجه النسائی)

”جس نے دنیا میں ریشم پہنا، آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا۔“

اور جس نے دنیا میں شراب پی آخرت میں اسے نہیں پی سکے گا۔ اور جس نے سونے چاندی کے برتنوں میں دنیا میں پیا وہ آخرت میں ان میں نہیں پی سکے گا۔“

بغیر توبہ مرنے والے شراب نوش کو جنت میں شراب ملے گی یا نہیں؟

علامہ قرطبیؒ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ ان چیزوں میں متبلاً شخص جب تک توبہ نہ کر لے اس سے محروم رہے گا اگرچہ جنت میں بھی داخل ہو جائے۔ اس لئے کہ اس نے اس چیز کو دنیا ہی میں طلب کر لیا، جسے اللہ تعالیٰ نے آخرت کے لئے خاص کیا تھا۔ اور وہ اس چیز کا مرتکب ہوا جسے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں حرام کیا تھا۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ بنی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ وَانْ دَخَلَ الْجَنَّةَ﴾

(اخرجه الطيالسی وابن حبان)

”جس نے دنیا میں ریشم پہنا اسے آخرت میں نہیں پہنایا جائے گا۔“

اگرچہ وہ جنت میں بھی داخل ہو جائے۔“

علامہ طیلوسیؒ نے کہا ہے کہ اگر یہ حدیث مرفوع ہے تو یہ نص صریح ہے۔ اور اگر آخری جملہ راوی کی طرف سے مدرت ہے تو بھی اس سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ راوی حدیث کو زیادہ جاننے والا ہے اور وہ مقتضائے حال کو زیادہ سمجھ سکتا ہے۔ تاہم ایسا اضافہ



راوی کی طرف سے مدرج نہیں ہوتا۔ جبکہ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مؤول ہے، یعنی اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص جب تک جہنم میں رہے گا اس سے محروم رہے گا اور جب وہ جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہو جائے گا تو کسی چیز سے محروم نہیں رہے گا، نہ شراب سے اور نہ ریشم وغیرہ سے۔

### ستر رنگوں کا لباس

حضرت عکرمہؒ فرماتے ہیں: تحقیق جنتی آدمی کو ایک ہی وقت میں ستر رنگوں کا لباس پہنایا جائے گا۔ (اخرجه الصابونی)

### ﴿جنت میں حصول لباس کا سبب بننے والے اعمال﴾

#### کفن پہنانا

حضرت ابورافعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ كَفَّنَ مِيتَا كَسَاهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ سُنْدُسٍ وَاسْتَبْرَقٍ فِي الْجَنَّةِ﴾

”(جس نے میت کو کفن پہنایا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں سندس واستبرق ریشم پہنائیں گے۔“

#### عاجزی کے سبب عمدہ لباس چھوڑ دینا

حضرت معاذ بن انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ تَرَكَ الْبِلبَاسَ تَوَاضَعًا لِلَّهِ تَعَالَى وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاةَ اللَّهِ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يَخْبِرَهُ مِنْ أَى حُلَلِ الْإِيمَانِ شَاءَ يَلْبِسَهَا﴾

”(جس نے (عمدہ) لباس پر قدرت کے باوجود اللہ کے لئے عاجزی اختیار کر کے اسے ترک کر دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن

اسکو لوگوں کے سامنے بلائیں گے اور اسے اختیار دیں گے کہ ایمان کے ملبوسات میں سے جسے چاہے پہن لے۔“

### مصیبت زدہ سے تعزیت کرنا

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ عَزَا مَصَابَا كَسَاهُ اللَّهُ تَعَالَى حَلْتَيْنِ مِنْ حُلْلِ الْجَنَّةِ﴾ (اخرجه الطبرانی فی الارسط)

”جس نے کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کی تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دولباس پہنائیں گے۔“

### اہل جنت کے زیورات

اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَحْلُوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلَوْلُوْا﴾ (الحج: ۲۳)

”گہنہ پہنائیں گے ان کو وہاں کنگن سونے کے اور موتی۔“

اور ارشاد فرمایا:

﴿وَحُلُوْا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ﴾ (الدھر: ۲۱)

”اور ان کو پہنائے جائیں گے کنگن چاندی کے۔“

### اہل جنت کو زیور پہنانے کی وجہ

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں: مفسرین نے تحریر فرمایا ہے کہ ہر جنتی کے ہاتھ میں تین زیورات ہوں گے: سونے کا کنگن، چاندی کا کنگن اور لولو کا کنگن۔ مفسرین فرماتے ہیں: جیسے بادشاہ دنیا میں زیورات اور تاج پہنتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ یہ زیورات جنتیوں کو پہنائیں گے کیونکہ وہ بھی جنت میں بادشاہ ہوں گے۔

## اہل جنت کے تاج

حضرت ابوسعید خدری سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿جنت عدن یدخلونہا یحلون فیہا من اساور من ذهب ولولوا ولبا سہم فیہا حریر﴾ (فاطر: ۳۳)  
 ”بعض ہیں بسنے کے جن میں وہ جائیں گے وہاں ان کو گہنہ پہنایا جائے گا ننگن سونے کے اور موتی کے اور ان کی پوشاک وہاں پر ریشم کی ہے۔“

کی تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا:

﴿ان علیہم التیجان ان ادنیٰ لولوة منها لتضیء ما بین المشرق والمغرب﴾ (خرجه الترمذی والحاکم وصححه)  
 ”بلاشبہ جنتیوں کے سر پر تاج ہوگا۔ جس کا ادنیٰ لولو مشرق اور مغرب کے مابین کو نور سے منور کر دے گا۔“

## ادنی جنتی کا زیور

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿لو ان ادنیٰ اهل الجنة حلیۃ عدلت حلیۃ بحلیۃ اهل الدنیا جمیعاً لکان ما یحلیہ اللہ بہ فی الآخرة افضل من حلیۃ اهل الدنیا جمیعاً﴾

”اگر ادنی جنتی کے زیور کا تمام دنیا کے زیورات سے مقابلہ کیا جائے تو جو زیور اللہ تعالیٰ اس کو آخرت میں پہنائیں گے وہ دنیا کے تمام زیورات سے افضل ہوگا۔“ (خرجه الطبرانی فی الاوسط والیبقی بسند حسن)

## جنتی لباس کی چمک

حضرت کعب احبارؓ نے فرمایا: جس دن سے اللہ تعالیٰ نے جنت بتائی ہے اس دن سے ایک فرشتہ جنتیوں کے کپڑے رنگ رہا ہے۔ اور قیامت تک وہ رنگتار ہے گا۔ اور اگر جنتیوں کا کوئی کپڑا دنیا میں ظاہر کر دیا جائے تو بلاشبہ سورج بے نور ہو جائے گا۔ (اخرجہ ابو الشیخ فی العظمة)

حضرت خالدؓ سے مروی ہے کہ اصحاب رسول ﷺ فرماتے تھے: جس نے قدرت کے باوجود سونا پہننے سے گریز کیا اللہ تعالیٰ اس کو ظہیرۃ القدس سے پہنائیں گے۔ اور جس نے قدرت کے باوجود چاندی نہیں پہنی تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی ظہیرۃ القدس سے پہنائیں گے۔ اور جس نے شراب پر دسترس کے باوجود اسے نہ پیا تو اسے بھی ظہیرۃ القدس سے پلائیں گے۔ (اخرجہ احمد)

حضرت عقبہ بن عامرؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ریشم اور زیورات پہننے والوں کو منع فرمایا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے: اگر تمہیں جنت کا ریشم اور زیورات پہننے پسند ہیں تو انہیں دنیا میں نہ پہنو!۔ (اخرجہ النسائی والحاکم)

## اہل جنت کے فراش

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿و فرش مرفوعة﴾ (الواقعة: ۳۴)

”اور بچھونے اونچے۔“

اور ارشاد فرمایا:

﴿متکئین علی فرش بطانئہا من استبرق﴾ (رحمن: ۵۴)

”تکیہ لگائے بیٹھے بچھونوں پر جن کے استر تافتے کے۔“

اور ارشاد فرمایا:

﴿فیہا سرر مرفوعة﴾ (الغاشیة: ۱۳)

”اس میں تخت ہیں اونچے بچھے ہوئے۔“

اور ارشاد فرمایا:

﴿خضر و عبقری حسان﴾ (رحمن: ۷۶)  
 ”سبز مندوں پر اور قیمتی پھونے نفیس پر۔“

نیز ارشاد فرمایا:

﴿حور مقصورات فی الخيام﴾ (رحمن: ۷۲)  
 ”حوریں ہیں رکی رہنے والیاں خیموں میں۔“

### دو فراشوں کا درمیانی فاصلہ

حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد باری تعالیٰ و فرش مرفوعہ کے متعلق ارشاد فرمایا:

﴿ما بین الفراشین کما بین السماء والارض﴾

(اخرجه الترمذی وابن حبان والبیہقی وابن ابی الدنیا)

”دو فراشوں کے درمیان کا فاصلہ آسمان و زمین کے فاصلے کے برابر ہے۔“

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ بعض اہل علم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ بے شک فراش درجات کے اعتبار سے ہوں گے۔ اور درجات کے درمیان زمین اور آسمان کے برابر فاصلہ ہے۔

حضرت ابو امامہؓ ارشاد باری تعالیٰ و فرش مرفوعہ کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر اوپر کے بستر والا نیچے والے بستر پر آنا چاہے تو نیچے والے بستر تک چالیس سال میں بھی نہیں پہنچ سکے گا۔ (اخرجه ابن ابی الدنیا)

### جنتی فراش کی خوبصورتی

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے ارشاد باری تعالیٰ بطائنها من استبرق کی تفسیر میں فرمایا: اللہ تعالیٰ نے صرف اندرونی سمت کے بارہ میں بتایا ہے۔ پس اس کا باہر

کا حصہ کیسا ہوگا؟ (اخر جہ ابن جریر)

حضرت سعید بن جبیرؓ ارشاد باری تعالیٰ بطائنها من استبرق کی تفسیر میں  
ارشاد فرماتے ہیں: ان کا باہر والا حصہ جامد نور کا ہوگا۔ (اخر جہ ابو نعیم)

## اہل جنت کی مسہریاں

حضرت عبداللہ بن عباسؓ اللہ تعالیٰ کے فرمان علی سرر موضوعۃ کی تفسیر  
میں ارشاد فرماتے ہیں: وہ تخت سونے سے آراستہ ہوں گے۔

(اخر جہ سعید بن منصور وابن جریر)

امام مجاہدؒ فرماتے ہیں: مسہریاں لولو اور یاقوت کی ہوں گی۔ (اخر جہ البیہقی)



## باب

## ﴿جنت کی حوریں﴾

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿لَهُمْ فِيهَا ازْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ﴾ (بقرہ: ۲۵)

”ان کے لیے وہاں عورتیں ہوں گی پاکیزہ۔“

اور ارشاد فرمایا:

﴿وَحُورٌ عَيْنٌ كَامِثَالِ اللّٰوِ لَوْ الْمَكُونُ﴾ (الواقعة: ۲۲، ۲۳)

”اور عورتیں گوری بڑی آنکھوں والیاں جیسے موتی کے دانے اپنے

غلاف کے اندر۔“

اور ارشاد فرمایا:

﴿وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرَفِ عَيْنٍ كَانِهِنَّ بَيْضُ

مَكُونُ﴾ (الصف: ۳۸، ۳۹)

”اور ان کے پاس عورتیں نیچی نگاہ رکھنے والیاں بڑی آنکھوں

والیاں گویا وہ انڈے ہیں چھپے دھرے۔“

اور ارشاد فرمایا:

﴿اَنَا اَنْشَا نَهْنِ اَنْشَاءً فَجَعَلْنَهُنَّ اَبْكَارًا عَرَبًا اَتْرَابًا﴾

(الواقعة: ۳۵ تا ۳۷)

”ہم نے اٹھایا ان عورتوں کو ایک اچھے اٹھان پر پھر کیا ان کو

کنواریاں پیار دلانے والیاں ہم عمر۔“

اور ارشاد فرمایا:

﴿فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حَسَانٌ﴾ (رحمن: ۷۰)

”ان سب باغوں میں اچھی عورتیں ہیں خوبصورت۔“

نیز ارشاد فرمایا:

﴿حور مقصورات فی الخیام﴾ (رحمن: ۷۲)

”حوریں ہیں رہنے والیاں خیموں میں۔“

نیز ارشاد فرمایا:

﴿کانھن الیاقوت والمرجان﴾ (رحمن: ۸۵)

”وہ کیسی جیسے کہ لعل اور موٹگا۔“

نیز ارشاد فرمایا:

﴿قاصرات الطرف لم یطمثن انس قبلھم ولا جان﴾ (رحمن: ۵۶)

”عورتیں ہیں نیچی نگاہ والیاں نہیں قربت کی ان سے کسی آدمی نے

ان سے پہلے اور نہ کسی جن نے۔“

اور ارشاد فرمایا:

﴿وعندھم قاصرات الطرف اتراب﴾ (ص: ۵۲)

”اور ان کے پاس عورتیں ہیں نیچی نگاہ والیاں ایک عمر کی۔“

نیز ارشاد فرمایا:

﴿و کو اعب اترابا﴾ (نبأ: ۳۳)

”اور نوجوان عورتیں ایک عمر کی سب۔“

## حوریں پیشاب وغیرہ سے پاک ہوں گی

حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ کے فرمان  
ولھم فیہا ازواج مطہرة (اور ان کے لیے وہاں عورتیں ہوں گی پاکیزہ بقرہ: ۲۵) کے  
متعلق ارشاد فرمایا: جنت کی حوریں پیشاب، پاخانے، ناک کی ریزش اور تھوک سے پاک  
ہوں گی۔ (آخر جہ الحاکم)

حضرت مجاہدؓ سے اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:  
جنت کی حوریں حیض، پاخانے، پیشاب، ناک کی ریزش اور تھوک سے پاک ہوں گی۔

(آخر جہ ہنا د)



## ایک حور نے ستر جوڑے پہنے ہوں گے

حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ﴿اول زمرة تدخل الجنة وجوههم كالقمر ليلة البدر  
 والزمرة الثانية كاحسن كوكب دري في السماء لكل  
 امر منهم زوجتان على كل زوجة سبعون حلة يرى منح  
 ساقهن من وراء الحلل﴾ (اخرجه الترمذی وصححه والبيهقي)  
 ”پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی ان کے چہرے چودھویں  
 کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ اور دوسری جماعت کے چہرے  
 آسمان کے روشن ستارے کی طرح چمکتے ہوں گے۔ ان میں سے ہر  
 آدمی کی دو بیویاں ہوں گی۔ ہر عورت نے ستر کپڑے پہنے ہوئے  
 ہوں گے۔ ان کپڑوں کے باوجود ان کی پنڈلیوں کا گودہ نظر آ رہا ہو  
 گا۔“

## حوروں کی شفافی

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں: حوروں کی پنڈلیوں کا گودہ ان کی ہڈی  
 اور گوشت کے اوپر سے ستر پوشا کوں میں سے نظر آ رہا ہوگا، جیسے سرخ شراب سفید شیشے  
 (کے برتن) میں نظر آتی ہے۔ (اخرجه الطبرانی والبيهقي)

## اگر کوئی حور دنیا میں ظاہر ہو جائے؟

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿غداة في سبيل الله تعالى او روحه خير من الدنيا وما  
 فيها ولقاب قوس احدكم في الجنة خير من الدنيا وما  
 فيها ولو ان امرأة من نساء اهل الجنة اطلعت الى  
 الارض لا ضاء ما بينها ولملات ما بينها ريحا

ونصفیہا علی راسہا یعنی الخمار خیر من الدنيا وما  
فیہا ﴿﴾ (اخرجه البيضاوی والنسائی)

”حق تعالیٰ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام لگانا دینا، اور جو کچھ  
اس میں ہے، اس سے بہتر ہے۔ اور جنت میں ایک کمان کے برابر  
جگہ دنیا اور ما فیہا سے بہتر ہے۔ اور اگر کوئی جنتی حور زمین پر ظاہر ہو  
جائے تو زمین آسمان کے درمیان کا خلا منور ہو جائے۔ اور اسکی  
خوشبو سے زمین اور آسمان کا درمیان معطر ہو جائے۔ اور اسکا دوپٹہ  
دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔“

### خیموں میں مقیم حوریں

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میں جنت  
میں بیدار کے مقام میں داخل ہوا جس میں لولو، سبز زبرجد اور سرخ یا قوت کے خیمے تھے۔  
تو حوروں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ پر سلامتی ہو۔ میں نے کہا: اے  
جبرائیل! یہ کیسی آواز تھی؟ انہوں نے کہا کہ یہ خیموں میں رہنے والی حوریں ہیں۔ انہوں  
نے آپ ﷺ کو سلام پیش کرنے کے لئے اپنے رب سے اجازت طلب کی تھی، سو انہیں  
اجازت مل گئی۔ یہ کہہ رہی تھیں:

نحن الراضیات فلا نسخط ابداً ونحن الخلدات فلا نضعن ابداً  
ہم راضی ہیں، کبھی ناراض نہیں ہوں گی۔ اور ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں، کبھی جد نہیں ہوں  
گی۔ پھر آپ ﷺ نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی: حور مقصورات فی  
الخیام (حوریں ہیں رہنے والیاں خیموں میں رُحْن ۷۳)۔ (اخرجه احمد)

حضرت ابن عباسؓ اللہ تعالیٰ کے قول لم یطمثهن کی تفسیر میں ارشاد فرماتے  
ہیں: کوئی شخص بھی ان حوروں کے قریب نہ گیا ہوگا۔ اور عروبا کی تفسیر میں فرماتے ہیں: کہ  
وہ حوریں پیار کرنے والی ہوں گی۔ اور اترابا کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان کے  
پستان ابھرے ہوئے ہوں گے۔ (اخرجه ابن ابی حاتم والبیہقی)

## حور کے جگر میں جنتی کو اپنا چہرہ نظر آئے گا

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ جب جنتی حور کو دیکھے گا تو اس کی پنڈلی کا گودہ اس کے کپڑوں سے نظر آئے گا۔ اور جنتی اسکے جگر میں اپنا چہرہ دیکھ سکے گا، کیونکہ اسکی کھال باریک اور اس کا رنگ صاف و شفاف ہوگا۔ (اخرجہ ابن المبارک و البیہقی)

حضرت ابوصالحؒ اللہ رب العزت کے قول الیا قوت المرجان کی تفسیر میں فرماتے ہیں: وہ لولو کی طرح سفید اور یا قوت کی طرح صاف شفاف ہوں گی۔

(اخرجہ ابن المبارک)

## تمام خواتین جنت میں جو ان ہو کر داخل ہوں گی

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کے پاس ایک انصاری بڑھیا آئیں اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کیجئے کہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں! آپ ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں کوئی بوڑھی عورت داخل نہیں ہوگی۔ پھر آپ ﷺ تشریف لے گئے، نماز پڑھی اور پھر واپس تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: اس خاتون کو آپ ﷺ کی اس بات کی وجہ سے بہت تکلیف اور مشقت پہنچی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ خواتین کو جنت میں داخل کریں گے تو وہ جو ان ہو جائیں گی۔ (اخرجہ الطبرانی)

حضرت حسنؓ سے منقول ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

﴿لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْعَجُوزُ فَبَكَتْ عَجُوزٌ وَقَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ أَخْبِرْ وَهِيَ أَنْهَا لَيْسَتْ يَوْمَئِذٍ بِعَجُوزٍ أَنْهَا يَوْمَئِذٍ

شَابَةٌ﴾ (اخرجہ البیہقی وابن المنذر)

”کوئی بوڑھی عورت جنت میں داخل نہیں ہوگی۔ تو وہ بوڑھی عورت

رو پڑی۔ پھر آپ ﷺ نے اسے بتایا کہ اس دن کوئی بھی

عورت بوڑھی نہیں ہوگی، بلکہ جو ان ہوں گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد

فرماتے ہیں: انا انشانہن انشاء۔“

### حور کا تاج دنیا و مافیہا سے بہتر ہے

حضرت انسؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لو اطلعت امرأة من نساء اهل الجنة الى الارض

لملات ما بينها ريحا ولا ضاءات ما بينها ولتاجها على

راسها خير من الدنيا وما فيها﴾ (اخرجه الطبرانی)

”اگر جنت کی کوئی حور زمین پر اتر آئے تو زمین و آسمان کے

درمیان کا خلا اس کی خوشبو سے معطر اور روشن ہو جائے۔ اور اس کے

سر کا تاج دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔“

### جنتی حور کو مشک و زعفران سے بنایا گیا

حضرت ابو امامہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿خلق الحور العين من الزعفران﴾ (اخرجه الطبرانی)

”جنت کی حور کو زعفران سے بنایا گیا ہے۔“

حضرت زید بن اسلمؓ فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے حور عین کو مٹی سے نہیں

بنایا بلکہ اسے مشک، کافور اور زعفران سے بنایا ہے۔ (اخرجه ابن المبارک)

### حور کے لعاب کی مٹھاس

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لوان حورا برقت في بحر لعذب ذلك البحر من

عذوبة ريقها﴾ (اخرجه ابن ابی الدنيا)

”اگر حور سمندر میں تھوک دے تو اس کے تھوک سے سارا سمندر میٹھا

ہو جائے۔“

حضرت ابن عمرؓ فرما۔ نہ ہیں کہ حور کے بال گدھ کے پر سے زیادہ لمبے ہوں

گے۔ (اخر جہ ابن ابی الدنیا)

## حور کی خوبصورتی

حضرت ابو سعید الخدریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جنتی جنت کی سیر سے پہلے ستر سال تکیہ لگا کر بیٹھا رہے گا۔ پھر اس کے پاس ایک عورت آئیگی جو شیشے سے زیادہ شفاف ہوگی۔ جنتی کو اپنا چہرہ اسکے گال میں نظر آئے گا۔ اور اس عورت پر جو ادنیٰ سے ادنیٰ موتی ہوگا اس کی روشنی سے مشرق اور مغرب کے درمیان کا حصہ روشن ہو جائے گا۔ وہ عورت اس آدمی کو سلام کہے گی، اور وہ اس کو سلام کا جواب دے گا۔ پھر وہ آدمی اس سے پوچھے گا: تم کون ہو؟ وہ کہے گی: میں مزید میں سے ہوں (اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ولیدینا مزید) اس عورت نے ستر جوڑے پہنے ہوں گے۔ جنتی کی نظر ان میں سے پار ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ اسے حور کی پنڈلی کا گودہ بھی نظر آنے لگے گا۔ اس کے سر پر دو تاج ہوں گے جن کے ادنیٰ سے ادنیٰ موتی کی روشنی سے مشرق و مغرب کا درمیان روشن ہو جائے گا۔ (اخر جہ احمد و ابو یعلیٰ)

## حور کے حسن کے سامنے سورج بھی ماند پڑ جائے

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: اگر حور زمین و آسمان کے درمیان اپنی ہتھیلی ظاہر کر دے تو لوگ اس کے حسن کی وجہ سے فتنے میں پڑ جائیں (یعنی ہر آدمی اس کو چاہے گا اور اس کی خواہش کرے گا) اور اگر وہ اپنا دوپٹہ ظاہر کر دے تو اس کے حسن کی وجہ سے سورج چراغ کی مانند لگے گا گویا کہ وہ روشن ہی نہیں ہے۔ اور اگر وہ اپنے چہرے کو ظاہر کر دے تو زمین و آسمان کا درمیان روشن ہو جائے۔ (اخر جہ ابن ابی الدنیا)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اگر جنت کی کوئی حور سات سمندروں میں تھوک دے تو وہ ساتوں سمندر اس کے تھوک سے شہد کی طرح میٹھے ہو جائیں۔

(اخر جہ ابن ابی الدنیا)

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ اگر جنت کی حور کا ایک ہاتھ آسمان سے نیچے لٹکا دیا جائے تو وہ زمین کو اس طرح روشن کر دے جس طرح سورج اہل جہان کے لئے زمین کو

روشن کر دیتا ہے۔ (اخرجہ ابن ابی الدنیا)

## دنیاوی عورت کی حور پر فضیلت

حضرت حبان بن ابی حیلہؓ فرماتے ہیں کہ جب دنیاوی عورتیں جنت میں داخل ہوں گی تو ان کو حوروں پر اپنے ان اعمال کی بدولت فضیلت حاصل ہوگی جو انہوں نے دنیا میں کئے ہوں گے۔ (اخرجہ ہناد)

﴿ایک جنتی کو کتنی حوریں ملیں گی؟﴾

## ہر جنتی کو ستر حوریں ملیں گیں

حضرت انسؓ سے منقول ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يُزَوَّجُ الْعَبْدُ فِي الْجَنَّةِ سَبْعِينَ قَبِيلًا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

يُطَبِّقُهَا قَالَ يُعْطَى قُوَّةَ مِائَةٍ﴾ (اخرجہ الترمذی وصححه والبخاری)

”جنت کے اندر ایک آدمی کی ستر بیویاں ہوں گی۔ آپ ﷺ

سے پوچھا گیا کہ کیا آدمی ان کی استطاعت رکھے گا؟ (یعنی ان

سے جماع کر سکے گا) آپ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی میں سو

آدمیوں کی طاقت ہوگی۔“

حضرت حاطب ابن ابی بلتعہؓ فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ سے سنا :

﴿يُتَزَوَّجُ الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ ثَلَاثِينَ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً سَبْعِينَ

مِنْ نِسَاءِ الْجَنَّةِ وَثَلَاثِينَ مِنْ نِسَاءِ الدُّنْيَا﴾

(اخرجہ ابن عساکر وابن السکین)

”جنت میں مومن کی بہتر بیویاں ہوں گی۔ ستر بیویاں جنت کی

عورتیں ہوں گی اور دو بیویاں دنیا کی عورتوں میں سے ہوں گی۔“

حضرت ابوسعید الخدریؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةَ الَّذِي لَهُ ثَمَانُونَ أَلْفَ خَادِمٍ

واثنان وسبعون زوجة وينصب له قبة من لؤلؤة وياقوت  
وزبرجد كما بين الجابية وصنعاء ﴿﴾ (اخرجه احمد والترمذی)  
”سب سے ادنیٰ درجے کے جنتی کے لئے اسی ہزار خادم اور بہتر بیو  
یاں ہوں گی۔ اور اس کے لئے یاقوت، زبرجد اور لؤلؤ کا اتنا بڑا گنبد  
ہوگا جتنا کہ جابیه اور صنعاء کا درمیانی فاصلہ ہے۔“

### ادنیٰ جنتی کی خاطر مدارت

حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے ادنیٰ  
جنتی کے لئے سات درجات ہوں گے، اور وہ چھٹے درجے پر ہوگا۔ اور اس سے اوپر  
ساتواں درجہ ہوگا۔ اس کے لئے اسمیں تین سو خادم ہوں گے۔ اس کے لئے ہر صبح اور شام  
سونے اور چاندی کی تین سو پلیٹوں میں کھانا پیش کیا جائے گا اور ہر پلیٹ کا ذائقہ مختلف  
ہوگا۔ وہ پہلی پلیٹ سے لے کر آخری پلیٹ تک تمام پلیٹوں سے لطف اندوز ہوگا۔ وہ جنتی  
عرض کرے گا: اے میرے رب! اگر آپ اجازت دیں تو میں تمام اہل جنت کو کھانا  
کھلاؤں کیونکہ جو کچھ میرے پاس ہے اس میں کچھ کمی واقع نہیں ہوگی۔ اور اس کے لئے  
حوروں میں سے بہتر بیویاں ہوں گی۔ اور ان میں سے ایک حور ایسی ہوگی کہ ایک میل کے  
برابر اس کی مقعد ہوگی۔ (اخرجه احمد بسند حسن)

### حوروں کا گیت

حضرت ابن ابی اوفیٰؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر جنتی کے  
لئے چار ہزار باکرہ عورتیں ہوں گی، اور آٹھ ہزار باندیاں ہوں گی، اور ایک سو حوریں ہوگی  
اور وہ سب کی سب ہفتے میں ایک دن جمع ہوں گی اور وہ اپنی ایسی خوبصورت آواز میں کہیں  
گی جیسی آواز کبھی کسی مخلوق نے نہیں سنی:

نحن الخالدات فلانبيد      ونحن الناعمات فلانباس  
نحن الراضيات فلانسخط      ونحن المقيمات فلانظعن  
طوبى لمن كان لناو كناله

ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں، ہم کبھی ختم نہیں ہوں گی۔ ہم ہمیشہ تر و تازہ رہنے والی ہیں، ہم کبھی اداس نہیں ہوں گی۔ ہم ہمیشہ خوش رہنے والی ہیں، ہم کبھی ناراض نہیں ہوں گی۔ ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں، ہم کبھی جدا نہیں ہوگی۔ قابل مبارک باد ہے وہ شخص جو ہمارے لئے ہے اور ہم جس کے لئے ہیں۔ (اخرجه ابو نعیم فی صفة الجنة)

## ادنی حور کا حسن و جمال

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرائیلؑ نے بتایا ہے کہ جب جنتی شخص حور پر داخل ہوگا تو حور اس کا استقبال کرے گی اور اس سے مصافحہ اور معافہ کرے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ حور اپنے پورے کا تھوڑا سا حصہ ظاہر کر دے تو اس کی روشنی چاند، سورج پر غالب آجائے۔ اگر اس کے بالوں کی چٹیا ظاہر ہو جائے تو مشرق و مغرب کا درمیانی حصہ اس کی عمدہ خوشبو سے معطر ہو جائے۔ جب وہ اس حور کے ساتھ اپنے مزین تخت پر بیٹھ جائے گا تو اسے اپنے اوپر ایک نور چمکتا ہوا نظر آئے گا۔ وہ گمان کرے گا کہ شاید اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو دیکھ رہے ہیں۔ اچانک اسے ایک حور پکارے گی: اے اللہ کے ولی! کیا آپ کو ہماری طرف کوئی رغبت نہیں؟ وہ پوچھے گا: تو کون ہے؟ حور جواب دے گی: میں ان میں سے ہوں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ولدینا مزید۔ یہ جنتی اس حور کے پاس چلا جائے گا۔ وہ حور پہلی حور سے کئی درجہ زیادہ حسن جمال رکھتی ہوگی۔ یہ اس حور کے ساتھ مزین تخت پر تکیہ لگائے گا۔ اسے پھر اپنے اوپر ایک نور چمکتا ہوا نور نظر آئے گا۔ اور اسے ایک اور حور کی آواز سنائی دے گی: اے اللہ کے ولی! کیا آپ کو ہماری طرف کوئی رغبت نہیں ہے؟ یہ پوچھے گا: تم کون ہو؟ وہ جواب دے گی: میں ان میں سے ہوں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرۃ اعین (سو کسی جی کو معلوم نہیں جو چھپا دھری ہے ان کے واسطے آنکھوں کی ٹھنڈک سجدہ ۱۷) پس وہ اسی طرح ایک حور سے دوسری حور کی طرف جاتا رہے گا۔ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط)



## ﴿حوروں کے حصول کا سبب بننے والے اعمال﴾

### غصہ پینا

حضرت معاذؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿من كظم غيظا وهو يقدر على ان ينفذه دعاه الله تعالى على رؤس الخلائق يوم النيمة حتى يخيره في اى الحور شاء﴾ (اخرجه ابو داؤد و الترمذى وحسنه و ابن ماجه)  
 ”جس آدمی نے غصہ کے نفاذ پر قادر ہونے کے باوجود غصہ پی لیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو کبھی کے سامنے بلائیں گے، اور اسے اختیار دیں گے کہ وہ جس حور کو چاہے پسند کر لے۔“

### امانت داری، درگزر اور قل ہو اللہ پڑھنا

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿ثَلَاثٌ مَنْ كَانَ فِيهِ وَاحِدَةٌ زَوْجٌ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ رَجُلٌ اَيْتَمَنَ عَلَى اِمَانَةٍ خَفِيَةٍ فَادَاها مِنْ مَخَافَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَرَجُلٌ عَفَى عَنْ قَاتِلِهِ وَرَجُلٌ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ اَحَدٌ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَوةٍ﴾ (اخرجه الاصبهانی فی الترغیب)

”تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس میں ان میں سے ایک بھی پائی گئی اس کی حور کے ساتھ شادی کر دی جائے گی۔ ایک وہ جو خفیہ اور دل پسند امانت کی حفاظت کرے اور اس کو اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے ادا کر دے۔ دوسرا وہ جو اپنے قاتل کو معاف کر دے۔ اور تیسرا وہ جو ہر نماز کے بعد سورۃ قل ہو اللہ احد پڑھے۔“

## تعمیر مساجد

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿كنس المساجد مهر الحور العين﴾ (اخرجه الاصبهانی)

”مساجد تعمیر کرنا حوروں کا مہر ہے۔“

## رمضان کا روزہ رکھنا

حضرت ابو مسعود غفاریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: بے شک جنت کو پورا سال رمضان المبارک کے لئے مزیں کیا جاتا ہے۔ جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش کے نیچے سے ہوا چلتی ہے، جس کے سبب جنت کے درختوں کے پتوں سے خوبصورت آوازیں پیدا ہوتی ہیں۔ اور حوریں یہ دیکھ کر کہتی ہیں: اے پروردگار! اپنے بندوں کو اس ماہ میں ہمارا شوہر بنا دے تاکہ ہماری آنکھیں ان سے اور ان کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہو جائیں۔ جو آدمی رمضان کے روزے رکھے گا، اس کی شادی حور کے ساتھ موتیوں کے خیمہ میں کی جائے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: حور مقصورات فی الخيام (حوریں ہیں رہنے والیاں خیموں میں رحمن: ۷۲) ان میں سے ہر حور نے ستر جوڑے پہن رکھے ہوں گے۔ اور ہر جوڑے کا رنگ دوسرے سے مختلف ہوگا۔ اور اس سے ستر قسم کی خوشبو آئے گی۔ اور ہر ایک کی مہک دوسرے سے مختلف ہوگی۔ ان میں سے ایک حور کی خدمت کے لئے ستر ہزار چھوٹی پچیاں ہوں گی، اور ستر ہزار چھوٹے بچے اس کے شوہر کے لئے ہوں گے۔ ہر خادمہ کے پاس سونے کی پلیٹ ہوگی جس میں ستر ہزار قسم کا کھانا ہوگا۔ مومن کو ہر لقمہ کے آخر میں ایسی لذت حاصل ہوگی جو پہلے لقمہ کی لذت سے مختلف ہوگی۔ اور حور کے لئے سرخ یا قوت کے ستر تخت ہوں گے۔ ہر تخت پر ستر فراش ہوں گے جن کا اندرونی حصہ اسشبرق (ریشم) کا ہوگا۔ ہر فراش پر ستر گدے ہوں گے۔ ہر تخت پر موتیوں سے مرصع سرخ یا قوت کا سخانہ ہوگا۔ اس کے خاوند کو بھی یہ تمام عطا کیا جائے گا۔ اور اس نے سونے کے کنگن پہن رکھے ہوں گے۔

یہ سب اس کے لئے ہوگا جس نے بغیر دیگر نیکیوں کے رمضان کا ایک روزہ رکھا۔

(اخرجه ابن خزيمة والبيهقي في الشعب والطبراني)

## رمضان شریف میں گناہوں سے بچنا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جنت کو ہر سال ماہ رمضان کے لئے مزین کیا جاتا ہے۔ اور حوریں بھی سارا سال ماہ رمضان کے لئے مزین کی جاتی ہیں۔ جب ماہ رمضان آتا ہے تو جنت کہتی ہے: اے خدا! تو اپنے بندوں کو اس مہینے میں میرا مہمان بنا دے! اور حوریں کہتی ہیں: اے اللہ! تو اس مہینے میں اپنے بندوں کو ہمارا شوہر بنا دے تاکہ ہماری آنکھیں ان سے اور ان کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہو جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے، اور اس مہینے میں کوئی نشہ آور چیز نہ پی، اور نہ کسی مومن پر بہتان طرازی کی، اور نہ کوئی گناہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر رات سو حوروں کے ساتھ شادی کریں گے، اور اس کے لئے جنت میں لولو، یا قوت اور زبرجد کا ایک محل بنائیں گے، اگر ساری دنیا کو اس محل میں رکھ دیا جائے تو ایسے لگے گا جیسے دنیا میں بکریوں کی چراگاہ۔

(اخرجه ابو يعلى والطبراني في الاوسط وابن عساكر)

## صبح دس بار یہ کلمات ادا کرنا

حضرت عثمان بن عفانؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے لے لہ مقالید السموات والارض (اسی کے پاس ہیں کنجیاں آسمانوں اور زمین کی زمرہ: ۶۳) کی تفسیر کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح دس بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وسبحان اللہ وبحمدہ واستغفر اللہ ولا حول ولا قوة الا باللہ الاول والاخر والظاهر والباطن وبیدہ الخیر یحیی ویمیت وهو علی کل شیء قدير. پڑھے گا، وہ شیطان اور اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اسے ایک قطار اجر دیا جائے گا، اور جنت میں اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جائے گا، اور اس کی شادی حور سے کر دی

جائے گی۔ اس کا شمار شہداء میں ہوگا۔ (اخرجہ الطبرانی وابن السنی و ابن ابی عاصم)

### امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنا

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک حور ہے اس کو عیناء کہا جاتا ہے۔ جب وہ چلتی ہے تو ایک ہزار چھوٹے بچے خدام اس کے دائیں بائیں چلتے ہیں۔ وہ صدا لگاتی ہے: کہاں ہیں نیکی کا حکم کرنے والے اور برائی سے منع کرنے والے؟ (اخرجہ الطبرانی)

### اطاعت خداوندی

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: جنت میں ایک حور ہے جس کو ،،لعبہ،، کہا جاتا ہے۔ اگر وہ سمندر میں تھوک دے تو اس سمندر کا سارا پانی میٹھا ہو جائے۔ اس کی گردن پر لکھا ہوا ہے: جس کی خواہش ہو کہ اس کو مجھ جیسی ملے تو اسے میرے رب کی اطاعت کرنی چاہیے۔ (اخرجہ الطبرانی)

### بیوی کی ایذا رسانی پر حور کا گلہ

حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿لَا تُؤْذِي امْرَأَةً زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ لَا تُؤْذِيهِ قَاتِلُكَ اللَّهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكَ دَخِيلٌ يُوْشِكُ اَنْ يَّفَارِقَكَ الْيَوْمَ﴾ (اخرجہ الترمذی وحسنہ وابن ماجہ)  
 ”جو بیوی اپنے شوہر کو دنیا میں تکلیف پہنچاتی ہے اس کو حور کہتی ہے: تو اسے تکلیف نہ دے! اللہ تعالیٰ تجھے عارت کرے! وہ تیرے پاس مہمان ہے، غمگین وہ تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آجائے گا۔“

### اہل جنت کے لئے حوروں کا اشتیاق

حضرت ابن زیدؓ فرماتے ہیں: جنت کی ایک عورت کو جنت میں کہا جائے گا کہ کیا آپ کو یہ پسند ہے کہ ہم آپ کو اہل دنیا میں سے آپ کا شوہر دکھائیں؟ وہ کہے گی:

جی ہاں! پھر پردہ ہٹا دیا جائے گا، اور ان کے درمیان کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ وہ اس کو دیکھے گی اور پہچانے گی اور اپنی آنکھوں سے خوب مشاہدہ کرے گی۔ اور وہ اس کے آنے کی ایسی مشتاق ہو جائے گی جیسے عورت اپنے بن دیکھے شوہر کی مشتاق ہوتی ہے۔ شاید کہ ان کے درمیان وہ کیفیت پیدا ہو جائے جو عورتوں اور ان کے شوہروں کے مابین ہوتی ہے۔ پھر اگر اسکی بیوی اس پر غصہ ہوگی تو اس پر شاق گزرے گا، اور وہ کہے گی: تیرے لئے ہلاکت ہو! اسے کچھ نہ کہو! وہ تو صرف چند راتیں تیرے پاس ہے۔ (اخرجہ ابن وہب)

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ وہ روزہ دار ہو تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور اس کے اعضاء تسبیح بیان کرتے ہیں۔ آسمان والے اس کے لئے طلب مغفرت کرتے ہیں۔ اور اگر وہ ایک یا دو رکعتیں نفل ادا کرتا ہے تو اس کے لئے آسمان نور کی طرح روشن ہو جاتا ہے، اور اس کی بیویاں حوریں کہتی ہیں: اے اللہ! تو اسے ہمارے پاس بھیج دے! ہمیں اس کے دیدار کا بہت اشتیاق ہے۔ (اخرجہ الطبرانی فی الصغیر)

### نماز کے بعد حور کے ساتھ شادی کی دعا کرنی چاہئے

حضرت ابو امامہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿اِذَا اَنْصَرَفَ الْمُتَصَرِّفُ مِنَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَقُلِ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِي مِنَ النَّارِ وَاَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ وَزَوْجَتِي مِنَ الْحُورِ الْعِيْنَ قَالَتِ الْمَلَكَةُ وَيْحَ هَذَا اَعْجَزَ اَنْ يَسْتَجِيرَ بِاللّٰهِ مِنْ جَهَنَّمَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ وَيْحَ هَذَا اَعْجَزَ اَنْ يَسَالَ اللّٰهُ الْجَنَّةُ وَقَالَتِ الْحُورُ اَعْجَزَ اَنْ يَسْتَجِيرَ بِاللّٰهِ مِنْ جَهَنَّمَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ وَيْحَ هَذَا اَعْجَزَ اَنْ يَسَالَ اللّٰهُ الْجَنَّةُ وَقَالَتِ الْحُورُ اَعْجَزَ اَنْ يَسَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يَزُوْجَهُ مِنَ الْحُورِ الْعِيْنَ﴾

(اخرجہ الطبرانی)

”جب نمازی نماز پڑھ کر اٹھ جائے اور یہ کلمات نہ کہے: اَللّٰهُمَّ

اجرنی من النار وادخلنی الجنة وزوجنی من الحور  
العین (اے اللہ! مجھے جہنم سے بچا! مجھے جنت میں داخل کر اور  
میری شادی حور سے کر دے!) تو ملائکہ کہتے ہیں: تیرے لئے  
ہلاکت ہو! تجھ سے اتنا بھی نہ ہو سکا کہ تو جہنم سے اللہ کی پناہ مانگ  
لیتا۔ اور جنت کہتی ہے: تو ہلاک ہو جائے! تجھ سے اتنا بھی نہ ہو سکا  
کہ تو جنت کا سوال کر لیتا۔ اور حور کہتی ہے: تجھ سے اتنا بھی نہ ہو سکا  
کہ تو اللہ سے دعا کرتا کہ وہ تیری حور سے شادی کر دے۔“

### جنت میں میاں بیوی کو اکٹھا کر دیا جائیگا

حضرت عکرمہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ حضرت زبیر بن عوامؓ  
کی بیوی تھیں۔ ان کے خاوند کی وفات ان پر بہت شاق گزری۔ انہوں نے اپنے  
والد (حضرت ابو بکر صدیقؓ) سے اس کی شکایت کی انہوں نے فرمایا: اے بیٹی صبر کر! جس  
عورت کا نیک شوہر فوت ہو جائے اور وہ اس کے بعد شادی نہ کرے تو ان دونوں کو جنت  
میں جمع کر دیا جاتا ہے۔ (اخرجہ ابن سعد فی طبقاتہ)

### جس عورت کے دو شوہر ہوں وہ جنت میں کسے ملے گی؟

حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا:  
﴿المرأة لا ٰخر ازواجها فی الآخرة﴾ (اخرجہ ابن سعد فی طبقاتہ)  
”عورت آخرت میں اپنے دوسرے شوہر کو ملے گی۔“  
حضرت انسؓ فرماتے ہیں:

﴿ان ام حبیبة قالت یا رسول اللہ ﷺ المرأۃ یکون  
لہا زوجان فی الدنیا یموت ویموتان فیجتمعون فی  
الجنة لا یہما تکون فقال لا حسنہما خلقا کان عندہا  
فی الدنیا ذہب حسن الخلق بخیری الدنیا والآخرة﴾  
(اخرجہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق والبرار والطبرانی)

”حضرت ام حبیبہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! جس عورت کے دنیا میں دو شوہر ہوں اور وہ فوت ہو جائے، اور اس کے دونوں شوہر بھی فوت ہو جائیں، پھر وہ سب بھٹ میں جمع ہو جائیں، تو یہ عورت کس کے لئے ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس کے لئے ہوگی جو دنیا میں اس کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آتا تھا۔ حسن اخلاق دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائیاں لے گیا۔“

### ﴿اہل جنت کا جماع﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ان اصحاب الجنة اليوم في شغل فاكهون﴾ (یس: ۵۵)  
”تحقیق بہشت کے لوگ آج ایک مشغلہ میں ہیں باتیں کرتے۔“

حضرت ابن عباسؓ اللہ تعالیٰ قول فی شغل فاکھون کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے یہ مراد ہے اہل جنت باکرہ حوروں کے ساتھ جماع کریں گے۔

(اخرجه ابن ابی حاتم وابن ابی الدنيا)

### ایک جنتی کو سو آدمیوں کی طاقت دی جائے گی

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿يعطى المؤمن في الجنة قوة مائة يعنى في الجماع﴾

(اخرجه الترمذی والبیہقی)

”مومن کو جنت میں سو آدمیوں کے برابر طاقت عطا کی جائے گا۔ او اس سے مراد جماع کی طاقت ہے۔“

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کیا ہم جنت میں اپنی عورتوں سے ملیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان الرجل لیصل فی الیوم الی مائة عذراء. بے شک آدمی ایک دن میں سو کنواری لڑکیوں سے ملے گا۔

## اہل جنت کی شہوت ختم نہیں ہوگی

حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں: کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا اہل جنت جماع کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿نعم بذكر لا يمل وشهوة لا تنقطع دحما دحما﴾

(اخرجه الطبرانی)

”ہاں! وہ نہ تھکنے والے ذکر اور نہ ختم ہونے والی شہوت کے ساتھ پر جوش طریقے سے جماع کریں گے۔“

## جنت میں انزال نہیں ہوگا

حضرت زید بن ارقمؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿ان البول والجنابة عرق يسيل من تحت جواربهم

الى اقدامهم مسك﴾ (اخرجه الطبرانی)

”بے شک اہل جنت کا پیشاب اور منی مشک جیسا پسینہ ہوگا جو ان کے پہلوؤں سے قدموں تک بہے گا۔“

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں منی نہیں ہے اور نہ کوئی آرزو باقی

رہے گی۔ (اخرجه الاصبہانی)

حضرت ابراہیم نخعیؓ فرماتے ہیں: تم جب چاہو گے جماع کرو گے اور اولاد

نہیں ہوگی۔ (اخرجه ہناد)

## جماع کے بعد عورت دوبارہ باکرہ بن جائے گی

حضرت ابو ہریرہؓ نے آنحضرت ﷺ سے سوال کیا: کیا ہم جنت میں جماع

کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿نعم والذى نفسى بيده دحما دحما فاذا قام عنها

رجعت مطهرة بكرة﴾ (اخرجه ہناد)

”جی ہاں! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری



جان ہے! تم پر جوش طریقہ سے جماع کرو گے۔ اور جب تم اس سے دور ہو گے تو وہ دربارہ پاکیزہ اور باکرہ بن جائے گی۔“

حضرت ابو عمرؓ فرماتے ہیں کہ جو مومن بھی اپنی بیوی کا ارادہ کرے گا، اسے باکرہ پائے گا۔ (اخرجه عبد الله بن احمد في زوائد الزهد)

## ﴿جنت میں اولاد﴾

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿اذا شتهي الولد في الجنة كان حمله ووضع وسنه في ساعة كما يشتهي﴾ (اخرجه الترمذی وحسنه والبيهقي وابو الشيخ)

”جنت میں جب کسی کو اولاد کی خواہش ہوگی، تو اسی لمحہ میں حمل اور وضع حمل ہو جائے گا، اور اسی لمحے بچہ بڑا ہو جائے گا۔“

امام ترمذیؓ فرماتے ہیں کہ اہل علم کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ جنت میں اولاد ہوگی یا نہیں؟ بعض حضرات نے کہا ہے کہ جنت میں جماع ہے لیکن اولاد نہیں ہے۔ امام طاووسؓ امام مجاہدؓ اور امام نخعیؓ سے اسی طرح نقل کیا گیا ہے۔ جبکہ امام اسحاق بن ابراہیمؓ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر جنتی کو اولاد کی خواہش ہوئی تو اولاد ہو جائے گی لیکن اسے اولاد کی خواہش ہی نہیں ہوگی۔

اور ایک جماعت کا مذہب یہ ہے کہ جب انسان کو خواہش اولاد ہوگی، تو اولاد ہو جائے گی۔ استاذ ابوہل نے اسی کو رائج قرار دیا ہے اور اس کی تائید میں ابو سعید کی یہ حدیث بھی پیش کی ہے۔ وہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اولاد آنکھ کی ٹھنڈک اور خوشی کی انتہا ہے، کیا جنتیوں کی اولاد ہوگی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اگر جنتی خواہش کرے گا۔

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں: جب کسی جنتی کو اولاد کی خواہش ہوگی تو حمل، دودھ پلانا، دودھ چھڑانا اور بچے کی جوانی یہ سب ایک ہی لمحہ میں ہو جائے گا۔

(اخرجه الاصبهانی في الترغيب)

## باب

## ﴿ اہل جنت کے نغمے ﴾

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: فی روضة یحبرون .

امام تحبی بن کثیرؒ اللہ تعالیٰ کے قول یحبرون کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد جنت کے گانے ہیں۔ (اخرجه ہناد والبیہقی)

## جنت کے نغمے تسبیح و تقدیس ہوں گے

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں جنت کی لمبائی کے برابر نہر ہے۔ اس کے دونوں کناروں پر کنواری لڑکیاں آٹھ سانسے کھڑی ہو کر گائیں گی اور لوگ اس کو سنیں گے۔ حتیٰ کہ اہل جنت سمجھیں گے کہ ایسی لذت جنت میں نہیں ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے عرض کیا گیا: وہ کیا گائیں گی؟ آپؓ نے فرمایا: تسبیح، تقدیس، تحمید اور ثناء باری تعالیٰ۔ (اخرجه البیہقی)

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی جنت میں داخل ہوگا اس کے سر اور پاؤں کے پاس دو حوریں بیٹھ کر خوبصورت آواز میں گائیں گی، اس کو انسان اور جنات سنیں گے۔ اور یہ شیطان کے آلات موسیقی نہیں ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور تقدیس بیان کی جائے گی۔ (اخرجه الطبرانی والبیہقی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں حوریں یہ گائیں گی:

﴿نحن الحور الحسنان ہدینا لازواج کرام﴾

(اخرجه لطبرانی فی الاوسط والبیہقی وابن ابی الدنیا بسند جمید)

”ہم خوبصورت حوریں ہیں جو اپنے شوہروں کو ہدیہ کی گئی ہیں۔“

## حضرت داؤد علیہ السلام کی زبان سے نغمے

حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں: حضرت داؤدؑ کو عرش کے پائے کے پاس کھڑا

کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے: اے داؤد! خوبصورت آواز کے ساتھ میری بزرگی بیان کرو! جیسے آپ دنیا میں بیان کرتے تھے۔ حضرت داؤد عرض کریں گے: اے میرے پروردگار! میں کیسے بیان کروں؟ آپ نے تو مجھ سے وہ آواز سلب کر لی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں آج آپ کو وہ آواز لوٹا دیتا ہوں۔ حضرت داؤدؑ کی صدا بلند ہوگی تو اہل جنت کے سامنے جنت کی تمام نعمتیں ماند پڑ جائیں گی۔ (اخر جہ احمد فی الزہد)

### جنتی درختوں کے گانے

حضرت مجاہدؒ سے سوال کیا گیا کہ کیا جنت میں گانا ہے؟ آپؒ نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے، اس سے ایسے نغے پھوٹتے ہیں کہ کبھی کسی نے ایسا نغمہ نہیں سنا۔ (اخر جہ ہناد و البیہقی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! کیا جنت میں سماع ہوگا؟ کیونکہ میں سماع کو محبوب رکھتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اللہ تعالیٰ جنت کے ایک درخت کی طرف وحی فرمائیں گے: تم میرے ان بندوں کو سناؤ! جنہوں نے میرے ذکر کی وجہ سے ساز اور مزمار میرے اعراض کیے رکھا۔ پس وہ ایسی آواز کے ساتھ حق تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس سنائے گا کہ مخلوق نے ایسی آواز کبھی نہیں سنی ہوگی۔

(اخر جہ الاصبہانی فی الترغیب)

حضرت محمد بن منکدرؒ فرماتے ہیں: جب قیامت کا وقوع ہوگا تو ایک منادی نداء کرے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے خود کو لہو و لعب اور شیطان کے آلات موسیقی سے جدا رکھا؟ ان کو مشک کے باغات میں ٹھہراؤ! پھر اللہ جل شانہ فرمائیں گے: ان کو میری حمد و ثناء سناؤ! اور انکو بتاؤ کہ ان پر کوئی خوف اور غم نہیں ہے۔ (اخر جہ ابن ابی الدنیا و الاصبہانی)

## ﴿آخرت کے نعموں کا سبب بننے والے اعمال﴾

### ملائکہ کے نغمے

حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے: کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے کانوں کو شیطان کے آلات موسیقی سے دور رکھا؟ ان کو علیحدہ کرو! پس وہ لوگ مشک کے ٹیلے پر آجائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرمائیں گے: ان کے سامنے میری تسبیح، بزرگی اور الوہیت بیان کرو! پس وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کے ترانے ایسی آواز کے ساتھ گائیں گے کہ سامعین نے اس سے قبل کبھی اس جیسی آواز نہیں سنی ہوگی۔ (اخرجه الدیلمی)

## ﴿جنت کے برتن﴾

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ويطاف عليهم بانية من فضة واکواب كانت قوایرا﴾

قوایرا من فضة قدروها تقدیرا ﴿ (دھر: ۱۵، ۱۶)

”اور لوگ لئے پھرتے ہیں ان کے پاس برتن چاندی کے اور آب

خورے جو ہو رہے ہیں شیشے کے شیشے ہیں چاندی کے ماپ رکھا ہے

ان کا ماپ۔“

نیز ارشاد گرامی ہے:

﴿ويطاف عليهم بصحاف من ذهب واکواب﴾ (زخرف: ۷۱)

”لئے پھریں گے ان کے پاس رکابیاں سونے کی اور آب

خورے۔“

### چاندی کے برتن

حضرت ابن عباسؓ سے ارشاد باری تعالیٰ: انیة من فضة کی تفسیر میں مروی

ہے کہ اس سے مراد چاندی کے برتن ہیں جو شیشے کی طرح صاف شفاف ہوں گے۔ اور قدر و ہاتھ تقدیر اسے مراد یہ ہے کہ ان کی مقدار ایک ہتھیلی کی بقدر ہوگی۔

(اخرجہ ابن جریر والبیہقی)

## جنت کی چاندی شیشے کی طرح شفاف ہوگی

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: اگر آپ دنیا کی چاندی کو پیس لیں، اور اسے باریک کوٹ لیں یہاں تک کہ وہ مکھی کے پر کی بقدر باریک ہو جائے تو بھی اس کے اندر سے پانی نظر نہیں آسکتا۔ لیکن جنت کی چاندی ایسی نہ ہوگی بلکہ اسمیں چاندی کی سفیدی اور شیشے کی شفافی دونوں جمع ہوں گی۔ (اخرجہ سعید بن منصور و عبدالرزاق والبیہقی)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: جنت میں کوئی چیز ایسی نہیں جیسی تمہیں دنیا میں نہ دی گئی ہو، سوائے چاندی کے شیشہ کے کہ وہ تمہیں دنیا میں نہیں دیا گیا۔

(اخرجہ ابن ابی حاتم)

حضرت ابن عمرؓ نے اللہ جل شانہ کے قول یطاف علیہم بصحاف من ذهب کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اہل جنت کو ستر طشتریاں پیش کی جائیں گی اور ہر طشتری کا ذائقہ دوسری طشتریوں سے جدا ہوگا۔ (اخرجہ البیہقی)

## اہل جنت کی گفتگو

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ﴾

(بما صبرتم فنعم عقبي الدار) (رد: ۲۳، ۲۴)

”اور فرشتے آئیں ان کے پاس ہر دروازے سے کہیں گے سلامتی تم پر بدلے اس کے کہ تم نے صبر کیا سو خوب ملا عاقبت کا گھر۔“

اور ارشاد ہے:

﴿لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا إِلَّا قِيلًا سَلَامًا﴾

سلاما ﴿﴾  
 ”نہیں سنیں وہاں بکواس اور نہ گناہ کی بات مگر ایک بولنا سلام  
 سلام۔“

نیز ارشاد ہے:

﴿لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً﴾ (غاشیہ: ۱۱)  
 ”نہیں سنتے اس میں بکواس۔“

نیز ارشاد ہے:

﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍ﴾

اہل جنت فضول گوئی، جھوٹ اور گالی سے بچے رہیں گے

حضرت ابن عباسؓ اللہ تبارک و تعالیٰ کے ارشاد: لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْيِيمًا کی تفسیر میں فرماتے ہیں: لغوا سے مراد یادہ گوئی اور تائیم سے مراد جھوٹ ہے۔ (اخرجہ البیہقی)

حضرت مجاہدؒ لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً کی تفسیر میں فرماتے ہیں: لَاغِيَةً سے مراد گالی ہے۔ (اخرجہ البیہقی)

حضرت ضحاکؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد: لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْيِيمًا میں لغو سے مراد استہزاء کلام ہے (یعنی جنت میں استہزاء نہیں ہوگا) اور تائیم سے مراد جھوٹ ہے۔ (اخرجہ ہناد)

حضرت مجاہدؒ لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ لَاغِيَةً سے مراد گالی ہے۔ (اخرجہ البیہقی)

﴿اہل جنت کے خدام اور غلمان﴾

اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: وَيُطَوِّفُ عَلَيْهِمْ غُلَمَانٌ لَهُمْ كَأَنَّهُمْ لَوْلُوكُمُ مَكْنُونٌ اور پھرتے ہیں ان کے پاس چھوکرے ان کے گویا وہ موتی ہیں غلاف میں

دھرے۔ (طور: ۲۴)

نیز ارشاد ہے:

﴿وَيُطَوَّفُ عَلَيْهِمْ وَلَدَانِ مَخْلُودُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ

لَوْ لَوْا مَنشُورًا﴾ (دھر: ۱۹)

”اور پھرتے ہیں ان کے پاس لڑکے سدا رہنے والے جب انہیں دیکھے خیال کرے کہ موتی ہیں بکھرے ہوئے۔“

ادنی جنتی کے دس ہزار خادم ہوں گے

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: سب سے ادنیٰ درجہ کے جنتی کے لئے دس ہزار خادم ہوں گے۔ اور ہر خادم الگ کام میں مشغول ہوگا۔ پھر آپؐ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لَوْ لَوْا مَنشُورًا (جب تو ان کو دیکھے گا خیال کرے کہ موتی ہیں بکھرے ہوئے۔ دھر: ۱۹)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان اسفل اهل الجنة اجمعين درجة من يقوم على راسه عشرة الاف خادم اهل جنت میں سب سے کم درجے کے آدمی کے پاس دس ہزار خادم ہوں گے۔ (اخر جہ ابن ابی الدنيا)

☆☆☆

## باب

## ﴿جنت کے گھوڑے، پرندے اور جانور﴾

## جنت کا گھوڑا

حضرت عبدالرحمن بن ساعدہؓ فرماتے ہیں: میں گھوڑوں کو پسند کرتا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان ادخلک اللہ الجنة کان لک فیہا فرس من یاقوت احمر تطیر بک فی الجنة حیث شئت﴾

(اخرجه الطبرانی والبیہقی بسند جيد)

”اگر اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل کر دیں تو تجھے یاقوت کا گھوڑا عطا فرمائیں گے، جسکے دو پر ہوں گے، وہ تجھے اڑا کر وہاں لے جائے گا جہاں تو چاہیگا۔“

## جنتی گھوڑے کی زین اور لگام

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اس کے اوپر کے حصے پر پوشاکیں لگیں گی۔ اور اسکے نیچے سے چتکبرے گھوڑے نکلیں گے۔ ان کی سونے کی زین اور لگام درو یا قوت کی ہوگی۔ اور ان گھوڑوں کے پر بھی ہوں گے۔ ان کا ایک قدم تاحد نگاہ ہوگا۔ وہ نہ ہی لید کریں گے اور نہ پیشاب کریں گے۔ ان پر اولیاء اللہ سوار ہوں گے اور وہ جہاں چاہیں گے انہیں اڑا کر لے جائیں گے۔ نیچے والے درجہ کے لوگ کہیں گے: اے ہمارے رب! ان کی وجہ سے ہمارا نور ختم ہو رہا ہے۔ ان کو کہا جائے گا کہ یہ لوگ خرچ کرتے تھے اور تم بخل کرتے تھے اور یہ قتال کرتے تھے اور تم بزدلی دکھاتے تھے۔ (اخرجه ابن ابی الدنيا وابو الشیخ والاصبہانی)



## جنتی پرندے

حضرت مغیث بن یسٰی سے روایت ہے کہ طوبی جنت میں ایک درخت ہے۔ اور جنت کے ہر گھر پر اس کی ایک شاخ سایہ لگن ہوگی۔ اس پر مختلف قسم کے پھل لگیں گے اور اسپر اونٹ جتنے بڑے پرندے آکر بیٹھیں گے۔ جب آدمی اس پرندے کو کھانے کی خواہش کرے گا تو اسے بلائے گا۔ پس وہ پرندہ اس کے دسترخوان پر آگرے گا۔ اس کا ایک پہلو بھنا ہوا ہوگا اور دوسرا پہلو قدید (یعنی نمک لگا کو دھوپ میں پکایا ہوا) ہوگا۔ پھر وہ پرندہ اڑ کر واپس چلا جائے گا۔ (اخر جہ ہناد)

## بکری جنتی جانور ہے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: الشاة من دواب الجنة بکری جنت کے چوپایوں میں سے ہے۔ (اخر جہ ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: احسنوا الی المعزی و امیطوا عنها الاذی فانها من دواب الجنة بکری سے اچھا سلوک کرو! اور اس سے گندگی کو دور کرو! کیونکہ وہ جنت کے چوپایوں میں سے ہے۔ (اخر جہ البزار)

## ﴿جنت کا بازار﴾

### جنتی بازار میں مشک کے ٹیلے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جنت میں ایک بازار ہے جس میں مشک کے ٹیلے ہوں گے۔ لوگ ان پر ہر جمعہ کے دن آئیں گے۔ اور جنت کے بائیں جانب سے ہوا چلے گی جس کے سبب وہ مشک ان کے چہروں اور کپڑوں پر لگ جائے گی۔ جسکی وجہ سے ان کے حسن میں اضافہ ہو جائے گا۔ جب وہ گھر لوٹیں گے تو اہل خانہ ان سے کہیں گے: واللہ! یہاں سے جانے کے بعد تمہارے حسن و جمال میں اضافہ ہوا ہے۔ (اخر جہ مسلم)

## جنتی بازار کا سودا

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کی خوشبو ہزار سال کی مسافت سے سونگھی جاسکے گی۔ لیکن نافرمان، قطع تعلق کرنے والا، بوڑھا زانی اور تکبر کی وجہ سے چادر ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، اس خوشبو سے محروم رہے گا۔ اور بے شک جنت میں ایسے بازار ہوں گے جن میں خرید و فروخت نہیں ہوگی مگر مردوں اور عورتوں کی مورتیاں ہوں گی۔ دنیا کے دن کے وقت میں جنتیوں کو وہ مورتیاں ملیں گی۔ اہل جنت ان مورتیوں کے پاس سے گذریں گے۔ پس جس آدمی یا عورت کو جو مورتی پسند آئے گی وہ اس میں داخل ہو جائے گا اور اسی مورتی کی شکل میں متشکل ہو جائے گا۔ (اخرجہ ابن عساکر)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک بازار ہے جس میں بیع و شراء نہیں ہوگی، سوائے مردوں اور عورتوں کی مورتیوں کے۔ جب کسی آدمی کو کوئی مورتی پسند آئے گی تو وہ اس میں داخل ہو جائے گا۔ اور اس بازار میں حوروں کے گروہ ہوں گے۔ وہ ایسی آواز کے ساتھ گائیں گی کہ اس سے قبل مخلوق میں سے کسی نے ایسی آواز نہ سنی ہوگی۔ وہ کہیں گی:

نحن الخالدات فلا نبید ونحن الناعمات فلا نباس

و نحن الراضیات فلا نستخط وطوبی لمن کان لنا وکنا له  
ہم ہمیشہ کے لئے ہیں، ہم ہلاک نہیں ہوں گی۔ ہم مزے میں ہیں، غمگین نہیں ہوں گی۔  
اور ہم ہمیشہ راضی رہیں گی، کبھی ناراض نہیں ہوں گی۔ مبارکباد ہے اس شخص کے لئے جو  
ہمارے لئے ہے اور ہم اس کیلئے۔ (اخرجہ ہناد و الترمذی و ابن ابی الدنیا و البیہقی)

## اہل جنت کی کھیتیاں

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک آدمی کھڑا ہوگا اور کہے گا: اے میرے پروردگار! مجھے کھیتی کرنے کی اجازت دیں! اس کو اجازت دے دی جائے گی۔ پس وہ اپنا دانہ ڈالے

گا اور نگاہ پھیرنے سے پہلے اس سے بارہ گز کی بالیاں نکل آئیں گی۔ اور ابھی وہ اپنی جگہ سے نہیں ہٹے گا مگر یہ کہ وہاں پہاڑ جتنے کھیتی کے ڈھیر لگ جائیں گے۔

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط وابو الشیخ)

### ﴿وسیلہ﴾

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم موزن کی آواز سنو تو موزن والے کلمات کہو (یعنی اذان کا جواب دو) پھر مجھ پر درو بھیجو! پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلے کی دعا مانگو! کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک ایسا درجہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کو ملے گا۔ اور امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا۔ پس جس نے میرے لئے اس وسیلے کی دعا مانگی تو اسے میری شفاعت حاصل ہوگی۔ (اخرجه مسلم)

### جنت عدن

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنة عدن لا فیہا الا الانبیاء والشهداء والصدیقون فیہا مالم یرہ احد ولا خطر علی قلب بشر جنت عدن صرف انبیاء علیہم السلام، صدیقین اور شہدا کے لئے ہوگی، اور اکسیں ایسی نعمتیں ہوں گی جنہیں نہ تو کسی نے دیکھا ہے اور نہ ہی کسی بشر کے دل میں ان کا خیال گذرا ہے۔ (اخرجه الطبرانی)

### ﴿اہل جنت کی بادشاہت﴾

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَإِذَا رَأٰی تَمَ رَایْتَ نَعِیْمًا وَمَلٰکَ کَبِیْرًا﴾ (دھر: ۲۰)

”اور جب تو دیکھے وہاں تو دیکھے نعمت اور سلطنت بڑی۔“

ایک دفعہ حضرت ابن عباسؓ نے اہل جنت کے جلوس کا ذکر کیا، پھر یہ آیت

مبارکہ تلاوت کی۔

واذا رايت ثم رايت نعيما وملكا كبير ا (اور جب تو دیکھے وہاں تو دیکھے نعمت اور سلطنت بڑی۔ دھر: ۲۰) (اخر جہ البیہقی)

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ اس آیت سے مراد یہ ہے کہ ملائکہ اجازت لیکر داخل ہوئے بغیر اجازت داخل نہ ہونگے۔ (اخر جہ البیہقی)

حضرت حسن البصریؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان ادنی اهل الجنة منزلة الذی یرکب فی الف الف من خدمه من الولدان المخلدین علی خیل من یاقوت احمر لها اجنحة من ذهب اذا رايت ثم رايت نعيما وملكا كبيرا جنت میں سے ادنی جنتی جب سوار ہوگا تو اسکے ارد گرد ایک لاکھ چھوٹے بچے خادم ہوں گے۔ اور وہ سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار ہوگا جسکے پر سونے کے ہوں گے۔ ”اذا رايت ثم رايت نعيما وملكا كبيرا ا“ (اور جب تو دیکھے وہاں تو دیکھے نعمت اور سلطنت بڑی۔ دھر: ۲۰) (اخر جہ ابن وہب)

## ﴿رضائے خداوندی﴾

اللہ جل شانہ کا قول ہے:

﴿ورضوان من اللہ اکبر﴾ (نوبہ: ۷۲)

”اور رضا مندی اللہ کی ان سب سے بڑی ہے۔“

حضرت ابوسعید الخدریؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ اہل جنت سے کہیں گے: اے اہل جنت! وہ جواب میں کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم حاضر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: کیا تم راضی ہو گئے؟ وہ کہیں گے: جی ہاں! ہم راضی کیوں نہ ہوں؟ آپ نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا جو آپ نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو عطا نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں تم سے راضی ہوں، اس کے بعد میں کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔ (اخر جہ الشیخان)

حضرت جابرؒ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جب اہل جنت جنت میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تم مجھ سے مزید کسی چیز کا سوال کرتے ہو؟ وہ کہیں گے: اس سے بہتر کیا ہو سکتا ہے جو آپ نے ہمیں عطا فرمایا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میری رضا سب سے بڑی ہے۔

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط والاضیاء وصححه)

## ﴿جنتی جنت میں کس شان سے داخل ہوں گے؟﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا﴾ (زمر: ۷۳)

”اور ہائیں جائیں وہ لوگ جو ڈرتے رہے تھے اپنے رب سے جنت کو گروہ گروہ۔“

حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں: جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کو جماعتوں کی شکل میں جنت کی طرف لے جایا جائے گا، یہاں تک کہ جب وہ جنت کے دروازے پر پہنچ جائیں گے تو وہاں ایک درخت ہوگا جس کے نیچے سے دو چشمے بہہ رہے ہوں گے۔ وہ ایک چشمہ کا پانی پیئیں گے تو ان کے پیٹوں سے تکلیف، گندگی اور ان کے دل کی کدورتیں نکل جائیں گی۔ پھر دوسرے چشمے کا پانی پیئیں گے تو وہ پاکیزہ ہو جائیں گے۔ پھر ان پر ایک تازہ ہوا چلے گی۔ اس کے بعد ان کی صورت کبھی خراب نہیں ہوگی اور ان کے بال کبھی پراگندہ نہیں ہوں گے گویا ان پر تیل لگایا گیا ہے۔ پھر انہیں جنت کے داروغے ملیں گے، وہ کہیں گے: سلام علیکم طبتم فادخلوہا خالدین (سلام پہنچے تم پر تم لوگ پاکیزہ ہو سو داخل ہو جاؤ اس میں سدا رہنے کو۔ زمر: ۷۳) پھر ان سے چھوٹے بچوں کی ملاقات ہوگی جو ان کے گرد ایسے پھریں گے جس طرح دوست اس دوست کے گرد پھرتا ہے جو سفر سے واپس آیا ہو۔ اور وہ کہیں گے: تمہیں ان نعمتوں کے متعلق خوشخبری ہو جو تمہارے لئے تیار کی گئی ہیں۔ پھر ایک بچہ اس کی بیوی حور کے پاس جائے گا اور کہے گا کہ فلان آگیا ہے جس کا دنیا میں یہ نام تھا۔ وہ حور کہے گی: کیا تو نے اسے دیکھا ہے؟ وہ غلام کہے گا: جی ہاں! میں نے اسے دیکھا ہے۔ پس ان حوروں میں

سے ایک حور بے حد خوش ہوگی، یہاں تک کہ وہ جنت کے دروازے پر آکر کھڑی ہو جائے گی۔ پس جب جنتی اپنے ٹھکانے پر پہنچے گا تو وہ ایسی چیز دیکھے گا جسکی بنیاد میں موتی کے پتھر رکھے گئے ہونگے اور جس پر ہر رنگ کے عالیشان سرخ، سفید اور سبز محل قائم ہوں گے۔ پھر وہ اپنا سراٹھائے گا اور اس کی چھت کو دیکھے گا تو اسکی چھت بجلی کی طرح روشن ہوگی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے زندگی نہ لکھ دی ہوتی تو اس بجلی کی چکا چوند سے اسکی بصارت جاتی رہتی۔ وہ نیچے دیکھے گا تو وہاں اسے اپنی بیویاں اور رکھے ہوئے آنخوڑے اور بچے ہوئے قالین اور بچھا ہو ریشم دکھائی دے گا۔ وہ یہ نعمتیں دیکھے گا اور کہے گا: الحمد للہ الذی ہدانا لهذا وما كنا لنهتدی لولا ان ہدانا اللہ (اور وہ کہیں گے شکر اللہ کا جس نے ہم کو یہاں تک پہنچا دیا اور ہم نہ تھے راہ پانے والے اگر نہ ہدایت کرتا ہم کو اللہ۔ اعراف: ۴۳) پھر ایک نداء دینے والا ندا دے گا: تم ہمیشہ زندہ رہو گے، کبھی مرو گے نہیں۔ تم جنت میں ہمیشہ رہو گے، کبھی نکلو گے نہیں۔ تم ہمیشہ تندرست رہو گے، کبھی بیمار نہیں ہو گے۔

(اخرجه ابن ابی الدنيا فی صفة الجنة والبیہقی وابن ابی حاتم)

## دخول جنت کا اجازت نامہ

حضرت سلیمان فارسی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جب تک کہ اس کے اجازت نامہ پر یہ نہ لکھا ہو:

بسم اللہ الرحمن الرحیم هذا کتاب من اللہ لفلان  
بن فلان ادخلوہ جنة عالیة قطوفها دانية ﴿﴾

(اخرجه الطبرانی والبیہقی)

”اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے، یہ فلاں بن فلاں کے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب سے اجازت نامہ ہے کہ اسے اس بلند جنت میں داخل کر دو جس کے میوے اٹکے ہوئے ہیں۔“

اور حضرت سلیمانؑ سے ایک دوسری روایت میں یہ بھی منقول ہے کہ یہ اجازت نامہ مؤمن کو بل صراط پر دیا جائے گا، جس پر لکھا ہوگا:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ هٰذَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ  
الْحَكِیْمِ لِقُلَّانٍ اَدْخُلُوْهُ جَنَّةً عَالِیَةً قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ﴾

(اخرجه الضیاء المقدسی)

”یہ اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے اجازت نامہ ہے فلاں  
کے لئے کہ اسے بلند جنت میں داخل کر دو! جس کے میوے لٹکے  
ہوئے ہیں۔“

﴿دخول جنت کے بعد جنتی کیا کہیں گے؟﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ  
فَادْخُلُوْهَا خَالِدِیْنَ اور کہنے لگیں ان کو داروغہ اس کے سلام پہنچے تم پر تم لوگ پاکیزہ ہو سو  
داخل ہو جاؤ اس میں سدا رہنے کو۔ (زمر: ۷۳)

نیز ارشاد ہے: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقْنَا وَعَدَهُ وَاوْرَثْنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّأُ  
مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَاءُ فَنَعْمُ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ (شکر اللہ کا جس نے سچا کیا ہم سے اپنا  
وعدہ اور وارث کیا ہم کو اس زمین کا گھر لے لیوں بہشت میں سے جہاں چاہیں سو کیا  
خوب بدلا ہے مہنت کرنے والوں کا۔ (زمر ۷۴)

نیز ارشاد ہے: وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ اِنْ رَبَّنَا  
لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ اور کہیں گے شکر اللہ کا جس نے دور کیا ہم سے غم بے شک ہمارا رب بخشنے  
والا قادر دان ہے۔ (فاطر ۳۴)

نیز ارشاد ہے: الَّذِیْ اٰحْلٰنَا دَارَ الْمَقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ  
وَلَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ جس نے اتارا ہم کو آباد رہنے کے گھر میں اپنے فضل سے نہ  
پہنچے ہم کو اس میں مشقت اور نہ پہنچے ہم کو اس میں تھکن۔ (فاطر ۳۵)

نیز ارشاد ہے: وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لَنَهْتَدِیْ  
لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ لَقَدْ جِئْتَ رَسُلًا رَبَّنَا بِالْحَقِّ وَنُوْدُوْا اَنْ تَلْکُمُ الْجَنَّةُ اَوْ ر  
تَشْمُوْهَا بِمَا کُتِمْتُمْ عَلٰمُوْنَ (اور وہ کہیں گے شکر اللہ کا جس نے ہم کو یہاں تک پہنچا دیا

اور ہم نہ تھے راہ پانے والے اگر نہ ہدایت کرتا ہم کو اللہ بے شک لائے تھے رسول ﷺ ہمارے رب کی سچی بات اور آواز آئیگی کہ یہ جنت ہے وارث ہوئے تم اس کے بدلے میں اپنے اعمال کے۔ (الاعراف: ۴۳)

نیز ارشاد ہے: **والملائكة يدخلون عليهم من كل باب سلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار** اور فرشتے آئیں ان کے پاس ہر دروازے سے کہیں گے سلامتی تم پر بدلے اس کے کہ تم نے صبر کیا سو خوب ملا عاقبت کا گھر۔ (رعد: ۲۳، ۲۴)

نیز ارشاد ہے: **واقبل بعضهم على بعض يتسائلون قالوا انا كنا قبل في اهلنا مشفقين** (اور منہ کیا بعضوں نے دوسروں کی طرف آپس میں پوچھتے ہوئے بولے ہم بھی تھے اس سے پہلے اپنے گھروں میں ڈرتے رہتے۔ (طور: ۲۱۲۵) نیز ارشاد ہے: **فمن الله علينا ووقنا عذاب السموم انا كنا من قبل ندعوه انه هو البر الرحيم** پھر احسان کیا اللہ نے ہم پر اور بچا دیا ہم کو لو کے عذاب سے ہم پہلے سے پکارتے تھے اس کو بے شک وہی ہے نیک سلوک والا مہربان۔ (طور: ۲۸، ۲۷)

### فقراء مہاجرین کی عزت افزائی

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں سب سے پہلے فقراء مہاجرین داخل ہوں گے، جن پر دروازے بند کئے جاتے تھے، اور ان کو نا پسندیدہ چیزوں میں مبتلا کیا جاتا تھا، اور جب ان میں سے کوئی شخص فوت ہوتا تو اس کی خواہش اس کے سینے میں ہی ہوتی کیونکہ وہ اسے پوری کرنے کی قدرت نہیں رکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے جس فرشتے کو چاہیں گے، فرمائیں گے: ان کے پاس جاؤ! اور سلام پیش کرو! وہ فرشتے عرض کریں گے: یا اللہ! ہم آپ کے آسان کے باسی اور آپ کی بہترین مخلوق ہیں، آپ ہمیں حکم فرما رہے ہیں کہ ہم ان کے پاس جائیں اور سلام پیش کریں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: وہ میرے عبادت گزار بندے ہیں، انہوں نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا تھا: ان پر دروازے بند کئے جاتے تھے اور انہیں نا پسندیدہ چیزوں میں مبتلا کیا



جاتا تھا، اور ان کی حاجت ان کے سینوں میں ہوتی تھی اور وہ اسے پورا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: **فیدخلون علیہم من کل باب** سلام علیکم بما صبرتم **فنعم عقبی الدار** (ان کے پاس آئیں فرشتے ہر دروازے سے کہیں گے سلامتی تم پر بدلے اس کے کہ تم نے صبر کیا سو خوب ملا عاقبت کا گھر۔) (عد ۲۳، ۲۴)

(اخرجہ احمد والبخاری و ابن حبان)



## باب

### ﴿انسان کا جنت جہنم میں ٹھکانہ﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس. وہی ہیں مراث لینے والے جو میراث پائیں گے باغ ٹھنڈی چھاؤں کے (مومنون ۱۰۰، ۱۱)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص کے دو گھر ہیں، ایک جنت میں اور ایک جہنم میں۔ پس اگر کوئی مرتا ہے اور جہنم میں داخل ہو جاتا ہے تو جنتی اس کے جنت والے گھر کے مالک بن جاتے ہیں۔ یہی فرمان باری تعالیٰ اولئک ہم الوارثون کا مطلب ہے۔ (اخرجه ابن ماجہ والبیہقی)

### ورثاء کو میراث سے محروم کرنے کی سزا

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: من فر من میراث وارثہ قطع اللہ میراثہ من الجنة جس شخص نے اپنے وارث کی میراث سے فرار اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کی میراث کم کر دیں گے۔ (اخرجه ابن ماجہ)

### ﴿اہل جنت کا قد، رنگ اور کیفیت وغیرہ﴾

#### اہل جنت کا قد

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کل من یدخل الجنة علی صورة آدم طولہ ستون ذراعاً جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا اس کا قد ساٹھ ذراع (ہاتھ) ہوگا۔

#### اہل جنت کی عمر

حضرت معاذ بن جبلؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یدخل اهل الجنة الجنة جرداً مرداً مکحلین بنی ثلاث وثلاثین

سنہ اہل جنت جنت میں بغیر بالوں کے، سرمہ ڈالے ہوئے، پینتیس سال کی عمر کے ہو کر داخل ہوں گے۔ (اخرجہ احمد والترمذی وحسنہ)

حضرت سعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اہل دنیا میں سے جو بھی چھوٹا یا بڑا آدمی فوت ہو، وہ جنت میں تینتیس سال کی عمر کا ہو کر داخل ہوگا۔ اور ہمیشہ اس کی یہی عمر رہے گی۔ اور اہل جہنم بھی اسی عمر کے رہیں گے۔

(اخرجہ الترمذی وابو یعلیٰ وابن ابی الدنيا)

## اہل جنت کی کیفیت

حضرت انسؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یدخل اهل الجنة الجنة على طول آدم ستين ذراعا بذراع الملك وعلى حسن يوسف وعلى ميلاد عيسى ثلاث وثلاثين وعلى لسان محمد عليه الصلوة والسلام جردا مردا مكحلي اهل جنت كاجنت میں قد حضرت آدمؑ جتنا ہوگا ان کا قد ذراع ملک کے ساٹھ ذراع کے برابر تھا۔ انہیں حسن یوسفؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی عمر عطاء ہوگی، جو تینتیس سال ہے۔ ان کی زبان محمد ﷺ عربی والی ہوگی۔ یہ بغیر بالوں کے سرمہ ڈالے ہوئے جنت میں داخل ہوں گے۔ (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط)

حضرت مقداد بن اسودؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: لوگ جنت میں بوڑھے اور بچے کی درمیانی عمر کے ہو کر داخل ہوں گے، یعنی تینتیس سال کی عمر کے ہو کر۔ انہیں حضرت آدمؑ کا قد، حسن یوسفؑ اور قلب ایوبؑ حاصل ہوگا۔ انہوں نے سرمہ ڈالا ہوا ہوگا اور انہوں نے سر کے بالوں کی دو مینڈیاں بنائی ہوں گی۔ (اخرجہ الطبرانی)

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں: عورتیں جنت میں ایک ہی عمر پر رہیں گی۔ اور حوروں کی تین قسمیں ہوں گی۔ چھوٹی عمر والی، بڑی عمر والی اور جتنی عمر اہل جنت چاہیں گے۔

## اہل جنت بالوں سے صاف ہو کر جنت میں داخل ہوں گے

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰ بن عمران کے علاوہ ہر آدمی جنت میں بغیر بالوں کے داخل ہوگا۔ ان کی داڑھی ان کی ناف

تک پہنچ رہی ہوگی۔ اور جنت میں حضرت آدمؑ کے علاوہ کسی کی کنیت نہیں ہوگی اور ان کی کنیت ابو محمد ﷺ ہوگی۔

### جنت میں کنیت نہیں ہوگی

حضرت کعبؓ سے مروی ہے کہ صحابہؓ فرمایا کرتے تھے: جنت میں حضرت آدمؑ کے علاوہ کسی کی داڑھی نہیں ہوگی۔ ان کی داڑھی سیاہ اور ناف تک ہوگی۔ کیونکہ دنیا میں ان کی داڑھی نہیں تھی۔ داڑھیوں کی ابتداء حضرت آدمؑ کے بعد ہوئی۔ اور حضرت آدمؑ کے علاوہ جنت میں کسی کی کنیت نہیں ہوگی اور ان کی کنیت ابو محمد ﷺ ہوگی۔

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت میں سے کسی کی کنیت نہیں ہوگی سوائے حضرت آدمؑ کے۔ ان کی کنیت تعظیماً ابو محمد ﷺ ہوگی۔

### عرب سے محبت رکھو

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: احبوا العرب لثلاث لانی عربی والقرآن عربی وکلام اهل الجنة عربی عربوں سے تین وجوہ کی بناء پر محبت کرو! کیونکہ میں عربی ہوں اور قرآن عربی ہے اور اہل جنت کی زبان عربی ہے۔

### اہل جنت کی زبان

حضرت ابن شہابؓ فرماتے ہیں کہ اہل جنت کی زبان عربی ہے۔ امام قرطبیؒ فرماتے ہیں: قبروں سے اٹھنے کے بعد لوگوں کی زبان سریانی ہوگی۔ حضرت سفیانؒ فرماتے ہیں کہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ لوگ جنت میں داخل ہونے سے پہلے سریانی زبان میں باتیں کریں گے اور دخول جنت کے بعد عربی میں باتیں کریں گے۔

## باب

## ﴿اہل جنت کی کثرت اور ان کی صفیں﴾

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: انسی لار جوان یکون من یتبعنی ربع اهل الجنة فکبرناهم ثم قال ارجوان تکونوا الشطر مجھے امید ہے کہ میرے متبعین اہل جنت کا چوتھائی ہوں گے۔ پس ہم نے نعرہ بکیر بلند کیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم نصف ہو گے۔

(اخرجه احمد والبخاری والطبرانی)

## امت محمدیہ ﷺ کی صفیں

حضرت بریدہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اهل الجنة عشرون ومائة صف ثمانون منها من هذه الامة واربون من سائر الامم اهل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی، جن میں اسی صفیں اس امت کی اور چالیس صفیں باقی امتوں کی ہوں گی۔

## فقراء اور سیدھے سادھے لوگ جنت میں

حضرت عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اطلعت فی الجنة فرايت اکثر اهلها الفقراء واطلعت علی النار فرايت اکثر اهلها النساء جب میں نے جنت کو دیکھا تو وہاں بہ کثرت فقراء تھے۔ اور جب میں نے جہنم کو دیکھا تو وہاں بہ کثرت عورتیں تھیں۔ (اخرجه الشيخان)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اکثر اهل الجنة البله اکثر اهل جنت بھولے بھالے ہوں گے۔ فرمایا: اس سے مراد دنیا کے معاملہ میں بھولا بھالا ہونا ہے۔ جبکہ اہل جنت آخرت کے معاملہ میں بہت ہوشیار ہیں۔

امام زہریؒ فرماتے ہیں کہ بلہ (بھولا بھالا) سے مراد وہ ہے جو خیر کی طمع رکھے

اور شر سے ایسا غافل ہو کہ گویا اس کو پہچانتا ہی نہ ہو۔ اور امام ذہبیؒ بلکہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جن پر سلامتی صدر اور لوگوں کے متعلق حسن ظن غالب ہو۔

حضرت حارثہ بن وہبؒ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ تمام ضعفاء جنت میں جائیں گے۔ اگر وہ کسی امر میں اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ ضرور ان کو سچا فرمادیں۔ اور خبردار! میں تمہیں اہل نار کے بارہ میں بتا رہا ہوں کہ ہر طاقتور، اکڑ کہ چلنے والا اور تکبر کرنے والا جہنم میں جائے گا۔ (اخر جہ مسلم)

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ امور دنیا میں ضعیف ہوتے ہیں اور امور دین میں طاقتور۔

## ﴿اہل جنت کا ذکر و تلاوت﴾

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت جنت میں کھائیں گے، پیئیں گے، لیکن بول و برا نہیں کریں گے اور نہ ہی ناک سے ریش نکالیں گے۔ اور نہ ہی تھوکیں گے۔ ان کا کھانا ڈکار، اور ان کا پسینہ مشک ہوگا۔ ان سے تسبیح و تحمید کے کلمات ایسے ہی ادا ہوں گے جیسے سانس جاری ہوتا ہے۔ (اخر جہ مسلم)

## ﴿جنت میں علماء کی ضرورت﴾

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان اهل الجنة ليحتاجون الى العلماء في الجنة وذلك انهم يزورون الله تعالى في كل جمعة فيقول تمنوا ما شئتم فيلتفتون الى العلماء فيقولون ماذا نتمنى على ربنا فيقولون تمنوا ما شئتم كذا وكذا انهم يحتاجون اليهم في الجنة كما يحتاجون اليهم في الدنيا بے شك اہل جنت جنت میں علماء کے محتاج ہوں گے۔ جنتی ہر جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے، تم جو چاہتے ہو مانگ لو! پس اہل جنت علماء کی طرف رجوع کریں گے اور پوچھیں گے: ہم اپنے رب سے کیا مانگیں؟ علماء جواب دیں گے: تم فلاں فلاں چیز مانگ لو! پس لوگ جنت

میں بھی ان کے ایسے ہی محتاج ہوں گے جیسے کہ دنیا میں۔ (اخرجہ الدیلمی وابن عساکر)  
 حضرت سلیمان بن عبد الرحمنؒ فرماتے ہیں: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ بے شک اہل جنت  
 جنت میں علماء کے ایسے ہی محتاج ہوں گے جیسے کہ دنیا میں محتاج ہیں۔ ان کے پاس ان  
 کے پروردگار کی طرف سے نبی آئیں گے اور کہیں گے: اپنے رب سے سوال کرو! وہ کہیں  
 گے: ہمیں معلوم ہی نہیں کہ ہم کیا سوال کریں۔ پھر ان میں سے بعض بعض سے کہیں گے  
 : علماء کے پاس جاؤ! جب ہمارے لئے دنیا میں کوئی مشکل پیدا ہوتی تھی تو ہم ان کے پاس  
 آتے تھے۔ پس وہ لوگ علماء کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے کہ ہمارے پاس  
 ہمارے پروردگار کی طرف سے رسول آئے ہیں اور انہوں نے فرمایا ہے کہ ہم سوال  
 کریں۔ جبکہ ہمیں معلوم نہیں کہ کیا سوال کریں۔ پس اللہ تعالیٰ علماء پر واضح کر دیں گے  
 اور وہ انہیں بتائیں گے کہ فلاں فلاں سوال کرو! پس وہ جو سوال کریں گے انہیں عطاء کیا  
 جائے گا۔ (اخرجہ ابن عساکر)

## ﴿دنیا میں ترک ذکر پر اہل جنت کی حسرت﴾

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لیس  
 يتحسر اهل الجنة الا على ساعة مرت بهم لم يذكروا الله فيها اهل  
 جنت کو سوائے اس گھڑی کے جو دنیا میں بغیر ذکر کے گزری اور کسی چیز پر حسرت نہیں ہو  
 گی۔ (اخرجہ الطبرانی والبیہقی بسند جيد)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ما قعد قوم  
 مقعدا لم يذكروا الله تعالى فيه ولم يصلوا على النبي ﷺ الا كان  
 عليهم حسرة يوم القيامة وان دخلوا الجنة للثواب جن لوگوں نے کسی مجلس  
 میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا اور نہ رسول اللہ ﷺ درود بھیجا تو جنت میں داخل ہونے کے  
 باوجود انہیں ثواب کے لئے حسرت ہوگی۔ (اخرجہ احمد والترمذی وابن حبان والحاکم وصححه)

## ﴿جنت میں نیند نہیں ہے﴾

حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا جنت میں نیند ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: النوم اخو الموت واهل الجنة لا ينامون نیند موت کی بہن ہے لہذا اہل جنت نہیں سوئیں گے۔

(اخرجه البزار والطبرانی والبيهقي)

## جنت میں تھکاوٹ اور کمزوری نہیں ہوگی

حضرت عبد اللہ بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! نیند ایسی چیز ہے جس سے دنیا میں ہماری آنکھیں ٹھنڈک حاصل کرتی ہیں، کیا جنت میں نیند ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ کیونکہ نیند موت کی شریک ہے اور جنت میں موت نہیں ہے۔ نہ ہی ہمیں وہاں کوئی تھکاوٹ ہوگی اور نہ ہی کمزوری۔

## اہل جنت کی آپس میں ملاقاتیں

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے تو وہ اپنے بھائیوں کے مشاق ہوں گے۔ پس ایک کا تخت چلے گا اور دوسرے کے تخت کے برابر ہو جائیگا۔ پھر وہ آپس میں ایسے گفتگو کریں گے جیسے دنیا میں کرتے تھے۔ اور ہر ایک نے تکیہ لگایا ہوگا۔ ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہے گا: اے فلاں! تجھے فلاں دن یاد ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے ہماری بخشش فرمائی تھی۔ پس ہم نے اللہ تعالیٰ کو پکارا تھا اور اس نے ہمیں بخش دیا تھا۔

## انبیاء وغیرہ کی زیارت

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! بے شک آپ ﷺ مجھے میری ذات سے میرے گھر



والوں سے اور میری اولاد سے زیادہ محبوب ہیں۔ میں جب گھر میں آپ ﷺ کو یاد کرتا ہوں تو مجھ سے صبر نہیں ہوتا اور میں آپ ﷺ کے پاس آ جاتا ہوں اور آپ ﷺ کی زیارت کر لیتا ہوں۔ اور جب مجھے میری اور آپ ﷺ کی موت یاد آتی ہے تو مجھے معلوم ہے کہ جب آپ ﷺ جنت میں داخل ہو جائیں گے تو آپ ﷺ تو انبیاء کے ساتھ بلند درجہ پر فائز ہوں گے۔ اگر میں جنت میں داخل ہو بھی گیا تو مجھے یہ خوف ہے کہ میں آپ ﷺ کو نہیں دیکھ سکوں گا۔ اس پر آپ ﷺ نے کچھ بیان نہیں فرمایا حتیٰ کہ حضرت جبرائیلؑ یہ آیت لے کر نازل ہوئے: **ومن يطع الله والرسول فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وحسن اولئك رفيقا:**

## ✽ دیدار خداوندی ✽

### دیدار خداوندی سب سے بڑی نعمت ہے

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: **اذا دخل اهل الجنة الجنة قال الله تعالى لهم تريدون شيئا ازيدكم؟ فيقولون الم تبين وجوهنا الم تدخلنا الجنة وتنجينا من النار قال فيكشف الحجاب فما اعطوا شيئا احب اليهم من النظر الى ربهم ثم تلا هذه الآية للذين احسنوا الحسنی وزیاءة۔** جب جنتی میں داخل ہو چکیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے ارشاد فرمائیں گے: کوئی اور نعمت چاہتے ہو تو میں تمہیں مزید عطاء کروں؟ وہ عرض کریں گے: کیا آپ نے ہمارے چہرے سفید نہیں بنائے؟ کیا آپ نے ہمیں جنت میں داخل نہیں فرمایا؟ اور دوزخ سے ہمیں نجات عطاء نہیں کی؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر پردہ ہٹا دیا جائے گا تو جنت والوں کو کوئی ایسی نعمت نہیں دی گئی ہوگی جو انہیں اللہ تعالیٰ کے دیدار سے زیادہ محبوب ہوگی۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: **للذين احسنوا الحسنی وزیاءة۔** (جنہوں نے کی بھلائی ان کو ہے بھلائی اور

بڑھتی: (یونس: ۲۶) (اخرجہ مسلم وابن ماجہ)

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ مذکورہ حدیث میں پردہ ہٹانے کا معنی یہ ہے کہ اہل جنت کی آنکھوں کے سامنے کے وہ حجاب دور کر دیئے جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مانع بنے ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ شانہ کی اس کے نور اور عظمت و جلال سمیت زیارت کریں گے۔

### دیدار خداوندی کا قرآن سے ثبوت

حضرت ابو موسیٰ اشعرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ان الله يبعث يوم القيامة مناديا ينادى بصوت يسمعه اولهم و اخرهم يا اهل الجنة ان الله وعدكم الحسنی و زیادة الحسنی الجنة و الزیادة النظر الی وجه الرحمن. (اخرجہ ابن جریر و ابن مردویہ) اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن ایک آواز لگانے والے کو بھیجیں گے جو اتنی بلند آواز سے آواز لگائے گا جسے سب اولین و آخرین سنیں گے۔ اے اہل جنت! اللہ تبارک و تعالیٰ نے تم سے (للسلین احسنوا الحسنی و زیادہ میں)

### حسنی اور زیادة کا وعدہ کیا تھا۔ حسنی جنت ہے اور زیادة دیدار الہی

امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ حسنی اور زیادة کی یہی تفسیر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین میں مشہور و معروف تھی۔

حضرت محمد بن کعب القرظیؒ ارشاد باری تعالیٰ: وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة (کتنے منہ اس دن تازے ہیں، اپنے رب کی طرف دیکھتے: قیامہ: ۲۲، ۲۳) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو تروتازہ فرمائیں گے اور انہیں دیکھنے کے قابل بنائیں گے (اخرجہ الاجری) حضرت انس بن مالکؓ ارشاد باری تعالیٰ و لדיنا مزيد (اور ہمارے پاس مزید ہے) کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اس سے مراد دیدار الہی ہے۔ (اخرجہ ابن حاتم و اللالكاني)

## کفار و دیدار خداوندی سے محروم

حضرت حسن بصریؒ کلا انهم عن ربهم يومئذ لمحجوبون (کوئی نہیں! وہ اپنے رب سے اس دن رو کے جاویں گے: (مطففین: ۱۵) کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تبارک و تعالیٰ بنفس نفیس ظاہر ہوں گے۔ ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی زیارت کرے گی لیکن کافروں کے سامنے پردہ کر دیا جائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کی زیارت نہیں کر سکیں گے۔ (اخرجه ابن ابی حاتم واللائکانی)

امام شافعیؒ مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ اولیاء اللہ قیامت کے دن اپنے رب کی زیارت سے مشرف ہوں گے۔

## زیارت خداوندی کے متعلق روایات

حضرت مفضل بن غسانؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام یحییٰ بن معینؒ سے سنا ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا: اللہ کی زیارت کے متعلق سترہ احادیث مروی ہیں جو سب کی سب صحیح درجہ کی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ زیارت خداوندی کے ثبوت میں (۱) حضرت انسؓ (۲) حضرت جابر بن عبد اللہؓ (۳) حضرت جریر بن حبیؓ (۴) حضرت حذیفہ بن یمانؓ (۵) حضرت زید بن ثابتؓ (۶) حضرت صہیبؓ رومی (۷) حضرت عبادہ بن صامتؓ (۸) حضرت عبد اللہ بن عباسؓ (۹) حضرت عبد اللہ بن عمروؓ (۱۰) حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ (۱۱) حضرت لقیط بن عامرؓ (۱۲) حضرت ابن ابی رزین عقیلیؓ (۱۳) حضرت علیؓ بن ابی طالبؓ (۱۴) حضرت عدیؓ بن حاتمؓ (۱۵) حضرت عمار بن یاسرؓ (۱۶) حضرت فضالہ بن عبیدؓ (۱۷) حضرت ابوسعید خدریؓ (۱۸) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ (۱۹) حضرت ابو ہریرہؓ سے احادیث رسول مروی ہیں۔

## ناہینا بھی زیارت خداوندی کرے گا

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے جبرائیلؑ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: یا جبریلؑ ماجزاء من سلبت

کریمتیہ یعنی عینیہ قال سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا قال جزاؤہ الحلول فی داری والنظر الی وجهی . اے جبریل! اس بندہ کا کیا انعام ہے جس کی میں نے دونوں آنکھیں لے لی ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا (آپ کی ذات پاک ہے ہمیں معلوم نہیں مگر جتنا آپ نے ہمیں علم عطا فرمایا ہے) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس کا انعام یہ ہے کہ وہ میرے گھر میں داخل ہوگا اور میرے چہرہ کی زیارت کرے گا۔ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط وابن ابی حاتم واللالکانی)

### خدا تعالیٰ کو دیکھ کر اہل جنت سجدہ میں گر جائیں گے

حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں: جب اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے اور وہاں کی نعمتوں سے بہرہ ہو چکیں گے تو انہیں سرخ یا قوت کے گھوڑے ملیں گے جو بول و برازنہیں کریں گے۔ ان کے پر بھی ہونگے۔ اہل جنت ان پر بیٹھیں گے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی زیارت کے لیے حاضر ہونگے۔ جب اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی تجلی ڈالیں گے تو یہ سجدہ میں گر جائیں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے: اے اہل جنت! اپنے سر اٹھاؤ! کیونکہ یہ دارالعمل نہیں ہے یہ تو دارالمقامہ اور دارالنعیم ہے۔ پس اہل جنت اپنے سر اٹھائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان پر خوشبو کی بارش برسائیں گے۔ پھر اہل جنت اپنے گھروں کو لوٹ آئیں گے ان سے اور ان کے گھوڑوں سے مشک کی خوشبو پھوٹ رہی ہوگی۔ (اخرجه ابن المبارک والاحمری)

### دیدار خداوندی کی مستی

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بینا اهل الجنة فی نعیمهم اذ سطع علیهم نور فرفعوا عن رؤسهم فاذا الرب تبارک و تعالیٰ قد اشرف علیهم من فوقه فقال السلام علیکم یا اهل الجنة وذلك قوله تعالیٰ عز وجل سلام قولا من رب رحیم قال فینظر الیهم وینظرون الیه فلا یلتفتون الی شئی من النعیم ماداموا ینظرون الیه حتی یحجب عنهم ویبقى نوره وبرکته علیهم فی دیارهم .

جنتی حضرات اپنی اپنی نعمتوں میں مست ہوں گے کہ اچانک ان پر ایک نور چمکے گا۔ وہ اپنے سر اٹھائیں گے تو اللہ تبارک و تعالیٰ کو دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ اوپر سے انہیں جھانک کر دیکھ رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ”السلام علیکم یا اہل الجنة“ (اے جنت والو! السلام علیکم) اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ عز و جل کا یہ ارشاد ہے ”سلام قولاً من رب رحیم“ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے۔ اور جب تک وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھتے رہیں گے جنت کی کسی بھی نعمت کی طرف توجہ نہیں دے سکیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان سے پردہ میں چلے جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ کا نور اور برکت ان پر اور ان کے محلات میں باقی رہے گی۔

(اخرجه ابن ماجه وابن ابی الدنیا والدارقطنی والاجری)

### نماز فجر اور عصر دیدار خداوندی کا سبب

حضرت جریر بن عبد اللہ بکلیؓ فرماتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: اما انکم سترون ربکم کما ترون هذا القمر ليلة البدر لا تضامون فی رؤیتہ فان استطعتم علی ان لا تغلبوا علی صلاة قبل طلوع الشمس وقبل غروبها فافعلوا“ تم قرء جریر و سبح بحمدہ ربک قبل طلوع الشمس وقبل غروبها یعنی العصر و الفجر۔ سن لو! تم عنقریب اپنے رب کی اسی طرح زیارت کرو گے جیسے اس چودھویں کے چاند کو دیکھ رہے ہو۔ تم اسے دیکھنے میں کوئی دقت اور تکلیف محسوس نہیں کرتے پس اگر تم سے ہو سکے تو نماز فجر اور عصر نہ چھوٹنے دو بلکہ اس کی پابندی کر لو۔ پھر حضرت جریرؓ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: و سبح بحمدہ ربک قبل طلوع الشمس وقبل غروبها (اور پڑھتا رہو یاں اپنے رب کی، سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے: (طہ: ۱۳۰) یعنی فجر اور عصر کی نماز ادا کرو۔

(اخرجه الشيخان والدارقطنی)

## زیارت خداوندی کے لیے آنحضرت ﷺ کی دعا

حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اللھم انی اسالک برد العیش بعد الموت ولذۃ النظر الی وجهک والشوق الی لقائک فی غیر ضراء مضرة ولا فتنة مضلة‘ اے اللہ! میں آپ سے وفات کے بعد سکون زندگی کا سوال کرتا ہوں اور آپ کے وجہ اقدس کی طرف نگاہ کی لذت کا سوال کرتا ہوں اور آپ سے ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں بغیر کسی دکھ تکلیف کے اور گمراہ کرنے والے فتنہ کے۔ (آخر جہ اللالکانی)

## دنیا میں خدا تعالیٰ کا دیدار نہیں ہو سکتا

حضرت عبادہ بن صامتؓ جناب نبی کریم ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا پھر فرمایا: انکم لن تروا ربکم حتی تموتوا‘ تم جان لو! تم اس وقت تک اپنے پروردگار کی زیارت نہیں کر سکتے جب تک کہ تم وفات نہ پاؤ۔ (آخر جہ ابو نعیم واللالکانی)

## جمعہ میں جلدی پہنچنے والے اللہ تعالیٰ کی قریب سے زیارت کریں گے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب بنی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان اهل الجنة یرون ربهم فی کل جمعة فی رمال الکافور و اقربهم منه مجلسا اسرعهم الیه یوم الجمعة و ابکرهم غدوا‘ اہل جنت کا فور کے ٹیلوں پر بیٹھ کر ہر جمعہ اپنے رب کی زیارت کریں گے۔ ان میں سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو جمعہ کے دن جلدی جاتا ہو اور صبح کو جلدی اٹھتا ہو۔ (آخر جہ الاجری)

## ہر جنتی اللہ تعالیٰ کی زیارت کرے گا

حضرت عکرمہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا گیا کہ ہر جنتی اللہ تعالیٰ کی زیارت کرے گا؟ آپؓ نے فرمایا: جی ہاں۔

## اعلیٰ درجہ کا جنتی اللہ تعالیٰ کی صبح و شام زیارت کرے گا

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان اهل الجنة منزلة لمن ينظر الى جنانه وازواجه ونعيمه وخدمه وسرره ميسرة الف سنة وان اكرمهم على الله تعالى من ينظر الى وجهه غدوة وعشية ثم قرء رسول الله ﷺ وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة سب سے کم درجہ کا جنتی وہ ہوگا جو اپنی جنتوں، بیویوں، نعمتوں، خدمتگاروں اور مسہریوں کو ایک ہزار سال کی مسافت تک دیکھتا ہوگا۔ اور ان میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے مرتبہ کا وہ ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے چہرہ اقدس کی صبح و شام زیارت کرے گا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة (کتے منہ اس دن تازے ہیں اپنے رب کی طرف دیکھتے: قیامہ: ۲۲، ۲۳)۔

## ادنیٰ جنتی کا دیدار خداوندی

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسفل اهل الجنة درجة رجل من باب الجنة فيلقاه غلمانہ فيقولون مرحبا بسيدنا قد اذن لك ان تزورنا فتمدله الزرابي اربعين سنة ثم ينظر عن يمينه وشماله فيقول لمن ههنا؟ فيقال لك حتى اذا انتهى رفعت له ياقوتة حمراء وزبرجدة خضراء لها سبعون شعبا في كل شعب سبعون غرفة في كل غرفة سبعون بابا فيقال اقرء وارق فيرقى حتى اذا انتهى الى سرير ملكه اتكأ عليه وسعته ميل في ميل فيسعى اليه صحف من ذهب ليس فيها صحفة فيها لون من لون اختها يجده لذة آخرها كما يجدلذة اولها ثم يسعى اليه الوان الا شربة فيشرب منها ما اشتهى ثم يقول الغلمان اتركوه وازواجه فينطلق الغلمان فاذا احوراء من الحور جالسة على سرير ملكها وعليها سبعون حلة ليس منها حلة من صاحبها فيرى مخ ساقها من واء اللحم والدم والعظم والكسوة فوق ذلك سنة فينظر اليها فتقول انامن

الحدور العین اللاتی خبئن لک فینظر الیہا اربعین سنة لا یصرف بصره عنها ثم یرفع الی الغرفة فاذا اخری اجمل منها فتقول ما آن لک ان یرک لنا منک نصیب؟ فیرتقی الیہا اربعین سنة لا یصرف بصره عنها ثم اذا بلغ النعیم منهم کل مبلغ وظنوا انه لا نعیم افضل منها تجلی لهم الرب تبارک وتعالیٰ فینظرون الی وجه الرحمن فیکول یا اهل الجنة هللونى فیتجاوبون بتهللil الرحمن عزوجل ثم یقول یاداود فمجدنى کما کنت تمجدنى فی الدنيا فیمجد داود ربه عزوجل . ادنی درجہ کا جنتی وہ شخص ہوگا کہ جب وہ جنت کے دروازے سے داخل ہوگا تو اس کے غلام استقبال کریں گے اور کہیں گے: ہمارے آقا کو خوش آمدید! آپ کو اجازت عطاء ہوگئی کہ آپ ہم سے ملاقات فرمائیں۔ پھر اس کے لیے چالیس سال کے برابر قالین بچھائے جائیں گے۔ پھر وہ اپنے دائیں بائیں دیکھے گا اور پوچھے گا: یہ سب کس کے لیے ہے؟ اسے کہا جائے گا: یہ سب آپ کے لئے ہے۔ حتیٰ کہ یہ جب اپنے ٹھکانے تک پہنچے گا تو اس کے سامنے سرخ یا قوت اور سبز زبرجد کو پیش کیا جائے گا جس کے ستر حصے ہوں گے اور ہر حصہ میں ستر بالا خانے ہوں گے اور ہر بالا خانہ کے ستر دروازے ہونگے۔ اس سے کہا جائے گا: تلاوت کرتے جاؤ اور بالا خانوں میں چڑھتے جاؤ۔ چنانچہ وہ چڑھے گا حتیٰ کہ وہ اپنی سلطنت کے تخت پر براجمان ہو کر ٹیک لگائے گا تو اس کے سامنے سونے کے برتن پیش کئے جائیں گے۔ وہ تخت طول و عرض میں ایک ایک میل ہوگا۔ ہر برتن میں موجود کھانا دوسرے سے جدا ہوگا۔ اسے آخری کھانے کی لذت بھی پہلے کھانے کی طرح محسوس ہوگی۔ پھر اس کے سامنے مختلف شربت پیش کئے جائیں گے پس وہ جو چاہے گا پیئے گا۔ پھر خدام کہیں گے کہ اس کو اس کی بیویوں کے لئے چھوڑ دو۔ چنانچہ خدام چلے جائیں گے اور اسے حوروں میں سے ایک حور اپنے تخت شاہی پر بیٹھی نظر آئے گی۔ اس پر ستر پوشاکیں ہوں گی ہر پوشاک کا رنگ دوسری سے جدا ہوگا۔ جنتی اس کی پنڈلی کے گودے کو بھی گوشت، ہڈی اور ملبوسات کے اندر سے ایک سال تک بغیر نظر ہٹائے دیکھتا رہے گا۔ پھر بالا خانے کی طرف نظر



اٹھائے گا تو اس سے بھی زیادہ خوبصورت حور نظر آئے گی۔ پھر وہ اس حور کی طرف دیکھتا رہے گا۔ وہ حور کہے گی: میں ان حوروں میں سے ہوں جو آپ کے لئے تیار کی گئی ہیں۔ پھر وہ جنتی اس حور کی طرف چالیس سال دیکھتا رہے گا اس سے نظر نہیں ہٹائے گا۔ پھر اس کی نگاہ دوسرے بالا خانہ پر پڑے گی تو اس میں پہلی سے بھی زیادہ خوبصورت حور نظر آئے گی۔ وہ حور کہے گی: کیا ہمارے لئے ابھی وقت نہیں آیا کہ ہم آپ سے کچھ نصیب پائیں؟ تو وہ اس کے پاس چالیس میں پہنچے گا اور اس دوران اپنی نگاہ نہیں پھیرے گا۔ پھر جب اہل جنت کو ہر طرح کی نعمتوں کی فراوانی نصیب ہو جائے گی اور وہ سمجھیں گے کہ اب ان سے افضل نعمت کوئی نہیں رہی تو اس وقت رب تعالیٰ تجلی فرمائیں گے۔ اے جنت کے مکینو! میرا کلمہ پڑھو تو وہ رحمن عزوجل کے ارشاد کالاء اللہ کے ساتھ جواب دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے داؤد! آپ میری اسی طرح بزرگی بیان کریں جس طرح دنیا میں کیا کرتے تھے تو حضرت داؤد اپنے رب عزوجل کی بزرگی بیان فرمائیں گے۔

(آخر جہ ابن ابی الدنیا والدارقطنی)

### جنت میں زیارت خداوندی کی جگہ

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ إِذَا اسْكَنَ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ  
وَأَهْلَ النَّارِ النَّارَ بَعَثَ الرُّوحَ الْأَمِينَ إِلَىٰ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَالَ  
يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ إِنَّ رَبَّكُمْ يَقْرَأُكُمْ السَّلَامَ وَيَأْمُرُكُمْ أَنْ  
تَزُورُوا إِلَىٰ فَنَاءِ الْجَنَّةِ وَهُوَ بَطْحُ الْجَنَّةِ تَرَاهُ الْمَسْكُ  
وَحِصَاةَ الدَّرِّ وَالْيَاقُوتَ وَشَجَرَةَ الذَّهَبِ الرُّطْبَ وَوَرَقَةَ  
الزَّبْرِجَدِ فَيُخْرِجُ أَهْلَ الْجَنَّةِ مُسْتَبْشِرِينَ مُسْرُورِينَ  
غَانِمِينَ سَالِمِينَ ثُمَّ يَحِلُّ بِهِمْ كَرَامَةُ اللَّهِ تَعَالَىٰ وَالنَّظَرُ  
إِلَىٰ وَجْهِهِ وَهُوَ مَوْعِدُ اللَّهِ أَنْجَزَ لَهُمْ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَنْظُرُونَ  
إِلَىٰ وَجْهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُونَ سُبْحَانَكَ مَا عِبَدْنَاكَ

حق عبادت تک فیقول کرامتی امکنتم جواری  
 واسکنتم داری ﴿﴾ (اخرجه الاصبہانی فی الترغیب)  
 ”بے شک جب اللہ تبارک و تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں اور اہل  
 دوزخ کو دوزخ میں داخل کر چکیں گے تو حضرت جبریلؑ کو جنتی  
 حضرات کے پاس بھیجیں گے۔ پس حضرت جبریلؑ فرمائیں گے  
 :اے جنت والو! آپ کا رب آپ کو سلام فرماتا ہے اور آپ کو حکم  
 دیتا ہے کہ آپ جنت کے میدان میں اس کی زیارت کے لئے  
 نکلیں۔ یہ میدان جنت کا ہموار حصہ ہوگا، اس کی مٹی مشک اور کنکر  
 یاں یا قوت ہوں گی اور اس کے درخت خالص چمکدار سونے کے  
 ہوں گے جس کے پتے زبرجد کے ہوں گے۔ چنانچہ جنت والے  
 حضرات خوشی اور سرور کے ساتھ اور انعام سے فائدہ اٹھاتے ہوئے  
 نکلیں گے۔ اور ان کو اللہ تعالیٰ کی شان و شوکت اور زیارت چہرہ  
 اقدس کے ساتھ سرفراز کیا جائے گا۔ یہی اللہ تعالیٰ کے وعدہ کا مقام  
 ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ پورا فرمائیں گے۔ اس وقت یہ رب العالمین  
 کے چہرہ اقدس کی زیارت سے لطف اندوز ہوں گے اور کہیں گے:  
 آپ کی ذات پاک ہے ہم آپ کی عبادت کا حق ادا نہ کر سکے۔ اللہ  
 تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: میری شان اور عظمت نے تمہیں اپنے  
 قریب ٹھہرایا اور اپنے گھر میں سکونت بخشی۔“

### زیارت خداوندی کے وقت اہل جنت کی دعوت

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: جب جنتی جنت میں سکونت اختیار کر لیں گے تو اس  
 کے پاس ایک فرشتہ آکر کہے گا: اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دے رہے ہیں کہ آپ لوگ اس کی  
 زیارت کریں۔ جب سب حضرات زیارت کے لیے جمع ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ حضرت  
 داؤدؑ کو حکم فرمائیں گے کہ وہ بلند آواز سے تسبیح و تہلیل ادا کریں۔ پھر ماندہ اٹھلہ بچھایا جائے

گا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مائدۃ الخلد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے کونوں میں سے ایک کو نہ مشرق و مغرب کے درمیانی حصہ سے بھی زیادہ وسیع ہوگا۔ جنتی اس سے کھائیں گے اور پیئیں گے پھر لباس پہنیں گے۔ پھر کہیں گے: اب تو اہل جنت کے لیے صرف اللہ عزوجل کی زیارت ہی باقی رہ گئی ہے پس اللہ تعالیٰ ان کے سامنے تجلی فرمائیں گے تو وہ سجدہ میں گر پڑیں گے۔ مگر ان سے کہا جائے گا۔ یہ دارالعمل نہیں بلکہ دارالجزاء ہے۔ (اخرجہ ابو نعیم)

### زیارت خداوندی کی دنیاوی مثال سے وضاحت

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب سورج پر بادل نہ ہوں کیا تم اس کے دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چودھویں کی رات چاند پر بادل نہ ہوں تو کیا تمہیں اس کے دیکھنے میں شک ہوتا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے رب کی اسی طرح زیارت کرو گے۔ (اخرجہ الشیخان)

### ﴿زیارت خداوندی جمعہ کے دن ہوگی﴾

#### زیارت خداوندی کے وقت حوروں کی تلاوت

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ان اهل الجنة لينظرون الى ربهم في كل جمعة على كتيب من كافور ولا يرى طرفاه وفيه نهرجار حافتاه المسك عليه جوار يقرئن القرآن باحسن اصوات ماسمعها الا ولون والاخرون فاذا انصرفوا الى منازلهم اخذ كل رجل بيد من يشاء منهم ثم يمرون على قناطير من لؤلؤ الى منازلهم فلولان الله تعالى يهديهم الى

منازلہم ما اہتدوا الیہا لما یحدث اللہ لہم فی کل

جمعة ﴿﴾

(آخر جہ یحییٰ بن سلام)

”جنتی حضرات کافور کے ٹیلے پر جس کے دونوں کنارے نظر نہ آئیں گے، بیٹھ کر جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ کی زیارت کیا کریں گے۔ کافور کے اس ٹیلے پر ایک نہر ہوگی جس کے دونوں کنارے مشک کے ہوں گے۔ اس پر لڑکیاں نہایت خوبصورت آواز میں تلاوت قرآن کیا کریں گی۔ نہ اگلے لوگوں نے ایسی آواز سنی ہوگی نہ پچھلے لوگوں نے۔ جب یہ حضرات اپنے محلات کی طرف واپس جانے لگیں گے تو ان میں سے ہر شخص ان لڑکیوں میں سے جسے چاہے گا اس کے ہاتھ سے پکڑ لے جائے گا۔ پھر یہ اپنے گھروں میں جانے کے لئے موتیوں کے پلوں سے گزریں گے اگر اللہ تعالیٰ انہیں ان کے گھروں تک پہنچنے کی ہدایت نہ کریں تو ان تک کبھی نہ پہنچ سکیں ان نعمتوں کی وجہ سے جو ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر جمعہ کو تیار کی ہوں گی۔“

### زیارت خداوندی کے وقت مومن کا اعزاز و اکرام

حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی بن حسینؑ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ

نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام طوبی ہے۔ اس کے سایہ میں تیز رفتار سوار سو سال تک چلتا رہے۔ اس کے پتے ٹھنڈے اور سبز ہیں۔ اس کے پھول ملائم و نفیس ہیں۔ اس کی ٹہنیاں باریک اور موٹے ریشم کی ہیں۔ اس کے پھل باعث آرائش ہیں۔ اس کی گوند زنجبیل اور شہد ہے۔ اس کی وادی سرخ یا قوت اور سبز زمرّدی ہے۔ اس کی مٹی مشک، عنبر اور زرد کافور کی ہے۔ اس کی گھاس چمکدار زعفران کی ہے۔ اس کی خوشبو کی لکڑی بغیر جلانے بھی خوشبودی ہے۔ اس کی جڑ جنتیوں کی مجالس کی اور ان کے باہم جمع ہو کر گفتگو کرنے کی جگہ ہے جہاں وہ ایک دوسرے سے محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ

حضرات اسی طرح اس کے سایہ میں محو گفتگو ہوں گے کہ ان کے پاس فرشتے حاضر ہوں گے اور یاقوت سے پیدا شدہ عمدہ سواریاں کھینچ کر لائیں گے۔ پھر ان میں روح پھونک دی جائے گی۔ ان کی باگیں سونے کی کڑیوں کی ہوں گی۔ ان سواریوں کے چہرے چمک دمک اور حسن کی وجہ سے چمکدار ستاروں کی مانند ہوں گے۔ ان کی اون سرخ ریشم کی ہوگی اور چمکدار سفید پتھر کے ساتھ ملتی جلتی ہوگی۔ دیکھنے والوں نے حسن و رعنائی میں ایسی سواریاں نہیں دیکھی ہوں گی۔ یہ سواریاں از خود تابعدار ہوں گی اور بغیر مشقت کے اطاعت کریں گی۔ ان پر در اور یاقوت کے کجاوے ہوں گے جن پر لولو اور مرجان کے نگینے جڑے ہوں گے۔ ان کے سروں کی ہڈیاں سرخ سونے کی ہوں گی۔ انہیں تعجب انگیز سرخ لباس پہنایا گیا ہوگا۔ فرشتے یہ خوبصورت سواریاں اہل جنت کے لئے بٹھائیں گے اور ان سے کہیں گے: تمہارا رب تمہیں سلام کہتا ہے اور تمہاری نعمتوں میں اضافہ کرنا چاہتا ہے تاکہ تم اس کی زیارت کر سکو۔ اور وہ تم پر نظر کرم فرمائے۔ تم اس سے بات چیت کرو اور وہ اپنے فضل اور وسعت کے ساتھ تمہارے انعامات میں ترقی کرے۔ ان حضرات میں سے ہر شخص سواری پر سوار ہو جائے گا۔ پھر تمام اہل جنت ایک سیدھی صف کی شکل میں چلیں گے پھر یہ حضرات جنت کے درختوں میں سے جس درخت کے پاس سے گزریں گے وہ درخت انہیں اپنے پھل کا تحفہ پیش کرے گا اور ان کے راستہ سے ہٹ جائے گا کہ ان کی صف نہ ٹوٹ جائے اور کوئی دوست دوست سے جدا نہ ہو جائے۔ پھر جب یہ اللہ جبار تبارک و تعالیٰ کے روبرو پیش ہوں گے تو اللہ جل جلالہ ان کے لیے اپنے چہرہ اقدس کو ظاہر کر دیں گے اور عظیم عظمت کے ساتھ ان کے سامنے تجلی فرمائیں گے۔ ان کا تحفہ جنت میں سلام ہوگا۔ چنانچہ یہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب! آپ ہی السلام ہیں اور آپ ہی سے سلامتی ہے۔ اور آپ ہی کے لیے بزرگی اور اکرام کا حق ہے۔ ان کا رب ان سے فرمائے گا: میں ہی سلام ہوں اور میری ہی طرف سے سلامتی ہے اور جلال و اکرام میرا ہی حق ہے۔ خوش آمدید! میرے بندو! جنہوں نے میری وصیت کی حفاظت کی اور میرے عہد کی پاسداری کی اور بن دیکھے مجھ سے ڈرتے رہے۔ وہ عرض کریں گے ہمیں آپ کی

عزت کی قسم! جس طرح آپ کی قدر کا حق ہے ہم نے آپ کی ویسی قدر نہیں کی اور نہ آپ کی عبادت کا حق ادا کیا۔ آپ ہمیں سجدہ کرنے کی اجازت عطاء فرمائیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان سے فرمائیں گے: میں نے تم سے عبادت کی مشقت ختم کر دی ہے اور تمہارے بدنوں کو پرسکون بنا دیا۔ زمانہ طویل تک تم نے اپنے بدنوں کو کھڑا کیا اور چہروں کو جھکا یا، اب تم میرے عیش، میری رحمت اور شان و شوکت کی منزل تک پہنچ چکے ہو، اب تم جو چاہو مجھ سے مانگو! میرے آگے تمنا کرو میں تمہاری تمنائیں پوری کروں گا۔ آج میں تمہارے نیک اعمال کے مطابق انعام و اکرام سے نہیں نوازوں گا بلکہ اپنی رحمت اور شان و شوکت اور وسعت و جلال کے مطابق عطاء کروں گا۔ چنانچہ جنتی حضرات خواہشات کرنے اور تحفہ جات اور عطیات کی وصولی میں مصروف رہیں گے حتیٰ کہ ان میں سب سے کم درجہ کا جنتی ابتدائے آفرینش سے قیامت تک کی تمام دنیا کے برابر تمنا کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے کہ یہ تمہاری خواہشات کم ہیں جو کچھ تم نے مانگا اور تمنا کی ہے میں وہ سب تمہیں عطاء کرتا ہوں اور جس کی تم نے اپنی خواہشات کی کمی کے سبب تمنا نہیں کی میں تمہیں وہ بھی عطاء کرتا ہوں۔ اب تم ان عنایات اور عطیات کی طرف دیکھو جو تمہارے رب نے تمہیں عطاء فرمائے ہیں۔ وہ بڑے اونچے اونچے اور بلند بالا قتبے ہوں گے اور موتیوں اور مرجان کے بالا خانے ہوں گے۔ ان کے بچھونے باریک اور موٹے ریشم کے ہوں گے۔ ان کے پٹنگ یا قوت کے ہوں گے۔ ان کے بچھونے باریک اور موٹے ریشم ہوں گے۔ ان کے منبر ایسے نور کے ہوں گے جو بالا خانوں کے دروازے اور صحن روشن کر رہے ہوں گے۔ اور اعلیٰ علیین میں کچھ بلند بالا محل یا قوت سے بنے ہوں گے جن کا نور خوب چمکتا ہوگا۔ اگر اللہ تعالیٰ ان کے نور کو تابع نہ کرتے تو وہ نگاہ کی روشنی چھین لیتا۔ ان محلات میں سے جو محل یا قوت سے بنا ہوگا اس میں سفید ریشم بچھا ہوگا۔ اور جو سرخ یا قوت سے بنا ہوگا۔ اس میں سرخ ریشم بچھا ہوگا۔ اور جو سبز یا قوت سے بنا ہوگا اس میں باریک سبز ریشم بچھا ہوگا۔ اور جو زرد یا قوت سے بنا ہوگا اس میں پیلا ریشم بچھا ہوگا۔ اس کی لپائی سبز مرد اور سرخ سونے اور سفید چاندی کی ہوگی۔ اس کی دیواریں اور ستون یا قوت

کے ہوں گے۔ اس کی چھت لولو کے گنبد کی ہوگی۔ اس کے برج مرجان کے ہوں گے۔ جب وہ اللہ تعالیٰ سے عطیات کی وصولی کر کے واپس ہوں گے تو انہیں سفید یا قوت کی بنی ہوئی سواریاں پیش کی جائیں گی۔ جن میں روح پھونک دی جائے گی۔ ان گھوڑوں کے ایک طرف ہمیشہ رہنے والے لڑکے ہوں گے جن میں ہر ایک کے ہاتھ میں ایک گھوڑے کی لگام ہوگی۔ ان کی باگیں سفید چاندی کی ہوں گی جن پر درو یا قوت جڑے ہوں گے۔ ان کی زینیں تہہ در تہہ باریک اور موٹے ریشم کی ہوں گی۔ چنانچہ یہ گھوڑے انہیں لیکر تیز رفتاری سے چلے گئے اور جنت کے باغات کی سیر کرائیں گے۔ جب یہ گھروں میں پہنچیں گے تو وہاں وہ سب کچھ موجود پائیں گے جو انہیں ان کے رب نے عطا فرمایا تھا اور جس کا انہوں نے سوال اور تمنا کی تھی۔ پھر اچانک ہی ان محلات میں سے ہر محل کے دروازہ پر چار قسم کے باغ ہوں گے۔ دو باغ گھنے شاخوں والے ہوں گے اور دو باغ گہرے سبز گویا کہ سیاہ۔ پھر جب یہ اپنے گھروں میں پہنچیں گے اور آرام سے بیٹھیں گے تو ان سے ان کا رب پوچھے گا: تم سے تمہارے رب نے وعدہ فرمایا تھا کیا تم نے اسے سچ پایا؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں! ہم راضی ہو گئے۔ آپ بھی ہم سے راضی ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم میری رضا ہی سے میرے گھر میں پہنچے ہو اور میری زیارت کی ہے اور میرے فرشتوں سے مصافحہ کیا ہے۔ مبارک ہو! یہ کبھی ختم نہ ہونے والی عطا ہے۔ اس میں کوئی بد مزگی ہوگی اور نہ ہی کوئی کمی۔ اس وقت جنتی کہیں گے: الحمد للہ الذی اذهب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور الذی احلنا دار المقامة من فضله لا یمسنا فیہا نصب ولا یمسنا فیہا لغوب۔ (شکر اللہ کا جن نے دور کیا ہم سے غم، بے شک ہمارا رب بخشتا ہے قبول کرتا ہے۔ جس نے اتارا ہم کو رہنے کے گھر میں اپنے فضل سے۔ نہ پہنچے اس میں ہم کو مشقت اور نہ پہنچے ہم کو اس میں تھکنا: (فاطر: ۳۴، ۳۵)

(اخر جہ ابن ابی الدنیا و ابو نعیم فی صفة الجنة)

## عابدین کا شوق زیارت

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ اگر عابدین کو علم ہو جائے کہ وہ آخرت میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی زیارت نہیں کریں گے تو ان کے وجود پکھل جائیں۔ (اخرجه الالکافی والاحقری)

**اللہ تعالیٰ کو سب سے پہلے اندھے دیکھیں گے**

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جو شخص اللہ تبارک و تعالیٰ کے چہرہ اقدس کی زیارت کرے گا وہ اندھا ہوگا۔ (اخرجه ابن ابی حاتم واللالکافی)

**زیارت کے وقت جنت کی سب نعمتیں بھول جائیں گی**

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ اہل جنت کے سامنے تجلی فرمائیں گے اور جنتی اللہ کی زیارت سے مشرف ہوں گے تو انہیں جنت کی تمام نعمتیں بھول جائیں گی۔ (اخرجه الاحقری)

**سترگناہ حسن و جمال میں اضافہ**

حضرت کعب احبارؒ فرماتے ہیں: جب بھی اللہ تعالیٰ جنت کی طرف دیکھتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ تو اپنے مالکین کے لئے اور بہتر ہو جا! تو وہ پہلے سے کئی گناہ حسین و جمیل ہو جاتی ہے، حتیٰ کہ اہل جنت اس میں داخل ہو جائیں گے۔ اور دنیا کے حساب سے عید کے دن جنتی جنت کے باغات میں نکلا کریں گے، اللہ تعالیٰ ان پر اپنی تجلی ڈالیں گے اور وہ اپنے رب کی زیارت کریں گے۔ پھر ان پر جنت کی پاکیزہ خوشبو چھڑکی جائے گی۔ یہ اپنے پروردگار سے جس چیز کا سوال کریں گے اللہ تعالیٰ وہ سب کچھ انہیں عطا فرمائیں گے۔ اور ان کے حسن و جمال میں سترگناہ اضافہ کر دیا جائے گا۔ پھر جب یہ اپنی بیویوں کے پاس لوٹ کر آئیں گے تو پہلے کی نسبت سترگنا زیادہ حسین ہوں گے۔ (اخرجه الاحقری)

**زیات خداوندی کے مشاق حضرات**

حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں کچھ ایسے خاص



بندے بھی ہیں کہ اگر ان کے سامنے جنت میں اللہ تعالیٰ کے دیدار میں رکاوٹ پڑ جائے تو وہ اس طرح فریاد کرنے لگیں جس طرح دوزخی فریاد کریں گے۔ (آخر جہ ابونعیم)

### روزانہ دو دفعہ زیارت خداوندی کا شرف

امام اعمشؒ فرماتے ہیں کہ جو لوگ جنت میں سب سے اعلیٰ درجہ پر فائز ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کو صبح و شام دیکھا کریں گے۔ (آخر جہ البیہقی)

حضرت انسؓ سے یہ حدیث مرفوعہ بھی ثابت ہے۔ (آخر جہ الصابونی فی المآئین)

### زیارت خداوندی سے محروم لوگ

حضرت یزید بن مالک دمشقیؒ فرماتے ہیں کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اور وہ قیامت کے دن اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کی زیارت نہ کرے۔ ہاں! وہ عالم زیارت نہیں کر سکے گا جو ظلم کا حکم کرتا ہو۔ کیونکہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی زیارت حلال نہیں۔ وہ قیامت کے دن اندھا ہوگا۔ (آخر جہ ابن عساکر)

### عمل صالح زیارت خداوندی کا سبب

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے ارشاد باری تعالیٰ فمن کان یرجو لقاء بہ فلیعمل عملاً صالحاً کی تفسیر پوچھی گئی تو آپؒ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص خدا تبارک و تعالیٰ کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ایسے صالح اعمال کرے جسکی کسی شخص کو خیر نہ ہو۔ (آخر جہ عبداللہ بن المبارک)

### فرشتے بھی قیامت کے دن اللہ تبارک و تعالیٰ کی زیارت کریں گے

بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ زیارت خداوندی صرف مومنین کے ساتھ خاص ہے، ملائکہ زیارت خداوندی نہیں کر سکیں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے لا تدركہ الابصار یہ آیت اپنے عموم پر ہے۔ ہاں مومنین حضرات کو ان آیات اور احادیث کے سبب خاص کر لیا گیا جن میں مذکور ہے کہ مومنین اللہ تبارک و تعالیٰ کی زیارت کریں گے۔ لیکن امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ مومنین کی طرح ملائکہ بھی زیارت خداوندی سے مشرف ہوں گے۔

حضرت عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں: اللہ تبارک و تعالیٰ نے ملائکہ کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا اور انکی کئی قسمیں بنائیں۔ پس ملائکہ کی ایک قسم جب سے اللہ تعالیٰ نے اسے بنایا ہے کھڑی ہو کر عبادت خداوندی میں مشغول ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان پر اپنی تجلی ڈالیں گے اور وہ ملائکہ زیارت خداوندی سے مشرف ہو گئے اور کہیں گے: سبحانک ما عبدناک حق عبادتک۔ اے اللہ! آپ پاک ہیں، ہم آپ کی عبادت کا حق ادا نہیں کر سکے۔ (اخر جہ البیہقی)

حضرت عدی بن ارطاطؓ ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان لله تعالى ملائكة قیاما ترعد فرائضهم من مخافته ما منهم ملک تنحدر دمة من عینه الا وقعت ملکا یسبح وملائكة سجود منذ خلق الله السموات والارض لم یرفعوا رؤسهم ولا یرفعونها الی یوم القيامة وصفوا لم یصرفوا عن مصافهم ولا ینصرفون الی یوم القيامة فاذا کان یوم القيامة یتجلی لهم فیظرون الیه قالو اسبحانک ما عبدناک حق عبادتک کما ینبغی لک۔

اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جن کے کندھے کے گوشت خوف کے مارے کپکپاتے رہتے ہیں۔ ان میں سے کوئی فرشتہ ایسا نہیں جس کی آنکھ سے کوئی آنسو نکلے مگر وہ آنسو فرشتہ بن کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں مشغول ہو جاتا ہے۔ اور کچھ فرشتے ایسے ہیں کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے تب سے وہ حالت سجدہ میں ہیں۔ انہوں نے کبھی سر نہیں اٹھایا اور نہ ہی قیامت تک سر اٹھائیں گے۔ اور کچھ فرشتے صف بستہ ہیں جو اپنی صفوں سے کبھی نہیں ہٹتے اور نہ ہی قیامت تک ہٹیں گے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ان کے سامنے تجلی فرمائیں گے تو یہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے اور عرض کریں گے: سبحانک ما عبدناک حق عبادتک کما ینبغی لک۔

آپ کی ذات پاک ہے، جس طرح آپ کی شان کے لائق تھا ہم آپ کی عبادت نہیں کر سکے۔ (اخر جہ البیہقی)

﴿بسا اوقات ایک نیکی بھی دخول جنت کا سبب بن جاتی ہے﴾

مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا

حضرت ابو درداءؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: من اخرج من طريق المسلمين شيئا يؤذيهم كتب الله له حسنة ومن كتب عنده حسنة ادخل بها في الجنة. جس شخص نے مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز دور کی تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں۔ اور جس شخص کے لیے اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے ہاں نیکی لکھ دیں تو اسے اس نیکی کے سبب جنت میں داخل فرما دیتے ہیں۔ (اخرجه الطبرانی)

حضرت معقل بن یسارؓ سے مروی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: من اماط اذى من طريق المسلمين كتب له حسنة ومن تقبلت منه حسنة دخل الجنة۔ جو مسلمانوں کے راستے سے گندگی کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں۔ اور جس کی ایک نیکی قبول ہوگئی وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ (اخرجه البخاری)

میں اپنی یہ کتاب اس حدیث پر مکمل کرتا ہوں، اس امید پر کہ ہو سکتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ اس کتاب کی بہ دولت مجھے نیکی عطا فرما کر اسے اپنے ہاں لکھ لیں، اور پھر اپنی رحمت سے مجھے اس نیکی کے سبب جنت میں داخل فرما دیں۔ کیونکہ وہ بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

وصل اللهم على سيدنا محمد صاحب الجمال الزاهر والجلال  
القاهر والكمال الفاجر واسطة عقد النبوة ولجة ذخار الكرم والفتوة وعلى  
اله وصحبه وسلم افضل الصلوة۔ عدد المعلومات وعدد الحروف  
والكلمات وعدد السكون والحركات صلوة تملأ الارضين والسموت  
ملاً ما بينهما وملاً الميزان ومنتهى العلم ومبلغ الرضى وزنة الكرسي  
والعرش وعدد الحجب والسر اذقات وعدد الاسماء الاحسنى والصفات

ربنا تقبل منی یا مجیب الدعوات و یا ولی الحسنات و یا رفیع الدرجات  
ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم .

الحمد لله البدور السافرة فی امور الاخرة کا ترجمہ مکمل ہوا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اصل  
کتاب کی طرح اس ترجمہ کو بھی نافع بنائیں اور آخرت میں شرف قبول عطاء فرمائیں۔

وہو حسبى ونعم الوكيل وصلى الله تعالى على خير خلقه و اله  
واصحابه اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين .

احقر العباد

عبد العظیم کان اللہ

ادارہ اشرف التحقیق

جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ لاہور

# حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کا طریقۂ اصلاح

مؤلف

ڈاکٹر سید ابراہیم علی صاحب  
ایم۔ اے۔ بی۔ ایچ۔ ڈی۔ اسٹاک بمبے

مترجم

شیخ الحدیث حضرت ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزئی شہید

بیت العلوم

پریس آفس: ۲۰۰ - تاج محل روڈ، پوربندر، گجرات۔ فون: 7352483

برانچ: دکان نمبر ۱۱۳، انڈیا ٹریڈ سنٹر، ۲۴، فرود بازار، لاہور۔ فون: 7235996

www.baitululoom.com